شدت

تحریر : بریرا شاہ

اٹھ جاؤ امیرا یار چھوٹی مما آگئی تو بہت غصّہ کرینگی۔۔۔۔۔

امیرا زندہ بھی ہو یا اللہ کے کرم سے پوہوچ گئی اوپر ؟؟؟

مر گئی ہوں یہ میرا بھوت لیٹا ہیں۔۔۔۔

ی

چلو شکر کچھ تو اچھا کام ہوا۔۔۔

اہانا نے خوشی کا کلمہ پڑھا

استغفار کیسی کمینی دوست ہیں جو میرے مرنے کا سن کر خوش ہو رہی ہیں۔۔۔۔امیرا بلینکٹ سے چہرہ نکالتے ہوئے بولی

اہانا۔۔۔۔۔۔۔ابھی اہانا کچھ بولتی کے باہر سے اواز آئی

جی چھوٹی مما۔۔۔۔

امیرا اٹھی یہ نہیں؟؟؟

نہہ۔۔۔۔

اوئے چپ بلکل چپ مما کو بول اٹھ گئی میں۔۔۔امیرا جلدی سے اٹھ کر بیٹھتے اہانا کو گھورتی ہوئی بولی

بتاؤ اٹھی امیرا؟؟؟؟ باہر سے پھر اواز آئی

جی مما میں اٹھ گئی۔۔۔اہانا کو خاموش دیکھ امیرا غصے سے لفظ چباتی بولی اور ساتھ ہی اٹھ کر واشروم میں بند ہو گئی جس پر اہانا ہنستے ہوئے امیرا کے کمرے سے باہر چل دی۔۔۔۔

امیرا کتنی بار سمجھایا ہیں جلدی اٹھ جایا کرو تُم روز یونیورسٹی کیلیئے لیٹ ہو رہی ہو اور تمہارے ساتھ اہانا کو بھی دیر ہو جاتی ہیں۔۔۔۔امیرا ابا ہر ٹیبل پر آ کے بیٹھی تھی جس پر ارہبا بیگم اس سے مخاطب ہوئی

بابا۔۔۔سامنے سے احسن صاحب کو آتا دیکھ امیر اسامنے بھاگتی اُنکے گلے سے لگی تھی

گڈ مارننگ کیسا ہیں میرا بچہ اٹھ گیا۔۔۔احسن صاحب نے محبت سے پوچھا

جی بابا ابھی اٹھی ہوں لیکن دیکھیں مما پھر شروع ہو گئی کے جلدی اٹھا کرو

اب نہیں اٹھا جاتا نہ کیا کروں میں۔۔۔۔امیرا معصومیت سے بولی

ارے بیگم صاحبہ سونے دیا کرے ہماری گڑیا کو کیوں اٹھاتی ہیں آپ

۔۔احسن صاحب ارہا بیگم کو دیکھ بولیں

بس کرے احسن صاحب آپ کی وجہ سے یہ اور آلکس دکھاتی ہیں یونیورسٹی روز لیٹ ہو رہی ہیں آپ تھوڑی سختی کرے تاکہ یہ صبح جلدی اٹھ کر جایا کرے۔۔۔۔

ارے ارے کون کر رہا میری گڑیا پر سختی۔۔۔پیچھے سے دارم کی آواز پر سب مڑے۔۔۔

بھائی مما بول رہی بابا سے کے مجھ پر سختی کرے۔۔۔امیرا جاتے ہی اپنے بھائی کے گلے لگ مصنوعی رونے والا منہ بناتی بولی

مما یہ غلط بات ہیں کیوں آپ میری بہن پر سختی کرنے کا کہے رہی ہیں بابا کو۔۔۔دارم ہنستے ہوئے بولا

جس پر ارہبا میگم نے نفی میں سر ہلایا ہمیشہ ایسا ہی تو ہوتا تھا وہ جب بھی امیرا کو کچھ کہتی تھی تو احسن صاحب اور دارم دونوں اُسکا سائڈ لیتے تھے۔۔۔

ارہبا نہیں بولا کرو بچی ہیں ابھی۔۔۔پیچھے سے ازا میگم کی اواز آئی

بھابھی ایسے کیسے چالیگا روز صبح دیر سے اٹھتی ہیں پڑھای میں دل نہیں لگتا اسکا کیا کروں بول بول کر تھک گئی میں۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا سب سمجھ جائیگی تُم مت ڈانٹا کرو ہماری گڑیا کو ابھی وہ بہت چھوٹی ہیں۔۔۔ازا میگم نے امیر کو اپنے پاس بلایا جس پر امیرا بھاگتی ہوئی اُنکے گلے لگی

تھینک یو بڑی مما آپ اتنی اچھی کیوں ہیں ؟؟۔۔۔امیر ااُنکے گال پر بوسا دیتی بولی

کیونکہ میری بیٹی اچھی ہیں اسلیئے میں اچھی ہوں۔۔۔وہ بھی اُسے پیار سے خود سے لگاتی ہوئی بولی

دارم کی نظر اہانا کو ڈھونڈ رہی تھی جو اس وقت ٹیبل پر موجود نہیں تھی۔۔۔

بڑی مما اہانہ کہا ہیں ؟؟؟ دارم سوچ ہی رہا تھا کے اچانک ہی امیر ا نے ازا میگم سے اہانا کا پوچھا

وہ اپنا بیگ لینے گئی ہیں تُم جلدی سے ناشتہ کر لو پھر یونیورسٹی جانا ہیں۔۔۔۔

جی۔۔۔۔امیر اا تنا کہتی ناشتہ کرنے لگی جس پر دارم اپنے کمرے میں چل دیا اور احسن صاحب تو پہلے ہی کمرے میں جا چکے تھے جب کے ارہا اور ازا میگم وہی بیٹھی آپس میں باتوں میں لگ گئی۔۔۔۔۔

اوئے بھنڈی۔۔۔پیچھے سے سادان نے امیر ا کے سر پر اک ہلکا سا چماٹا رسید کیا

کمینے تُو نہیں سدھرے گا تُو گیا بیٹا۔۔۔امیرا اپنا ناشتہ چھوڑتی سادان پر لپکی تھی جب سادان تیزی سے بھاگنا شروع ہو چکا تھا اب سین یہ تھا آگے سادان اور پیچھے امیرا بھاگ رہے تھے جب کے ارہبا اور ازا بیگم تو اپنے سر پکڑ گئی تھی

۔۔۔۔۔

رک کمینے یہ جو تُو نے مارا ہیں نہ ابھی اسکا حساب لو نگی دو چماٹے کھینچ کر مارو نگی تیرے رک۔۔۔۔

نہیں مار پا ئگی بھنڈی اتنی سی ہیں تُو اور مجھے مارے گی۔۔۔۔سادان ہنستے ہوئے بول رہا تھا اور ساتھ تیزی سے دوڑ لگا رہا تھا

ابھی بتاتی ہُوں تُو رک بیٹا اک بار۔۔۔۔امیرا کو مزید تب چڑھی تھی

امیرا سمجھ نہیں آتی اک بات بولا ہیں لیٹ ہو گئی ہو پھر پاگلوں کی طرح بھاگ رہی ہو ادھر آؤ۔۔۔۔ارہبا میگم کی غصے سے بھری آواز سنتے امیرا کے قدم رکے تھے۔۔۔

ادھر آؤ فوراً اندر سے بیگ اٹھاؤ اہانا بھی تیار ہو کر اچکی ہیں جلدی کرو ۔۔۔۔ارہبا میگم نے اندر جانے کا اشارہ کیا جس پر امیرا منہ بناتی اندر بیگ لینے چل دی۔۔۔۔

یار امیرا اج تو بہت لیٹ کروا دیا تُو نے۔۔۔۔۔اہانا کہتی ہوئی اگے بڑھی

اہانا دو بجے تک آجانا بیٹا تُم لوگ یاد ہے نہ شام کو بھائی نے انا ہیں اُنھیں لینے جانا ہے ایئرپورٹ۔۔۔۔ازا میگم اہانا کو دیکھ بولی

جی ماما یاد ہیں کیسے بھول سکتی ہوں ہم اجاینگے وقت سے۔۔۔اہانا مسکراتے ہوئے بولی جب کے ادیان کے تذکرے پر امیرا کا چہرہ یک دم کھلا تھا دونوں جلدی سے اللہ حافظ کہتی گاڑی کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔۔۔

امیرا اور دارم شاہ دونوں ارہبا اور احسن شاہ کے بچے تھے جب کے ادیان شاہ سادان شاہ اور اہانا تینوں ازا میگم اور تابر شاہ کے بچے تھے

تابر شاہ اور احسن شاہ بھائی تھے جب کے تابر بڑے اور احسن شاہ چھوٹے بھائی تھے دونوں بھائیوں کی اک دوسرے میں جان بستی تھی۔۔۔

دارم امیرا کا بڑا اور اک لوتا بھائی اپنی بہن سے بہت پیار کرتا تھا کسی آنچ کو امیرا پر انے سے پہلے دارم شاہ کے سامنے سے گزرنا تھا جب کے وہی امیرا بھی اپنے بھائی پر جان دیتی تھی۔۔۔

ادیان شاہ تابر صاحب کا بڑا اور لاڈلا بیٹا جو پچھلے پانچ سالوں سے امریکہ میں تھا ادیان اپنے باپ کا بزنس سنبھالنے کے بجائے اپنا بزنس کرنا چاہتا تھا جس کیلئے تابر صاحب نے مکمل اُسکا ساتھ دیا ادیان نے امریکہ میں اپنا بزنس شروع کیا جس کے بعد تو جیسے کامیابی نے اُسکا ہاتھ تھام لیا تھا آج امریکہ کے پہلے کامیاب بزنس مین میں ادیان شاہ کا نام سب سے اوپر تھا بزنس کی دنیا کا بے تاج بادشاہ جو دکھنے میں نہایت اعلیٰ شخصیت کا مالک تھا اپنی روبدار خوبصورت پرسنیلی سے وہ کسی کا بھی دل دھڑکانے کا ہنر رکھتا تھا وہ دکھنے میں جتنا خوبصورت تھا عادت کا اتنا ہی سرد بہت کم بولتا تھا کوئی کام اُسکی گستاخی سے ہو تو اس کام کا ناموں نشان مٹ جاتا تھا۔۔۔ یہ بندہ کبھی ہنستا نہیں تھا لیکن بنا ہنسے بھی اسکا دلکش خوبصورتی سے بھرا چہرہ دیکھ سخت دل بھی

پرسنیلٹی اس بات کا دھڑک اٹھتے تھے اُسکی مردانا وجاہت سے بھرپور صبوت تھی کے وہ شخص کتنا پرکشش ہیں۔۔۔

اج شام ادیان شاہ نے پانچ سال بعد پاکستان انا تھا جس کی وجہ سے اس محل میں تیاریاں ہورہی تھی

امیرا بہت شرارتی اور اپنے بابا اور بھائی کی جان تھی جب کے ارہبا میگم بھی اپنی بیٹی سے بہت پیار کرتی تھی لیکن امیرا کی حرکتوں پر وہ اُسے ڈانٹتی تھی تا کے وہ صیحح غلط میں فرق سمجھے۔۔۔امیرا ضرورت سے زدا شرارتی ہونے کے ساتھ ساتھ پڑھائی سے بھی دور رہنے کی ہر ممکن کوشش کرتی تھی لیکن امیرا انہایت خوبصورت اور نازک سی لڑکی تھی اُسکی گرے آنکھوں میں بہتا شرارت کا سمندر اُسکی آنکھوں کو مزید خوبصورت بناتا تھا اُسکا گورا رنگ بڑی بڑی آنکھیں لمبے بال وہ اک خوبصورتی سے بھری ہوئی لڑکی تھی جو سب کے دل میں اپنا مقام اک لمحے میں بنا لیتی ہیں۔۔۔۔

دارم نہایت دلکش بہادر نڈر اور اک کامیاب انسان تھا جس نے پاکستان میں ہی رہ کر اپنے باپ کا بزنس سنبھالا اور اس بزنس کا نام روشن کر کے دکھایا تھا جہاں ادیان شاہ امریکہ میں پہلا کامیاب بزنس مین تھا وہی دارم شاہ پاکستان میں پہلا کامیاب بزنس مین پایا جاتا تھا۔۔۔۔۔ جہاں ادیان خوبصورتی کی مثال تھا وہی دارم بھی برابر کی خوبصورتی رکھتا تھا ادیان شاہ اور دارم شاہ آپس میں گہرے جگری یار تھے جو پانچ سال پہلے تو بچھڑ گیے تھے لیکن اج دونوں اک دوسرے سے ملنے کیلئے کافی خوش تھے۔۔۔۔ یہ لگ نہایت امیر لوگوں کے زمرے میں شامل تھے بڑا الشان محل جیسا گھر جہاں کسی چیز کی کمی نہیں تھی۔۔۔۔۔

سادان شاہ ادیان شاہ کا چھوٹا بھائی جو ہر وقت امیرا اور اہانا کو تنگ کر کے رکھتا تھا اس قدر اُنھیں پریشان کرتا تھا کے وہ لوگ تنگ اجاتی تھی سادان ابھی بیس سال کا ہونے والا تھا لیکن اپنے گھر میں وہ بلکل بچا بن جاتا تھا سادان

خوبصورتی میں کسی سے کم نہیں تھا وہ بھی اعلیٰ پرسنلٹی اور خوبصورتی رکھتا تھا۔۔۔۔

اہانا جو اپنے دونوں بھائیوں کی لاڈلی بہن تھی سادان تو اُسے بہت تنگ کرتا تھا اسلیئے وہ اپنے ادیان بھائی کو بہت مس کرتی تھی جو اج واپس آرہے تھے ۔۔۔۔۔ لیکن اِس بات کی ہر کوئی گواہی دیتا تھا کے امیرا اہانا اور سادان کی آپس میں بنتی بہت تھی تینوں اک دم پکے یار تھے جن کے درمیان کوئی راز نہیں تھا وہ تینوں مل کر سب کی بینڈ بجاتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

امیرا کی عمر ابھی بیس سال ہونے والی تھی جب ادیان امریکہ گیا تھا تو اُسکی عمر اکیس سال تھی جب کے امیرا کی عمر اس وقت چودا سال اور اس وقت جب امیرا بیس کی تھی تو ادیان شاہ چھبیس (26) سال کا اک خوبرو مرد تھا۔۔۔۔

امیرا تب بہت چھوٹی تھی اسلیئے اُسے ادیان کا چہرہ آمنے سامنے سے دیکھا بلکل یاد نہیں تھا اس نے ادیان کو تصویروں میں ہی دیکھا تھا اور امیرا اس کی تصویروں پر ہی اپنا دل ہار بھیٹی تھی اس بات سے بے خبر کے وہ ظالم تصویر

سے کئی زدا سامنے خوبصورت لگتا ہے۔۔۔جب بھی اہانا اپنے بھائی کی بات بتاتی تو امیرا اُسے بڑے غور سے سنتی تھی امیرا اور اہانا کزن کم اور دوست زدا تھی۔۔۔۔۔۔۔

دارم بہت مصروف رہتا تھا وہ پورا بزنس سنبھالتا تھا جس کی وجہ سے بہت کم وقت اُسے فری ملتا تھا۔۔۔

پچھلے ایک دن ارہبا بیگم کے کہنے کی وجہ سے دارم نے مجبوراً اپنے کام سے اک دن کی چھٹی کی تھی حالانکہ وہ خود مالک تھا اپنے امپائر کا لیکن اُسکے باوجود وہ روز جاتا تھا ہر چیز کو درست طریقے سے کرنے۔۔۔۔

اس اک دن میں دارم نے محسوس کیا کے اس گھر میں اُسکی اک بہت پیاری کزن اہانا بھی ہیں جو اچھی نہیں بہت زدا اچھی ہیں خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ مصوم بھی بہت ہیں اس اک دن میں دارم نے کافی کچھ جانا تھا اہانا کے بارے میں۔۔۔۔۔۔

اج پورے پانچ سال پر ادیان شاہ نے پاکستان کی سرزمین پر اپنا قدم رکھا تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔دور سے ہی اہانا زور و شور سے کہتی اگے کو بھاگتی اپنے بھائی کے سینے سے لگی تھی جس پر ادیان نے اپنا چشمہ اتارتے مسکراتے ہوئے اپنی بہن کو سینے سے لگایا تھا جب کے اہانا تو رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

نہ میرا بچا یہ تو خوشی کے موقعہ ہیں اس پر کیوں رو رہی میری چھوٹی سی گڑیا۔۔۔ادیان اُسکے انسوں صاف کرتا پیار سے بولا جب کے وہاں سب بڑی محبت سے دونوں بہن بھائی کو دیکھ رہے تھے ادیان کو پہلی بار مسکراتا دیکھ امیرا کا دل زوروں سے دھڑکا تھا اتنا قریب سے اس خوبصورت شخص کو دیکھ امیرا کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی ادیان تصویروں سے کئی زدا سامنے سے پیارا لگ رہا تھا امیرا تو بلکل ساخت کھڑی ادیان کو دیکھ رہی تھی جو سب سے مل رہا تھا۔۔۔

بھائی کیسے ہیں آپ۔۔۔پیچھے سے سادان اتا ادیان کے گلے لگا۔۔۔

میں ٹھک ہوں تُو کیسا ہیں۔۔۔ادیان نے سادان کو بھی خود سے لگایا تھا

۔۔۔۔۔

السلام علیکم

کیسی ہیں مما چھوٹی مما آپ لوگ۔۔۔ادیان اتنااز اا ور ار ہبا بیگم سے ملا

بابا۔۔۔ادیان تابر صاحب کو دیکھتے ہی اُنکے گلے لگا جس پر تابر صاحب نے

اپنے بیٹے کو خوشی سے گلے لگایا جب کے اُنکی آنکھیں نم تھی اپنے لاڈلے بیٹے

کو پانچ سال بعد دیکھ کر

چھوٹے بابا کیسے ہیں اپ۔۔۔ادیان اپنے بابا سے ملتا احسن صاحب کے گلے

لگا

میں ٹھک میر ابیٹا کیسا ہیں۔۔۔احسن صاحب نے محبت سے ادیان کا ماتھا چما

تھا۔۔۔

میں بھی ٹھک ہوں دارم کہا ہیں چھوٹے بابا نظر نہیں ارہا کیا وہ نہیں ایا؟؟اگر

نہیں ایا تو پھر گیا وہ میرے ہاتھوں۔۔۔۔

ارے میرے جان کے ٹوٹے یہ رہا میں۔۔۔دارم کی آواز پر ادیان مسکراتے ہوئے پیچھے مڑا۔۔۔کمینے اگر نہیں آتا نا تو پھر تیرا جنازہ نکلتا اج۔۔۔۔دارم کے گلے لگ ادیان نے کان میں سرگوشی کی تھی

ارے بھئی میرا پہلا پیار ہیں تُو اور پانچ سال بعد بھی میں اپنی معشوقا سے ملنے نہ اتا تو پھر تو مجھے چللو بھر پانی میں ڈوب کر مر جانا چاہیے۔۔۔۔دارم نے بھی ہنستے ہوئے سرگوشی میں کہا اگر کوئی اُنھیں ایسی باتیں کرتے سن لیتا تو کون کہے سکتا تھا کے یہ دونوں خوبصورت شخص انتہا کے سنجیدہ انسان بھی کبھی ایسے بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

تُو ابھی بھی نی سدھرا کمینے۔۔۔۔۔

نہیں جانو نہیں سدھرا۔۔۔۔

امیرا کی نظر ادیان پر تھی جو سب سے مل رہا تھا امیرا سائڈ کھڑی تھی اسلیئے ادیان اُسے نہیں دیکھ پایا۔۔۔۔البتہ امیرا کی سانسیں وہ اپنی خوبصورتی اور وجاہت سے بھرپور پرسنلٹی سے اوتھل پوتھل کر چکا تھا۔۔

تھری پیس سوٹ میں وہ خوبصورت مرد قیامت ڈھا رہا تھا وہ قیامت کی طرح امیرا کے دل پر گر رہا تھا

ادیان دارم سے مل کر پیچھے مڑا جب اُسکی نظر سائڈ پر کھڑی امیرا پر پڑی اور پہلی بار دونوں کی خوبصورت آنکھیں اک دوسرے سے ٹکرائی کچھ لمحے سب رک سا گیا تھا۔۔۔کچھ پل سب کچھ تھم چکا تھا

یہ امیرا ہیں ؟؟ کچھ دیر بعد ادیان امیرا کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا

ہاں یہ میری گڑیا ہیں امیرا۔۔۔دارم مسکرا کر بولا

وہاں کیوں کھڑی ہو ادھر آؤ کتنی بڑی ہو گئی ہو جب میں گیا تھا تب تو چھوٹی سی تھی۔۔۔۔ادیان نے اگے بڑھتے امیرا کو اپنے گلے لگایا امیرا کو لگا اسکی سانسیں تھمنے لگی ہیں ایسا لگ رہا تھا جیسے اُسکی سانسیں مدھم ہوتی چلی جا رہی ہیں وہ بلکل دنیا سے بیگانہ ہو چکی تھی سب مسکرا رہے تھے اور وہاں امیرا کو اُسکی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

ادیان اُسے گلے لگاتا پیچھے دارم سے باتوں میں لگ چکا تھا جب کے امیر اا ب تک ساخت بنی کیفیت میں تھی۔۔۔

چلو ساری باتیں یہی کرنی ہیں یا گھر بھی چلنا ہیں؟؟؟ احسن صاحب مسکرا کر بولیں کیونکہ اب تک سب ایئرپورٹ پر ہی کھڑے تھے احسن صاحب کی بات پر سب گاڑیوں کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

ادیان دارم سادان امیر ا اور اہانا اک گاڑی میں تھے جب کے دارم گاڑی چلا رہا تھا اور ادیان سائڈ سیٹ پر بیٹھا تھا آپس میں باتیں جاری تھی اخر پانچ سال بعد ملے تھے۔۔۔ دوسری گاڑی میں سارے بڑے بیٹھے تھے گاڑی میں مسلسل باتیں ہوتی رہی جب کے امیر ا بلکل خاموش تھی۔۔۔۔

آخر وہ گھڑی بھی آئی جب گاڑیاں گھر کے اگے رکی گاڑیاں دیکھتے ہی گارڈ نے دروازہ کھولا جس پر گاڑیاں پورچ میں رکی سب گاڑی سے اُترتے اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

ادیان تھک گئے ہو گے بیٹا فریش ہو کے تھوڑا آرام کرلو پھر رات میں کھانے پر بیٹھے گے ۔۔۔تابر صاحب ادیان کو دیکھ بولیں جس پر ادیان اسباب میں سر ہلاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

ادیان نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا ادیان نے جانے سے پہلے اپنی مما سے کہا تھا کہ اُسکے کمرے کی کوئی چیز ادھر سے اُدھر نہیں ہو گی وہ جب واپس آئیگا ایسا ہی کمرہ چاہیئے اور وہی ہوا سب کچھ پہلے جیسا تھا ازابیگم اپنی نظروں کے سامنے ملازمین سے ادیان کے کمرے کی صفائی کرواتی تھی اور خود کمرے کو لوک کردیتی تھی ادیان کا کمرہ ہمیشہ بند رہتا تھا بس ازابیگم روز صفائی کرواتی تھی اسلیئے کمرہ اک دم چمک رہا تھا ادیان کا کمرہ نہایت بڑا اور الشان تھا کمرے کا پورا فرنیچر گرے رنگ کا تھا کمرے کے پردے تک گرے تھے ۔۔

ادیان فریش ہونے واشروم میں چل دیا۔۔

حد تک کے باتھ ٹب تک گرے تھا بڑا سے شیشے کے کونے بھی گرے تھے

اس بات سے یہ ثابت ہوتا تھا کے ادیان کو گرے کلر بہت پسند تھا کمرہ نہایت

بڑا اور خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ قیمتی چیزوں سے بھی بھرا تھا۔۔۔

کمرے میں ادیان کی بہت سی تصویرے لگی تھی۔۔۔

الماری میں ادیان کے انے سے پہلے ازا میگم نے نفاست سے ہر چیز پہچادی

تھی ہر چیز ادیان کے انے سے پہلے ازا میگم نے کمرے میں رکھوادی تھی

۔۔۔۔۔

ادیان فریش ہو کر نکلا اور کچھ دیر ارام کرنے کے گرز سے بیڈ پر لیٹا آنکھیں

موند گیا۔۔۔

وہاں دوسری طرف امیرا اپنے کمرے میں بند تھی اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا

اُسے ہوا کیا ہیں ادیان کا اُسے گلے لگانا امیرا کی سانسیں اس طرح بے ترتیب

کر گیا تھا کے وہ اب تک سنبھلنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

بے اختیار امیرا کے چہرے پر اج مسکراہٹ نے جگہ لی جسے شاید وہ بھی نہیں سمجھ پائی۔۔۔۔۔۔۔

سُنو۔۔۔اہانا کچن کے پاس کھڑی پانی پی رہی تھی جب پیچھے سے دارم کی آواز آی۔۔

اہانا جو ابھی پانی منہ نے دال چکی تھی اچانک اواز پر وہ پانی اہانا کے منہ سے نکلتا اُسے پھندا لگا گیا تھا۔۔

ارے دھیان سے پیو کہار ہتا ہے تمھارا دھیان۔۔۔۔دارم اگے بڑھتے اُسکی پشت سہلاتا ہوا بولا

جب کے دارم کا ہاتھ اپنی پشت پر محسوس کرتی اہانا کو مزید کھانسی ہوئی تھی

کیا کرتی ہو لڑکی ایسے کوئی پاگلوں کی طرح پانی پیتا ہیں۔۔۔دارم غصے سے بول کر اُسکی پوسٹ سہلاتا اُسے نورمل کرنے کی کوشش میں تھا۔۔

م۔میں ٹ۔۔ٹھک ہ۔ہوں۔۔۔اک تو کھانسی اوپر سے دارم کا قریب ہونا دونوں کے بیچ اہانا کی آواز بڑی مشکل سے نِکلی تھی

ہاں دکھ رہا ہیں مجھے کے کتنا ٹھک ہو تُم۔۔۔۔۔دارم گھور کر بولا

کچھ دیر بعد اہانا کی کھانسی ٹھک ہو چکی تھی۔۔۔۔

جب اہانا جلدی سے ہڑ بڑاتے ہوئے اگے بڑھی۔۔۔

رکو۔۔۔۔دارم کی آواز پر چھوٹے قدم رکے

ج۔جی؟؟؟

یہ تُم اتنا گھبرا کیوں رہی ہو مجھ سے؟؟؟دارم نے پوچھنا ضروری سمجھا۔۔

ن۔نہیں کون گھبرا رہا ہیں میں تو نہیں۔۔۔بمشکل اپنا لہجہ مضبوط بناتے اہانا بولی

واپس اُسی جگہ اکے کھڑی ہو جہاں پہلے کھڑی تھی۔۔آہانا کی حالت دیکھ دارم نے بمشکل ہنسی ضبط کی دارم کو اتنا پتہ لگ چکا تھا وہ گھبرا رہی ہیں اور وجہ یہ تھی کہ اتنے سالوں سے اک گھر میں رہنے کے باوجود بھی دونوں میں بات نہیں ہوئی تھی پھر اچانک اج دارم کا اُسے مخاطب کرنا اُسے گھبراہٹ کا شکار کر رہا تھا دارم نے فوراََ چہرہ سنجیدہ کرتے اُسے واپس آنے کو کہا۔۔۔

دارم کا سنجیدہ چہرہ دیکھتی اہانا نے زور سے آنکھیں بند کر کے کھولی پھر ہمت جمع کرتی واپس چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اُسی جگہ جا کے کھڑی ہو گئی جہاں پہلے کھڑی پانی پی رہی تھی۔۔۔۔

ہمم۔۔ دارم اتنا کہتے بغور اہانا کا چہرہ دیکھنے لگا جب کے دارم کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا

اہانا کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے دارم سپاٹ لہجے کے ساتھ گھور کر اُسکا چہرہ دیکھ رہا تھا اور بچاری اہانا سے نظرِ اٹھانا مشکل تھا۔۔

کافی بناؤ میرے لیے۔۔۔۔اک آرڈر دارم کی جانب سے ملا

ج۔جی۔۔۔۔ دارم کا اس قدر سپاٹ لہجہ دیکھ اہانا کی سانسیں جو پہلے تیز تیز چل رہی تھی اب مزید تیز ہو رہی تھی

اہانا فوراً کافی بنانے کچن میں گھس گئی رات کا وقت ہو رہا تھا اسلیئے تمام ملازمین اس وقت اپنے کواٹر میں تھے رات کا کھانا ہمیشہ ازا اور ارہبا میگم خود لگاتی تھی۔۔۔۔

اہانا نے جلدی جلدی کافی بنائی اتنے دارم کچن میں رکھے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ بغور سنجیدگی سے اہانا کو دیکھ رہا تھا جو جتنا جلدی ہو سکے کافی بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ی۔یہ لیں۔۔۔کافی کا کپ اگے بڑھاتے اہانا بولی

دارم نے کافی کا مگ لیتے ایک سپ لی۔۔۔۔

تمھیں کافی بنانا نہیں اتی؟؟؟دارم نے ایک آبرو اچکا کر پوچھا

ا۔اتی ہیں ٹھک نہیں بنی کیا۔۔۔اہانا نے نظرِ جھکائے پوچھا

دوسری بنا کے لاؤ۔۔۔دارم نے ایک اور آرڈر دیا جب کے چہرہ انتہا کی حد تک سنجیدہ تھا

ج۔جی۔۔۔اہانا اتنا کہتی پھر سے کافی بنانے لگی اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے اُس کافی میں مسئلہ کیا تھا خیر کافی دیر بعد دوسری کافی بناتے اہانا پیچھے مڑی۔۔۔

کافی کا مگ دارم کے اگے بڑھایا۔۔۔

دارم نے مگ تھاما اور سپ لی۔۔۔ پھر نظرِ اوپر کرتے اہانا کو گھورا جو بچاری اب رونے والی ہو چکی تھی اور اس طرح وہ دارم کو بہت پیاری لگ رہی تھی ۔۔

بیٹھو ادھر۔۔۔ دارم نے کرسی پر اشارہ کیا جس پر اہانا فرمابرداری سے بیٹھ گئی جب کے نظرِ نیچے تھی

پیو اسے۔۔۔ کافی کا مگ اگے بڑھاتے دارم بولا

م۔میں کافی نہیں پیتی۔۔۔ اہانا سے بولنا بھی مشکل ہو رہا تھا باقاعدہ اہانا کے ہاتھ اب ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے اور دارم اسکی حالت دیکھ محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔

سنا نہیں میں نے کیا کہا پیو اسے۔۔۔۔ دارم کی گھمبیر اواز اہانا کے کان میں سنائی دی

جس پر اہانا کی آنکھیں نم ہو چکی تھی اہانا نے کانپتے ہاتھ بڑھا کر کافی کا مگ اٹھاتے اپنے لبوں سے لگایا اور اک سپ لی پھر کافی کا مگ ٹیبل پر رکھ دارم کی جانب بڑھایا۔۔۔

دارم نے کافی کا مگ لیا اور اٹھ کر کچن سے چل دیا جب کے پیچھے اُسکے جاتے ہی اہانا نے اپنی نم آنکھیں صاف کی اور اپنا سانس بحال کیا۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف دارم باہر لون میں ایا اک خوبصورت مسکراہٹ نے اُسکے لب چھوئے وہ ہنستا ہوا اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کے اگر اہانا دیکھتی تھی یقیناً اس مسکراہٹ پر مر مٹتی۔۔۔دارم نے مسکراتے ہوئے اپنی کافی پی جو اُسے روز کے مقابلے کافی مزے کی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اہانا جاؤ بیٹا ادیان اور امیرا کو بلا کر لاؤ کھانے کیلئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کھانے کی ٹیبل پر سب اچکے تھے سوائے ادیان اور امیرا کے۔۔۔۔

ازا بیگم کی بات پر اہانا اسباب میں سر ہلاتی ادیان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی ۔۔۔۔

بھائی۔۔۔اہانانے دروازہ بجایا۔۔۔

آجاؤ گڑیا۔۔۔اندر سے ادیان کی آواز آئی

اہانااندر داخل ہوئی ادیان بس ابھی سو کر ہی اٹھا تھااور فریش ہو کے نکلا تھا

جب اہانادروازے پر آئی

بھائی کھانے پر آجائیں سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔اندر داخل ہوتے اہانا

مسکرا کر بولی

ہمم چلو آجاؤ میں بس آہی رہا تھا باہر۔۔۔ادیان اگے بڑھتا بولا جس پر دونوں

نے باہر کی جانب قدم بھرائے جب کے راستے میں باتیں جاری تھی۔۔۔

ادیان کے اجانے پر اہانا امیرا کے کمرے کی جانب اُسے بلانے کیلئے بڑھی جب

امیرا کمرے سے باہر ہی نکل کر اک دو قدم آگے لے چکی تھی۔۔۔

اہ میں تُجھے بلانے ارہی تھی کھانے کے لیے راستے میں مل گئی۔۔۔۔اہانا

ہنستے ہوئے بولی جس پر امیرا نے بھی ہنستے ہوئے اُسکے ساتھ اگے قدم

بھرائے۔۔۔

یار کل ٹیسٹ ہیں تُو نے یاد کیا میں نے تو نہیں کیا۔۔ٹیبل کی طرف اتے ہوئے امیرا اہانا کو دیکھ بولی

نہیں یار نہیں کر پائی یاد وہ بھائی کے انے کا ہو رہا تھا نہ اسلیئے لیکن کھانے کے بعد یاد کرنے بیٹھو نگی پھر ساتھ یاد کر لینگے۔۔۔اہانا کی بات پر امیرا نے بُرا سا منہ بنایا اتنے میں ٹیبل بھی اچکا تھا۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔امیرا نے سب کو سلام کیا ادیان جو دارم کے برابر والی کرسی پر بیٹھا اس سے باتیں کر رہا تھا امیرا کی اواز پر اس طرف متوجہ ہوا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔سب نے مشترکہ جواب دیا۔۔۔

امیرا اور اہانا بھی کرسیوں پر بیٹھ چکی تھی دارم نے نظر اٹھا کر اہانا کو دیکھا جو مسکرا کر امیرا سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

کیسی پڑھائی چل رہی ہیں۔۔۔ادیان کی بات پر امیرا اور اہانا اس طرف متوجہ ہوئے

اچھی چل رہی ہیں بھائی۔۔۔اہانا نے مسکرا کر جواب دیا

ہمم اور امیرا کی ۔۔۔ادیان نے امیرا سے پوچھا

اچانک ادیان کے سوال پر امیرا نے اوپر دیکھا ۔۔

ہاہا بھائی کیا پوچھ لیا آپ نے اسکی پڑھائی کا مت پوچھے بھنڈی کو نفرت ہیں پڑھائی سے اور کس طرح چل رہی ہیں یہ تو ہم بتا نہیں سکتے ۔۔۔ سادان ہنستے ہوئے بولا

جس پر امیرا نے غصے سے اُسے گھورا

کچھ زدانی بول رہا تو مل مجھے بتاتی ہوں ۔۔۔امیرا لفظ چباتی ہوئی بولی جہاں سب نے یہ دیکھ ہنسی ضبط کی تھی وہی ادیان تھوڑا حیران ہوا تھا اُسے نہیں پتہ تھا اس طرح یہ لوگ آپس میں فرینک ہیں خیر یہ نیا تھا ادیان کیلئے اُسے آہستہ آہستہ پتہ لگ جانا تھا ۔۔۔

چلو بچوں بس کرو کھانا کھاؤ ۔۔۔احسن صاحب نے سب کو کھانے کی طرف متوجہ کیا جس پر سب نے کھانا شروع کیا جب کے اہانا نے غلطی سے بھی نظر اٹھا کر دارم کو نہیں دیکھا وہی دوسری طرف امیرا بار بار ادیان کو دیکھ

رہی تھی جو گھر والوں سے باتوں میں لگا تھا امیرا جب جب ادیان کو دیکھ رہی تھی اُسکے اندر کچھ عجیب سا احساس ہو رہا تھا جسے فلحال امیرا سمجھنے سے قاصر تھی

کھانے کے بعد سب لاؤنج میں ہی بیٹھ چکے تھے سب کے پاس بہت ساری باتیں تھی ادیان سے کرنے کیلیئے پانچ سال کی بہت سی باتیں سادان اور اہانا تو اپنے بھائی کو سب کچھ بتا رہے تھے کوئی نہ کوئی ایسی بات بیچ میں ضرور دونوں کرتے جس سے ادیان مسکرانے پر مجبور ہو جاتا یہ بات سچ تھی کے ادیان صرف اپنے گھر والوں کے سامنے مسکراتا تھا ورنہ باہر ایسا کچھ نہیں تھا باہر ادیان بلکل نہیں مسکراتا تھا۔۔۔۔

ادیان بیٹا اب مت جانا تُم امریکہ واپس تمہارے بغیر سب سنا سنا ہو گیا تھا۔۔۔تابر صاحب باتوں کے بیچ میں ادیان کو دیکھ بولیں

بابا لیکن میرا بزنس ہیں وہاں جانا تو پڑے گا۔۔۔۔۔

تو کوئی بات نہیں تُو یہاں اپنے بزنس کی دوسری برانچ کھول لے اور امریکہ میں بھی چلنے دے یہاں بیٹھ کر تُو وہاں کا سب ہینڈل کر لینا پھر وہاں جو مینجرز وغیرہ تُو نے رکھے ہیں وہ کر لینگے لیکن اب ہم تجھے واپس نہیں جانے دینگے اور تُو سوچنا بھی مت۔۔۔دارم نے حل پیش کیا

لیکن یار۔۔۔۔

لیکن ویکین کچھ نہیں میں نے کہے دیا تُو نہیں جائیگا اب امریکہ ہاں اگر کوئی ارجنٹ کام اجاتا ہیں اور تیرا جانا ضروری ہو تو تُو اک آدھ دن کیلئے چلا جائیوں لیکن اب اتنا لمبا سال وال کیلئے ہم تجھے جانے نہیں دینگے تُو یہاں بیٹھ کر بھی اپنا امریکہ کا بزنس ہینڈل کر سکتا ہیں۔۔۔دارم حکم دار لہجے میں بولا جس پر ادیان نے اک گہرا سانس لیا۔۔۔

بھائی کل گھومنے چلے پلز۔۔۔اہانا نے معصومیت سے کہا

اہانا بیٹا بھائی تھکا ہوا ہیں اک دو دن بعد چلے جانا ابھی کل نہیں۔۔۔۔ازا بیگم اہانا کو دیکھ بولی

نہیں مما اگر میری گڑیا کہے رہی ہیں تو کل ہم سب ضرور جائینگے میں کیسے اپنے بچے کی بات ٹال دوں۔۔۔۔ادیان مسکراتا ہوا بولا جس پر سب نے ہی مسکرا کر ادیان کو دیکھا۔۔۔

تھینک یو بھائی آپ دنیا کے بیسٹ بھائی ہیں۔۔۔۔اہانا خوشی سے بولی

اسی طرح باتیں ہو رہی تھی جب سادان نے کوئی جوک سنایا جس پر سب ہنسے بیساختہ اہانا کی نظر دارم پر پڑی جو ہنستے ہوئے قیامت ڈھا رہا تھا اک پل کیلئے اہانا اس خوبرو شخص کی مسکراہٹ میں کھو چکی تھی اس نے پہلی بار دارم کو اس طرح کھل کر ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ہنستے ہوئے ہی دارم کی نظر بھی بے ساختہ اہانا پر پڑی خود کو اس طرح دیکھتا پا کر دارم نے ایبرو اچکائی جس پر اہانا فوراً ہی دنیا میں اتی اپنی نظرِ جھکا گئی جب کے اُس کی اس حرکت پر دارم نے ہنسی ضبط کی۔۔۔۔۔

قریب رات کے دو بجے سب اپنے اپنے کمروں میں گیے تھے سب نے ڈھیر ساری باتیں کی تھی۔۔۔۔۔

صبح کے پانچ بجے تھے جب امیرا کی آنکھ کھلی سائڈ ٹیبل پر پانی نہ دیکھ امیرا نے ایک گہرا سانس لیا پھر اٹھ کر اپنا حلیہ درست کرتی جو سونے کی وجہ سے تھوڑا خراب ہو چکا تھا باہر پانی پینے کے گرز سے کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

کچن سے پانی پی کر امیرا جیسے مڑی سامنے ہی ادیان کو گھر کے دروازہ سے اندر اتا دیکھا ادیان ٹریک سوٹ میں ملبوس گرز کندھوں پر تولیہ لیے مضبوط بازو جن پر ہلکے ہلکے پسینے کی آمد تھی یقیناً وہ ایکسر سائز کر کے ارہا تھا امیرا تو ادیان کو دیکھتی نظرِ ہٹانا بھول چکی تھی ادیان کے مضبوط بازو جس میں رگے صاف نمایاں تھا یہ دیکھ اک بار پھر امیرا کا دل زور و سے دھڑکا تھا اور آخر ایسا بھی وقت ایا جب ادیان کی نظر سامنے امیرا پر پڑی۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔امیرا نے ساخت کیفیت سے نکلتے فوراً سلام کیا

وعلیکم السلام اتنی صبح صبح یہاں۔۔۔۔ادیان نے سلام کا جواب دیتے پوچھا

جی وہ میں پانی پینے آئی تھی آپ اتنی جلدی روز اٹھتے ہیں؟؟؟

ہاں جم کیلیئے امریکا میں روز اٹھتا تھا تو یہاں بھی اسی روٹین کے مطابق آنکھ کھل گئی۔۔۔ادیان نے عام لہجے میں جواب دیا

آپ روز ایسے ہی جم کرتے ہیں۔۔۔امیرا نے تھوڑی حیرانگی سے پوچھا

ہاں کبھی کبھی تو دن میں دو بار بھی۔۔۔ادیان اپنا موبائل نکالتے اس میں کچھ کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ امیرا کے سوالوں کا جواب بھی دے رہا تھا۔۔۔

آپ تھکتے نہیں ہیں؟؟امیرا کے سوال پر ادیان نے نظرِ اٹھا کر امیر کر دیکھا

۔۔۔

یہ جم اسلیئے ہی تو کرتے ہیں تا کے تھکے نہیں۔۔۔امیرا کی بات پر ادیان ہنستے ہوئے بولا اور دوبارہ موبائل میں کچھ کرنے لگا۔۔

آپ بہت اچھے لگ رہے ہیں ہنستے ہوئے۔۔۔امیرا نے ہلکی اواز میں کہا البتہ وہ ادیان نہیں سن پایا

کچھ کہا؟؟؟ادیان کو لگا جیسے امیرا نے کچھ کہا ہیں

ن۔ نہیں میں بول رہی تھی دارم بھائی بھی جم کرتے ہیں لیکن وہ اپنے آفس سے رات لیٹ اتے ہے نہ تو وہ رات میں کرتے ہیں جب میں سو رہی ہوتی ہوں۔۔۔۔امیرا نے فوراً بات پلٹی

ہمم۔۔۔ادیان موبائل پر کچھ کرنے میں مصروف تھا جب کے امیرا کی نظرِ تو اس خوبرو شخص سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی امیرا نے شاید ہی زندگی میں اپنے بھائی کے علاوہ کوئی اس قدر خوبصورت مرد دیکھا ہو ادیان ضرورت سے زدا ہینڈسم تھا۔۔۔

چلو سو جاؤ جا کے ابھی پانچ ہی بجے ہیں۔۔۔ادیان نے کہتے ہی موبائل میں مصروفیات کے ساتھ امیرا کے گال تھپتھپائے اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا البتہ نظرِ موبائل پر تھی۔۔۔وہ تو عام سے انداز میں کر گیا تھا جب کے پیچھے امیرا اپنے گال جسے کچھ لمحے پہلے ادیان تھپتھپا کر گیا تھا اس پر رکھے

پیرالائز کھڑی تھی اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا اُسے ہو کیا رہا ہیں امیرا اچانک ہی اپنے اندر بہت بدلاؤ محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امیرا اٹھو یار یونیورسٹی کیلئے لیٹ ہو رہے ہیں اج ٹیسٹ ہیں پتہ ہیں نہ ۔۔۔۔روز کی طرح اج بھی اہانا امیرا کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

یار بہت نیند آرہی ہیں پلز سونے دیں۔۔۔۔امیرا بنا اپنی آنکھیں کھولیں بولی

ٹھک ہیں اب چھوٹی مما دیکھے گی تُجھے۔۔۔اہانا بول کر جانے لگی۔۔

او دھمکی باز صبر کر اٹھ گئی ہوں یہ کیا تُو نے دھمکی دینے کا ڈپلومہ کیا تھا بچپن میں جو تُو ایسے مجھے دھمکیاں دیتی ہمیں اور تُو جانتی ہے امیرا شاہ کسی سے نہیں ڈرتی سوائے اپنی ماں کے تانوِ سے اور وہی تُو میری کمزوری پکڑ کر مجھے دھمکیاں دیتی ہیں شرم نی اتی تُجھے۔۔۔امیرا غصے سے سرخ چہرہ لیے بولی

ہاہا۔۔۔مجھے پتہ ہیں اک واحد چھوٹی مما ہیں جو میرا ہمیشہ ساتھ دیتی ہیں اسلیئے چپ چاپ اٹھ ناشتہ کر جلدی نکلنا ہیں۔۔۔۔

اہانا ہنستے ہوئے بولتی کمرے سے نکل گئی اور پیچھے امیرا پیر پٹھکی فریش ہونے چل دی۔۔۔۔۔

ٹیبل پر سب اچکے تھے اس گھر کی سب اچھی باتوں میں ایک بات یہ بھی تھی کے سب اک ساتھ کھانا یا ناشتہ کرتے تھے۔۔۔۔

بچے ناشتہ کرو۔۔۔امیرا کو بریڈ کے ساتھ کھیلتے دیکھ دارم امیرا کو دیکھ بولا۔۔

بھائی بلکل بھوک نہیں ہیں میں بس اہانا کے ناشتا کرنے کا انتظار کر رہی ہوں ۔۔۔امیرا دارم کو دیکھ بولی

ناشتہ کرو شاباش ناشتا کرکے جایا کرو یونیورسٹی ایسے کھالی پیٹ جاتا ہوا میں نہ دیکھوں آئندہ ناشتہ کرو شاباش۔۔۔۔

لیکن بھائی۔۔۔

امیرا بیٹا ناشتہ ضروری ہیں ناشتہ کر کے پھر جانا۔۔۔دارم بات کاٹتے ہوئے بولا جس پر امیرا منہ بناتی ناشتہ کرنے لگی جب کے امیرا کے چہرئے کے

بگڑتے زاویے دیکھ اک مسکراہٹ نے ادیان کے لب چھوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

بھائی اج آپ ہمیں ڈراپ کردیں یونیورسٹی۔۔۔امیر ادارم کو دیکھ بولی

اوکے ناشتہ کرو جلدی پھر کر دیتا ہُوں۔۔۔دارم اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھتا ہوا بولا

نہیں ہم چلے جائینگے۔۔۔اہانا ہڑ بڑاتے ہوئے بولی جس پر دارم نے نظرِ اٹھا کر اُسے دیکھا

بیٹا دارم چھوڑ دیگا کیونکہ اج ڈرائیور بھی نہیں ایا اب تک اسلیئے دارم چھوڑ دیگا۔۔۔تابر صاحب ناشتہ کرتے ہوئے بولی

ب۔ بابا آپ چھوڑ دے نہ ہمیں یونیورسٹی پھر۔۔۔

گڑیا کیا ہوا آپ کو بابا بول رہے ہینا دارم چھوڑ دیگا۔۔۔ادیان اہانا کو دیکھ نرمی سے بولا

جی بھائی۔۔۔ادیان کی بات پر اہانا اتنا ہی کہہ پائی جب کے وہ دارم کی نظرِ اپنے اوپر بغور محسوس کر رہی تھی لیکن اِس نے دارم کو دیکھنے کی غلطی نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔

بابا میں نے رات میں سوچا تھا بزنس کے بارے میں دارم کی بات ٹھک ہیں کے میں یہاں اپنے بزنس کی دوسری برانچ شروع کردوں کیونکہ امریکہ میں میرے بہت سے کلائنٹس پاکستان کے ہی ہیں اور بہت بار اُن لوگوں نے بھی مجھ سے اس بارے میں کہا تھا۔۔۔امریکہ کا بزنس آنلائن ہینڈل کرونگا اور ہر مہینے اک چکر تو مجھے لازمی وہاں کا لگانا پڑے گا تاکے مینیجرز وغیرہ کو کام اچھے سے باور کرادوں کیونکہ اب میں وہاں تو نہیں ہونگا اسلیئے ہر چیز اُن لوگو کو بتانی ہوگی باکی میٹنگز بھی آنلائن ہو جائیگی اور یہاں بزنس سٹارٹ اپ کیلیئے میں نے میل کردی ہیں امریکہ میں اب جو جو پاکستان میں جوائن کرنا چاہے وہ کرلیں بزنس کا سٹارٹ اپ بھی میں نے کروادیا ہیں۔۔۔ادیان تابر صاحب کو دیکھ بول رہا تھا اور سب بڑی غور سے ادیان کو سن رہے تھے ازا

میگم نے دل میں اپنے بیٹے کو دعا دی جو خوبرو ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت کامیاب بزنس مین بھی تھا۔۔۔۔۔۔ ذمے دار اک

ماشاللہ ادیان تمھیں پتہ ہیں مجھے تُم پر اور دارم پر فخر ہیں تُم دونوں نے سب کا نام روشن کر کے دکھایا ہیں۔۔۔تابر صاحب نے فخر سے بولا جس پر ادیان اور دارم اک دوسرے کو دیکھ مسکرائے۔۔

میں بہت خوش ہوں میرے دونوں بیٹے کامیابی کی ہر بلندی کو چھو چکے ہیں اور الگ الگ ملکوں میں عزت سے جانے جاتے ہیں امریکہ کے ساتھ ساتھ اب پاکستان میں بھی اپنا بزنس شروع کرنے جا رہے ہو اس کے لیے ہم سب کی دعائے تمھارے ساتھ ہیں ہمیں پتہ ہیں تمھارے لیے بزنس کو اچائی پر پہچانا بڑی بات نہیں ہیں کیونکہ ہر کوئی ادیان شاہ کو جانتا ہیں اور کامیابی تو میرے اللہ نے میرے بچوں کے مقدر میں لکھی ہیں اج تُم دونوں پر مجھے بہت فخر ہو رہا ہیں۔۔۔تابر صاحب کی کہتے کہتے آنکھیں نم ہوئی تھی جب

ادیان اور دارم کھڑے ہوتے اُنکے گلے لگے تھے باقی سب بھی بڑی محبت سے نم آنکھیں لیے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

چلو دیر ہو رہی ہیں یونیورسٹی کیلئے آجاؤ جلدی۔۔۔ کچھ دیر بعد دارم کہتا اگے بڑھا جب پیچھے امیرا اور اہانا بیگ اٹھاتی پیچھے چل دی۔۔۔۔۔

اہانا تُم اگے بیٹھ جاؤ اج۔۔۔ امیرا پیچھے بیٹھتے ہوئے بولی

ک۔کیوں میں بھی پیچھے بیٹھو نگی۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں تُم اتنا پھیل کر بیٹھتی ہو اسلیئے میں نے کہا ہیں اگے بیٹھو تا کے میں سکون سے یہاں کھل کر بیٹھوں تمہاری وجہ سے مجھے جگہ نی ملتی اگے بیٹھو۔۔۔ امیرا کہتی پیچھے کی ساری سیٹ پر قبضہ کیے بیٹھ گئی جس پر اہانا نے خطرناک گھوری سے امیرا کو دیکھا جو اہانا کی گھوری مکمل اگنور کرتی سکون سے بیٹھی تھی دوسری طرف وہی دارم گاڑی میں بیٹھا اک ہاتھ گاڑی کے دروازے پر رکھے اپنا چہرہ ہاتھ پر جمائے اہانا کے بیٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اب کیا تھا مجبوراً اہانا کو آگے بیٹھنا پڑا۔۔۔اہانا کے بیٹھنے پر دارم نے ایک نظر اٹھا کر اہانا کو دیکھا جو سامنے نظرِ جمائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

دارم نے چشمہ لگایا اور گاڑی چلانا شروع کی۔۔۔۔۔جب کے اہانا کو تو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے سوائے سامنے دیکھنے کے۔۔۔

یہ تُم اتنے نخرے کیوں دکھاتی ہو؟؟؟ سامنے نظرِ جمائے دارم اہانا سے مخاطب ہوا جب کے پیچھے امیرا کان میں بلوٹوتھ لگائے گانے سنتے ہوئے پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں مندے بیٹھی تھی۔۔۔۔

م۔میں؟؟؟

نہیں میں۔۔۔اہانا کی بات پر دارم نے طنز کیا

وہ۔۔۔۔وہ م۔میں۔۔۔

صحیح سے بولو کیا یہ اٹک اٹک کر بول رہی ہو کھا نہیں جاؤنگا تمھیں۔۔۔دارم کا لہجہ سخت تھا

لگتا تو ایسا ہی ہیں۔۔۔اہانا بڑبڑائی جب کے اُسکی اواز برابر میں بیٹھے نوجوان تک اسانی سے پہنچ تھی

کیا کہا تُم نے۔۔۔دارم نے چشما اتارتے اہانا کو دیکھ سرد لہجے میں کہا

م۔میں۔۔۔۔

کیا بکری کی طرف میں میں لگا رکھی ہیں ٹھک سے بولنا نہیں آتا تمھیں

۔۔۔مزید لہجہ سرد کرتے دارم غصے سے تیز آواز میں بولا تھا گویا اس کی تیز اواز کی سختی محسوس کرتی اس ننھی سی جان کی آنکھوں میں آنسوں ضرور آئے تھے جسے وہ اگلے لمحے ضبط کر گئی۔۔البتہ آنسوں دارم نہیں دیکھ پایا۔۔۔

اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا سخت لہجے میں بات بس دارم اس سے ہی کیوں کرتا ہیں اہانا نے دیکھا تھا گھر میں باکی سب سے بات تو وہ پیار سے ہنستے ہوئے کرتا تھا بس واحد اہانا تھی جس سے بات وہ سخت لہجے میں کر رہا تھا۔۔۔

امیرا بیٹا اگئی آپ کی یونیورسٹی۔۔۔۔ پیچھے مڑ کر دارم بولا جب کے امیرا کے کانوں میں بلوٹوتھ تھی اُسے کہا سنائی انا تھا اور سونے پر سہاگہ وہ آنکھیں بند کیئے بیٹھی تھی۔۔۔۔

دارم نے ایک گہرا سانس لیا اور اپنا موبائل نکالتے امیرا کے نمبر پر کال کی جس سے کان میں لگے بلوٹوتھ میں چلتا گانا رکا اور کول کی رنگ سنائی دی جس پر امیرا نے فوراً آنکھیں کھولتے موبائل دیکھا موبائل پر بھائی کا نام دیکھتے امیرا نے اوپر دیکھا جہاں پہلے دارم اور اہانا اُسے دیکھ رہے تھے۔۔
امیرا نے دونوں کو دیکھا پھر کھی کھی کرتی ہنستے ہوئی گاڑی سے باہر نکل گئی جس پر اہانا بھی گاڑی سے نِکلی البتہ امیرا کو دیکھ دارم مسکراتا ہوا نفی میں سر ہلا گیا۔۔ کیا چیز تھی اس کی بہن لیکن جتنی بھی شرارتی تھی اپنے بھائی کی جان تھی

ادیان کہاہیں تُو۔۔۔ دارم اواز لگاتا ادیان کے کمرے میں داخل ہوا

ادیان سامنے صوفے پر بیٹھے اپنے لیپٹاپ پر کام میں مصروف تھا۔۔۔

یہ رہا میں۔۔۔ادیان نے نظرِ اٹھائی

اچھا چل چھوڑ کام وام باہر چلتے ہیں۔۔۔۔دارم ادیان کا لیپٹاپ بند کرتے ہوئے بولا

یار آدھے گھنٹے میں چلتے ہیں یہ جو تُو نے مجھے واپس جانے سے منع کیا ہے نہ اب وہ کام نپٹانے دے سارا کچھ ہینڈل کرنا ہیں۔۔۔ادیان واپس لیپٹاپ کھولتا ہوا بولا

چھوڑ نہ تیرا اپنا بزنس ہیں ارام سے بعد میں بھی کر سکتا ہے دیکھ میں بھی تو اپنا کام چھوڑ کر آیا ہوں۔۔۔دارم نے اپنی مثال دی۔۔۔

کمینے مجھے پتہ ہیں میرا بزنس ہیں لیکن اب میں وہاں سے اتنی دور بیٹھا ہُوں تو یہاں بیٹھ کر تو دیکھنا پڑے گا نا۔۔۔۔۔۔۔

یااللہ یہ کیسا انسان ہیں خدا کے بندے پانچ سال بعد ایا ہیں تھوڑا وقت ہمیں بھی دیدیں اور تو اور سونے پر سہاگہ تُو نے یہاں بھی اپنا بزنس شروع کر دیا

اب امریکہ اور یہاں کے دونوں بزنس دیکھے گا تو جو تھوڑا ٹائم تُو ہمیں دے رہا تھا وہ بھی گیا۔۔۔دارم خفگی سے بولا

آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہیں یہ صلاح مجھے آپ نے ہی دی تھی کے یہاں بھی بزنس شروع کر دیں۔۔۔۔ادیان ہنستے ہوئے بولا اور ساتھ لیپ ٹاپ میں بھی لگا تھا۔۔۔۔۔۔

کونسی منحوس گھڑی تھی جب میں نے تُجھے صلاح دی تھی۔۔۔۔۔

او بس کر چل اٹھ کھڑا ہو چلتے ہیں ویسے چلنا کہاں ہیں۔۔۔ادیان اپنا لیپ ٹاپ بند کرتا کھڑا ہوتے ہوئے بولا

باہر کافی پینے چلتے ہیں۔۔۔دارم بھی کھڑا ہوا جس پر دونوں نے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔۔۔

اہانا یار مجھے ٹیسٹ یاد نہیں ہیں کیا ہو گا اگر سر نے لے لیا تو؟؟؟

امیرا نے اہانا کے کان میں سرگوشی کی

تُو نے یاد نہیں کیا؟؟؟اہانا نے اُسے گھورا

نہیں۔۔۔امیرا نے نفی میں سر ہلایا

کب سدھرے گی تُو امیرا۔۔۔

قیامت کے دن۔۔۔امیرا نے فخر سے دانت نکالتے ہوئی جواب دیا جس پر بے ساختہ اہانا کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مما آپ نے مجھے اٹھایا نہیں صبح یونیورسٹی کیلیئے ؟؟؟ سادان بارہ بجے اٹھ کر ارزا بیگم کے پاس اکے بولا

ارہبا ذرا بتاؤ اسے کے میں نے اسے اٹھایا یا نہیں ؟؟؟

سادان بھابھی نے بہت اٹھایا تُمہیں لیکن تُم بار بار بلنکیٹ میں گھوسے جا رہے تھے۔۔۔ارہبا بیگم ہنستی ہوئی بولی

وہ رات لیٹ سوئے تھے نا شاید اسلیئے۔۔۔سادان ٹیبل سے سیب اٹھاتا ہوا بولا

سب ہی دیر سے سوئے تھے اہانا اور امیرا ابھی تو گئی ہیں۔۔۔ازا میگم گھورتی ہوئی بولی

مما ایسے تو مت دیکھے اب نہیں کھلی آنکھ۔۔۔ویسے بھنڈی کیسے چلی گئی مجھے تو لگا تھا رات لیٹ سوئی ہیں تو چھٹی کریگی۔۔۔۔۔

ٹیسٹ تھا دونوں کا سادان کل سے تُم بھی روز جاؤ گے اب مزید چھٹی نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔ازا میگم سادان کو دیکھ بولی

چلا جاؤنگا مما ویسے ادیان بھائی بھی نہیں نظر آرہے؟؟

ادیان اور دارم باہر گیے ہیں۔۔۔۔

دارم بھائی آفیس نہیں گیے؟؟؟سادان کو حیرانی ہوئی کیونکہ دارم ہمیشہ جاتا تھا۔۔۔

ہمم اس کا دوست ایا ہیں اسلیئے نہیں گیا۔۔۔ارہبا میگم مسکرا کر بولی جس پر ازا میگم بھی مسکرائی

میں تو اکیلا رہ گیا گھر پر پھر میں کیا کرونگا۔۔۔سادان نے منہ بنایا

ہمم تو کس نے کہا تھا چھٹی کرو۔۔ازا میگم پھر بولی

مما ہو گئی نہ چھٹی اب آپ بار بار بول کر شرمندہ نہیں کرے۔۔۔سادان نے خفگی سے کہا

اچھا بھئی چلو آؤ ناشتہ لگواتی ہوں میں ناشتہ کرو۔۔۔

ازا میگم کی بات پر سادان منہ بناتا ناشتہ کرنے چل دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے کوئی بڑا ہی کمینا ہیں تُو۔۔۔دارم نے کافی پیتے ہوئے کہا

اچھا۔۔۔ادیان نے اتنا جواب دیا اور کافی پینے لگا

ابے او پوچھ تو کیوں۔۔۔

ہاہا اوکے بتا کیوں۔۔۔ادیان ہنستے ہوئے بولا

پانچ سالوں میں بلکل یاد نہیں کیا تُو نے مجھے کمینے۔۔۔

ابے روز تو فون پر بات ہوتی تھی پھر کیسے کہے رہا تُو یاد نی کیا۔۔۔ادیان نے ایبرو اچکائی۔۔۔

لیکن تُو نے اک بار بھی بولا کے میں تُجھے یاد کر رہا ہوں؟؟؟

چل میں نے نہیں بولا تُو نے بولا؟؟؟ادیان نے سوال کیا جس پر دارم سوچو میں پڑھ گیا کیونکہ یہ بات تو اس نے بھی نہیں بولی

بول نہ اب۔۔۔؟؟

ہاں میں نے بولا تھا لیکن دِل ہی دل میں۔۔

ہاں تو میں نے بھی دل ہی دل میں بولا تھا۔۔۔ادیان نے کندھے اچکاے۔۔۔

اتنے میں دارم کا فون بجا۔۔۔

السلام علیکم۔۔

وعلیکم السلام جی بچے۔۔۔دارم نے کان سے فون لگایا

بھائی گاڑی خراب ہو گئی ہیں ڈرائیور انکل کی آپ آجائیں پلز ہمیں یونیورسٹی سے لینے۔۔۔

اوکے ہم اتے ہیں۔۔۔۔دارم نے کہتے فون رکھا

چل اجا یونیورسٹی ڈرائیور کی گاڑی خراب ہو گئی دونوں کو لینے جانا ہیں۔۔۔دارم کھڑا ہوا بولا جس پر ادیان بھی اسباب میں سر ہلاتا کھڑا ہوا۔۔۔

گاڑی یونیورسٹی کے اگے رکی۔۔۔۔

سامنے ہی امیرا اور اہانا کھڑی تھی۔۔۔

بھائی آ گئے چل۔۔۔امیرا نے اہانا کو ہلایا

امیرا اگے بڑھی تھی جب اسکی نظر ادیان پر پڑی۔۔۔

ارے واہ بھائی آپ بھی آئے ہیں۔۔۔اہانا ادیان کو دیکھ خوشی سے بولی

ہاں گڑیا میں اور دارم باہر آئے تھے اسلیئے وہی سے آپ لوگوں کو لینے آ گئے

امیرا اور اہانا گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔

گاڑی میں مسلسل باتیں ہو رہی تھی البتہ شیشے سے امیرا کی نظر بار بار ادیان پر جا رہی تھی جب کے اہانا تو دارم کو دیکھنے سے بلکل گریز کر رہی تھی

بھائی رات میں جائینگے نہ باہر ؟؟؟ اہانا ادیان کو دیکھ بولی

ہمم جائینگے گڑیا۔۔۔اہانا کی خوشی دیکھ بے ساختہ دارم مسکرایا تھا البتہ وہ اپنی مسکراہٹ اگلے ہی لمحے چُھپا گیا تھا

گاڑی پورچ میں اکر رکی جس پر سب نے اندر کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔

اس وقت شام کے چار بجے تھے جب ادیان باہر لون میں بیٹھا موبائل میں مصروف تھا۔۔۔امیرا ابھی باہر لون میں آئی جب نظر ظالم پر پڑی۔۔۔۔

امیرا نے گہرا سانس لیا اور قدم ادیان کی جانب بڑھائے۔۔۔

اپنے قریب کسی کو محسوس کرتے ادیان نے اوپر دیکھا جہاں امیرا کچھ فاصلے پر کھڑی تھی اچانک ادیان کے اوپر دیکھنے پر امیرا بوکھلای تھی

ا۔السلام وعلیکم۔۔۔فوراً خود کو سنبھالتی ہوئی بولی

وعلیکم السلام خیریت اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو۔۔۔امیرا کے چہرے کی ہوائیاں اڑی دیکھ ادیان نے پوچھنا ضروری سمجھا۔۔

نہیں میں گھبرائی ہوئی نہیں ہوں۔۔۔امیرا نے جواب دیا

ہمم بیٹھ جاؤ۔۔۔ادیان نے کرسی پر اشارہ کیا جس پر امیرا فوراً بیٹھ گئی۔۔۔

کیسے ہیں آپ؟؟

میں ٹھک تُم بتاؤ کیسی ہو۔۔

جی میں بھی ٹھک۔۔۔

گڈ۔۔۔ادیان مختصر جواب دیتے موبائل پر لگ گیا کیونکہ اُسے اپنے بزنس کے حوالے سے بہت کام تھا

م۔میں کیسی لگتی ہُوں آپ کو؟؟؟امیرا نے زور سے آنکھیں بند کر کے کھولی اور دنیا جہاں کی ہمت جمع کرتے پوچھا

جب کے اس کے سوال پر ادیان نے نظرِ اٹھا کر نا سمجھی سے امیرا کو دیکھا وہ امیرا کا سوال سمجھ نہیں پایا تھا۔۔

اچھی ہو تُم کیوں کیا ہوا ایسے کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔ادیان نے نا سمجھی سے ہی جواب دیا

م۔میں آپ کو کیسی لگتی ہوں۔۔۔دوبارہ دنیا جہاں کی ہمت جمع کرتی بولی

اچھی لگتی ہو پیاری ہو تُم۔۔۔ادیان اس کے سوال کو عام انداز میں لے گیا

اور جواب دیتے واپس فون میں مصروف ہو گیا ادیان کو نہیں پتہ تھا کے امیرا

اس سے یہ سوال کیوں اور کس لیا کر رہی ہیں اسلیئے وہ اس سوال کے جواب پر

بلکل سیریس نہیں تھا۔۔۔

جب کے امیرا کے چہرے پر اک مسکراہٹ نے جگہ لی تھی اُسے نہیں پتہ تھا

کے ادیان نے اس کے سوال کو سیریس نہیں لیا۔۔۔

بھنڈی۔۔۔ابھی اگے بات ہوتی پیچھے سادان کی آواز آئی

جس پر امیرا نے پیچھے دیکھا۔۔۔

اوئے چل جلدی میچ شروع ہو گیا ہیں۔۔۔

او نو چار بج گئے میں بلکل بھول گئی تھی چل۔۔۔امیرا نے سر پر ہاتھ مارتے

ہوئے کہا اور ساتھ سادان کے ساتھ اندر بھاگ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد ادیان اندر داخل ہوا باہر ہول میں ہی امیرا اہانا اور سادان بیٹھے سامنے بڑے سے اے لی ڈی میں گیم کھیل رہے تھے جب کے تینوں کے ہاتھ میں گیم کنٹرولر بھی تھا۔۔۔۔۔۔

ارے ہلکے چللاو یار۔۔۔دارم اپنے کمرے سے نکلا تھا جب باہر ہول میں تینوں چیختے ہوئے گیم کھیل رہے تھے۔۔۔۔

دارم نے ادیان کو دیکھا اور اس کے پاس جا کے کھڑا ہو گیا

دیکھا ایسے ہی شور ہوتا ہیں یہاں اور یہ نئ بات نہیں روز ایسے ہی ہوتا ہیں۔۔۔ادیان کا چہرہ دیکھ دارم ہنستے ہوئے بولا ادیان کو خاموشی کی عادت تھی۔۔۔۔۔۔

ہمم دیکھا میں نے۔۔۔ادیان مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا گیا

۔۔۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔سامنے سے احسن صاحب اور تابر صاحب کو اندر داخل ہوتے دیکھ امیرا روز کی طرح اکے اپنے بابا کے گلے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

بھنڈی گیم۔۔۔ پیچھے سے سادان چیخا جس پر امیرا نے پیچھے دیکھا اور بھاگتی ہوئی واپس گیم کنٹرولر پکڑ گئی۔۔۔

نہیں نہیں نہیں نہیں ی۔۔۔۔۔۔امیرا چیخی تھی کیونکہ وہ آؤٹ ہو چکی تھی۔۔

احسن اور تابر صاحب کے ساتھ دارم اور ادیان بھی صوفے پر بیٹھ کر اُن سے باتیں کرنے لگے۔۔۔۔

چلو بچوں یہ بند کرو بہت شور ہو رہا ہیں۔۔۔ازا بیگم نے اتے اے لی ڈی بند کی تھی

لیکن مما۔۔۔

بس اٹھو سب بہت ہو گیا شور۔۔۔ازا میگم کہتی صوفے پر چل دی

بھائی آپ کو یاد ہے نہ شام میں گھومنے جانا ہیں؟؟ اہانا نے پھر ادیان جو یاد دلایا

جی میری گڑیا مجھے یاد ہیں ٹینشن نہ لو جائینگے۔۔۔اہانا کے بار بار یاد دلانے پر سب نے ہی اپنی ہنسی ضبط کی تھی

ہمم۔۔۔اہانا بھی مسکراتی ہوئی وہی بیٹھ گئی

ادیان کے الفاظ یاد کرتی امیرا خوش تھی اُسے لگا ادیان بھی اُسے پسند کرتا ہے لیکن یہ بس بقول امیرا کے تھا کیونکہ اس بات کو تو ادیان نے سیریس لیا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

امیرا اہانا سادان بیٹا آپ لوگ اپنے اپنے کمرے میں جاؤ بڑوں کو ذرا آپس میں کچھ بات کرنی ہیں۔۔۔تابر صاحب تینوں کو دیکھ بولیں جس پر تینوں اسباب میں سر ہلاتے اپنے اپنے کمرے میں چل دیے۔۔۔۔

احسن مجھے تُم سے کچھ بات کرنی ہیں میرے بھائی۔۔۔

جی جی بھائی بولیں۔۔۔۔

احسن میں اور اہانا کی ماں چاہتے ہیں کے اہانا کا نکاح دارم سے کرادیا جائے۔۔۔تابر صاحب احسن صاحب کو دیکھ بولیں دارم جو ادیان سے سرگوشیوں میں کچھ بات کر رہا تھا اچانک تابر صاحب کی بات پر بے ساختہ دارم اور ادیان نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

جی بھائی یہ تو بہت اچھی بات ہیں اہانا ہماری بیٹی ہیں گھر کی بچی ہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔آپ اہانا سے پوچھ لیں اک بار۔۔۔احسن صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

مجھے پتہ ہیں احسن میری بیٹی مجھے کبھی منع نہیں کریگی باکی دارم اور ادیان سے پوچھ لیتے ہیں اُنکی رائے۔۔۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں بابا اگر میرا بہنوئی میرا یار بنے گا تو۔۔۔ادیان مسکراتا ہوا دارم کے کندھوں پر ہاتھ رکھ بولا

دارم بیٹا تُم بتاؤ تمھیں تو کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔

آپ لوگوں نے فیصلہ کرلیا ہیں میں آپ لوگوں کے فیصلے میں خوش ہوں جیسے میرے بڑے چاہے۔۔۔۔دارم نظرِ جھکائے بولا

اوہو میری معشوقہ کو شرم آرہی ہیں۔۔۔۔ادیان نے کان میں سرگوشی کی جس پر دارم نے گھور کر ادیان کو دیکھا جواب اپنی ہنسی ضبط کر رہا تھا۔۔۔۔

ٹھک ہیں پھراس جمعہ نکاح رکھ لیتے ہیں پھر رخصتی کچھ ماہ بعد کی رکھ لینگے کیا خیال ہے بھائی آپ کا۔۔۔

ہاں احسن بہتر پھر ٹھک ہیں دو دن بعد جمعہ ہیں سب نکاح کی تیاریاں کرے

۔۔۔

احسن صاحب کی بات پر سب ہی مسکرائے ازااور ارہابیگم کی تو خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا جب کے ادیان بھی بے حد خوش تھا آخر اُسکا اک لوتا دوست اب اُسکا سالہ بھی بننے جارہا تھا۔۔۔

یہ بات اب تک اہانااور امیرا کو نہیں پتہ تھی ازااور ارہابیگم امیرا کے کمرے کی جانب جارہی کیونکہ اہانااس وقت وہی موجود تھی دونوں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

مما آپ لوگ یہاں ہمیں بلالیتی آپ ہم اجاتے اگر کوئی کام تھاتو۔۔۔اہانا ازااور ارہابیگم کو دیکھ بولی

کوئی بات نہیں بچے ہمیں تمھیں کچھ بتانا ہیں۔۔۔ازا میگم اہانا کے پاس بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی

بڑی مما آپ کیوں اہانا کو ڈرا رہی ہیں بتائے بھی کیا بات ہیں۔۔۔۔اصل بات یہ تھی کہ امیرا کو بات جاننے کی جلدی تھی اک تو باہر کیا باتیں ہوئی تھی وہ امیرا کو پتہ کرنا تھا۔۔۔۔

بتاتی ہُوں بتاتی ہوں اہانا جمعہ اپ کا نکاح ہیں بچے۔۔۔۔ازا بیگم اہانا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ بولی اہانا اور امیرا جو چپس کھا رہی تھی اچانک ازا میگم کی بات پر دونوں کے ہاتھ رکے اہانا کو لگا اُس نے سننے میں غلطی کی ہیں۔۔۔

مما آپ نے کیا کہا۔۔۔اہانا نے تسلّی کرنا چاہی اُسے اپنے سنے گیے لفظوں پر بلکل یقین نہیں تھا وہ تو بے یقینی سے ازا بیگم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

بچے اس جمعہ آپ کا نکاح ہیں۔۔۔ازا بیگم نے پھر بتایا

ل۔لیکن مما۔۔۔۔اہانا کی آنکھیں یکدم بھری تھی اور وہ فوراً ازا بیگم کے گلے لگ چکی تھی

نہیں میری بچی روتے نہیں کونسا آپ نے کہی دور جانا ہو گا شادی کے بعد گھر میں ہی تو رہو گی دارم بہت اچھا ہیں وہ آپ کا بہت خیال رکھے گا۔۔۔ازا بیگم پیار سے بولی جب کے دارم کے نام پر اہانا کو اک بار پھر لگا کے اُسے سننے میں غلطی ہوئی ہیں اس نے چہرہ اٹھا کر ازا میگم کو دیکھا

کیا بڑی مما دارم بھائی کا نکاح اہانا سے ہو رہا ہیں۔۔۔امیرا خوشی سے چیخی تھی جس پر ازا بیگم نے مسکرا کر اسباب میں دیر ہلا یا

اومائی گو د اہانا تُو میری بھابھی بننے جا رہی ہیں۔۔۔۔امیرا نے خوشی سے اہانا کو اپنے گلے لگایا جب کے اہانا تو بلکل ساخت کیفیت میں تھی اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔

چلو تُم لوگ بیٹھو میں اور ارہبا ذرا کام دیکھتے ہے۔۔۔ازا بیگم پیار سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی جس پر ازا اور ارہبا بیگم نے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔

یار اہانا مجھے یقین نہیں آرہا کتنا مزا آئیگا اہ میں بھائی کو مبارک باد دے کر آتی ہوں اک منٹ تُو رک یہاں۔۔۔امیرا خوشی سے باہر بھاگی تھی جب کے

پیچھے اہانا کے کئی انسوں بہے چکے تھے اچانک نکاح کا تے ہو جانا اتنا جلدی یہ سب ہوا تھا کے اہانا سمجھ نہیں پا رہی تھی اُسے رو نا زدا اسلیئے ا رہا تھا کیونکہ اُسے لگتا تھا کے دارم اُسے پسند نہیں کرتا تبھی تو وہ ہر وقت اس سے سخت لہجے میں بات کرتا تھا اس کا غصے سوچ کر مزید اہانا کے انسوں میں روانگی ہوئی تھی

بھائی بھائی کہاہیں آپ بھائی مبارک ہواپ کو بہت بہت۔۔۔امیرا بھاگتی ہوئی باہر آئی درام اور ادیان جو آپس میں باتیں کر رہے تھے اچانک امیرا کی آواز پر اُسے دیکھا جب امیرا بھاگتی ہوئی دارم کے گلے لگ اُسے مبارک باد دینے لگی۔۔۔

شُکریہ بچے۔۔۔۔دارم نے بھی اُسے سینے سے لگایا

جب کے ادیان کے چہرے کی مسکراہٹ بے ساختہ تھی

بھائی مجھے یقین نہیں آرہا آپ کا نکاح ہو رہا ہیں وہ بھی میری دوست کے ساتھ ہائے مزے۔۔۔۔امیرا خوشی سے بول رہی تھی اُسکی خوشی دیکھ ادیان اور دارم بھی مسکرا رہے تھے

یقین کر لو امیرا اب میرے یار کی شادی میری بہن سے ہو رہی ہیں۔۔۔اب کی بار ادیان بولا

جی جی۔۔۔۔امیرا ادیان کو دیکھ اتنا ہی بولی وہ خوشی سے اس طرح آئی تھی کے اُسے احساس ہی نہیں ہوا کے یہاں ادیان بھی ہیں۔۔۔۔۔

چلے میں آپ لوگوں سے ملتی ہوں میں ذرا بابا کو مبارک باد دے دو۔۔۔۔امیرا کہتے ہی اگے کو بھاگتی اپنے بابا کی جانب بڑھی تھی اور پیچھے وہ دونوں ہی مسکرا کر امیرا کو دیکھ رہے تھے دارم تو اپنی بہن کو خوش دیکھ مزید کھل اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اہانا چلو کھڑی ہو ہم ڈانس پریکٹس کرتے ہیں نکاح پر کرینگے نہ

اٹھو۔۔۔۔امیرا کمرے میں اتی جوش سے بولی جب کے اہانا تو اک جگہ نظرِ جمائے خاموشی سے بیٹھی تھی

اچانک امیرا نے اہانا کو اس طرح دیکھا جس پر امیرا کو کچھ صحیح نہیں لگا

اہانا کیا ہوا کچھ ہوا ہیں کیا؟؟

امیرا نے ایک بار پُکارا لیکن اِہانا اپنی سوچ میں گم تھی۔۔

اہانا کیا ہوا؟؟ اس بار امیرا اُسے کندھے سے ہلاتی ہوئی بولی

ن۔نہیں کچھ نہیں ہوا۔۔۔ فوراً خود کو سنبھالتے ہوئے اہانا بولی
تُجھے پتہ ہیں نا میں تُجھے اچھی طرح جانتی ہوں اور تُجھے رول پتہ ہے نہ کے ہمارے بیچ کوئی سیکریٹ نہیں رہتا اسلیئے شاباش مجھے بتا۔۔۔

اہانا کیا تُم اس نکاح سے خوش نہیں ہو؟؟؟ امیرا نے خود اندازہ لگایا جس پر اہانا خاموش رہی۔۔۔

اہانا اگر تمھیں یہ نکاح قبول نہیں تو تُم مجھے بتاؤ میں سمبھال لونگی سب کیونکہ میں تمھاری خوشیاں چاہتی ہوں مجھے بتاؤ اک بار بس۔۔۔ امیرا اہانا کا جھکا ہوا سر اٹھاتی ارام سے بولی وہ خوشی جو کچھ دیر پہلے تھی وہ سب اک منٹ میں غائب ہو چکی تھی۔۔۔

ا۔ایسی کوئی بات نہیں ہیں امیرا۔۔۔ اہانا بمشکل اپنے انسوں ضبط کر رہی تھی

اہانا میں نے کہا بتاؤ مجھے کیا ہوا ہیں ؟؟ تم دارم بھائی سے نکاح کرنے کیلئے خوش نہیں ہو ؟؟؟ امیرا نے پھر پوچھا اس وقت وہ ایک بھائی کی بہن نہیں بلکہ ایک دوست بن کر اپنی دوست کی خوشی پوچھ رہی تھی۔۔۔

اہانا نے نظر اٹھا کر امیرا کو دیکھا جس کے چہرے پر اس وقت پریشانی اداسی تھی کچھ دیر والی خوشی کا ناموں نشان نہیں تھا اہانا کے دل نے نفی کی تھی وہ کیسے اپنی دوست کی اپنے گھر والوں کی خوشی ختم کر سکتی ہیں وہ پریشان صرف دارم کے سخت لہجے کی وجہ سے تھی دارم کا ہمیشہ اس سے غصے اور سخت لہجے میں بات کرنا یہ چیز صاف ظاہر کر رہا تھا کے دارم کو اہانا پسند نہیں یہ سوچ بقول اہانا کے تھی۔۔۔

نہیں امیرا میں بس اسلیئے پریشان ہوں کیونکہ اچانک نکاح رکھا ہیں نے اسلیئے میں سمجھ نہیں پا رہی اور میں نکاح کیلئے خوش ہُوں بہت خوش ہوں بس یہ سب اچانک ہوا نہ اسلیئے میں سوچ میں پڑھ گئی تھی۔۔۔اصل وجہ

چھپاتی اہانا نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے بولا جس پر اگلے ہی لمحے امیرا کا اُداس چہرہ پھر سے کھل ہوتا۔۔۔

اللہ کا شکر ہیں میں بہت اُداس ہو گئی تھی مجھے لگا تُم خوش نہیں ہو تھینک یو یار تھینک یو سوچ میں بہت خوش ہوں نکاح کیلئے بھائی اور تمہارے مجھ سے تو پرسو کا انتظار نہیں ہو رہا اتنی تیاریاں ہیں یار کپڑے بھی لینے ہیں بابا کہے رہے کل سب مارکیٹ جا کے کپڑے لے آئے کل شاپنگ کرنے جائینگے میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔امیرا پھر جوش میں اتی اہانا کو گلے لگاتی ہوئی بولی

مزید دونوں نے باتیں کی اہانا تو امیرا کی باتیں سن رہی تھی امیرا کی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔۔امیرا سادان کو بتانے بھی بڑی جوش سے گئی تھی لیکن وہ سو چکا تھا اسلیئے امیرا نے سادان کو صبح بتانے کا فیصلہ کیا۔۔

چلو امیرا رات بہت ہو گئی ہیں تُم بھی سو جاؤ میں بھی جاتی ہوں۔۔۔کافی دیر بعد اہانا گھڑی میں ٹائم دیکھتی ہوئی بولی جس پر امیرا نے منہ بنایا اُسے مزید

باتیں کرنی تھی وہ باتیں کم خوشی زدا بیان کر رہی تھی جب کے صبح یونیورسٹی کا سوچ کر اہانا نے سونے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔

گڈ نائٹ۔۔۔۔۔اہانا کہتی امیرا کے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

اہانا اپنا دوپٹہ ٹھک کرتی اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی جب ہول میں دارم کو دیکھا۔۔

دارم جو ٹانگ پر ٹانگ رکھے اپنی خوبرو پرسنلٹی کے ساتھ صوفے پر پر جمان کافی پی رہا تھا اچانک نظر اہانا پر پڑی۔۔۔۔

اہانا نے دارم کو دیکھا اور پھر جلدی جلدی قدم آگے کی جانب بڑھانے چاہے جب دارم کی آواز پر اہانا نے اپنے چلتے قدم روکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رکو۔۔۔۔۔دارم کی گھمبیر اواز اہانا کے کانوں سے ٹکرائی تھی اہانا نے بنا پیچھے مڑے اک نظر اوپر دیکھا اور گہرا سانس لیا۔۔۔

پیچھے مڑو۔۔۔۔۔دارم کی بات پر اہانا پیچھے مڑی جب کے دارم اب تک صوفے پر پر جمان تھا۔۔۔۔۔

اہانا پیچھے مڑی لیکن خاموش کھڑی رہی جب دارم اٹھ کھڑا ہوا اور قدم اہانا کی جانب بڑھائے۔۔۔۔

دارم کا اک اک بڑھتا قدم اہانا کی سانسیں خشک کر رہا تھا۔۔۔۔

دارم کو خاموشی سے کھڑا دیکھ اہانا نے بمشکل اپنی نظرِ اٹھائی۔۔۔

اہانا نے دارم کا چہرہ دیکھا جو ہمیشہ کی طرح بلکل سپاٹ سنجیدہ تھا اہانا کے دل میں اک بار پھر یہ خیال آیا کہ اہانا نے ایسا کیا کیا ہیں جس کی وجہ سے دارم اس سے ہمیشہ غصّہ رہتا ہے۔۔۔۔۔

اہانا اپنی نظرِ فوراً جھکا گئی۔۔۔

تمھیں پتہ ہے نہ جمعہ کچھ ہیں؟؟؟؟

ج۔جی پتہ ہیں۔۔۔

کیا ہیں؟؟؟ بتاؤ

ن۔نکاح۔۔۔۔ بمشکل اہانا نے جواب دیا

کس کا نکاح؟؟؟ دارم کا لہجہ اب بھی سپاٹ تھا

ا۔آپ کا۔۔۔۔۔۔۔

صرف میرا؟؟؟؟دارم نے ابرو اچکائی

ا۔آپ کا اور میرا۔۔۔اہانا نے جملہ درست کیا

ہمم گڈ۔۔ویسے تُم سے پہلی بار میں ٹھک سے بولا نہیں جاتا کیا؟؟؟دارم نے تنزیہ لہجے میں کہا البتہ وہ یہ نہیں جانتا تھا کے اُسکا یہ لہجہ سامنے کھڑے شخص کو کتنی تکلیف دے رہا ہیں۔۔۔۔

اہانا خاموشی سے چہرہ جھکائے کھڑی رہی جب کے کچھ آنسوں ٹوٹ کر اپنا ضبط توڑتے بہے تھے جسے بے ساختہ نظر پڑھتے دارم دیکھ چکا تھا دارم کو نہیں پتہ تھا کے اہانا ابھی رو بھی سکتی ہیں۔۔۔

تم رو رہی ہو؟؟؟دارم کا لہجہ اچانک نرم پڑا تھا اہانا کے آنسوں نجانے کیوں دارم کو عجیب سے احساس میں مبتلا کر رہے تھے۔۔

ن۔نہیں....اپنے آنسوں صاف کرتی بولی جب کے چہرہ اب تک جھکا تھا۔۔۔

لیکن تُم رو کیوں رہی ہو ؟؟؟ دارم کو سمجھ نہیں آیا کے وہ رو کیوں رہی ہیں

جب کے دارم کی بات پر اہانا نے چہرہ اٹھاتے دارم کی خوبصورت ہیزل

آنکھوں میں دیکھا جسے پتہ ہی نہیں کے اگلا اُسکے لہجے کی سختی دیکھ رو رہا

ہیں۔۔۔۔

بلآخر اہانا نے سر جھٹکا اُسے نہیں لگا تھا کے اُسے دارم کو رونے کی وجہ بتانے کی

ضرورت ہے۔۔۔۔۔

بولو جواب ؟؟؟ اہانا کو خاموش دیکھ دارم دوبارہ تھوڑے سخت لہجے میں بولا

کچھ نہیں میرا دماغ خراب ہو گیا تھا اسلیئے رو رہی تھی۔۔۔۔اہانا نے ہمت

سے جواب دیا اور یہ بات اہانا جانتی تھی کے یہ لفظ اس نے کتنی ہمت جمع

کر کے کہا ہیں جب کے اہانا کی بات پر دارم نے اُسے گھورا۔۔۔

چپ چاپ سیدھی سیدھی وجہ بتاؤ کیوں رو رہی تھی ؟؟؟

میں نے کہا نہ دماغ خراب تھا میرا۔۔۔۔اہانا نے دارم کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کہا نجانے اہانا کے پاس اتنی ہمت آ کہا سے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

تمھارا دماغ بلکل گھوما ہوا ہیں اسکو درست کرنے کی ضرورت ہیں دو دن بس دو دن رک جاؤ نکاح کے بعد ایسے درست کرونگا کے کبھی خراب ہونے کا سوچے گا بھی نہیں لکھ لو میری بات۔۔۔۔دارم کی بات پر اہانا نے نظرِ جھکائی وہ جو کب سے خود کو مضبوط بنائیں بول رہی تھی دارم کی بات پر مکمل ڈر چکی تھی۔۔۔

کیا ضرورت تھی تجھے ہیروئن بننے کی کس سے مقابلہ کر رہی تھی تُو پھس گئ نہ اور بن بہادر۔۔۔۔اہانا نے اپنے دل میں خود کو کوسا۔۔۔

جاؤ سو جاؤ جا کے اچھے سے نیندیں پوری کرو اپنی۔۔۔۔دارم کی طرف سے حکم ملا جس پر اہانا کو اک منٹ نہیں لگا غائب ہونے میں وہ فوراً بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں بند ہو چکی تھی جب کے پیچھے دارم اُسکی سپیڈ دیکھ اُسکی پشت گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

اک اور خوبصورت صبح کا آغاز ہوا جب امیرا صبح اٹھ کر باہر آئی۔۔۔

یااللہ خیر اج سورج کہاسے نکلاہیں یار دیکھ تواج بھنڈی بغیر اٹھائے کیسے اٹھ گئی وہ بھی اتنا خوش۔۔۔۔۔امیرا کو ٹیبل پر اتادیکھ سادان حیرانی سے اہانا کو دیکھ بولا

چپ کر تُجھے پتہ نہیں نہ وجہ اگر پتہ لگے گی توتُو بھی صبح صبح خوشی سے اٹھے گا۔۔۔۔امیرا سادان کو دیکھ بولی

اچھاجی بتایئے پھر وہ خوشی تاکے ہمیں بھی خوشی سے اٹھنے کی سعادت حاصل ہو۔۔۔۔۔

اوکے سن جمعہ یعنی کل دارم بھائی اور اہانا کا نکاح ہیں۔۔۔۔امیرا پھر خوشی سے چہچی تھی جب کے اسکی بات پر سادان نے حیرانی سے پہلے دارم کو دیکھا پھر دوسری نظر اہانا کو دیکھاجو نظرِ جھکائے بیٹھی تھی اُسکے بعد جو سادان کا قہقہ تھاوہ بلکل بے اختیار تھاسادان کازوردار قہقہ گنجا تھا۔۔۔۔۔

اوہیلو مسٹر اس میں اتنا ہنسنے کی کیا بات ہے۔۔۔۔اہانا گھور کر بولی

او بچاری بچی۔۔۔۔سادان کا قہقہ اب بھی بلند تھا اُسے ہنسی ارہی تھی اور وجہ تھی دارم کی سنجید گی اہانا کہتی تھی میرا دولہا تو ہمیشہ میری طرح ہنس مک اور باتونی ہو گا جو میرے ساتھ میری شرارتوں میں ساتھ دیگا لیکن کہتے ہیں نہ زندگی جب کھیل کھیلتی ہے تو کچھ بھی ہو سکتا ہیں اسی طرح اہانا کے ساتھ بلکل اُلٹ ہوا تھا دارم انتہائی سنجیدہ سخت اور سرد طبیعت کا مالک تھا خوبصورتی میں وہ اعلیٰ تھا لیکن اُسکی سنجید گی۔۔۔۔۔

بس سادان۔۔۔۔دارم کی سنجیدہ آواز پر سادان کا قہقہ اک لمحے میں رکا تھا جب کے یہ دیکھ اب کی بار امیرا زور سے ہنسی تھی جب کے امیرا کو ہنستے دیکھ وہاں موجود سب ہی ہنس پڑے امیرا سب کی جان تھی امیرا دل کی بہت مصوم تھی لیکن اوپر سے وہ بہت شرارتی دکھائی دیتی تھی وہ ہمیشہ کبھی اپنی حرکتوں سے تو کبھی اپنی باتوں سے اور اج تو اپنی ہنسی سے سب کو ہنسا گئی تھی ۔۔۔

وہی ادیان بھی سب میں مسکرایا تھا اور امیرا نے اس خوبصورت شخص کو مسکراتا دیکھ دل میں ماشاللہ کہا یہ شخص لمحہ بالمحہ امیرا کو اپنے دل میں اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا شاید اب یہ امیرا کی محبت۔۔۔ محبت سے عشق کا سفر طے کر رہی تھی لیکن جس سے ہو رہی تھی اُسے تو خبر ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔

چل امیرا ناشتہ کر لیں پھر یونیورسٹی جانا ہیں۔۔۔ اہانا جوس پیتی ہوئی بولی

کیا اج بھی یونیورسٹی کل نکاح ہیں یار بھائی اور تیرا چھٹی کرنی چاہیئے ہمیں پورے ہفتے کی ہم نہیں جا رہے اج یونیورسٹی اج ہم شاپنگ پر جائینگے نہ۔۔۔

امیرا نہیں بچے جاؤ یونیورسٹی پڑھائی کرو شاپنگ پر شام کو جائینگے نہ سب اسلیئے ابھی آپ یونیورسٹی جاو پڑھائی میں بلکل کوتاہی نہیں۔۔۔۔ دارم نے پیار سے امیرا کو سمجھایا جب کے دارم کا اس قدر پیار سے بھرا اور نرم لہجہ دیکھ اہانا کو پھر سے احساس ہوا تھا کے دارم کیوں اس سے اتنا نرم لہجے میں بات نہیں کرتا۔۔۔۔

چلو میں ڈراپ کر دیتا ہوں جلدی ناشتہ کرو۔۔۔ دارم جوس پیتے ہوئے بولا

جب کے ادیان دارم اور احسن تابر صاحب کی باتیں جاری تھی ۔۔۔اور دوسری طرف ازااور ارہبا میگم نکاح کی تیاریوں کی بات کر رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

اہانا پہلے ہی جاتی پیچھے سیٹ پر بیٹھ چکی تھی جب امیرا اور دارم باہر آئے۔۔

یہ کیا اہانا تُم پیچھے کیوں بیٹھی ہو اگے جاؤ بھی ۔۔۔امیرا نے منہ بنایا جب کے اہانا کے پیچھے بیٹھنے پر دارم کے ماتھے پر کئی بل واضح ہوئے جسے وہ بمشکل سمبھال گیا اگر امیرا یہاں موجود نہیں ہوتی تُو اہانا کو وہ بتاتا لیکن اِبھی دارم نے گہرا سانس لے کر خود کو نورمل کیا۔۔۔۔۔۔۔

اور جا کے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔

نہیں امیرا میں پیچھے بیٹھو نگی اگر تمھیں بھی پیچھے بیٹھنا ہیں تو اتنی ساری جگہ ہیں آجاؤ یہاں ۔۔۔اہانا اپنے برابر میں خالی جگہ پر اشارہ کرتی بولی

اہانا اگے آؤ۔۔۔ پیچھے دونوں کی بحث ہوتی دیکھ دارم نے گھمبیر اواز میں کہا جس پر اہانا نے پہلے امیرا کو گھورا پھر بے بسی سے اک نظر دارم کو دیکھا اور

گاڑی سے اتر کر اگے سیٹ پر جا بیٹھی جب کے پیچھے امیرا اپنی جیت پر خوش ہوتے پیچھے پھیل کر بیٹھ گئی اور بچاری اہانا پھر پھس چکی تھی۔۔۔۔۔۔

پورے راستے اہانا نے دارم سے نظرِ چرائی تھی اسکی اک اک حرکت دارم بغور محسوس کر رہا تھا لیکن اِج دارم خاموش رہا دارم کا دھیان مکمل گاڑی چلانے کی جانب تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پورے راستے مکمل خاموشی کا بسیرا تھا۔۔۔

یونیورسٹی انے پر دونوں اندر کی جانب بڑھی جب کے دارم اپنے آفس کی جانب بڑھ چکا تھا

ارہبا سب ہو گئے نہ کوئی رہ تو نہیں گیا؟؟

جی بھابھی تقریباً سب ہو گئے۔۔۔ارہبا اور ازا بیگم نکاح میں انے والے لوگوں کی لسٹ بنا رہی تھی جنہیں بلانا تھا تابر صاحب نے کہے دیا تھا کے سب کو بلانا ہے آخر اُنکی بیٹی اور بھانجے کا نکاح تھا اسلیئے سب کو بلایا جانا تھا جس کیلیئے ازا اور ارہبا بیگم لسٹ بنا رہی تھی۔۔۔

اج جمعرات تھی اور کل جمعہ بس اج کا دن تھا دعوت دینے کیلئے اسلیئے سارے انتظامات کافی جلدی جلدی میں کیے جا رہے تھے۔۔۔

گھر کے بڑے انتظامات میں لگے تھے باکی ادیان نے اپنے بزنس کی برانچ سیٹل کر لی تھی اور اس وقت ادیان بھی اپنے آفس موجود تھا جب کے دارم بھی اپنے افس تھا اور دونوں لڑکیاں اور سادان یونیورسٹی گیے ہوئے تھے

۔۔۔۔

دیکھو ذرا ارہا اج بھی ادیان اور دارم افس چلے گئے اج تو چھٹی کر لیتے کل نکاح ہیں ہزاروں تیاریاں ہیں۔۔۔ازا بیگم ارہا بیگم کو دیکھ بولی بھابھی آپ کو پتہ ہی ہیں ہمارے بچے کتنے ذمے دار ہیں اپنے کام کو لے کر کچھ بھی ہو جائے چھٹی نہیں کرتے۔۔۔۔۔ارہا بیگم جوابا بولی ادیان اور دارم اپنے بزنس کے خود مالک تھے لیکن پھر بھی کچھ بھی ہو جائے وہ لوگ اپنے آفس ہمیشہ روز جایا کرتے تھے پہلے ادیان امریکہ میں اور اب پاکستان میں۔۔۔۔۔۔۔۔

اج کا دن کافی مصروف تھا اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے جب ادیان اور دارم اک ساتھ گھر میں داخل ہوئے اتفاق سے دونوں کی گاڑیاں اک ساتھ پورچ پر رکی تھی جس کی وجہ سے دونوں ساتھ اندر آئے دونوں کی آپس میں باتیں جاری تھی جب دونوں نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو گھر میں سب ہول میں صوفے پر بیٹھے تھے اہانا امیرا آپس میں باتوں میں لگی تھی ارہبا اور ازا بیگم بھی کل نکاح کی کچھ بات کر رہی تھی جب کے احسن صاحب اور تابر صاحب کل کے انتظامات کی باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

ادیان اور دارم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اگے بڑھے۔۔

السلام علیکم۔۔۔دونوں نے ساتھ سلام کی جس کا سب نے مشترکہ جواب دیا

واہ بھئی بڑی مصروفیات چل رہی ہیں سب کی۔۔۔۔دارم اور ادیان صوفے پر بیٹھے تھی جب دارم مسکرا کر بولا

ہاں بچے آپ دونوں تو چلے گئے تھے اتنی تیاریاں تھی اور ابھی بھی ہیں جو کرنی ہیں کل نکاح ہیں اور اج آپ لوگ اپنے اپنے آفس چلے گئے جب کے آپکو پتہ ہیں شادی والا گھر ہیں اتنی تیاریاں ہوتی ہیں۔۔۔دونوں کے اتے ہی ازا بیگم خفگی سے بولی

بڑی مما کل نکاح ہیں نا کل نہیں جائینگے آپ ناراض مت ہو آپ کو تو پتہ ہیں ناکام کے بارے میں ہم لوگ بلکل لاپرواہی نہیں دکھاتے۔۔۔ازا بیگم کی خفگی پر دارم اٹھ کر اُنکے پاس بیٹھتا ہوا بولا

بلکل ٹھک کہا دارم نے اور آپ لوگوں کو اک بات بتاتا ہوں میرا بزنس جو میں نے یہاں شروع کیا ہیں جیسے کے آپ لوگوں کو پتا ہیں اج اُسکا پہلا دن تھا اور دیکھے میرے بزنس کی رینج کتنی آئی ہے۔۔۔ادیان نے اپنا موبائل نکالتے سب کے سامنے کیا جس پر سب یک دم کھل اٹھے۔۔۔ادیان کا یہ بزنس پہلے دن میں پرواز چھور رہا تھا کیونکہ ادیان کو صرف امریکہ نہیں بلکہ پاکستان کے لوگ بھی اک کامیاب بزنس مین کے نام سے جانتے تھے اب

جب ادیان نے یہا اپنی برانچ کھولی اور جیسے ہی سب کو پتہ چلا تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ انٹرویؤ دینے کیلئے آئے وہ لوگ جو ادیان کے ساتھ کام کرنا چاہتے تھے لیکن امریکہ نہیں آسکتے تھے اُن لوگوں کو جیسے ادیان کے پاکستان بزنس کے بارے میں پتہ چلا سب خوشی سے آئے تھے

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میرے بچے۔۔۔۔تابر صاحب نے کھڑے ہوتے ادیان کو شدت سے اپنے گلے لگایا۔۔۔

احسن صاحب نے بھی ادیان کو خوشی سے اپنے گلے لگایا ازابیگم تو آنکھوں میں نمی لیے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی ادیان اگے بڑھتا ازااور ارہا بیگم کے بھی گلے لگا جب کے اہانا اور سادان بھی اٹھ کر فوراً اپنے بھائی کے سینے لگے جب کے بھی امیرا خوشی سے بیٹھی تھی ادیان کی کامیابی پر وہ بے حد خوش تھی کیونکہ وہ عشق کرتی تھی ادیان سے۔۔ادیان سب سے ملتا اب دارم کی جانب بڑھا جو مسکرا کر اُسے دیکھ رہا تھا

اجا میرے یار۔۔۔۔ دارم نے بانہیں پھیلائی جس پر ادیان مسکرا کر دارم کے گلے لگا اس گھر میں بے تحاشا خوشیاں تھی بے ساختہ ازا بیگم نے دل میں اپنے گھر کی خوشیوں کو نظرِ بد سے بچانے کی دعا دی۔۔۔۔

چلے آجائیں سب کھانا کھاتے ہیں۔۔۔ کچھ دیر بعد ازا بیگم بولی

مما میں فریش ہو کے اتا ہوں۔۔۔۔ ادیان اٹھ کر فریش ہونے چل دیا جب کے دارم پہلے ہی فریش ہونے جا چکا تھا

امیرا کے تو چہرے کی مسکراہٹ نہیں جا رہی تھی ادیان کے انے کے بعد سب نے کھانا شروع کیا اور کھانے کے بعد سب ہول میں ہی بیٹھ کر باتوں میں مصروف ہو چکے تھے کل نکاح تھا سب خوش تھے سوائے اہانا کے اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے دارم نے اپنی خوشی کا اظہار اہانا کو نہیں کرایا تھا وہ یہی سمجھ رہی تھی کے دارم اُسے پسند نہیں کرتا اور جسے آپ پسند نہ ہو اُسکے ساتھ پوری زندگی کیسے گزاری جاسکتی ہیں یہی سوچ اہانا کو بہت تکلیف دے رہی تھی کل اس نے دارم کا پوری طرح ہو جانا تھا کل کے بعد اس پر

صرف دارم کا حق ہوناتھا اہانا بظاھر مسکرا رہی تھی لیکن وہ کافی پریشان تھی۔۔۔۔۔

اس وقت سب اپنے کمرے میں جا چکے تھے رات کے قریب دو بجے تھے جب اہانا اپنے کمرے میں بیٹھی سوچو میں گم تھی وہ بہت بے بس تھی اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا ہوگا وہ ابھی دارم کو زدا نہیں جانتی تھی بس وہ دارم کے بارے میں اتنا جانتی تھی کے وہ نہایت سنجیدہ انسان ہیں اہانا اک بار دارم سے پوچھنا چاہتی تھی کے اگر وہ اُسے پسند نہیں کرتا تو وہ نکاح کیوں کر رہا ہے کافی دیر سوچنے کے بعد اہانا نے دارم سے بات کرنے کا فیصلہ لیا شادی اک بہت بڑا زندگی کا فیصلہ ہوتا ہیں اسلیئے اہانا اک بار تسلّی کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔اخر کافی دیر سوچ کر اہانا اٹھ کھڑی ہوئی اُسے پتہ تھا اس وقت دارم جم اریا میں ہو گا دارم ہمیشہ رات کو ایکسر سائز کرتا تھا اور یہ بات سب بہت اچھی طرح جانتے تھے

اہانا نے اپنا دوپٹہ ٹھک سے اپنے سر پر لیا اور اپنے کمرے سے نکلتے چھوٹے چھوٹے قدم اگے کی جانب بڑھائے۔۔

ابھی اہانا اگے بڑھ کر اندر جانے کا دروازہ کھولتی کے دارم اندر سے دروازہ کھولتا باہر نکلا ٹریک سوٹ میں ملبوس شورٹس جو گھٹنوں تک آرہے تھے اوپر ٹریک سوٹ کی شرٹ جس کے بازو سرے سے ہی نہیں تھے جس سے دارم کی مضبوط بازو صاف دکھائی دے رہی تھی اُسکے بازو پر سبز نسے اُبھر کر واضح تھی گوری رنگت اس وقت جم کرنے کی وجہ سے لال بنی تھی بال ماتھے پر بے ترتیبی سے پھیلے ہوئے تھے۔۔ جسم پر پسینوں کی آمد صاف دکھائی دے رہی تھی جسے دارم تولیے سے صاف کرتا ہوا باہر نکلا جب اچانک چہرہ اٹھایا اور نظر اہانا پر پڑی جو یک ٹک دارم کو دیکھ رہی تھی اچانک نظر دارم کے مضبوط بازو پر گئی تو نظرِ جھکا گئی۔۔

اتنی رات کو تُم یہاں ؟؟ دارم نے پوچھنا ضروری سمجھا

ج۔جی مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔ چہرہ نیچے کیے ہی جواب دیا

لیکن مجھے اس وقت تُم سے کوئی بات نہیں کرنی مجھے شاور لیناہیں کیونکہ ابھی

میں جم سے فری ہواہوں ہم کل بات کرینگے۔۔۔دارم سنجیدگی سے کہتا

اگے بڑھاجب پیچھے اہانا کی آواز آئی۔۔

مجھے بس دومنٹ چاہیئے آپ کے پلز دے دیں۔۔۔اہانا پیچھے مڑ کر بولی

جب کے اواز میں بھرای صاف ظاہر تھی جسے دارم نے بغور محسوس کیادارم

پیچھے مڑالیکن خاموش رہااہانا چلتی ہوئی دارم سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہوگئی

اب خاموش ہی رہناہیں یابولو گی بھی دومنٹ ہونے والے ہے۔۔۔دارم

گھڑی کی جانب اشارا کرتا بولا چہرہ بلکل سنجیدہ تھا

آپ کو میں پسند نہیں ہوں نہ توآپ نکاح کیوں کررہے ہیں مجھ

سے۔۔۔اہانا کے سوال پر دارم نے بغور اسے دیکھا

کیونکہ میرے بڑے ایسا چاہتے ہیں اسلیئے۔۔۔دارم نے بنا کوئی تصورات

چہرے پر سجاے جواب دیا۔۔۔

اور یہاں اہانا کا دل اک بار پھر کانپا تھا کیونکہ اہانا کا شک یقین میں بدل چُکا تھا

کے دارم اُسے پسند نہیں کرتا۔۔

ہو گئے دو منٹ سو جاؤ گڈ نائٹ۔۔۔۔دارم کہتا پیچھے مڑا اور اپنے کمرے کی

جانب بڑھ گیا

اور پیچھے اہانا کی آنکھوں کے انسوں تیزی سے اک بار پھر برسے تھے۔۔۔۔

سو جاؤ میری جان کل سے تو تمہاری نیندیں حرام ہو جانی ہے۔۔۔دارم

کمرے میں اتاد لکشی سے مسکرایا تھا۔۔۔

شام سب شاپنگ کر کے بھی اچکے تھے دارم کا سوٹ بھی ارہبا میگم خود

لے آئی تھی اسلیئے مزید سب اج بہت تھک چکے تھے۔۔۔۔۔۔

مما یہ دیکھے میرے دوپٹہ ۔۔۔امیرا طوفان کی طرح ہول میں ارہبا میگم

کے پاس آئی تھی

کیا ہوا امیرا دوپٹے کو۔۔۔۔ارہبا میگم جو ازا میگم کے ساتھ بیٹھی تھی امیرا کو

دیکھ بولی

ممایہ میچ نہیں کر رہا کل سوٹ لیتے وقت میں نے دیکھا تھا بلکل سیم تھا شاید دوپٹہ ایکسچینج ہو گیا مما میں کیا کروں اج نکاح ہیں بھائی کا۔۔۔امیرا کے باقاعدہ آنسوں بہے رہے تھے اج اُسکے بھائی کا نکاح تھا اور اُسکا دوپٹہ ہی غلط آگیا تھا۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ابھی ارہبا یا ازا میگم کچھ بولتی پیچھے سے ادیان کمرے سے نکل کر ایا

وعلیکم السلام کیسا ہیں میرا بچا۔۔۔ مشترکہ جواب دیتے ارہبا بیگم ادیان کو دیکھ بولی

میں ٹھک چھوٹی مما آپ کیسی ہیں۔۔۔ادیان مسکرا کر بولا

امیرا تُم رو رہی ہو۔۔۔امیرا کی آنکھوں میں انسوں دیکھ ادیان کے چہرے پر اچانک پریشانی چھائی تھی جسے دیکھ امیرا اندر سے کھل اٹھی تھی اک خوشی کی لہر اُسکے وجود میں دوڑی تھی۔۔۔۔

ادیان بیٹا امیرا کا دوپٹہ ایکسچینج ہو گیا آپ اسے لے جاؤ اور اسکا دوپٹہ ٹھک والا لے آؤاج پہننا ہیں میری بچی نے۔۔۔ازا میگم امیرا کو پیار سے اپنے پاس بیٹھاتی ہوئی بولی ازا بیگم امیرا سے بہت پیار کرتی تھی امیرا کو لگتا تھا کے ارہبا بیگم سے زدا اسے ازا بیگم پیار کرتی ہے اور شاید یہ سچ بھی تھا۔۔

ارے تو اس میں رونے والی کیا بات ہے جاؤ اندر سے ریڈی ہو کر آجاؤ میں لے جاتا ہُوں۔۔۔اس کی معصومیت پر ادیان مسکرایا تھا جب کے امیرا کے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے

جی۔۔۔امیرا اتنا کہتی اندر بھاگی تھی

کچھ دیر بعد امیرا شول پہن کر آئی جس پر دونوں نے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔

امیرا کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کہا بیٹھے اگے یا پیچھے ادیان کو کول اگئی تھی جسے سننے وہ اگے بڑھا تھا اور پیچھے امیرا پریشانی سے کبھی گاڑی دیکھتی اور کبھی ادیان کی پشت۔۔۔

امیرا ابھی پریشانی سے ہی کھڑی تھی جب ادیان کول رکھتا پیچھے مڑا۔۔

تُم بیٹھی نہیں اب تک چلو بیٹھو جلدی۔۔۔۔ادیان اپنا چشما لگاتا بولا اور ساتھ گاڑی کی جانب قدم بڑھائے

ک۔کہا بیٹھوں۔۔۔۔امیرا کے سوال پر ادیان کے قدم رکے ادیان پیچھے مڑا اور اپنا چشما اُتارا

کیا مطلب۔۔۔۔،؟؟؟

م۔۔میرا مطلب۔۔۔۔امیرا رکی

امیرا اج نکاح ہیں دارم کا بہت کام ہیں مجھے جلدی بیٹھ جاؤ۔۔۔امیرا کے رکنے پر ادیان اک گہرا سانس لیتے بولا جس پر امیرا نے ہمت کر کے اگے کا دروازہ کھولا اور بیٹھ گئی جس پر ادیان بھی ڈرائیونگ سے سمبھال چکا تھا۔۔۔

گاڑی میں بلکل خاموشی تھی ادیان گاڑی چلانے کے ٹائم بلکل بات نہیں کرتا تھا اسلیئے ابھی بھی خاموشی تھی مول پہچ کر دونوں گاڑی سے اترے اور اندر کی جانب قدم بڑھائے

امیر انے ادیان کا چہرہ دیکھا جواب بلکل سنجیدہ تھا یہ دیکھ امیرا سمجھ چکی تھی کے ادیان صرف گھر میں ہی مسکراتا ہیں باہر وہ بلکل سنجیدہ رہتا ہے یہ بات بلکل سچ تھی کے ادیان شاہ صرف اپنے گھر میں اپنی فیملی کی باتوں پر مسکراتا تھا امریکہ میں تو ادیان کو ہنستا دیکھنے کی سب کی چاہ رہ چکی تھی جواب تک پوری نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

اس شوپ سے دوپٹہ ایکسچینج کروا کر دونوں گاڑی کی جانب بڑھے اس دوران امیرا تھوڑی بات کر رہی تھی جسکا جواب ادیان سنجیدگی سے مختصر سا دے رہا تھا امیرا کو اج یہ بھی پتہ چلا تھا کے ادیان زدا نہیں بولتا وہ ہر چیز کا مختصر جواب دیتا ہیں مول میں ہر اتی جاتی لڑکیوں کی نظر ادیان پر تھی جنہیں دیکھ امیرا جل بھن چکی تھی لیکن ادیان نے اک نظر اٹھا کر کسی کو نہیں دیکھا ادیان کی خوبصورت پرسنلٹی کے ساتھ اس شخص کا سنجیدہ چہرہ بھی نہایت خوبصورتی ڈھا رہا تھا وہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس نہایت ہینڈسم لگ رہا تھا جس سے مول میں سب کی نظرِ ادیان شاہ پر تھی لیکن اِدیان نے کسی کو نہیں

دیکھا جہاں امیرا لڑکیوں کی نظر ادیان پر محسوس کر کے جل رہی تھی وہی ادیان کو کسی کو نہ دیکھتا پا کر بے حد خوش تھی ادیان خاموشی سے سامنے دیکھ چل رہا تھا۔۔۔

گاڑی کے قریب پہنچے ہی تھے کے ادیان کا فون پر بجا۔۔
امیرا تُم گاڑی میں بیٹھو میں کول سن لوں۔۔۔۔ادیان کہتا موبائل کان سے لگا گیا جب کے امیرا گاڑی کے پاس جا کے کھڑی ہو گئی البتہ گاڑی میں بیٹھی نہیں موسم بہت اچھا تھا اور سامنے اک چھوٹی سی بچی اپنی ماما بابا کے ساتھ کھڑی تھی جسے امیرا مسکرا کر دیکھ رہی تھی کے اتنے میں دو لڑکے وہاں آئے

۔۔۔

ہیلو بیوٹیفل لیڈی کیسی ہو یہاں اکیلی کیوں کھڑی ہو آؤ وہاں ساتھ بیٹھے۔۔۔اُن میں سے ایک لڑکا غلاظت سے بولا جب کے امیرا جو بچی کو دیکھنے میں مصروف تھی اچانک لڑکوں کو اپنے سامنے کھڑے اور اُنکی باتیں سن خوف سے مزید گاڑی سے لگی تھی

ارے ڈر کیوں رہی ہو آجاؤ ہمارے ساتھ بیٹھتے ہیں ساتھ۔۔۔اُن میں سے ایک لڑکا پھر بولا اور اک قدم مزید امیرا کی جانب بڑھایا

ہ۔ہٹو مجھے نہیں جانا تُم لوگوں کے ساتھ پیچھے ہٹو۔۔۔امیرا گھبراہٹ سے کہے رہی تھی اُسکے ساتھ ایسا واقعہ پہلی بار ہو رہا تھا اسلیئے وہ بری طرح کانپ رہی تھی

ارے ایسے کیسے اتنی خوبصورت لڑکی کو اکیلے چھوڑ کر چلے جائیں۔۔۔اُن میں سے ایک لڑکے نے امیرا کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا ہی تھا ابھی وہ ہاتھ امیرا کو چھوتا پیچھے سے ادیان اُسکا وہ ہاتھ پکڑ کر طاقت سے موڑ چکا تھا وہ لڑکا اس قدر تیزی سے چیخا کے امیرا مزید کانپنے لگی امیرا کے انسوں تیزی سے گر رہے تھے۔۔۔

ادیان نے شدت سے مکّہ اُسکے پیٹ پر رسید کیا جس سے وہ دور جا کے گرا جب کے دوسرا لڑکا تو پہلے ہی بھاگ چُکا تھا۔۔۔

غصے سے ادیان کی آنکھیں لال انگارا بنی تھی گردن کی نسے صاف ظاہر تھی ۔۔۔ادیان نے بری طرح اُسے مارنا شروع کیا جب کے وہاں موجود لوگ ادیان کو پیچھے کرنے لگے لیکن ادیان اُنھیں پیچھے دھکا دیتے اُس لڑکے کو مزید بے رحمی سے مارنے لگا اس لڑکے کی حالت بلکل مرنے والی ہو چکی تھی اخر ادیان کے مضبوط ہاتھ جو اُسے لگے تھے۔۔۔۔

ب۔بس چھوڑ۔۔د۔دیں۔۔۔۔امیرا بشکل اپنے کانپتے وجود کو سنبھالتی اگے بڑھی تھی جب کے انسوں نے مزید اپنی روانگی اختیار کی تھی امیرا نے ادیان کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پیچھے کرنا چہا جس پر ادیان نے اک نظر اپنا بازو دیکھا جسے امیرا کے کانپتے ہاتھ پکڑے تھے پھر ادیان نے خون آلودہ نظریں اٹھا کر امیرا کو دیکھا جسے دیکھ لگ رہا تھا وہ ابھی بے ہوش ہو جائیگی۔۔۔۔

ادیان نے امیرا کی حالت دیکھ اس لڑکے کو چھوڑا اور امیرا کا بازو پکڑ کر گاڑی کی جانب بڑے بڑے قدم لیتا بڑھا۔ادیان کا غصّہ امیرا اُسکے چہرے سے

دیکھ پا رہی تھی ادیان کی آنکھوں کے ساتھ چہرہ بھی شدید غصے سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

ادیان امیرا کا ہاتھ پکڑے تیز تیز قدم بڑھا رہا تھا اور پیچھے امیرا اُسکے ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

ادیان نے گاڑی کے پاس پہنچتے امیرا کا ہاتھ چھوڑا جس پر امیرا فوراً گاڑی میں بیٹھ چکی تھی ادیان نے ایک نظر پیچھے مڑتے انگارا برستی آنکھوں سے اس لڑکے کو دیکھا جسے لوگ اب اٹھا کر ہسپتال لے کر جا رہے تھے۔۔

ادیان گاڑی میں بیٹھا اور تیز سپیڈ سے گاڑی چلانا شروع کی ادیان کا چہرہ اب بھی سرخ تھا غصّہ تھا کے جا نہیں رہا تھا پورے راستے گاڑی میں بس امیرا کے رونے کی آواز گونج رہی تھی اور ادیان سامنے روڈ پر نظرِ جمائے گاڑی پورے رفتار میں چلا رہا تھا اُسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ غصے میں کیا کر گزرے۔۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہی ادیان گاڑی سے نکلا اور تیز تیز قدم بڑھاتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا جب کے پیچھے امیرا نے اپنے انسوں صاف کیے کیونکہ وہ اندر تو ایسے نہیں جاسکتی تھی انسوں صاف کرتی امیرا ضبط سے اٹھی اور اندر کی جانب قدم بڑھائے اُسکا رخ بھی اپنے کمرے کی جانب تھا وہ اپنے کمرے میں جانا چاہتی تھی اور ایسا ہی ہوا ہول میں کوئی نہیں تھا امیرا بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں بند ہو گئی اور اک بار پھر شدت سے روئی۔۔۔

ادیان اس قدر بے رحمی سے اُنھیں مار رہا تھا امیرا تو کانپ اٹھی تھی انسوں رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

کئی دیر وہ ایسے ہی دروازے سے لگی روتی رہی اور دوسری طرف ادیان اپنا غصّہ قابو کر رہا تھا ادیان شاور لے کر ایا جب جا کے اس کا غصّہ تھوڑا کم ہوا

۔۔۔۔

امیرا بیٹا اگئی تُم؟؟ ازا بیگم امیرا کے کمرے کا دروازہ بجاتی بولی

امیرا جواب تک بیٹھی رو رہی تھی اچانک دبک کر اٹھی اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا دروازہ کیسے کھولے اگر اُسکا اس قدر رویہ چہرہ کسی نے دیکھ لیا تو۔۔۔۔

ج۔جی بڑی مما آگئی۔۔۔۔اندر سے ہی امیرا بمشکل بولی

اچھا دروازہ کھولو دکھاو مجھے دوپٹہ ٹھک لے آئی۔۔۔۔ازا بیگم باہر سے بولی

ب۔بڑی مما میں کپڑے چینج کر رہی ہوں دوپٹہ ٹھک ہو گیا میں آپکو اکے دکھاتی ہوں۔۔۔۔امیرا کو کچھ نہ سمجھ انے پر یہی بولنا بہتر لگا جس پر ازا بیگم ٹھک ہیں کہتی چل دی لیکن وہ امیرا کو اچھے سے جانتی تھی اُنھیں محسوس ہوا کہ کچھ تو ٹھک نہیں ازا بیگم کے جاتے ہی امیرا نے سکھ کا سانس لیا پھر اپنے کپڑے لیتی واشروم میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔۔

اس وقت شام کے ساتھ بج رہے تھے نکاح نو بجے تک شروع ہونا تھا مہمان بھی انا شروع ہو چکے تھے باری باری سب اتے جا رہے تھے جب کے تیار کرنے والی اس وقت اہانا کو تیار کر رہی تھی امیرا ابھی اہانا کے ساتھ ہی تھی امیرا کا دوپہر کے بعد ادیان سے سامنا نہیں ہوا تھا باہر سب لوگ تیاریاں

دیکھ رہے تھے جب کے امیرا ابھی تیار نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔ مہندی والی دوپہر کو ہی سب کے مہندی لگا کر جا چکی تھی۔۔

اہانا جسکا میکپ ہو رہا تھا اچانک اُسکی نظر شیشے سے امیرا پر پڑی جو بیڈ پر گم سم بیٹھی ہوئی تھی۔۔

امیرا۔۔۔اہانا نے اُسے پُکارا

ہاں۔۔۔امیرا نے اوپر دیکھا

نکاح میرا ہیں پریشان تُم ہو؟؟اہانا اُسکا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ گئی تھی کے کچھ تو بات ہے جو امیرا کو پریشان کر رہی ہیں۔۔

نہیں میں پریشان نہیں بس ایسے ہی۔۔۔امیرا فوراً اُٹھ کر اہانا کے پاس آئی۔۔۔

صبح تک تو اتنا خوش تھی کیا ہوا۔۔اہانا نے پیار سے پُوچھا

کچھ نہیں ہوا اتنا مت سوچو میرے بارے میں اب تُم بس بھائی کے بارے میں سوچو میں بلکل ٹھک ہوں میں کپڑے چینج کر کے اتی ہوں پھر تیار ہونا

ہیں میں نے بھی۔۔۔اہانا کو پریشان ہوتا دیکھ امیرا نے فوراً مسکرا کر شرارت سے جواب دیا اور ساتھ کمرے سے نکل گئی اور پیچھے امیرا کی بات پر اہانا دھیما سا مسکرائی۔۔۔

امیرا اپنا ڈریس چینج کرتی واپس آئی دوسری تیار کرنے والی جو امیرا کے انتظار میں ہی تھی اب اٹھ کر امیرا کا میکپ کرنے لگی دونوں نے لائٹ میکپ رکھوانا تھا دونوں کو ہی ہیوی میکپ سے الجھن تھی خاص کر امیرا کو اسلیئے بہت سیمپل کا میکپ ہونا تھا جو بہت جلدی ہو جانا تھا۔۔۔

اس وقت سب ہی تیار ہو رہے تھے کیونکہ مہمان انا شروع ہو چکے تھے ٹائم کا پتہ ہی نہیں چل رہا تھا وقت بہت جلدی جلدی گزر رہا تھا۔۔۔

ادیان سادان اور دو تین انکے کزن اس وقت دارم کے کمرے میں موجود تھے۔۔۔

اوئے بس کر دیں اور کتنی دیر لگیگی اتنی دیر تو مجھے بھی لگتی جتنی دیر سے تُو تیار ہو رہا ہیں۔۔۔ادیان سادان جو بیٹھے بیٹھے بور ہو چکے تھے لیکن دارم کی تیاریاں ہی نہیں ختم ہو رہی تھی اس وقت بھی وہ اپنے بالوں کو سیٹ کر رہا تھا۔۔۔

کیونکہ میں دولہا ہوں تُو نہیں۔۔۔دارم ادیان کو اک نظر دیکھ بولا

مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی نکاح پر تُو اتنا وقت لگا رہا ہیں جب برات ہو گی تب تو تُجھے دو دن چاہیئے ہونگے تیار ہونے کیلیئے۔۔۔

نہیں تُو غلط کہے رہا ہیں دو دن نہیں تین دن۔۔۔

دارم نے بال بناتے ہوئے جواب دیا

ارے محترم یہ تین دن تو کم ہیں آپکو تو اک مہینہ لینا چاہیے۔۔۔ادیان دارم کو گھور کر بولا

ہاہا یہ بھی صیحح ہیں۔۔۔دارم ہنستے ہوئے بولا

جب کے ساتھ بیٹھے کزن تو حیرانی سے دونوں کو دیکھ رہے تھے اُنھیں نہیں پتہ تھا ادیان اور دارم مسکراتے بھی ہیں اور ایسے بات بھی کرتے ہیں وہ لوگ تو پہلی بار دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

بچوں تیار نہیں ہوئے اب تک۔۔۔تابر صاحب اندر داخل ہوتے ہوئے بولیں

بابا ہم تو تیار بیٹھے ہیں اس کمینے کی تیاریاں نہیں ختم ہو رہی۔۔۔ادیان نے پھر دارم کو گھورا

بڑے بابا میں دولہا ہوں اور دولہا کو ٹائم لگتا ہیں سمجھاے اسے لیکن دیکھے اب میں تیار ہوں۔۔۔دارم کہتے ساتھ ہی اگے بڑھا جب تابر صاحب نے اُسے اپنے گلے لگایا۔

بہت پیارے لگ رہے ہیں میرے بچے۔۔۔تابر صاحب کی نظرِ ادیان دارم اور سادان تینوں پر تھی

چلو آجاؤ جلدی باہر مہمان آگئے۔۔۔تابر صاحب کے کہنے پر سب نے مشترکہ قدم ساتھ اگے بڑھائے

امیرا اہانا بیٹا تیار ہو گئ۔۔۔ازا میگم اواز لگاتی اندر داخل ہوئے

ماشاللہ۔۔

بیساختہ ازا بیگم دونوں کو دیکھ بولی

اہانا نکاح کی دلہن بنے بلکل کسی پری کی مانند خوبصورت لگ رہی تھی جب کے امیرا اپنی خوبصورتی کے ساتھ ہمیشہ کی طرح کوئی نازک کی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔

ازا میگم اگے آئی تو بے ساختہ اہانا اُنکے گلے لگی تھی جس پر ازا میگم نے بھی اُسے خود سے لگایا ازا بیگم کی آنکھیں نم تھی۔۔۔۔۔۔

اور اُنکی نم آنکھیں دیکھ اہانا کی آنکھوں میں بھی انسوں آئے تھے۔۔۔ازا میگم نے دونوں کا ماتھا چوما اور کمرے سے نکل گئ اب سب مہمان اور مولوی صاحب اچکے تھے۔۔۔

نکاح کے لیے بسم اللہ کریں۔۔۔احسن صاحب مولوی صاحب کو دیکھ بولیں جس پر اُنہوں نے اسباب میں سر ہلاتے نکاح شروع کیا۔۔

دارم شاہ ولد احسن شاہ آپ کا نکاح اہانا شاہ ولد تابر شاہ سکّہ راج الوقت اک کروڑ روپے قرار دیا ہیں کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہیں ؟؟؟

قبول ہیں۔۔۔

دارم شاہ ولد احسن شاہ آپ کا نکاح اہانا شاہ ولد تابر شاہ سکّہ راج الوقت اک کروڑ روپے قرار دیا ہیں کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہیں ؟؟؟

قبول ہیں۔۔۔

دارم شاہ ولد احسن شاہ آپ کا نکاح اہانا شاہ ولد تابر شاہ سکّہ راج الوقت اک کروڑ روپے قرار دیا ہیں کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہیں ؟؟؟

قبول ہیں۔۔۔

مولوی صاحب نے کاغذات اور قلم دارم کی جانب بڑھایہ جس پر دارم نے پوری رضامندی سے اپنے دستخط کیے۔۔

دارم کا نکاح پڑھنے کے بعد مولوی صاحب اندر کی جانب بڑھے۔۔۔

بیچ میں اہانا جب کے اک سائڈ ادیان اور دوسری طرف تابر صاحب اور ازا بیگم بیٹھی تھی باکی سب بھی صوفے کے ارد گرد موجود تھے جب کے امیرا بلکل صوفے کے پیچھے کھڑی تھی زدا لوگوں کے ہونے کی وجہ سے ادیان امیرا کو نہیں دیکھ پایا جب کے امیرا ابھی ادیان کو نہیں دیکھ پای کیونکہ امیرا کی طرف ادیان کی پشت تھی۔۔۔

اہانا شاہ ولد تابر شاہ آپ کا نکاح دارم شاہ ولد احسن شاہ سکّہ راج الوقت اک کروڑ روپے قرار دیا ہیں کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہیں؟؟؟

مولوی صاحب کے بولنے پر کچھ دیر بلکل خاموشی چھا گئی تھی اہانا خاموش بیٹھی تھی اُسکے دماغ میں دارم کے لفظ گونج رہے تھے کے وہ یہ نکاح صرف بڑوں کے کہنے پر کر رہا ہے۔۔۔

بچے جواب دو۔۔۔اہانا کو خاموش دیکھ ادیان اہانا کو دیکھ بولا جس سے اہانا خیالوں کی دنیا سے باہر آی۔۔۔

ق۔ قبول ہیں۔۔۔۔

اہانا شاہ ولد تابر شاہ آپ کا نکاح دارم شاہ ولد احسن شاہ سکّہ راج الوقت اک کروڑ روپے قرار دیا ہیں کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہیں ؟؟؟

قبول ہیں۔۔۔

اہانا شاہ ولد تابر شاہ آپ کا نکاح دارم شاہ ولد احسن شاہ سکّہ راج الوقت اک کروڑ روپے قرار دیا ہیں کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہیں ؟؟؟

قبول ہیں۔۔۔۔

کاغذات اہانا کی جانب بڑھائے جس پر اہانا کی آنکھیں مزید بھر آی اہانا کی آنکھیں بلکل انسوں سے بھری تھی۔۔۔

اہانا نے دستخط کیے یہ دستخط اُسکی پوری زندگی دارم کے نام لکھ رہے تھے اج سے اہانا صرف اہانا نہیں رہی تھی بلکہ اب وہ اہانا دارم شاہ تھی۔۔۔۔

نکاح ہو جانے کے بعد اہانا برابر میں بیٹھے اپنے بھائی کے گلے لگی۔۔۔

جس پر ادیان نے بھی اُسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

ہمیشہ خوش رہو میری گڑیا۔۔۔ادیان نے مسکرا کر کہا

نہیں میرا ابچا روتے نہیں گھر میں ہی تو آپ کہیں جا تو نہیں رہی نہ۔۔۔ادیان اُسکے انسوں صاف کرتا نرمی سے بولا اور یہ دیکھ امیرا کی آنکھیں نم ہوئی تھی

اس نے ادیان کو اتنا پیار کرتے دیکھ صرف اُسکی بہن سے دیکھا تھا۔۔۔

امیرا لمحہ بہ لمحہ ادیان کے عشق میں گرفتار ہو رہی تھی اور ادیان کو اس بار کی بھنک تک نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

اہانا اپنے بھائی سے ملتی سب کے گلے لگی اج پہلی بار سادان کی آنکھ میں ایک انسوں ایا تھا وہ جو ہمیشہ پریشان کرتا تھا اج اپنی بہن کے نکاح پر وہ رویا تھا۔۔۔

سب سے مل کر اب دلہن کو باہر لایا جا رہا تھا ادیان نے اب تک امیرا کو نہیں دیکھا تھا اس وقت ادیان دارم سادان اور انکے کزن سب اسٹیج پر ہی تھے جب دولہن کے انے کا شور مچا۔۔۔۔

ادیان نے نظرِ اٹھائی امیرا جو اہانا کے بلکل برابر ساتھ چلتی ارہی تھی گلابی گرارے میں ملبوس شرٹ جو گھٹنوں سے تھوڑی سی اوپر تک ارہی تھی بال جنہیں کھلا چھوڑا گیا تھا ماتھے پر بندیاں ہاتھوں میں چوریاں اور ہلکے سے میکپ میں امیرا بلکل گڑیا لگ رہی تھی اُسکی آنکھیں جو بلکل کسی گڑیا کی آنکھوں کی طرح چمک رہی تھی اج وہ واقعی گڑیا لگ رہی تھی امیرا گھر میں زدا تیار نہیں ہوتی تھی اسلیئے اج یہ ہلکا سا میکپ اُسے مزید حسین بنا رہا تھا۔۔۔۔

دارم کی نظر اپنی بیوی پر تھی جو گولڈن اور وائٹ گرارے میں ملبوس ناک میں بڑی گول نتھ جسکا سہارا کان تک تھا ماتھے پر بندیاں ہاتھوں میں بھر بھر کر چوریاں مہندی سے سجے ہاتھ وہ بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی دارم کو لگا وہ نظر نہیں ہٹا پائیگا۔۔۔۔

اسٹیج کے قریب پہنچتے سادان نے دارم کو کہنی ماری جس سے وہ دنیا میں لوٹا اور فوراً کھڑے ہوتے اہانا کے اگے اپنا ہاتھ بھرایہ۔۔۔

اہانا نے ہلکی سی نظر اٹھا کر دارم کو دیکھا اور اپنا ہاتھ دارم کے ہاتھ میں تھمایا ۔۔۔اہانا کا خوبصورت ہاتھ جو مہندی سے سجا تھا اُسے دیکھ دارم بے اختیار مسکرایا تھا

دارم اہانا کو لے کر اسٹیج پر جا بیٹھا۔۔۔

دارم اس وقت وائٹ سوٹ میں بلبوس جس کے اوپر گولڈن رنگ کا کوٹ ڈالا گیا تھا بال نفاست سے بنا کر جیل سے سیٹ کیے گئے تھے ہاتھوں میں گھڑی پہنے وہ اج بھی شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔

جب کے ادیان بھی وائٹ سوٹ میں ملبوس تھا جس کے اوپر کوئی کوٹ نہیں لیا گیا تھا ہاتھوں میں گھڑی پہنے بال بنائیں ادیان تو ہمیشہ کی طرح ہر کسی کے دل میں اتر رہا تھا۔۔۔۔

یہ بات سچ تھی کے ادیان اک خوبصورت حسین شہزادہ تھا جس کے پاس حسن کی بلکل کمی نہیں تھی وہ ہر کسی کی سوچ اور نظر کا مرکز بن رہا تھا نکاح

میں سب کی نظرِ اس خوبرو نوجوان پر تھی۔۔امیرا بڑے پیار سے دور کھڑی ادیان کو دیکھ رہی تھی جو احسن صاحب سے باتوں میں مصروف تھا۔۔۔

احسن صاحب کو کول آئی جس سے وہ اگے بڑھے جب فوراًامیرا اتی ادیان کے برابر میں کھڑی ہو گئی۔۔۔ادیان جو اپنے فون پر نظرِ جمانے والا تھا اچانک امیرا کو نظرِ اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔ایک دم ادیان کا چہرہ سنجیدہ ہوا تھا جسے بغور امیرا نے محسوس کیا۔۔۔

آپ ناراض ہیں مجھ سے ؟؟امیرا نے جھجھک کر پوچھا

نہیں۔۔۔ مختصر جواب دیتا ادیان فون میں لگ گیا جب کے چہرہ اب تک ویسے ہی سنجیدہ تھا۔۔۔

سوری۔۔۔۔

تمہارے سوری سے وہ لڑکے جو بول رہے تھے اُنکے الفاظ واپس ہو جائینگے ؟؟؟

ادیان کی بات پر امیرا نے نظرِ جھکائی۔۔

تمھیں اندازا ابھی ہیں میں وقت پر نہیں پوہوچتا تو۔۔۔ادیان کہتے کہتے رکا

تو۔۔۔۔امیرا نے چہرہ اٹھا کر پوچھا

جب میں نے تمھیں کہا تھا گاڑی میں بیٹھو تو کیوں نہیں سنا۔۔۔امیرا کی

بات کو نظرانداز کر کے ادیان سپاٹ چہرہ لیے بولا

موسم اچھا تھا تو اسلیئے میں وہی کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔امیرا نے معصومیت

سے کہا

ادیان بیٹا ادھر انا۔۔۔احسن صاحب کی آواز پر ادیان امیرا کو بنا جواب دیے

اُنکی جانب بڑھ گیا اور پیچھے امیرا مسکرائی اُسے لگا ادیان اُسکی پرواہ کرنے لگا ہیں

کسی کو اُسے چھوتے دیکھ وہ نہیں دیکھ سکتا اسکا مطلب وہ بھی اُسے پسند کرنے

لگا ہیں امیرا معصومیت سے اپنے ننھے دماغ میں یہی سوچ پای اور اسے سوچ

کر ساتھ گہرا مسکرائی تھی۔۔۔۔

اہم اہم۔۔۔دارم مصنوعی کھانسا جس سے اہانا اُسکی جانب متوجہ ہوا

کیسی ہو۔۔؟؟؟دارم کی آواز اہانا کے کانوں سے ٹکرائی

ٹ۔ٹھک ہوں۔۔۔۔

یہ تُم کانپ کیوں رہی ہو؟؟اہانا کا وجود ہلکا ہلکا سا کانپ رہا تھا

نہ۔۔نہیں ایسا کچھ نہیں ہیں۔۔۔۔

ڈر رہی ہو؟؟؟دارم نے جھک کر پوچھا جس پر اہانا نے ہلکے سے اسباب میں سر ہلایا

ڈرنا بھی چاہیئے بلکل ٹھک ہیں تمھارا ڈرنا۔۔۔۔۔دارم اطمینان لہجے میں کہتا اہانا کے مزید ڈر کا سبب بنا تھا۔۔۔

ک۔ک۔۔کیوں۔۔۔۔اہانا کے لفظ اُسکا ساتھ نہیں دے رہے تھے لیکن اُسے پوچھنا تھا

وہ میں تمھیں فنکشن کے بعد بتاؤ نگا اور یقین کرو تب تمھیں تمھارا ڈرنا بلکل ٹھک لگے گا اسلیئے تمھارا ڈرنا جائز ہیں تُم ڈرو۔۔۔۔۔۔دارم اک بار پھر اطمینان لہجے میں بولا

جب کے اہانا کی دھڑکنے ڈر سے تیز ہونے لگی تھی انسوں جو آنکھ میں پھنسے تھے وہ کانٹو کی طرح چوبنے لگے تھے۔۔۔

اوئے بھنڈی۔۔۔امیرا جو کھڑی تھی پیچھے سے سادان کی اواز پر مڑی

ارے واہ واہ تُو تو بڑا پیارا الگ رہا ہے اج۔۔۔امیرا سادان کو دیکھ بولی کیونکہ سادان واقعی میں قمیض شلوار میں بلبس اپنی خوبروپرسنلٹی کے ساتھ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

شکریہ لیکن اِفسوس تُو اج بھی اچھی نہیں لگ رہی۔۔۔سادان کہتے ہنس پڑا

کمینے تجھے راز ہی نہیں ہیں تعریف گدھا ہٹ میرے سامنے سے۔۔۔امیرا نے غصے سے کہا اور اگے چل دی اور پیچھے سادان ہنستے ہوئے اپنے دوستوں کے جانب بڑھ گیا

فنکشن کا اختتام ہونے لگا تھا۔۔۔

امیرا بیٹااہانا کو کمرے میں لے جاؤ۔۔۔ازابیگم امیرا کو دیکھ بولی جواہانا کے برابر میں ہی اسٹیج پر بیٹھی تھی جب کے دارم پہلے ہی اسٹیج سے اُتر کرادیان سے باتوں میں لگ چکا تھا۔۔۔

جی بڑی مما۔۔۔ازابیگم کی بات پر امیراا ور اہانا اٹھ کھڑی ہوئی اور اہانا کی ڈریس سنبھالتے امیرا اُسے اندر اُسکے کمرے میں لے گئی۔۔۔

اہ شکر میں بہت تھک گئی تھی بیٹھے بیٹھے اور اوپر سے یہ بھاری کپڑے مجھ سے تو برداشت ہی نہیں ہو رہے میں چینج کر کے اتی ہوں۔۔۔کمرے میں اتے ہی اہانا نے سکھ کا سانس لیا تھا ابھی اہانا کہے کر اگے ہی بڑھی تھی جب ازابیگم کی اواز آی۔۔۔

اہانا۔۔۔

جی مما۔۔۔اہانا پیچھے مڑی

کہا جارہی ہو۔۔۔ازابیگم اُسے دیکھ بولی

مما چینج کرنے۔۔۔

اُف اللہ ادھر بیٹھو تُم یہ کپڑے ابھی چینج نہیں کرو گی تُم دارم کیلئے نکاح کی دولہن بنی ہو اُسے تمھیں دیکھنے کا حق حاصل ہیں پہلے وہ دیکھ لیں پھر چینج کرنا اُس سے پہلے خبردار جو تُم نے چینج کیا۔۔۔ازا میگم نے اُسے سمجھایا

لیکن مما یہ بہت بھاری ہیں۔۔۔

تو بیٹا ارام سے بیڈ پر بیٹھو کون تمھیں چلنے کا کہے رہا ہیں کمرے میں اے سی بھی چل رہا ہیں گرمی بھی نہیں ہیں ابھی تو یہ صرف تمہارے نکاح کا جوڑا ہیں جو تمھیں ہیوی لگ رہا ہے جب کچھ ماہ بعد تمہاری رخصتی ہو گی اور تمھارا برات کا لہنگا جو اس سے کئی زدہ ہیوی ہو گا اُس پر کیا کرو گی۔۔۔۔۔

لیکن مما۔۔۔۔

اہانا دارم آئیگا وہ تمھیں دیکھ لیں پھر تُم اپنے کپڑے چینج کرنا۔۔۔ازا بیگم اُسے سمجھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

جب کے پیچھے اہانا نے امیرا کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

کوئی بات نہیں یار بس تھوڑی دیر اور بھائی دیکھ لیں پھر کر لینا چینج تُم بیٹھو میں باہر جاتی ہوں۔۔۔۔امیرا بھی اُسے سمجھاتے ہوئے باہر نکل گئی۔۔۔۔

یا اللہ میں نے سوچا تھا فوراً چینج کر کے سو جاونگی اُن سے سامنا بھی نہیں ہو گا لیکن یہ تو سب الٹا ہو گیا اُنہوں نے تو پہلے ہی اپنی باتوں سے مجھے ڈرا کر رکھا ہیں۔۔۔اہانا بے بسی سے بولی وہ واقعی جلدی سے سونا چاہتی تھی لیکن یہاں تو سب کچھ اُلٹ ہو چکا تھا۔۔۔۔

سب اپنے اپنے کمروں میں چل دیئے لیکن باہر دارم کے کزن اُسے باتوں میں لگائے ہوئے تھے باتوں اس دوران دارم بھی باتوں میں مگن ہو چکا تھا اُسے ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا کافی رات کو جب وہ لوگ اٹھے تو دارم نے اپنے قدم اہانا کے کمرے کی جانب بڑھائے۔۔۔۔کچھ گھنٹے پہلے ارہبا بیگم نے اُسے اندر جانے کا بولا تھا لیکن تب باتوں کے دوران وقت کا پتہ ہی نہیں چلا اس وقت بھی رات کا دوسرا پہر تھا۔۔۔

دارم نے دروازہ کھولا تو اندر بلکل اندھیرا تھا دارم تھوڑا حیران ہوا دارم نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ کھولی تو سامنے ہی اہانا مزے سے نیند کی گہرائیوں میں اُتری تھی۔۔۔

کچھ دیر پہلے جب وہ تھکان سے چکنا چور ہو چکی تھی تو وہ اٹھ کر کپڑے چینج کرتی سکون سے لیٹی تھی اور اک تو تھکان اتنی تھی کے وہ لیٹتے ہی سو گئی اہانا نے تھوڑا انتظار کیا تھا لیکن جب بلکل تھکن برداشت نہیں ہوئی تو وہ سکون سے سو گئی۔۔۔

جب کے اہانا کو سکون سے سوتا دیکھ دارم تھوڑا سا حیراں ہوا لیکن پھر مسکرا کر اگے بڑھا۔۔۔اور بیڈ پر جا کے بیٹھ گیا۔۔۔

اج وہ اُسکی محرم تھی اج وہ اُسکے قریب بیٹھنے کا حق رکھتا تھا۔۔۔

اتنی جلدی سو گئی میری جان انتظار بھی نہیں کیا۔۔۔دارم نے جھک کر ہلکی سی سرگوشی کی اور اپنے لب اہانا کی پیشانی پر پورے حق اور عقیدت سے رکھے۔۔۔۔

یہ اہانا پر دارم کا پہلا لمس تھا جس وقت اہانا گہری نیند میں سوئی تھی۔۔

دارم اک بار پھر گہرا مسکرایا اہانا سوتے ہوئے مزید پیاری لگ رہی تھی میکپ سے پاک چہرہ کھل رہا تھا۔۔۔۔۔

سزا کیلیئے تیار رہنا میری جان۔۔۔دارم نے ایک بار پھر دلکشی سے مسکراتے اہانا کے کان میں سر گوشی کی اور اٹھ کھڑا ہوا دارم نے لائٹ بند کریں اور اک بار پھر پیچھے مڑ کر اپنی زوجہ کو دیکھا اور دروازہ ارام سے بند کرتا باہر نکل کر ....اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امیرا کے قدم بھی اپنے کمرے کی جانب تھے جب اُسکی نظر سامنے سے اتے ادیان پر پڑی جو موبائل میں مصروف اندر داخل ہو رہا تھا۔۔۔

امیرا نے اُسے دیکھا اور ایک دم اک مسکراہٹ اسکے چہرے پر آی۔۔۔

اج امیرا نے سوچ لیا تھا وہ ادیان کو اپنے دل کی بات بتا کر رہیگی اسلیئے ہمت کر کے اُسنے ادیان کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔

سنے۔۔۔۔۔۔۔قریب پہنچتے امیرا نے پُکارا

ادیان جو موبائل میں مصروف تھا اچانک اواز پر نظرِ اٹھا کر سوالیہ نظروں سے امیرا کو دیکھا اس وقت گھر کا ہر فرد اپنے اپنے کمرے میں تھا کیونکہ رات کافی زدا ہو چکی تھی اور امیرا ابھی اس وقت مہمانوں کو کمرے تک چھوڑ کے ارہی تھی جو نکاح پر آئے تھے اور صبح جانا تھا۔۔۔۔سب ہی کافی تھکے ہوئے تھے اسلیئے سب فوراََہی گہری نیند میں اُتر چکے تھے۔۔۔۔

مجھے آپ کو کچھ بتانا ہیں۔۔۔امیرا نے مسکرا کر کہا

ہمم بولو۔۔۔ادیان نے کہتے واپس اپنی نظرِ موبائل پر جمای

میں۔۔۔۔۔

ہمم تُم بولو۔۔۔اس کے چپ ہونے پر ادیان بولا جب کے اب تک اُسکی نظرِ فون پر تھی وہ اپنے آفس کی کوئی میل دیکھ رہا تھا اسلیئے دھیان موبائل پر تھا۔۔

وہ میں آپ سے پیار کرتی۔۔۔۔امیرا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ چہرہ نیچے جھکا گئی امیرا کو جیسے یقین سا تھا کے ادیان بھی اُسے پسند کرنے لگا تھا لیکن یہ یقین صرف کچھ دیر تھا۔۔۔۔

امیرا کی بات پر ادیان کو لگا اُس نے غلط سنا ہیں ادیان نے نظرِ اٹھا کر امیرا کو دیکھا۔۔۔

کیا کہا تُم نے؟؟؟؟

میں۔۔میں آپ سے پیار کرنے لگی ہُوں۔۔۔۔امیرا نے پھر کہا

کیا بکواس کر رہی ہو تُم ہوش میں ہو؟؟؟یک دم ادیان کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔۔

م۔میں ہوش میں ہوں میں سچ میں آپ سے پیار کرنے لگی ہُوں ۔۔۔۔۔امیرا نے گھبراہٹ کو قابو کرتے پھر کہا

What the hell

تُم پاگل تو نہیں ہو گی جو دل میں ارہا ہیں بولیں جا رہی ہو اپنی یہ بکواس آئندہ میرے سامنے مت بولنا۔۔۔ادیان یک دم دھاڑا تھا جب کے اُسکی دھاڑ پر امیرا بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی

م۔۔میں ا۔آپ س۔س۔سے پ۔پیار۔۔۔امیرا کی بات ادیان نے کاٹی تھی

چپ بلکل چپ اک لفظ اور نہیں اگر تم نے اک لفظ اور بولا تو یہی تمہاری جان لے لونگا یہ کس نے بھرا ہے تمہارے دماغ میں خناس۔۔۔۔ادیان کا چہرہ غصے سے سُرخ ہو چکا تھا

ا۔آپ بھی تو مجھے پسند کرتے ہیں نہ۔۔۔امیرا کا چہرہ تیزی سے انسوں سے بھگ رہا تھا ادیان کی دھاڑ امیرا کو اندر تک ہلا گئی تھی

کیا؟؟ کیا بولا تُم نے میں تمھیں پسند کرتا ہوں شرم نہیں ارہی تمھیں اس قدر گھٹیا باتیں کرتے ہوئے کم سے کم میری اور اپنی عمر کا لحٰذ کر لو چھے سال بڑا ہوں تُم سے۔۔۔امیرا کی بات پر ادیان کا دماغ مزید خراب ہوا تھا اور

اک بار پھر وہ پوری قوت سے اُسکے چہرے پر دھاڑا تھا امیرا کو لگا اُسکے پیر و تلے زمین کھسک رہی ہیں۔۔۔امیرا کے انسوں کسی پانی کی طرح بہے رہے تھے۔۔۔۔

ہٹو یہاں سے میرے سامنے مت اناب۔۔۔ادیان غصے سے کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا ادیان کو پتہ تھا وہ یہاں مزید کھڑا رہا تو وہ اپنے غصے پر ضبط کھو دیگا اور کچھ کے گزرے گا۔۔۔۔
امیرا بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں بند ہو کر مزید تیز تیز رونے لگی۔۔۔یہ تو اچھا تھا کے سب سوئے تھے کوئی مہمان یا کوئی گھر والا ادیان کی اواز سے باہر نہیں ایا۔۔۔۔۔

اور چونکہ ادیان اور امیرا گیٹ کے پاس یہ ساری باتیں ہوئی تھی اور کمرے اس سے کافی فاصلے پر تھے اسلیئے اواز نہیں پہچی تھی۔۔۔

امیرا کی رو رو کر ہچکیاں بن چکی تھی اُسے اج احساس ہو رہا تھا وہ ادیان سے
پیار نہیں عشق کرتی ہیں۔۔

خود کو ادیان کے بغیر تصور کر کے بھی امیرا کی سانسیں رک رہی تھی۔۔۔

ن۔ نہیں میں ا۔ آپ سے دور نہیں رہ سکتی ا۔ آپ م۔ میرے ہیں۔۔۔ امیرا
ہچکیوں سے روتی ہوئی بولی کتنی ہی دیر وہ ایسے ہی دروازے سے لگی بیٹھی رہی
رونے کی وجہ سے اُسکا مصوم چہرہ سوجھ چکا تھا۔۔

ادیان سے دور رہنے کی سوچ ہی امیرا کیلئے جان لیوا تھی اب عشق کا معاملہ
بہت اگے نکل چکا تھا جس کی واپسی امیرا کے بس میں نہیں تھی۔۔۔۔

امیرا ایسے ہی گم سم بیٹھی رہی اور کب وہ بیٹھے بیٹھے سو گئی اُسے پتہ ہی نہیں چلا
اور آنکھ تو صبح جب کھلی تب اُسکا دروازہ بجا امیرا جو دروازہ سے ہی ٹیک لگا کر
سوئی تھی اچانک دروازہ بجنے پر فوراً اپنی آنکھیں کھولی کچھ دیر غائب دماغی
سے امیرا نے ادھر اُدھر دیکھا جب رات کا منظر یاد آیا اُسے پتہ چلا وہ تو یہی
بیٹھے بیٹھے سو گئی تھی۔۔۔

امیر ااٹھ بھی جاؤ یار۔۔۔اہانا کی باہر سے اواز ای

میں۔۔۔اٹھ گئ ہیں اتی ہوں تُم چلو۔۔۔۔امیر اکھڑی ہوتے ہوئی بولی نظر

خود پر گئی تو وہ اب تک رات والے کپڑوں میں تھی امیرا فوراًاپنے کپڑے لیتی

واشروم میں بند ہو چکی تھی۔۔۔۔

فریش ہو کے نکلتی شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔امیر اکا گورا رنگ اب

بھی ہلکی ہلکی سرخی بر سا رہا تھا اُسکا مصوم چہرہ رونے کی وجہ سے اب بھی ہلکا ہلکا

سا سوجا ہوا تھا خود کو سنبھالتی امیرا نے انے والے اپنے انسوں فوراً ضبط کیے وہ

یہ اپنے دل میں بیٹھا چکی تھی کے وہ پھر ادیان سے بات کریگی۔۔۔

امیرا نے باہر کی جانب قدم بڑھائے ٹیبل پر اس وقت ازاار ہبا بیگم اور اہانا ہی

تھے جب کے تابر اور احسن صاحب صبح ہی کسی کام سے باہر نکل گئے تھے

۔۔۔اور ادیان اور دارم اب تک کمرے سے نہیں نکلے تھے۔۔۔جب کے

سادان کی صبح تو دوپہر میں ہی ہونی تھی اور ابھی بھی صبح کے گیارہ بجے

تھے۔۔۔رات آے مہمان صبح سویرے ہی اپنے گھر کو نکل چکے تھے

۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ٹیبل کے قریب پہنچتے امیرا نے سلام کیا

وعلیکم السلام کیسی ہیں میری گڑیا۔۔۔۔سلام کا جواب دیتے ازا بیگم نے اُسے گلے سے لگایا

میں ٹھک ہوں بڑی مما۔۔۔امیرا مصنوعی مسکراہٹ سجائے بولی جب کے اندر سے وہ کتنی تکلیف میں تھی صرف اُسکا خدااور وہ خود جانتی تھی۔۔۔

ادیان دارم کہارہ گئے۔۔۔ازا بیگم اُنھیں ٹیبل پر موجود نہ دیکھ بولیں

لیں جی آگیادارم سامنے سے ہی دارم اپنے ہاتھوں میں گھڑی پہنتے اتاہوا دکھائی دیا۔۔

دارم یہ کیابیٹااج بھی آفس۔۔۔اُسکو پورا تیار دیکھ ارہبا بیگم بولی

جی ماما میری بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہیں اسلیئے۔۔۔دارم ٹیبل پر بیٹھتا بولا جب کے اہانا تو فوراً نظرِ جھکا گئی تھی کل رات اپنے سو جانے کا یاد کرتی وہ شرمندہ تھی اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔

اچھا چلو ناشتہ کر لو پھر چلے جانا۔۔۔اہانا ناشتہ نکال کر دو بیٹا دارم کو ۔۔۔ازا بیگم اہانا کو دیکھ بولی جب دارم نے نظر اٹھا کر اہانا کو دیکھا اچانک دارم کے دیکھنے پر اہانا ہڑبڑاتے ہوئے کھڑی ہوئی جب کے اسکی ہربڑاہٹ میں اٹھنے سے اس کا ہاتھ بے ساختہ ٹیبل پر رکھے گلاس پر لگا جس پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے جب کہ دارم نے اس کی ہربڑاہٹ دیکھ اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔

دھیان سے بیٹا۔۔۔۔ازا میگم فوراً بولی

جس پر اہانا دارم سے نظرِ چراتی جوس کا ہاتھ اُسکے آگے بڑھانے لگی جب دارم کی آواز پر اُسکے ہاتھ رکے۔۔۔

مما مجھے کافی دے دیں آپ کو پتہ ہے نہ میں صبح کافی پیتا ہوں۔۔۔۔

دارم کی بات پر اہانا کا بڑھتا ہاتھ رکا تھا۔۔۔

اہانا بیٹا کافی دو دارم کو۔۔۔ارہبا بیگم دارم کو دیکھ بولی

نہیں مما آپ دے دیں مجھے۔۔۔دارم سنجیدگی سے بولا

اچھا بیٹا میں دیتی ہوں۔۔۔ارہبا بیگم نے پریشانی سے پہلے اہانا کو دیکھا پھر دارم کو۔۔۔

جب کے ازا بیگم سمجھ گئی تھی اہانا نے کوئی الٹی سیدھی حرکت ضرور کی ہیں جس کی وجہ سے دارم غصّہ ہیں۔۔۔

اہانا کو اپنی حرکت پر مزید شرمندگی ہو رہی تھی اہانا شرمندہ سا ہوتی واپس بیٹھ گئی۔۔۔

جب کے دارم سنجیدگی سے کافی پی رہا تھا ازا اور ارہبا بیگم تو پریشانی سے دارم کا سنجیدہ چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

کافی پینے کے بعد دارم اللہ حافظ کہتے اپنے آفس کیلئے نکل گیا۔۔۔

اہانا کیا کیا ہیں تُم نے ضرور کوئی اوٹ پاٹانگ حرکت کی ہو گی تُم نے کیونکہ دارم صبح صبح اس طرح غصے میں نہیں ہو تا رات میں تو تُم نے کچھ نہیں کہا ایسا ویسا؟؟۔۔۔دارم کے جاتے ہی ازا بیگم کے سوالات اہانا پر شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔

جب کے امیر ابظاھر تو وہی بیٹھی تھی لیکن اُسکا دماغ صرف ادیان پر تھا کل رات کی باتیں اُسکے ذہن میں بار بار ارہی تھی۔۔۔

ازا بیگم کے سوال پر اہانا مزید سر جھکا گئی جس پر ازا بیگم کا شک یقین میں بدل گیا۔۔۔

بولو آہانا کیا کیا ہیں تُم نے۔۔۔ازا بیگم سختی سے بولی

بھابھی کیوں ڈانٹ رہی ہیں پریشان ہو رہی ہیں وہ دیکھے اہانا بچے کیا ہوا کوئی بات ہوئی ہیں آپکی اور دارم کی۔۔۔ارہبا بیگم نے پیار سے پوچھا

وہ۔۔وہ بڑی مما رات میں سو گئی تھی میں,۔۔میں نے انتظار نہیں کیا ان کے آنے کہ۔۔۔۔۔اہانا نے زبان دانتوں تالے دبائے جواب دیا۔۔۔

کیا۔۔۔میں نے تمھیں بولا تھا نہ نہیں سونا پھر بھی۔۔۔ازا بیگم کو مزید غصّہ ایا

م۔مما میں نے تھوڑا انتظار کیا تھا لیکن۔۔

تھوڑا اور نہیں کر سکتی تھی اسلیئے دارم غصّہ ہیں تُم سے تمھیں اندازہ بھی ہیں کل تمھارا نکاح ہوا ہیں تُم بیوی ہو دارم کی تُم پر فرض ہیں اپنے شوہر کا انتظار کرنا تمھیں دیکھنے کا حق تھا اس کا اور تُم سو گئی۔۔۔۔ازا بیگم پھر سختی سے بولی

بھابھی کیا ہو گیا آپ کو حوصلا رکھے کوئی بات نہیں تھک گئی ہو گی میری بہو کیوں آپ اتنا ڈانٹ رہی ہیں چھوٹی سی بات کیلیئے۔۔۔ارہبا بیگم اُسے خود سے لگاتی بولی

ارہبا یہ چھوٹی بات کہا سے ہیں نکاح کے بعد سب سے پہلے دیکھنے کا حق بیوی کو شوہر کا ہوتا ہے۔۔۔۔

چلیے بھابی کوئی بات نہیں دیکھے رو رہی ہیں وہ اتنا مت ڈانٹا کرے۔۔۔ارہبا بیگم اُسکے انسوں صاف کرتی بولی

جب کے ازا بیگم اہانا کی حرکت پر نفی میں سر ہلا گئی اُنھیں واقعی غصّہ ارہا تھا کیونکہ وہ تنقید کر کے آئی تھی اہانا کو کے سونا نہیں ہیں۔۔۔۔ خیر اب کیا تھا جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

دن گزرتا جا رہا تھا اور دوپہر کے تین بج چکے تھے صبح سے امیرا کا ادیان سے سامنا نہیں ہوا تھا کیونکہ ادیان بھی صبح آفس جا چکا تھا جب امیرا کمرے میں تھی اسلیئے اُسکی نظر نہیں پڑی۔۔۔

پورا دن ہو چکا تھا امیرا اپنے کمرے میں بیٹھی بیٹھی بس رات میں ہوئے واقع کے بارے میں سوچ رہی تھی جب جب وہ سوچتی اُسکی آنکھیں نم ہو جاتی لیکن اِس نے سوچ لیا تھا وہ ادیان کو اپنے پیار پر بھروسہ دلا کر رہے گی۔۔۔

دوسری طرف اہانا بیڈ پر بیٹھی اپنا موبائل سامنے رکھی اُسے دیکھ سوچ رہی تھی کے وہ دارم کو کول کرے یا نہیں وہ سوری کرنا چاہتی تھی لیکن اِس کی

ہمت نہیں تھی کول کرنے کی لیکن اِہانا نے غلطی کی تھی اسلیئے اُسے معافی تو مانگنی تھی نہ۔۔۔۔۔

بالآخر اہانا نے فون اٹھایا اور دارم کا نمبر ملا کر فون کانپتے ہاتھوں سے کان سے لگایا حالانکہ دارم اُسکے سامنے نہیں تھا لیکن پھر بھی اہانا کے ہاتھ ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے۔۔۔

دارم اپنے بڑے الشان آفس کے روم میں بیٹھا تھا کرسی پر بیٹھے اُسکی نظرِ سامنے لیپٹاپ پر تھی جب دارم کا فون بجا۔۔۔

دارم نے نظرِ ہٹاتے موبائل اٹھا کر دیکھا جب کے سامنے جو نمبر جگمگا رہا تھا اُسے دیکھ دارم کے چہرے پر آئی مسکراہٹ بلکل بے اختیار تھی۔۔۔۔

دارم نے کول کٹ کی اور واپس لیپٹاپ میں مصروف ہو گیا جب کے دارم کے کول کاٹنے سے اہانا کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا اہانا نے پھر کول ملائی جو دارم نے پھر کٹ کی لیکن اِہانا نے بھی ہار نہیں مانی وہ کول کرتی رہی جب کے دارم نے ایک گہرا سانس لیتے بلآخر چھٹی کول پر فون اٹھایا۔۔۔

جب اگلا بندہ فون نہیں اٹھا رہا تو اسکا مقصد ہیں کے وہ بزی ہیں تو بار بار کول کر کے پریشان نہ کرے میں جب کول کٹ کر رہا ہوں اسکا مقصد ہیں بزی ہوں پھر بار بار کول کر رہی ہو بولو ایسی کیا بات تھی جسکی وجہ سے تُم لگاتار کول کر رہی تھی۔۔۔کول اٹھاتے ہی دارم کا سخت لہجہ اہانا کے کانوں سے ٹکرایا جس سے اس مصوم کے انسوں پھر سے انے شروع ہوئے۔۔

اب بولو گی یا ایسے ہی خاموش رہو گی بزی ہوں میں بہت کام ہیں۔۔۔اُسے خاموش دیکھ دارم اک بار پھر سخت لہجے میں بولا تھا۔۔

لگتا ہے تُم نے کچھ نہیں بولنا۔۔۔۔اُسے خاموش دیکھ دارم نے فون کٹ کیا جب کے اہانا جس سے رونے کی وجہ سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا اچانک دارم کے پھر کول رکھنے پر وہ مزید تیزی سے رونا شروع ہو چکی تھی اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے لیکن غلطی اسکی تھی اسلیئے اُسے معافی مانگنی تھی جب کے کول رکھنے کے بعد دارم مسکراتا ہوا واپس کام میں مصروف ہو گیا

ابھی رات کا وقت تھا جب ادیان اندر داخل ہوا ہول میں اس وقت صرف ازا بیگم بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی ادیان اُنھیں سلام کرتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

جب کے امیرا جو باہر ہی ارہی تھی وہ ادیان کو اتا دیکھ چکی تھی ادیان کو کمرے میں جاتے ہی کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد امیرا نے خود کو مضبوط کرتے قدم ادیان کے کمرے کی جانب بڑھائے وہ کیا کر رہی تھی اُسے کچھ نہیں پتہ تھا بس وہ یہ جانتی تھی کے وہ عشق کرتی ہیں ادیان شاہ سے۔۔۔۔

امیرا نے دروازہ بجایا ادیان جو ابھی بس فریش ہو کر ہی نکلا تھا دروازہ بجنے پر انے کی اجازت دی جب امیرا کمرے میں داخل ہوئی ادیان نے نظرِ اٹھا کر بے اختیار دیکھا اور سامنے امیرا کو دیکھ ایک دم ادیان کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔

کیا کر رہی ہو یہاں۔۔۔یک دم ادیان کا لہجہ سرد ہوا تھا

میری بات سن لیں آپ پلز اک بار میں آپ سے بہت پیار۔۔۔

Stop it Shut up just shut up..

امیرا چُپ کر جاؤ ورنہ میں کچھ کر گزروں گا۔۔۔ادیان اُسکے چہرے پر غرایا تھا۔۔۔کے اچانک امیرا دو قدم پیچھے ہوئی تھی

م۔میری ب۔با۔ت۔۔۔

نکل جاؤ میرے کمرے سے۔۔۔۔ادیان غصے سے سُرخ چہرہ لیے بولا

م۔میری بات سن لیں پلز۔۔۔امیرا اپنے انسوں صاف کرتی بولی

کیا سُنو بولو کیا سُنو۔۔۔

ا۔آپ مجھے پسند نہیں کرتے ؟؟؟

میں تمھیں اہانا کی طرح سمجھتا ہُوں اور تُم۔۔۔ادیان پھر دھاڑا تھا

ا۔ایسے نہ۔ نہیں بو۔بولیں میں آپ سے پیار کرتی ہُوں۔۔

امیرا دفاع ہو جاؤ اور تمہاری بکواس میں نہیں سن سکتا۔۔ادیان کا دماغ اب بری طرح خراب ہو چکا تھا

پ۔ پھر و۔ وہ سب کیا تھا میرے لیے اُن لڑکوں سے لڑنا میری بات کا مسکرا کر جواب دینا مجھ سے نرمی سے بات کرنا۔۔۔

کیونکہ تُم میرے لیے اہانا کی طرح تھی میں نے تمھیں ہمیشہ اہانا کی طرح سمجھا لیکن مجھے نہیں پتہ تھا تمہارے اس دماغ میں اتنا فالتو کچرا بھر رہا ہیں ۔۔۔۔ادیان اپنے لفظوں سے اُسے توڑ رہا تھا ادیان کا چہرہ سرخ تھا جب کے امیرا تو آنکھوں میں انسوں لیے ستمگر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ا۔آپ۔۔۔

امیرا چُپ ہو جاو کوئی اور بکواس نہیں نکلو یہاں سے ائندہ اپنی شکل مت دکھانا مجھے تب تک تمہارے دماغ سے یہ فضول باتیں نہ نکل جائیں چھوٹی ہو پڑھائی پر دھیان دو فضول چیزوں میں مت پڑو ورنہ بہت پچتاؤ گی۔۔۔۔

میرا پیار اب کبھی ختم نہیں ہو گا میں آپ سے عشق کرنے لگی ہوں اپنے الفاظوں سے آپ میری محبت ختم نہیں کر سکتے۔۔۔۔امیرا انسوں صاف کرتی بولی

امیرا بہت پچھتاؤ گی میں کہے رہا ہوں مجھ سے محبت کر کے بہت پچھتاؤ گی مت کرو کیونکہ تُم میرے لیے اہانا کی طرح ہو میں نے کبھی بھی تمھیں اس فضول نظر سے نہیں دیکھا جس سے تُم دیکھ رہی ہو۔۔۔ادیان اُسکے چہرے پر چیخا تھا لیکن اِب امیرا خود کو مضبوط بنا چکی تھی

بار بار یہ کہے کر میری محبت کو ذلیل مت کرے میں آپ سے عشق کرتی ہُوں اور میں یہ آپکو لکھ کر دیتی ہیں کے امیرا شاہ اپنی آخری سانس تک ادیان شاہ سے محبت کریگی۔۔۔۔امیرا نے ادیان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تو پھر ٹھک ہیں امیرا شاہ اگر تُم اپنی اس فضول محبت کو ختم کر کے انسان نہیں بن سکتی پھر اگر مجھے تمھیں اس دنیا سے بھی رخصت کرنا پڑا تو میں پیچھے نہیں ہٹونگا سنا تُم نے۔۔۔ادیان اسکی بات پر اسکے چہرے پر قوت سے غرایا تھا آپ پر سب جائز ہیں اگر آپ میری جان اپنے ہاتھوں سے لینگے تو آپ پر امیرا شاہ کی موت بھی حلال ہیں لیکن اِک بات میری آپ اپنے ذہین میں بیٹھا لیں

کے میری آخری سانس اور آخری دھڑکن صرف آپ کے نام کی ہو گی

۔۔۔۔۔

امیرا اپنی بکواس بند کرو دفاع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے تُم اپنے دماغ میں اتنا سب فالتو لے کر بیٹھی ہو مجھے اندازا نہیں تھا میں نے تمھیں ہمیشہ چھوٹی بچی سمجھا اور تُم۔۔۔۔ نکلو یہاں سے۔۔۔۔۔ ادیان نے اُسکا بازو مضبوطی سے پکڑا اور اُسے دروازہ سے باہر دھکا دیا جس سے امیرا گرتے گرتے بچی۔۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ بند کرتے ادیان نے اپنا غصّہ کم کرنے کیلئے لمبے لمبے سانس لیے لیکن یہ جو امیرا بول کر گئی تھی اس سے ادیان کا دماغ بلکل خراب ہو چکا تھا وہ اُسے اہانا کی طرح سمجھتا تھا اور یہ سب وہ سوچ کر بیٹھی تھی ادیان کا تو یہ ہی سن کر خون کھول رہا تھا۔۔۔۔۔

اور پیچھے ادیان کے اس طرح نکالنے پر امیرا ادیان کے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی اس معصوم کے انسوں ضبط توڑتے گر رہے تھے۔۔۔

کچھ بھی ہو جائے آپکو میرا ہونا پڑے گا میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔امیرا بند دروازے کو دیکھ بولی اور جلدی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔ادیان کے الفاظ اُسے پورا توڑ چکے تھے لیکن وہ اپنے عشق کیلئے خود کو مضبوط بنا رہی تھی ادیان کا اک اک لفظ اُسے کتنا تکلیف دیتا تھا یہ کوئی امیرا سے پوچھتا۔۔۔۔۔

دوسری طرف دارم فریش ہوتا باہر ایا تھا ابھی وہ ہول میں ایا تھا جب نظر سامنے سے اتی اہانا پر پڑی اس وقت ہول میں سے ازابیگم بھی جا چکی تھی اسلیئے ہول خالی تھا۔۔۔۔

اہانا نے نظرِ اٹھا کر اوپر دیکھا جب کے اہانا کے دیکھنے پر دارم نظرِ پھیر گیا اُسکے نظرِ پھیرنے پر اک درد کی لہر اہانا کے وجود میں دوڑی تھی۔۔۔۔

اہانا چلتی ہوئی دارم کے قریب جا پہنچی۔۔۔۔۔

جب کے اہانا کو اپنے پاس کھڑا دیکھ دارم جانے کے لیے پیچھے مڑا جب اُسکا ہاتھ پیچھے سے اہانا نے پکڑا۔۔۔۔۔

دارم نے بنا مڑے اپنا ہاتھ دیکھا جسے اہانا پکڑی ہوئی تھی۔۔۔

ہاتھ چھوڑوں۔۔۔۔

دارم کے بولنے پر اہانا نے دارم کا ہاتھ مزید مضبوطی سے پکڑا۔۔۔۔

تمھیں سنائی نہیں آتا میں نے کیا کہا۔۔۔دارم پیچھے مڑتا اُسے گھور کر بولا

میں جانتی ہُوں میری غلطی ہیں مجھے نہیں سونا چاہیئے تھا کل مجھے معاف کر دیں آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔اہانا بھرای اواز میں بولی

تو تمھارا کیا خیال ہے آئندہ کا کے ہمارا نکاح دس بارہ بار ہو گا؟؟؟دارم اسکی بات کو اپنا رنگ دے گیا

نہیں میرا مطلب جب۔۔

ہمم جب۔۔۔دارم اُسے دلچسپی سے دیکھ بولا

جب ہماری رک۔۔۔رخصتی ہو گی۔۔۔اہانا نے اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو سمبھالا تھا

ہمم تو تُم کہہ رہی ہو کے جب رخصتی ہو گی تو تُم خیال رکھو گی کے تُم میرے انے سے پہلے مزے سے نہیں سو گی رائٹ ؟؟؟ دارم کی بات پر اہانا نے اسباب میں سر ہلایا

ہمم لیکن میں نے تمھیں کل کیلئے معاف نہیں کیا۔۔۔دارم اپنا بازو اُسکے ہاتھوں سے دور کرتا ہوا بولا

ابھی دارم کچھ کہتا کے اچانک جو ہوا وہ دارم کیلئے شدید حیرانگی کا باعث تھا اہانا بے ساختہ اُسکے سینے سے لگی تھی۔۔۔

دارم نے حیرانی سے دیکھا جہاں اہانا اُسکے سینے پیر سر رکھ آنکھیں مندے کھڑی تھی۔۔۔

سوری مجھے معاف کر دیں میں جان بوجھ کر نہیں سوئی تھی میں بہت تھک گئ تھی اسلیئے سو گئ تھی اور اوپر سے اپ کی وہ باتیں اس سے مجھے ڈر لگ رہا تھا۔۔اہانا کے اتنا سچ بولنے پر دارم نے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔

ہممم میں نے تو کیا کیا سوچا تھا کے تمھیں وہ بھی تو کر کے دکھانا ہیں جس سے

تُم ڈرو لیکن دیکھو تُم سو گئی اور تمھیں پتہ ہیں میں ایا اتنا لیکن تم تو سکون سے

سو رہی تھی جب کے کل ہمارا نکاح ہوا ہیں اور تمھارا انتظار کرنا بنتا تھا

۔۔۔۔

مما بھی یہی کہے رہی تھی لیکن دارم میں واقعی تھک گئی تھی۔۔۔اپنا اک

ہاتھ دارم کے سینے پر رکھے اہانا ارام سے بولی سر اب بھی سینے پر ہی تھا

جب کے پہلی بار اہانا کے منہ سے اپنا نام سنتے دارم کا دل زوروں سے دھڑکا تھا

۔۔۔۔

تمھیں پتہ ہیں اج سے پہلے مجھے میرا نام اتنا خوبصورت نہیں لگا جتنا اج لگ رہا

ہے تمہارے منہ سے میرا نام کچھ زدا ہی اچھا نہیں لگ رہا۔۔؟؟دارم اہانا

نے گرد حصار بناتا ہوا بولا جب اہانا کو جگہ کا احساس ہوا کے وہ لوگ بیچ ہول

میں کھڑے ہیں جہاں کوئی بھی آسکتا ہیں۔۔۔

د۔دارم۔۔۔اہانا پیچھے ہونے کی کوشش کرتی ہوئی بولی لیکن اب اُسکے گرد دارم کا حصار تھا وہ کیسے جاسکتی تھی اب۔۔

جی جانے دارم۔۔۔۔دارم پیار سے بولتا اہانا کو حیران کر گیا اور کئی زدا حیران کو دارم کے لفظ کر گئے تھے جن سے دارم نے اہانا کو پُکارا تھا اہانا دارم کے سینے سے سر اٹھاتی آنکھیں بڑی کیے دارم کو دیکھنے لگی۔۔

جب کے دارم اُسکی اس حرکت پر دلوں جان سے فدا ہوا تھا۔۔۔

ایسے مت دیکھو میری جان کچھ کچھ ہوتا ہے۔۔۔۔دارم ہنستے ہوئے واپس اُسکا سر اپنے سینے پر رکھ گیا

ا۔آپ تو مجھے پسند نہیں کرتے تھے نا۔۔۔اہانا نے پوچھنا ضروری سمجھا

۔۔۔

یہ کس نے کہا تمھیں۔؟؟

آپ نے۔۔

میں نے ؟؟؟ میں نے ایسا تو اج تک کہا ہی نہیں یہ تو تُم نے اس رات یہ چیز بولی تھی۔۔۔۔۔

اہانا نے یاد کیا یہ بات سچ تھی اج تک دارم نے تو ایسا کچھ خود سے کہا ہی نہیں تھا وہ تو اہانا اپنے دماغ میں سوچتی رہتی تھی اس رات بھی اس نے خود پوچھا تھا کے اگر آپ مجھے پسند نہی کرتے تُو شادی کیوں کر رہے ہیں ایسا کوئی لفظ دارم نے نہیں بولا تھا اور یہ چیز اہانا کو اب یاد آرہی تھی۔۔۔

ہ۔ہاں لیکن آپ کے لہجے سے ایسا ہی لگتا تھا آپ ہر وقت مجھ سے سخت لہجے میں بات کرتے تھے۔۔۔اہانا نے بے ساختہ شکوہ کیا جس پر دارم دلکشی سے مسکرایا۔۔۔

وہ اسلیئے کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کے بنا کوئی حق کے میں تمہارے تھوڑا سا بھی قریب آؤں میں۔ تمھیں پسند کرنے تو تب ہی لگا تھا جب میں نے پہلی بار تمھیں جانا تھا تب میں تُم پر حق نہیں رکھتا تھا اسلیئے میں تُم سے ہمیشہ سخت لہجے میں بات کرتا تھا اور ہمیشہ تُم سے دور رہتا تھا اور تمھیں پتہ ہیں یہ نکاح

میری مرضی سے ہوا ہیں میں تمھیں صرف پسند نہیں بلکہ محبت کرتا ہوں اور اب جب ہمارا نکاح ہو چکا ہے تُم میری بیوی ہو تو دیکھنا میری یہ محبت وقت کے ساتھ ساتھ عشق میں تبدیل ہو گی رخصتی کچھ ماہ کے بعد ہو گی تب تک خود کو تیار کرو میرے عشق کو سہنے کیلئے کیونکہ میں جانتا ہوں انے والے وقت میں تُم میرا جنون بن جاو گی کیونکہ عشق کی آخری حد جنون ہے اسلیئے خود کو مضبوط کرو۔۔۔دارم اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا ہوا پیار سے بات سن بول رہا تھا جب کے اہانا اُسکے سینے پر سر رکھے بڑی غور سے دارم کی رہی تھی۔۔۔

اُسے اج دارم کے سخت لہجے کی وجہ پتہ چلی تھی یہ شخص دل کا بھی کتنا خوبصورت تھا جو اہانا پر حق نہیں رکھتا تھا صرف اسلیئے وہ اس سے سخت لہجے میں بات کرتا تھا کے کہی جانے انجانے میں وہ اہانا کے قریب نہ ہوتا جائے دارم کی یہ بات اہانا کے دل بھی اُتری تھی دارم کی یہ بات اہانا کو سرشار کر رہی تھی۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔دارم نے اُسکے کان میں سرگوشی کی

ج۔جی۔۔۔۔اہانا نے بنا چہرہ اٹھائے کہا وہ سکون سے دارم کے سینے پر سر رکھ کھڑی تھی

تمھیں پتہ ہے نہ ہم اس وقت کہا ہے۔۔۔۔دارم نے کان میں سرگوشی کرتے اُسکے کان کی لو پر اپنے لب رکھے تھے جب کے دارم کے اس عمل پر اہانا کی دھڑکنے بے ترتیب ہوئی تھی

ج۔جی۔۔۔اہانا فوراً چہرہ اٹھاتی بولی

ک۔چھوڑے ک۔کوئی آجائیگا۔۔۔۔

ہمم صرف اسلیئے ہی چھوڑ رہا ہوں کیونکہ یہ جگہ صحیح نہیں لیکن تُم بے فکر رہو یہ پینڈنگ ہیں جب جگہ ٹھک ہو گی تو یہ کنٹنیو ہو گا۔۔۔۔دارم شرارت سے کہتا اہانا کے گرد سے ہاتھ ہٹاتا ہوا بولا جب کے دارم کی بات پر سُرخ ہوتی اہانا فوراً اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی

اہانا کی سپیڈ دیکھ دارم نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا تھا

کھانے کی ٹیبل پر سب اچکے تھے خاموشی سے سب کھانا کھا رہے تھے اب وہ بات الگ تھی کے امیرا کے گلے سے نوالہ اُترنا مشکل تھا۔۔۔

امیرا بیٹا کھانا کھاؤ۔۔۔امیرا کو خاموشی سے بیٹھے دیکھ ازا بیگم اُسے دیکھ بولی لیکن امیرا تو نظر نیچے کیے سوچ میں گم تھی اُسے تو آواز ہی نہیں آئی۔۔

امیرا بیٹا۔۔۔ازا بیگم اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ بولی

ج۔جی جی بڑی مما۔۔۔اچانک خیالوں کی دنیا سے باہر اتے امیرا فوراً بولی جس پر سب اُسکے طرف متوجہ ہوا سوائے ادیان کے وہ خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا۔۔۔

امیرا طبیعت ٹھک ہیں میرے بچے۔۔۔ازا بیگم اُس کے سر پر ہاتھ رکھ بولی جب کے ادیان تو بس یہی سوچ رہا تھا کے ازا بیگم ماں اسکی ہیں لیکن وہ پیار بلکل برابر امیرا اسے بھی کرتی ہیں۔۔۔

جی بڑی مما میں ٹھک ہوں بس مجھے نیند آرہی ہیں اسلئے میں سونے جاتی ہُوں ---

امیرا میرے بچے کھانا کھاؤ پھر سونا۔۔۔احسن صاحب امیرا کو دیکھ بولیں

امیرا گھر کی لاڈلی تھی سب کی جان امیرا کو کچھ بھی ہو جاتا تھا تو سب پریشان ہو جاتے تھے

بابا مجھے بھوک نہیں ہیں تھوڑا آرام کرنا چاہتی ہوں۔۔۔امیرا اتنا کہتی اپنے کمرے کی جانب چل دیئے باقی پیچھے ادیان کو چھوڑ کر سب اُسے پریشانی سے جاتا ہوا دیکھ رہے تھے۔۔۔

ازابیگم اتنا تو سمجھ گئی تھی کے امیرا ٹھک نہیں ہیں کھانے کے بعد ازابیگم امیرا کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

ازابیگم نے دروازہ بجایا۔۔۔

امیرا جو بیٹھی رو رہی تھی اچانک نظر اٹھا کے دروازے کی جانب دیکھا

کون۔۔۔امیرا آنسوں صاف کرتی بولی

بچے میں ہُوں دروازہ کھولو۔۔

بڑی مما۔۔۔امیرا فوراً دروازہ کھولتی جلدی سے اُن کے سینے سے لگی مزید رونے لگی

امیرا میری بچی کیا ہوا۔۔۔ازا بیگم اچانک پریشان ہوئی تھی ارہبا بیگم سے زدہ ازا بیگم کو امیرا اپنی ساری باتیں بتاتی تھی۔۔۔

امیرا خاموشی سے یونہی لگے روتی رہی یہ بہت پریشان کر دینے والی بات تھی کیونکہ آج سے پہلے ازا بیگم نے کبھی اس طرح امیرا کو روتا ہوا نہیں دیکھا تھا

۔۔۔

امیرا بیٹا مجھے پریشانی ہو رہی ہیں بتاؤ کیوں رو رہی ہیں میری بچی۔۔۔۔

امیرا نے سر اٹھا کر ازا بیگم کو دیکھا وہ کیسے بتاتی کے اُسے اُن کے بیٹے سے محبت ہو گئی ہیں۔۔۔

ک۔کچھ نہیں بڑی مما۔۔۔امیرا اپنے آنسوں صاف کرتی بولی

اب مجھ سے بات چھوپا یگی میری بچی؟؟ازا بیگم اُسکے آنسوں صاف کرتی محبت سے بولی۔۔۔

بتاؤ امیرا بچے کیا بات ہیں تمہاری بڑی مما ہیں نا سب ٹھک کر دینگی بتاؤ کیا ہوا

شاباش۔۔۔۔

ازا بیگم اُسے بیڈ پر بیٹھاتی بولی اور ساتھ خود بھی بیٹھ گئی۔۔۔۔

و۔وہ بڑی ممام۔میں۔۔۔۔م۔مجھے ادیان سے محبت ہو گئی ہیں۔۔۔امیرا

روتے ہوئے بولی

امیرا کی بات پر ازا بیگم کے چہرے پر اک خوبصورت مسکراہٹ آئی

تھی۔۔۔

اس میں رونے والی کیا بات ہیں بچے آپ نے ادیان کو بتایا؟؟۔۔۔امیرا کی

بات پر ازا بیگم اُسکے آنسوں صاف کرتی بولی ازا بیگم اسکی بات پر حیران نہیں

تھی وہ خوش تھی کیونکہ وہ ہمیشہ سے امیرا کو ہی اپنی بہو بنانا چاہتی تھی وہ بس

امیرا کی پڑھائی مکمل ہونے کا انتظار کر رہی تھی اُسکے بعد وہ خود احسن صاحب

اور ارہا بیگم سے بات کرتی اسلئے وہ خوش تھی۔۔۔۔

بڑی مما بتایا تھا لیکن وہ نفرت کرتے ہیں مجھ سے وہ کہتے ہیں اپنی یہ فضول محبت ختم کر کے انسان نہ بن جاؤ تب تک میرے سامنے مت انا بڑی مما وہ بلکل مجھے پسند نہیں کرتے وہ۔۔و۔وہ کہتے ہیں کے م۔میں کو۔اُنکے لیے اہانا کی طرح تھی۔۔۔۔امیرا روتے ہوئے کس درد سے بتا رہی تھی یہ امیرا جانتی تھی جب کے امیرا کو اس طرح روتا دیکھ ازا بیگم کی آنکھیں نم ہوئی تھی ...

بس بس امیرا خاموش ہو جاؤ میری بچی ہم بات کرینگے ادیان سے رونا بند کرو ۔۔۔۔ازا بیگم اُسے اپنے سینے سے لگاتی ہوئی بولی۔۔۔۔

تم یہاں بیٹھو میں اتی ہوں اور خبر دار جو روئی ٹھک ہے ؟؟ازا بیگم کی بات پر امیرا نے اسباب میں سر ہلایا

ازا بیگم کا رخ ادیان کے کمرے کی جانب تھا دروازہ بجانے پر ادیان نے اندر آنے کی اجازت دی اس وقت ادیان اپنے لیپٹاپ میں مصروف تھا۔۔

مما آپ آئے بیٹھے۔۔۔۔ادیان مسکرا کر بولا

ادیان بیٹا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔

جی مما بولیں۔۔۔ادیان لیپ ٹاپ بند کرتا ہوا بولا

آپ نے امیرا کو اتنا سب کیوں کہا وہ محبت کرتی ہیں آپ سے پھر یہ سب؟؟؟

امیرا کے نام پر ادیان کا چہرہ یک دم سنجیدہ ہوا تھا

مما آپ کیا کہے رہی ہیں یہ میں اُسے اہانا کی طرح سمجھتا ہوں وہ چھوٹی ہے بہت پڑھائی پر دھیان دینے کے بجائے فضول چیزوں میں پڑھ گئی ہیں۔۔۔ادیان سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔۔۔۔

ادیان بیٹا امیرا بہت معصوم بچی ہے تم اُسے اس طرح اپنے الفاظوں سے مت توڑو اُسے محبت ہو گئی ہیں تو آپ اس محبت کو قبول کر لو میں نے دیکھا ہیں اُسے آپ کیلئے روتے ہوئے وہ بہت پیار کرتی ہیں تم سے اس کی آنکھوں میں اک بار دیکھو تو۔۔۔۔

مما پلز۔۔۔

ادیان میں بھی امیرا کو ہی اپنی بہو بنانا چاہتی تھی۔۔۔

ازا بیگم کی بات پر ادیان نے انہیں دیکھا

مما آئندہ آپ میرے سامنے اس لڑکی کی بات نہیں کریں گی یہ پیار و یار کچھ نہیں ہوتا یہ صرف وقتی لگاؤ ہوتا ہیں جو اس کا جلد اتر جائیگا آپ پلز آئندہ اس لڑکی کا نام میرے سامنے مت لیے گا اُس کی محبت ختم ہو جائیگی وقت کے ساتھ ساتھ اور یہ فضول چیزے جتنی جلدی اُسکے دماغ سے نکل جائیں بہتر ہیں۔۔۔ادیان سنجید گی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا قدم باہر کی جانب بڑھائے۔۔ امیرا جو دروازے کے پاس کھڑی ساری باتیں سن رہی تھی اُسے لگ رہا تھا اس میں بلکل طاقت نہیں رہی اچانک ادیان نے دروازہ کھولا تو ایک دم امیرا پیچھے ہوئی۔۔۔

سن لی بات آگیا سمجھ ؟؟؟آئندہ اگر تم نے یہ فضول باتیں میرے سامنے کی تو تمہاری قبر میں خود کھودونگا۔۔۔ادیان سرد لہجے میں کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا جب کے امیرا کو لگا اسکی ساری دنیا ہی ختم ہو رہی تھی۔۔۔

ابھی امیرا کا اپنے پیر پر کھڑا رہنا مشکل ہوا ہی تھا کے ازا بیگم اُسے تھام چکی تھی

۔۔۔۔

ازا بیگم اُسے اُسکے کمرے میں لے گئی کئی دیر وہ امیرا کا سر اپنی گود میں رکھے تھپتھپاتی رہی جب انہیں لگا کہ امیرا سو گئی تو وہ نرمی سے اُس کا سر تکیے پر رکھتی اٹھ کر بنا آواز کیے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جب کے امیرا جو صرف آنکھیں بند کر کے لیٹی تھی اٹھ کر بیٹھ گئی کہا نیند انی تھی اُسے اسکی آنکھوں میں دور دور تک نیند کے کوئی اثار نہیں تھے۔۔۔
اللہ تعالی میں نے تو پہلی بار کسی سے محبت کی تھی تو کیا مجھے میری محبت نہیں ملے گی اگر ادیان مجھے نہیں ملے تو میں نہیں رہ پاونگی۔۔۔امیرا روتے ہوئے اوپر دیکھ رہی تھی
کئی دیر وہ ایسی ہی ساخت کیفیت میں بیٹھی رہی آنسوں مسلسل بہے رہے تھے ادیان کا اک اک لفظ کسی خنجر کی طرح اُسکے دل میں درد دے رہا تھا ادیان

سے دور رہنا اب امیرا کے بس میں نہیں تھا اور ادیان کو بھول جانے سے بہتر امیرا کو مرنا پسند تھا۔۔۔

رات وہ بلکل نہیں سوئی تھی پوری رات اسکی روتے ہوئے گزری امیرا کو نہیں پتہ تھا یہ عشق اتنا جان لیوا ہوتا ہے۔۔

۔۔

صبح ناشتے پر سب موجود تھے سوائے امیرا کے۔۔۔۔

اہانا بیٹا امیرا کو بلا کر لے آؤ ناشتے کیلئے۔۔۔ارہبا بیگم اہانا کو دیکھ بولی جس پر وہ اسباب میں سر ہلاتی امیرا کو بلانے چل دی۔۔

امیرا امیرا دروازہ کھولو صبح ہو گئی اٹھ جاؤ۔۔۔۔اہانا دروازہ بجاتے ہوئے بولی

لیکن آگے سے کوئی جواب نہیں کئی دیر اہانا نے دروازہ بجایا جب آگے سے کوئی جواب نہ آیا تو وہ ٹیبل پر چل دی

چھوٹی مما میں نے بہت دروازہ بجایا آوازے بھی دی لیکن امیر ادروازہ نہیں کھول رہی۔۔۔۔

سو رہی ہو گی شاید۔۔۔ سادان ناشتا کرتے ہوئے بولا

ہاں لیکن میں نے بہت آوازے دی لیکن وہ اٹھ ہی نہیں رہی۔۔

اُس کی طبیعت بھی ٹھک نہیں لگ رہی تھی رات کو میں دیکھتی ہُوں کہی میری بچی کی زدہ طبیعت نہ خراب ہو گئی ہو۔۔۔۔ارہبا بیگم پریشانی سے کہتی اگے بڑھی جب کے پیچھے اہانا بھی تھی۔۔

امیرا میری بچی طبیعت ٹھک ہے۔دروازہ کھولو۔۔ارہبا بیگم نے دروازہ بجایا لیکن سامنے سے بلکل خاموشی تھی اب تو سچ میں یہ خاموشی کسی پریشانی کا سبب تھی۔۔۔

اہانا بیٹا ارم کو بلا کر لاو اور کمرے کی چابیاں بھی۔۔۔

جی۔۔۔اہانا اتنا کہتی پریشانی سے ٹیبل کی جانب گئی تھی۔۔۔

دارم چھوٹی مما آپکو بلا رہی ہیں امیرا دروازہ نہیں کھول رہی جلدی آئے

۔۔۔۔اہانا کے چہرے پر پریشانی دیکھ احسن اور تابر صاحب بھی اٹھے تھے

جب کے دارم تو پریشانی سے فوراً امیرا کے کمرے کی جانب اہانا کے ساتھ

بڑھا تھا۔۔۔

دارم نے چابیاں لیتے دروازہ کھولا۔۔۔

امیرا۔۔۔دارم کہتا اندر داخل ہوا جب کے پیچھے سب ہی تھے سوائے ادیان

کے جو باہر کرسی پر بیٹھا تھا۔۔۔

سامنے کا منظر دیکھ سب کی سانسیں رک سی گئی تھی۔۔

سامنے امیرا کا اک ہاتھ بیڈ کے نیچے لٹک رہا تھا جب کے اس ہاتھ کی نس سے

خون بہے کر پورے فرش کو لال کر گیا تھا اوپر امیرا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے

آنکھیں بند کئے دنیا سے بے گانہ تھی بیڈ پر اک بلیڈ پڑا تھا جس پر خون لگا تھا

امیرا کے ہاتھ کا خون اب بھی بہے رہا تھا۔۔

بچے۔۔۔دارم اگے کو بھاگا تھا۔۔

امیرا امیری بچی۔۔۔ پیچھے سے سب ہی چیخے تھے

جب کے اندر سے شور شرابے کی آواز سن کر ادیان کو کچھ ٹھک نہیں لگا

ادیان فوراً اُٹھ کر اندر کی جانب آیا تھا سامنے کا منظر سب کا دل دہلا دینے والا

تھا احسن صاحب امیرا کا ہاتھ پکڑے اُسے اٹھا رہے تھے۔۔۔

دارم نے امیرا کو اٹھایا اور اک منٹ کی دیر کیے بغیر باہر گاڑی کی جانب بڑھا

تھا۔۔۔ازا اربا بیگم اور اہانا تو رونا شروع ہو گئی تھی جب کے احسن صاحب

کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی انہیں لگ رہا تھا موت کی طرف اُنکی بیٹی نہیں

وہ خود جا رہے تھے۔۔

کار میں بیٹھتے دارم نے گاڑی چلانا شروع کی جب کے پیچھے ساتھ اربا اور ازا

بیگم تھی دوسری گاڑی میں ادیان تابر اور احسن صاحب تھے سادان اور اہانا

گھر پر ہی تھے

دارم سے گاڑی چلانا مشکل ہو رہی تھی دارم کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا

چھا رہا تھا اسکی چھوٹی سی بہن اتنا بڑا قدم کیسے اٹھا سکتی ہیں اور کیوں یہ بات

سمجھانے سے قاصر تھی پیچھے امیرا کے ہاتھ کا خون روکنے کی وجہ سے ازا بیگم کپڑا باندھ چکی تھی ازا اور ارہبا بیگم روتے ہوئے امیرا کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن شاید یہ ممکن نہیں تھا۔۔۔

ہاسپٹل پوہوچتے ہی دارم امیرا کو لیے اندر داخل ہوا ڈاکٹرز نے فوراً اُسے آپریشن تھیٹر میں لے جانے کا کہا۔۔۔

آپ رکے سر یہاں ہم دیکھتے ہیں۔۔۔دارم جانے لگا جب نرس نے روکا

کیا بول رہی ہیں آپ میری بہن کو ضرورت ہیں ہماری۔۔۔۔

سر پلیز رکے آپریشن تھیٹر میں جانا علاؤ نہیں ہیں۔۔

ابھی دارم خود آگے بڑھتا جب پیچھے سے ادیان اُسے تھام چکا تھا۔۔

اب آپریشن اندر شروع ہو چکا تھا جب کے باہر سب پر ہی قہر ٹوٹ رہا تھا

احسن میرے بھائی ٹھک ہو جائیگی ہماری بچی۔۔۔۔تابر صاحب احسن صاحب کے پاس جاتے بولیں جس پر احسن صاحب فوراً اُنکے گلے لگ رونے لگے۔۔۔

امیرا کو تو بخار بھی ہو جاتا تھا تو پورا گھر پریشان ہو جاتا تھا یہاں تو وہ اپنی موت سے لڑ رہی تھی۔۔۔

ایسا کیا ہوا تھا گڑیا اپنے بھائی کو تو بتاتی اک بار اتنا بڑا قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار بھی بات نہیں بتائی۔۔۔دارم اپنے دل میں سوچ رہا تھا

دارم اک مضبوط شخص تھا لیکن وہ کمزور پڑ ھا رہا تھا اُسکے بہن اندر اپنی موت سے لڑ رہی تھی۔۔۔۔

ادیان اپنی نظر سامنے جمائے کھڑا تھا۔۔۔

اگر امیرا تم نے یہ اُس وجہ سے کیا جو میں سوچ رہا ہوں تو تم اپنے ٹھک ہونے پر پچتاؤ گی میں وہ کرونگا جو تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ادیان دل میں عہد کر رہا تھا اگر سچ میں امیرا نے محبت کیلئے یہ قدم اٹھایا تھا تو ادیان اُسے نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئی۔۔۔

ڈاکٹر کیسی ہیں امیرا۔۔۔سب ہی ڈاکٹر کی جانب بڑھے تھے

آپ کا نام۔۔۔

دارم۔۔۔۔دارم نے ضبط سے اپنا نام بتایا وہاں اُس کی بہن اندر موت کے سامنے کھڑی تھی اور یہاں یہ اسکا نام پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

دیکھے مسٹر دارم آپ کے پیشنٹ نے خودخوشی کرنے کی کوشش کی ہیں یہ پولیس کیس ہیں دوسری چیز کے انکا خون بہت بہے گیا ہیں انکو خون کی ضرورت ہیں اگر خون فوراًنہ چھڑایا گیا تو ہم انکو نہیں بچا پاینگے۔۔۔ڈاکٹر کی بات سب کے دل پر قیامت بن کے گری تھی

امیرا نے خودخوشی لیکن کیوں یہی سوال سب کے ذہین میں تھے۔۔۔

ہمارے پاس فوراًکیلئے خون نہیں ہیں تھوڑا وقت لگیگا لیکن ہم انتظار نہیں کر سکتے انکی حالت بہت سیریس ہیں آپ میں سے اگر کسی کا بلڈ ان سے میچ ہوتا ہے تو مجھے بتائیں جلدی۔۔۔۔

میرا اور امیرا کا بلڈ گروپ سیم ہیں۔۔۔ادیان ڈاکٹر کو دیکھ بولا

ٹھک ہیں میرے ساتھ آئے آپ۔۔۔ڈاکٹر نے ادیان کو آنے کا اشارہ کیا

جس پر ادیان آگے چل دیا

خون لینے کے بعد امیرا کو چھڑانا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

میرا خون تم پر ادھار ہیں امیرا شاہ اگر وجہ وہی ہوئی تو تم تڑپو گی میں تمہیں

بتاؤنگا کے تم نے کتنی بڑی غلطی کی ہیں۔۔۔ادیان سنجیدگی سے سامنے دیوار

کو دیکھتا ہوا بولا

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئی۔۔۔۔

کیسی ہیں میری بچی۔۔۔احسن صاحب آگے بڑھتے ہوئے بولیں جب کے

سب بھی ڈاکٹر کی جانب فوراً بڑھے تھے۔۔

آپ کی پیشنٹ بلکل ٹھک ہیں خون کی کمی تھی جواب پوری ہو گئی ہیں انکو کچھ

دیر میں ہوش آجائیگا ہم انکو روم میں شفٹ کر رہے ہیں پھر آپ لوگ مل

سکتے ہیں۔۔۔ڈاکٹر کی بات پر سب نے خوشی کا کلمہ پڑھا۔۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہیں۔۔۔۔سب نے اللہ کا شکر ادا کیا

اتنے میں دارم کا فون بجا دارم نے فون اٹھاتے کان سے لگایا۔۔

ہیلو دارم امیرا کیسی ہیں مجھے بتائے پلز۔۔۔اگے سے اہانا کی گھبرائی ہوئی آواز آئی

الحمدللہ ٹھک ہیں امیرا کچھ دیر میں روم میں شفٹ کرینگے پھر مل سکینگے ہم اور تم اپنا خیال رکھو سادان کہاہیں ؟؟؟

یہی ہیں سادان۔۔

ہمم۔۔

کب تک آئینگے آپ لوگ ؟؟

ابھی کچھ نہیں پتہ ڈاکٹر سے اس بارے میں بات نہیں ہوئی امیرا کو ہوش آجائے پھر ہی بتاینگی ڈاکٹر۔۔۔۔

جی ٹھک پھر آپ مجھے بتادیا گا جیسے بھی ہو ٹھک ہے۔۔

ہمم ٹھک ہیں اللہ حافظ ۔۔۔ دارم نے فون رکھا دارم اب تک سوچ میں گم تھا کے امیرا اتنا بڑا قدم کیسے اٹھا سکتی ہیں کوئی تو وجہ ہو خیر اب بس امیرا کے اٹھنے کا انتظار تھا۔۔

ڈاکٹر ہم کب لے جا سکتے ہیں امیرا کو؟؟؟ازا بیگم ڈاکٹر کو دیکھ بولی دیکھے اپ کی پیشنٹ کو ابھی ہوش نہیں آیا ہوش آجائے پھر ہی ہم کچھ کہے سکتے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر کہے کر جا چکی تھی۔۔

دارم بیٹا امیرا اور سادان گھر پر اکیلے ہیں آج تو سارے ملازمین کی بھی چھٹی تھی آپ دونوں کو لے آو کیونکہ پتہ نہیں کے کتنا ٹائم لگے گا یہاں ۔۔۔احسن صاحب دارم کو دیکھ بولیں

جی بابا۔۔۔ دارم اتنا کہتے گاڑی کی جانب بڑھ گیا سب نے اب جا کر سکون کا سانس لیا تھا آپریشن کے بیچ سب کی سانسیں اک جگہ اٹکی تھی اب سب کے

چہروں پر خوشی تھی لیکن یہ بات سب کو ستا رہی تھی کے امیرا نے ایسا کیا کیوں۔۔۔۔

دارم گھر میں داخل ہوا تو سامنے ہی صوفے پر اہانا اور سادان خاموشی سے بیٹھے تھے۔۔۔۔

اہانا نے اوپر دیکھا جہاں دارم اندر داخل ہو رہا تھا

دارم آپ آ گئے باقی سب نہیں آئے۔۔۔دونوں کھڑے ہوئے تھے جب اہانا دارم کے پاس اکے بولی

نہیں ابھی ڈاکٹر نے بتایا نہیں کے کب گھر لے جا سکتے ہیں اسلئے آپ دونوں کو لینے آیا ہوں تم شول لے آؤ اپنی۔۔۔دارم فون میں ٹائم دیکھتا ہوا بولا

جس پر اہانا اسباب میں سر ہلاتی اندر چلی گئی جب کے سادان بھی اندر شوز پہنے چل دیا

دارم نے اپنے قدم امیرا کے کمرے کی جانب بڑھائے خون دیکھ دارم نے کرب سے آنکھیں میچی۔۔۔۔

دارم اگے بڑھا جب نظر سائڈ پر پڑی اک ڈائری پر پڑی۔۔

دارم نے اس ڈائری کو اٹھایا اور کھول کر صفحہ اگے بڑھایا۔۔۔

میں امیرا اپنی دنیا میں رہتی ہوں میرے گھر والے مجھ سے بہت پیار کرتے "
ہیں میں نے سنا تھا پیار پر ہمارا اختیار نہیں ہوتا یہ ہمیشہ بے اختیار ہوتا ہے مجھے
ان چیزوں پر بلکل یقین نہیں تھا یہ پیار محبت کیونکہ کبھی کسی سے ہوئی ہی
نہیں تھی میں اپنے گھر کی لاڈلی اپنے گھر کی شراتی بیٹی میں ابھی بیس سال کی
نہیں ہوئی لیکن جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہیں میں نے پیار دیکھا ہیں ماں
باپ کا اپنے بھائی کا لیکن میں نے کبھی بھی وہ پیار نہیں دیکھا جو اک لڑکے یا
لڑکی کو ہوتا ہے آج تک میری پوری زندگی میں مجھے کبھی کسی سے محبت ہی
نہیں تھی پھر اک رات سب بدل گیا اک رات اُس شخص کو دیکھ میرا دل
زور سے دھڑکا اُس رات مجھے پیار کا احساس ہوا اور مجھے پتہ چلا کہ مجھے بھی
پیار ہو گیا ہیں آپکو پتہ ہیں جس سے مجھے پیار ہوا وہ شخص کتنا خوبصورت ہیں
بیئرڈ گورا رنگ لمبا قد چوڑا وجود خوبصورت آنکھیں کالے بال چہرے پر

وہ شخص بہت خوبصورت ہیں میں جب جب اس شخص کو دیکھتی ہُوں تب تب مجھے اُن سے پیار ہوتا ہیں میں نے آج تک اتنا خوبصورت مرد اپنی زندگی میں نہیں دیکھا سب کچھ ٹھک چل رہا تھا پھر اک دن میں اُنکے ساتھ مول گئ اپنا دوپٹہ چینج کروانے اور آپکو پتہ ہیں وہاں کچھ لڑکے مجھ سے بتمزی کر رہے تھے لیکن انہوں اُن لڑکوں کو خوب مارا اور مجھے لگا وہ بھی مجھ سے پیار کرنے لگے ہیں تبھی کوئی دوسری نظر مجھ پر اٹھتی ہوئی نہیں دیکھ سکتے۔۔۔

پھر اک رات میں نے سوچ لیا تھا کے میں انہیں اپنے دل کی بات بتاونگی اور میں نے بتا بھی دی مجھے لگا وہ بھی مجھے پسند کرتے ہیں لیکن یہ میرا اک وہم تھا۔۔

وہ تو مجھ سے نفرت کرتے ہیں انہوں نے میری محبت کو بار بار ذلیل کیا۔۔

اور جب یہ سب ہو رہا تھا میرا پیار عشق کی حد پار کر رہا تھا جب مجھے پتہ چلا کہ انہیں مجھ سے پیار نہیں نفرت ہیں تب تک عشق کا معاملہ میرے بس سے نکل چکا تھا جہاں سے واپسی میرے بس میں نہیں تھی۔۔

اور آج رات اُنہوں نے اک بار پھر میری محبت کو دھتکارا میں بہت روئی مجھے آج پتہ چل رہا تھا کے یہ پیار کتنا مشکل ہوتا ہیں مجھے آج پتہ چلا کہ میرے اللہ نے مجھے اب تک پیار سے دور کیوں رکھا تھا لیکن مجھے یہ نہیں پتہ تھا کے پیار اتنی تکلیف دیتا ہے میں نے یک طرفہ محبت کے بارے میں سنا تھا لیکن اب دیکھ بھی لیا میرا پیار میری محبت یک طرفہ تھی جو صرف میں نے کی تھی۔۔ وہ کہتے ہیں کے وہ میرا نام بھی نہیں سننا چاہتے ان کے دل میں میرے لیے بلکل جگہ نہیں میں نے پہلی بار محبت کی تھی اور مجھے وہ بھی نہیں مل رہی تھی۔۔۔

میں نے بہت سوچا اور آخری نتیجہ یہ نکلا ہیں کے اگر وہ شخص میری محبت میرا نہیں ہو سکتا تو میرا دنیا میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں میں جانتی ہوں میں جو قدم اٹھانے جا رہی ہُوں اُس سے میری فیملی کو بہت تکلیف ہو گی لیکن میں بس اتنا چاہتی ہُوں کے سب کو یہ چیز تب پتہ چلے جب میں مر جاؤں کیونکہ میں بچنا نہیں چاہتی کوئی مجھے وقت رہتے دیکھ بچا نا سکے۔۔۔۔

میری محبت سچی ہیں میرا رب جانتا ہیں یہ بات سچ ہیں کے امیرا اپنے پیار کیلئے اپنی جان دے سکتی ہیں میں جو قدم اٹھانے جا رہی ہُوں اُسکے لیے سب سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

میں نے انہیں کہا تھا کہ امیرا شاہ کی آخری سانس اور دھڑکن پر صرف آپ کا ""نام ہو گا اور یہی ہوا میری سانس پر صرف اور صرف۔۔۔۔

دارم وہ ڈائری پڑھ رہا تھا دارم کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی یہ مضبوط شخص اپنی زندگی میں پہلی بار رونے کے در پر تھا ابھی آگے جو دارم نے پڑھا وہ شدید جھٹکا تھا۔۔

میری سانس پر صرف اور صرف ادیان شاہ کا نام ہیں ادیان شاہ میں آپ "" سے محبت کرتی ہُوں اور کرتی رہو نگی""۔۔۔۔۔ادیان کا نام ڈائری میں دیکھ دارم نے یک دم حیرانیت سے نام کو پھر دیکھا تھا۔۔۔۔

میں نہیں جانتی یہ ڈائری کون پڑھا رہا ہیں لیکن جو بھی پڑھ رہا ہیں میں بس " "یہ دعا کر رہی ہوں کے میرے مرنے کے بعد پڑھ رہا ہو۔۔۔۔

"میں نے یک طرفہ محبت کی اور آج امیرا اپنی پہلی محبت کی بازی ہار گئی"

"خدا حافظ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ڈائری کے سفو پر امیرا کے آنسوں کے نشان صاف واضح تھے جب کے دارم ساخت سا بیٹھا ڈائری کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

دارم آجائے۔۔۔ باہر سے اہانا کی آواز آئی جس پر دارم فوراً خود کو سنبھالتا اٹھ کھڑا ہوا قدم باہر کی جانب بڑھائے۔۔۔

پورے راستے بلکل خاموشی تھی اہانا دارم کے چہرے پر پریشانی دیکھ پا رہی تھی لیکن پوچھنے کی ہمت نہیں تھی کیونکہ جب وہ آیا تھا تو وہ خوش تھا لیکن اب اچانک اس طرح۔۔۔۔

ہاسپٹل پہنچ کر تینوں اندر کی جانب داخل ہوئے ابھی وہ لوگ داخل ہوئے ہی تھے کے اک نرس وہاں آئی۔۔

آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہیں آپ لوگ مل سکتے ہیں۔۔۔

نرس کی بات پر ارہبا بیگم اپنے آنسوں صاف کرتی مسکرائی باقی سب کی بھی جان میں جان آئی تھی۔۔۔۔

سب اندر گئے سوائے ادیان کے۔۔۔۔

دارم دروازے کے پاس پیچھے خاموشی سے کھڑا تھا۔۔

امیرا میری بچی۔۔۔۔ارہبا بیگم روتے ہوئے اُس سے لگی تھی امیرا کے اب بھی ڈرپ لگی تھی۔۔۔

امیرا نے ہلکے ہلکے اپنی آنکھیں کھولی اُس نے ادھر ادھر دیکھ سب کو جمع پا کر کرب سے آنکھیں میچی وہ بچ گئی تھی؟؟ لیکن کیوں۔۔

کیسی ہیں اب میری بچی۔۔۔احسن صاحب آگے بڑھے تھے پہلی بار اپنے بابا کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ امیرا کو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا اُس نے یہ تو نہیں چاہا تھا اُس نے تو بس اپنی موت چاہی تھی لیکن وہ یہ بھول گئی کے اُس سے جُڑے بہت لوگ ہیں جن کی امیرا نے بغیر پرواہ کیے یہ قدم اٹھایا۔۔

سب امیرا سے ملے امیرا کی نظر ادیان کو ڈھونڈ رہی تھی لیکن وہ ستمگر یہاں بھی نہیں تھا۔۔۔۔

امیرا کی نظر دروازے کی جانب گئی جہاں دارم خاموشی سے نظر جھکائے کھڑا تھا۔۔

ب۔بھائی۔۔۔امیرا نے بھرائی آواز میں کہا جس پر دارم نے اوپر دیکھا ابھی تک کسی نے وجہ امیرا سے نہیں پوچھی تھی کے اُس نے یہ قدم کیوں اٹھایا کیونکہ اُسے ابھی ہوش آیا تھا اور اُسکے اٹھتے ہی کوئی اُس سے سوال نہیں کرنا چاہتا تھا سب کو تکلیف تھی کے وہ لوگ کیا نہیں دے پائے اپنی گڑیا کو کے اُس نے یہ کیا۔۔۔۔

دارم نے نظر اٹھائی دارم کی آنکھوں میں شکوہ تھا درد تھا کم سے کم امیرا ایک بار اپنے بھائی کو تو بتاتی۔۔۔۔۔

امیرا دارم کی آنکھوں میں دیکھ چکی تھی دارم چلتا ہوا آگے آیا۔۔۔

مجھے امیرا سے کچھ بات کرنی ہیں اکیلے میں۔۔۔دارم امیرا کو دیکھ بولا جس پر سب اسباب میں سر ہلاتے باہر چل دیئے۔۔۔

بھائی۔۔۔۔سب کے جانے کے بعد امیرا پھر سے بولی

گڑیا کیا تمہاری زندگی میں میری اتنی بھی اہمیت نہیں تھی بتاؤ کس جگہ میں نے تمہاری خواہش پوری نہیں کی کونسی ایسی جگہ تھی جس پر تمہارے بھائی نے تمہاری بات ٹالی؟؟

دارم امیرا کو دیکھ بولا دارم کی آنکھیں اسکا درد صاف بیان کر رہی تھے امیرا نے آج سے پہلے کبھی اپنے بھائی کو اس طرح نہیں دیکھا تھا امیرا کو شدید رونا آرہا تھا کیا وہ اپنے اس قدم سے اپنے بھائی کو کمزور کر گئی تھی وہ انسان جو دنیا کی طاقت رکھتا ہواُسے امیرا نے اپنے اس قدم سے کمزور کر دیا تھا دارم کی آنکھوں میں ہزاروں سوال تھے۔۔

ن۔نہیں ب۔۔بھائی م۔مجھے معاف۔۔ک۔کر دیں۔۔۔۔امیرا روتے ہوئے دارم کا ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی

نہیں بیٹا آپ کیوں معافی مانگ رہی ہو بچے معافی مجھے مانگنی چاہئے جو میں اک اچھا بھائی نہیں بن سکا کے میری گڑیا مجھے اپنی پریشانی بتائے یا اگر اُسے کسی سے محبت ہو تو وہ مجھے بتائیں بچے میں نے کبھی بھی اک بڑا بھائی ہو کر نہیں اک باپ کی طرح آپکو پالا ہیں ہمیشہ جو جو تم نے کہا تمہارے بھائی نے وہ لا کر دیا پھر کیوں اتنا بڑا قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار بھی میرے پاس نہیں آئی ۔۔۔دارم کی آنکھ سے اک آنسوں ٹوٹ کر گرا تھا دارم کی آنکھ سے پہلا گرا آنسوں جو اُسکے بہن کیلئے تھا دارم نے جب سے ہوش سنبھالا تھا وہ کبھی نہیں رویہ تھا۔۔۔

ن۔نہیں ب۔بھائی س۔سوری۔۔۔امیرا روتے ہوئے دارم کے ہاتھ پر اپنا سر رکھ گئی۔۔۔

دارم نے نظر اٹھا کر امیرا کو دیکھا جو سر اُسکے ہاتھ پر رکھے شدت سے رو رہی تھی دارم نے فوراً اسکا چہرہ اٹھاتے اُسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔

تمھیں پتہ ہے نہ تمھارے بھائی کو تمھاری آنکھوں میں آنسوں نہیں پسند

۔۔۔۔دارم اُسکے آنسوں صاف کرتا بولا

ب۔۔بھائی م۔مجھے معاف کردیں۔۔۔۔۔

بس میرا بچا بس۔۔۔دارم سے امیرا کا رونا بلکل نہیں دیکھا جارہا تھا وہ اپنی بہن کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔

وقت گزر رہا تھا ڈاکٹر نے گھر لے جانے کا بھی بول دیا تھا ابھی سب گھر کیلیئے نکل چکے تھے امیرا کی آنکھیں ادیان کو دیکھنا چاہتی تھی لیکن وہ اسے نہیں دکھا۔۔۔

گھر پہنچ کر گاڑی رکی جس پر سب اندر کی جانب بڑھے جب امیرا کی نظر ادیان پر پڑی جو دوسری گاڑی سے نکلتا اندر کی جانب بڑھ چکا تھا امیرا تو اُسے دیکھتی ہی رہ گئی اک بار بھی ادیان نے امیرا کا حال نہیں پوچھا۔۔۔۔

ہاتھ پر لگے امیرا کے زخم پر پٹی کی گئی تھی ڈاکٹر کے مطابق روز دو الگ کر اک ہفتے تک پٹی روز چینج کرنی تھی۔۔۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی امیرا کو آرام کرنے کی غرض سے اندر کمرے میں اہانا لے گئی تھی۔۔

ارہبا ازابیگم اور اہانا امیرا کے سونے تک اُسکے پاس بیٹھی رہی وجہ صرف دارم کو پتہ تھی جب کے ادیان اور ازابیگم کو بھی وجہ یہی لگ رہی تھی خیر وجہ صبح پوچھنے کا ارادہ ارہبا بیگم رکھتی تھی وہ اپنی بیٹی کو فلحال پوچھ کر مزید تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی امیرا کے سو جانے کے بعد ازا اور ارہبا بیگم اپنے کمروں میں چل دی تھی جب کے اہانا آج امیرا کے پاس ہی سونے کے غرض سے اُسکے برابر میں لیٹ کر آنکھیں موند گئی

صبح کا آغاز خاموشی سے ہوا

اہانا کی آنکھ کھلی اہانا نے اپنے برابر میں لیٹی امیرا کو دیکھا جو آنکھیں کھولیں سوچ میں گم تھی۔۔۔

امیرا۔۔اہانا نے مسکرا کر پیار سے اُسے پُکارا جس پر امیرا نے اہانا کو دیکھا۔۔

اتنی جلدی کیوں اٹھ گئی؟؟؟

دس بج رہے ہیں۔۔۔اہانا کی بات پر امیرا گھڑی دیکھتی بولی

ہاں لیکن میری جان تم اتنی جلدی نہیں اٹھتی اسلئے بول رہی طبیعت ٹھک

ہے نہ تمہاری کچھ چاہیئے تو مجھے بتا دوں۔۔۔اہانا بیٹھ کر پیار سے امیرا کا ہاتھ

اپنے ہاتھ میں لیتی بولی

امیرا نے نظر اٹھا کر اہانا کو دیکھا وہ یہی سوچتی رہ گئی کے جس طرح اہانا اُس سے

پیار کرتی ہیں کاش اسکا بھائی بھی تھوڑا سا کرتا۔۔

کہا کھو گئی یار۔۔۔امیرا کو کھویا دیکھ اہانا نے ہلایا

ن۔نہیں کچھ نہیں چلو باہر چلتے ہے۔۔۔

امیرا اک بات پوچھو؟؟؟

ہمم پوچھو۔۔۔

تم نے ایسا کیوں کیا کل۔۔۔اہانا کے سوال پر امیرا نے نظر جھکا ی۔۔۔

بولو یار ایسا کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے یہ سب ہوا۔۔۔اہانا اُسکے گال پر ہاتھ بولی

پیار۔۔۔۔۔امیرا نے مختصر جواب دیا جب کے اسکی جواب پر اہانا کو دو سو وولڈ کے جھٹکے لگے تھے۔۔

کیا پیار؟؟؟تُجھے پیار ہو گیا۔۔؟؟

ہمم۔۔۔اسباب میں سر ہلایا

تو اس سے اس سب کا کیا تعلق مجھے بتا پوری بات اور کس سے ہوا ہیں کون ہیں؟؟؟

ادیان۔۔۔ تمہارے بھائی سے لیکن پتہ ہیں وہ تو مجھے پسند ہی نہیں کرتے اُنہونے کیا کچھ نہیں کہا اسلئے میں مجبور ہو گئی تھی یہ قدم اٹھانے کیلئے اور میں اب بھی اہانا تمھیں بتا رہی ہوں اگر وہ مجھے نہیں ملے تو میں نہیں رہ پاوٴنگی

۔۔۔امیرا پھر سے روتی ہوئی بولی جب اہانا نے اُسے سینے سے لگایا

امیرا اور اہانا اس بات سے بے خبر تھی کے اُن کی یہ باتیں کوئی تیسرا ابھی سن رہا ہیں۔۔۔۔

ارہا بیگم جو امیرا کے کمرے میں آرہی تھی وہ یہ ساری باتیں سن چکی تھی

۔۔۔

کچھ دیر وہی کھڑے رہنے کے بعد ارہا بیگم نے باہر کی جانب بڑھاے

۔۔۔۔اور صوفے پر ساخت سے کیفیت میں بیٹھے گئ جب کے سامنے

صوفے پر بیٹھی ازا بیگم جو تسبیح پار ہی رہی تھی اور دارم جو اپنے کمرے سے

نکل کر آیا تھا ارہا بیگم کو ایسے دیکھ چکے تھے۔۔

ارہا کیا ہوا پریشان لگ رہی ہو امیرا ٹھک ہے؟؟ ازا بیگم اُنھیں دیکھ بولی جب

کے دارم بھی وہی آچکا تھا۔۔۔

مما آپ ٹھک ہیں؟؟؟ انہیں ایسے ہی بیٹھے دیکھ دارم بولا

جس پر ارہا بیگم نے دارم اور ازا بیگم کو دیکھا۔۔

مما آپ رو رہی ہیں کیا ہوا پلز بتائے امیرا ٹھک ہے نہ؟؟؟

دارم امیرا محبت کرتی ہیں ادیان سے۔۔۔ارہا بیگم سامنے دیکھتی بولی

جی مما پتہ ہیں۔۔۔

کیا مطلب تمہیں یہ بات پہلے پتہ تھی۔۔۔ارہبا بیگم کو حیرانی ہوئی جس پر دارم نے اسباب میں سر ہلایا۔۔

بھابھی کیا آپکو یہ بات پتا تھی۔۔۔ازا بیگم کو خاموش دیکھ ارہبا بیگم کو محسوس ہوا

ارہبا بیگم کی بات پر ازا بیگم نے بھی اسباب میں سر ہلایا۔۔

یعنی صرف مجھے ہی نہیں پتہ تھا کے میری بیٹی نے یہ قدم کیوں اٹھایا وہ اتنی تکلیف میں ہیں کسی نے مجھے کچھ نہیں بتایا تمہیں پتا ہیں دارم وہ کہے رہی ہیں کے اُسے ادیان نہیں ملا تو وہ نہیں رہ پائیگی۔۔۔وہ پھر سے اپنے ساتھ کچھ ایسا کریگی میری بچی۔۔۔ارہبا بیگم روتے ہوئے بولی

ارہبا سمبھالو خود کو ہم ادیان سے بات کرینگے امیرا کو کچھ نہیں ہوگا ہم ادیان اور امیرا کو اک کر دینگے۔۔۔۔۔

لیکن وہ امیرا کو پسند نہیں کرتا۔دارم کی بات پر ارہبا بیگم نے اسے دیکھا

کیا لیکن کیوں میری بچی میں کیا کمی ہیں دارم میری بچی کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے کچھ کرو۔۔۔ارہا بیگم کو گھبراہٹ ہو رہی تھی کے کہی امیرا پھر ایسا نہ کرے

۔۔

ارہا سنبھالو خود کو ادیان رات آفس سے آ جائے ہم اُس سے بات کرینگے کچھ بھی ہو جائیں ہم اپنی امیرا کے ساتھ ایسا کچھ دوبارہ نہیں ہونے دینگے۔۔۔ازا بیگم انکو گلے لگاتی بولی۔۔۔

کافی دیر وہی بیٹھنے کے بعد تابر صاحب اور احسن صاحب کو بتانے کے غرض سے ازا اور ارہا بیگم چل دی۔۔۔اس وقت سب کیلئے ضروری صرف اپنی امیرا کی زندگی تھی جسے بچپن سے نازو سے پالا گیا تھا ہر خواہش اُس کے بولنے سے پہلے پوری ہوئی تھی پھر آج ایسا کیسے ہو سکتا تھا کے وہ اس طرح تڑپے

۔۔۔۔

دن گزرتا جا رہا تھا امیرا کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی اسلئے اہانا بھی اُسکے ساتھ کمرے میں ہی تھی بڑی مشکل سے اہانا نے اُسے تھوڑا ناشتا کرایہ تھا امیرا کی حالت اب بلکل ٹھک تھی لیکن وہ باہر نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

رات میں ادیان اندر داخل ہوا سب ہی ہول میں بیٹھے تھے۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔ادیان نے سلام کیا جسکا سب نے مشترکہ جواب دیا

ادیان بیٹے یہاں بیٹھو ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔تابر صاحب ادیان کو دیکھ بولیں جس پر ادیان اسباب میں سر ہلاتا بیٹھ گیا۔۔

ادیان ہم چاہتے ہیں کے تمہاری اور امیرا کی شادی کر دی جائے۔۔۔۔تابر صاحب کی بات پر ادیان نے انہیں دیکھا

بابا یہ کیا کہے رہے ہیں آپ میں بلکل اُس سے شادی نہیں کرونگا میں نے کبھی اُسے اس نظر سے نہیں دیکھا۔۔۔۔ادیان کا چہرہ یک دم سنجیدہ ہوا تھا

ادیان تُجھے پتہ ہیں امیرا نے خودکشی تیرے لیے کی تھی پیار کرتی ہیں وہ تُجھ سے۔۔۔۔دارم ادیان کو دیکھ بولا

یہ اُس کی بے وقوفی ہیں بجائے اُسکے سمجھانے کے آپ لوگ الٹا مجھ سے کے

رہے کے میں شادی کرلوں۔۔۔ادیان سرد لہجے میں بولا

ادیان میری بہن کی زندگی کا سوال ہے۔۔۔۔

کچھ بھی ہو جائیں میں کسی سے کبھی شادی نہیں کرونگا اور خاص طور پر امیرا

سے بلکل نہیں چھوٹی ہیں ابھی اور ان فضولیات میں پڑھ گئ

ہیں۔۔۔ادیان دوٹوک لہجے میں بولا

ادیان زد چھوڑ دو اپنی بیٹا۔۔۔بچی اپنی زندگی کے ساتھ کچھ کر لیگی ابھی کل

ہی وہ موت کے منہ سے بچی ہیں بیٹا۔۔تابر صاحب ادیان کو دیکھ بولیں

بابا پلز میں نے کہا نہ میں شادی نہیں کرونگا یہ میرا آخری فیصلہ ہیں اسکا

بھوت اتر جائے گا محبت کا کچھ دن میں۔۔۔۔۔

میرا آخری فیصلہ یہی ہیں کے میں اُس سے شادی نہیں کرونگا تو بس نہیں

۔۔۔ادیان کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور قدم آگے کی جانب بڑھائے جب پیچھے کی

آواز پر ادیان کے قدم رکے۔۔۔

ادیان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تابر صاحب اپنے دل پر ہاتھ رکھے تکلیف سے گر رہے تھے جب کے سب چیخ مارتے اُنھیں سمبھال رہے تھے۔۔

بابا۔۔ادیان نے تیزی سے آگے بڑھتے اُنھیں تھما

ڈاکٹر کو کول جلدی۔۔۔دارم نے جلدی سے ڈاکٹر کو کول ملای۔۔۔

بابا کچھ نہیں ہو گا ہمت کرے چلے اندر کمرے میں۔۔۔ادیان اور دارم اُنھیں سہارا دیتے کمرے میں لیٹا چکے تھے تابر صاحب کا ہاتھ مسلسل اپنے دل والے مقام پر تھا۔۔۔

بابا آنکھیں بند مت کرے۔۔۔۔گھر میں اچانک شور مچ گیا رونا دھونا شروع ہو چکا تھا۔۔

ا۔ادیان۔۔۔

جی بابا۔۔۔ادیان انکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا بولا

ب۔بیٹا۔۔ا۔امیرا۔۔س۔۔سے ن۔۔۔نکاح ک۔کر وگ۔۔گے۔۔۔

بابا آپ کی طبیعت ٹھک نہیں پلز۔۔۔

ک۔۔کروگے ن۔نہ ب۔بیٹا؟؟

بابا۔۔

ا۔ادیان ک۔کرو۔۔گے۔۔ی۔یہ۔۔ن۔نہیں۔۔۔تابر صاحب کہتے آنکھیں بند کرنے لگے

ہ۔ہاں بابا کرونگا میں نکاح آپ آنکھیں بند مت کرے میں کرونگا نکاح۔۔

ادیان کی بات پر تابر صاحب مسکراے اتنے میں ڈاکٹر اندر داخل ہوا جس پر سب باہر نکل گئے

امیرا اور اہانا بھی کمرے سے باہر اچکی تھی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا۔۔۔

آپ کے پیشنٹ کو ہارڈ اٹیک آیا تھا اب وہ ٹھک ہیں لیکن کوشش کرے کوئی دماغی ٹینشن یا کسی بھی قسم کی پریشانی سے انہیں دور رکھے۔۔۔ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں بتایا اور ساتھ دوائیاں وغیرہ بھی ساری لکھ کر دی۔۔۔

تابر صاحب کو دوائی دے کر ڈاکٹر نے نیند کا انجکشن دیا تھا تا کہ وہ سکون سے صبح اٹھے۔۔۔۔

ڈاکٹر کے جاتے ہی سب اندر داخل ہوئے تابر صاحب سوئے تھے وہی کمرے میں سب ایسے ہی بیٹھے رہے ادیان کے دماغ میں اپنے الفاظ گونج رہے تھی وہ نکاح کیلئے حامی بھر چکا تھا اور یہ لفظ سب نے سنے تھے سوائے امیرا کے۔۔۔۔

رات کوئی بھی اپنے کمرے میں نہیں گیا سب وہی بیٹھے تھے ایسے تیسے کر کے صبح ہو گئی۔۔۔۔

ادیان۔۔۔۔اس وقت سب ہی خاموشی سے بیٹھے تھے جب تابر صاحب نے آنکھیں کھول کر ادیان کو پُکارا

جی بابا۔۔۔ادیان فوراً کھڑا ہوتا انکی جانب بڑھا

بابا لیٹے رہے۔۔۔تابر صاحب کو اٹھتا دیکھا ادیان فوراً بولا

میں ٹھک ہوں بیٹا۔۔۔تابر صاحب اٹھ کر بیٹھے۔۔۔

بیٹا تمہارا اور امیرا کا نکاح شام کو ہی کر دینگے اور ساتھ رخصتی بھی ٹھک ہیں

نہ ؟؟؟ تابر صاحب کی بات پر امیرا نے انہیں دیکھا

ادیان نے آنکھیں بند کر کے کھولی اور اسباب میں سر ہلایا اُسکے پاس اور کوئی

راستہ نہیں تھا تابر صاحب کو ٹینشن سے دور رکھنا تھا۔۔۔

ادیان کے سرہاں میں ہلانے پر امیرا کو لگا وہ خواب دیکھ رہی ہیں پھر اس نے

سب کو مسکراتا ہوا دیکھا جس پر امیرا کے چہرے پر بھی اک مسکراہٹ آئی

جب کے ادیان نے بے ساختہ نظر امیرا پر ڈالی اُسے ہنستا دیکھ ادیان کا غصہ

مزید بڑھا تھا ادیان نے اک خونخار نظر اُس پر ڈالی۔۔۔۔

ٹھک ہے شام نکاح کی تیاریاں کرے ہم لوگ گھر میں ہی دونوں کا نکاح اور

رخصتی کرینگے۔۔۔۔

سب خوش تھے لیکن ادیان کا دل کر رہا تھا وہ کچھ کر گزرے۔۔۔

اس وقت ادیان باہر لون میں کھڑا تھا جب امیرا اُسکے پاس آئی اس وقت ٹائم

شام کے چار بجے تھا۔۔۔

اپنے قریب کسی اور محسوس کرتے ادیان نے پیچھے دیکھا جہاں امیرا چہرہ جُھکائے کھڑی تھی۔۔

اوواوو یلکم میڈم صاحبہ ویلکم۔۔۔۔

ادیان نے طنزیہ لہجے میں کہا جس پر امیرا نے اپر نمی سے دیکھا

تمہاری اس فضول محبت کی وجہ سے اور اس گھٹیا قدم اٹھانے کی وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے کسی غلط فہمی میں مت رہنا یہ نکاح صرف بابا کی وجہ سے ہو رہا ہیں یہ جو تم نے کل کیا ہیں نہ خود کو مارنے کی کوشش اسکی سزا اور مجھ سے محبت کرنے کی سزا بھگتنے کیلئے تیّار رہنا میں تمہیں بتاؤں نگا کے تم نے کتنی بڑی غلطی کی ہیں مجھ سے محبت کر کے۔۔۔۔

تم پل پل تڑپو گی تم رہائی مانگو گی مجھ سے لیکن تب تمہارے پاس کوئی راستہ نہیں ہو گا اتنا تڑپاؤں گا تمہیں کے اپنے کیے پر پچتاو گی یہ نکاح صرف میرا سمجھوتا ہیں تیار ہو جاؤ اپنی زندگی جہنم بنانے کیلئے۔۔۔۔۔ادیان غصے سے

کہتا اندر داخل ہو چکا تھا جب کے پیچھے امیرا کی آنکھوں میں آنسوں تیزی سے اتر چکے تھے۔۔۔۔

میں آپ کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دونگی نکاح کے بعد آپ مجھ سے محبت کرینگے اور ضرور کرینگے میں کرواونگی محبت۔۔۔۔اپنے آنسوں صاف کرتے امیرا نے دل میں عہد کیا۔۔۔

دن گزر چکا تھا اور اب رات کے قریب نو بجے تھے مولوی صاحب اچکے تھے

۔۔۔۔

ادیان وائٹ سوٹ میں ملبوس ہاتھوں میں گھڑی پہنے بال نفاست سے بنائیں چہرہ جو سنجیدگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھا اپنی خوبروپر سنلٹی کے ساتھ ادیان شاہ صوفے پر پر جمان تھا۔۔۔۔

گھر والے سب بے حد خوش تھے۔۔۔ نکاح کا آغاز کرنے کا مولوی صاحب کو کہا گیا۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادیان شاہ ولد تابر شاہ آپ کا نکاح امیرا شاہ ولد احسن شاہ سکّہ راج الوقت ایک کروڑ قرار دیا ہیں کیا آپکو یہ نکاح قبول ہیں۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

ادیان نے سنجیدگی سے جواب دیا چہرہ ضبط سے لال تھا جب کے نظر سامنے جمی تھی گھر کے سب لوگ صوفے کے ارد گرد خوشی سے کھڑے تھے۔۔۔

ادیان شاہ ولد تابر شاہ آپ کا نکاح امیرا شاہ ولد احسن شاہ سکّہ راج الوقت ایک کروڑ قرار دیا ہیں کیا آپکو یہ نکاح قبول ہیں۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

ادیان شاہ ولد تابر شاہ آپ کا نکاح امیرا شاہ ولد احسن شاہ سکّہ راج الوقت ایک کروڑ قرار دیا ہیں کیا آپکو یہ نکاح قبول ہیں۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

مولوی صاحب نے پیپرز آگے بڑھائے جس پر ادیان نے سائن کیا۔۔۔

سب نے بہت دعاوں کے ساتھ ادیان شاہ کو گلے لگایا۔۔۔

فلحال ادیان گھر میں کسی سے بھی بات نہیں کر رہا تھا اور حد تک کے ادیان اور دارم بھی فلحال آپس میں کوئی بات نہیں کر رہے تھے۔۔۔۔

مولوی صاحب نے اندر جاتے امیرا کا نکاح شروع کیا

امیرا شاہ ولد احسن شاہ آپکا نکاح ادیان شاہ ولد تابر شاہ سکّہ راج الوقت اک کروڑ قرار دیا ہیں کیا آپکو یہ نکاح قبول ہیں ؟؟

قبول ہیں۔۔

امیرا شاہ ولد احسن شاہ آپکا نکاح ادیان شاہ ولد تابر شاہ سکّہ راج الوقت اک کروڑ قرار دیا ہیں کیا آپکو یہ نکاح قبول ہیں ؟؟

قبول ہیں۔۔

امیرا شاہ ولد احسن شاہ آپکا نکاح ادیان شاہ ولد تابر شاہ سکّہ راج الوقت اک کروڑ قرار دیا ہیں کیا آپکو یہ نکاح قبول ہیں ؟؟

قبول ہیں۔۔

کاغذات امیرا کی جانب بڑھائے گیے جس پر امیرا نے پوری خوشی سے رضامندی دی۔۔۔۔امیرا خوش تھی بہت خوش تھی آج اُسے اسکی محبت مل گئی تھی لیکن وہی ادیان ضبط سے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امیرا نے سوچ لیا تھا کے کچھ بھی ہو جائیں وہ ادیان کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کریگی لیکن یہ سفر کب تک تے ہونا تھا امیرا کو بلکل اندازہ نہیں تھا

نکاح ابھی ختم ہی ہوا تھا اہانا کچن کی جانب بڑھ رہی تھی کے کسی نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر کھنیچ دیوار سے پن کیا۔۔

اس سے پہلے اہانا کی چیخ بلند ہوتی دارم اُسکے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا۔۔

میں ہُوں بیوی چیخنامت۔۔۔۔دارم نے کہتے اپنا ہاتھ ہٹایا جب کے اچانک ہونے والا حملے اہانا کی سمجھ سے باہر تھا۔۔

ایسے کوئی کرتا ہیں کیا کتنا ڈر گئی تھی میں۔۔۔اہانا نے اک گہرا سانس لیا وہ چہرہ جھکائے لمبے سانس لے رہی تھی جب اُسے احساس ہوا کے دارم اُسکے کتنے زدہ قریب کھڑا ہیں۔۔۔

اہانا نے ہلکے ہلکے اوپر دیکھا جہاں دارم اُسے پہلے ہی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔جسے دیکھ اہانا شرم سے دوبارہ نظر جھکا گئی۔۔۔۔۔

ب۔بولیں ک۔کیا کہنا ہے آپ کو۔۔۔۔دارم کو خاموش دیکھ اہانا بولی

مجھے کچھ کہنا نہیں تھا بس تعریف کرنی تھی اپنی جان کی کے وہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔۔۔دارم اہانا کو دیکھ دلچسپی سے بولا

اہانا تیار ہوئی ہمیشہ کی طرح پیاری لگ رہی تھی بھلے اُسکے بھائی کا نکاح جیسی بھی حالت میں ہوا تھا لیکن اُسکے بھائی کا نکاح تھا اسلئے اہانا تو تیار ہوئی تھی اور خوبصورت بھی بہت لگ رہی تھی۔۔۔

ج۔۔جی کرے تعریف۔۔۔۔اہانا نے نظر اٹھائی لیکن پھر جھکا گئی۔۔۔

پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کے تم اتنا شرماتی کیوں ہو مجھ سے۔۔۔اُسکے نظر جھکا جانے پر دارم مسکرا کر بولا

کیونکہ مجھے شرم اتی ہیں آپ کے سامنے۔۔۔۔اہانا نے ایمانداری سے جواب دیا جس پر دارم کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔۔

دارم نے اپنے لب اہانا کی پیشانی پر رکھے تھے جس پر اہانا کے وجود میں سنسنی کی لہر دوڑی تھی۔۔۔۔

دارم نے پیچھے ہوتے اہانا کا چہرہ دیکھا جو ابھی سے لال ہو رہا تھا۔۔

دارم نے اپنے گال اسکے گالو پر رکھ کان کی لوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔

میری جان تم تو ابھی سے لال انار بنی ہو۔۔۔دارم نے کان میں سرگوشی کی تھی

اہانا خاموشی سے آنکھیں بند کئے اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالنے کے بے جاں کوشش کر رہی تھی کیونکہ دارم اُسکے اتنا قریب تھا اُسکے بعد دھڑکنے کیسے قابو میں رہتی۔۔۔۔

دارم نے پیچھے ہوتے اہانا کے سرخ ہوتے گال پر لب رکھے جس پر اہانا نے اپنے دوپٹے کو اپنے ہاتھوں کی سخت گرفت میں لیا تھا۔۔۔۔

دارم نے پیچھے ہوتے لب دوسرے گال پر رکھ انہیں چُوما۔۔۔۔

د۔ارم۔۔۔۔دارم کے لبوں کی حدت سے تڑپ کر اہانا نے اُسے پُکارا

ہمم۔۔۔دارم اُسکے کندھے سے بالوں کو پیچھے کرتے گھمبیر آواز میں بولا

م۔۔مجھے م۔۔ مماب۔بلا رہی ہیں۔۔۔ بمشکل اہانا کے منہ سے آواز نکلی تھی

میری جان مزاحمتے کھڑی مت کروا گر بڑی مما بلا رہی ہیں تو میں اُنھیں بول

دونگا کے تم میرے ساتھ تھی اب خاموش۔۔۔۔

دارم نے گھمبیر آواز میں کہتے اپنے لب اہانا کی گردن پر رکھے تھے جب کے

دارم کی اتنی نزدیکی سے اہانا کا دل اتنا تیزی سے دھڑک رہا تھا کے اواز دارم

صاف سن پا رہا تھا۔۔۔

دارم پوری گردن پر اپنا لمس چھوڑنے لگا جب کے دوسری طرف اہانا کی

گرفت اپنے دوپٹے پر مضبوط سے مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

دارم نے چہرہ اٹھاتے اہانا کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے لمبی لمبی سانسیں لے رہی

تھی اسکا وجود ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا دارم کی نظر اُسکے لبوں پر گئی جو لپسٹک سے

سجے دلکش نظر آرہے تھے۔۔۔

دارم کے چہرے پر اک مسکراہٹ آئی اک ہاتھ اُس کی گردن پر رکھ

دوسرے ہاتھ سے اُسے مزید قریب کرتے دارم اُسکے لبوں پر جھکا تھا۔۔

اہانا جو آنکھیں بند کیے کھڑی تھی دارم کے اس عمل پر اپنی آنکھیں پھٹ سے

کھولتی دارم کو دیکھنے لگی جو شدت سے اُسکے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھ دارم کے کندھوں پر رکھ وہ مضبوطی سے تھام گئی۔۔

اہانا کی سانسیں اکھڑتی دیکھ دارم کچھ دیر بعد پیچھے ہوا اور مسکراتی نظروں سے

اہانا کا چہرہ دیکھنے لگا جو مزید سرخ ہو چکا تھا اہانا چہرہ جھکائے لمبے لمبے سانس لے

رہی تھی اہانا اس وقت شرم سے چور چور تھی۔۔۔

اسکا بس چلتا وہ ابھی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی۔۔۔

اوپر دیکھو۔۔۔دارم کی آواز اہانا کی کان سے ٹکرائی جس پر اہانا نے نفی میں سر

ہلایا

دارم نے مسکراتے ہوئے اپنی انگلی سے اہانا کا چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔۔

اہانا سے تو نظر ملانا مشکل ہو رہا تھا شرم کے مارے اہانا سے چہرہ تک نہیں اٹھایا جا رہا تھا شرم سے چہرہ مزید لال ہو رہا تھا۔۔۔

دارم نے لب اہانا کی دونوں آنکھوں پر رکھ انہیں چُوما۔۔۔۔۔

اہانا۔۔۔۔۔۔ازا بیگم کی آواز تھوڑی دور سے آ رہی تھی وہ اہانا کو ڈھونڈ رہی تھی

اچانک ازا بیگم کی آواز پر اہانا نے دارم کو دیکھا جو پہلے مسکرا کر اُسے دیکھ رہا تھا

۔۔

م۔ مما کی آواز۔۔۔۔

جانتا ہُوں۔۔۔دارم نے کہتے ہی اپنے لب اہانا کے گال پر رکھے پھر پیچھے ہوا

۔۔۔۔

ارے بیٹا تم لوگ یہاں ہو چلو آجاو وہاں۔۔۔دارم ابھی پیچھے ہٹا ہی تھا جب ازا بیگم اُس سائڈ آ کے بولی

جی بڑی مما آتے ہے۔۔۔دارم انہیں دیکھ بولا

ہاں جلدی آجاؤ اور اہانا امیرا کو ادیان کے کمرے میں چھوڑ آؤ۔۔۔۔ازا بیگم کہتی چل دی اہانا بھی پیچھے جانے لگی جب دارم نے ہاتھ پکڑ کر واپس کھینچا اہانا جو ازا بیگم کے انے پر خوش ہو گئ تھی کے وہ بلکل ٹھک وقت پر آئی ہیں اچانک دارم کے کھینچنے پر دارم سے جا لگی۔۔۔۔

چھوڑے مما اجایگی۔۔۔۔۔اہانا دور ہونے کی کوشش کرتی بولی کیونکہ کوئی بھی کسی بھی وقت یہاں آسکتا تھا۔۔۔

اوکے چھوڑ رہا ہوں لیکن خبردار جو تم بھاگی۔۔

ن۔نہیں بھاگو نگی چ۔چھور ہے۔۔۔۔اہانا کی دھڑکنے پھر بے لگام ہوتی دھڑک رہی تھی

اہانا کی شرم سے ڈوبنے والی حالت دیکھ دارم نے مسکرا کر اُسے چھوڑا جس پر اہانا اک منٹ بھی ضائع کیے بنا تیزی سے دوڑ لگاتی کچن سے بھاگی جب کے پیچھے اس اچانک ہونے والے عمل پر دارم نے حیرانی سے اک بار اُس

راستے کو دیکھا جہاں سے اہانا ابھی طوفان کے طرح بھاگی تھی سمجھ انے پر اک زوردار قہقہ دارم لگاتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔

اہانا باہر آئی تو سب ہی وہاں جمع تھے۔۔۔

ادیان کو اس وقت میٹنگ کے حوالے سے کول آئی تھی اسلیئے وہ لون میں جا کے کول سن رہا تھا۔۔

اہانا امیرا کے پاس جاتی اُسے اپنے ساتھ لیے ادیان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

اج سے یہ تمھارا ابھی کمرہ ہوا۔۔۔اہانا اندر داخل ہوتے مسکرا کر بولی جس پر امیرا ابھی مسکرائی۔۔۔۔۔

تُم یہاں بیٹھ جاؤ بھائی اتے ہونگے میں جاتی ہوں کیونکہ مجھے بہت بھوک لگی ہیں تُم نے کھانا کھایا؟؟؟

ہمم کھالیا تھا۔۔۔

اوکے۔۔اہانا پیچھے جانے کیلئے مڑی ابھی اُس نے ایک دو قدم آگے بڑھائے تھے جب وہ اچانک رکی اور شرارتا چہرہ لیے واپس مڑی۔۔

امیرا۔۔۔اہانا نے امیرا کو پُکارا جس پر امیرا نے اُسے دیکھا

Have a nice night.

اہانا نے شرارت سے کہا جس پر شرم سے امیرا نے پاس پڑا کُشن اٹھاتے اُسے دے مارا جس پر اہانا تیزی سے ہنستی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

اہانا کے جاتے ہی اک شرمانا مسکراہٹ امیرا کے چہرے پر آئی لیکن اگلے ہی پل ادیان کے الفاظ سوچتی ساری مسکراہٹ بے ساختہ سمیٹ گئی۔۔۔

امیرا نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی۔۔۔

کمرہ نہایت بڑا اور الشان تھا ادیان کی لگی تصویرے دیکھ امیرا پھر مسکرائی یہ شخص اپنی خوبصورتی سے ہمیشہ امیرا کو مسکرانے پر مجبور کرتا تھا۔۔۔

امیرا شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور خود کو دیکھنے لگی امیرا اس وقت گلابی شرارے میں ملبوس اپنی خوبصورتی سے گلاب کی مانند خوبصورت لگ رہی

تھی ہاتھوں میں چوریاں جویلری پہنے ہلکا سا میکپ وہ چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔اگر کبھی ادیان اُسے پیار کی نظر سے دیکھتا تو یقیناوہ اس گڑیا کی خوبصورتی کو محسوس کرتا لیکن اِج تک ادیان نے کبھی پیار کی نظر سے امیرا کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

امیرا آخری نظر خود کو ائینے میں دیکھتی مسکراتی ہوئی بیڈ پر جا بیٹھی۔۔۔اور ادیان کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

رات زدا ہونے لگی تھی اسلیئے سب اپنے اپنے کمروں میں چل دیئے۔۔۔۔

امیرا کب سے ادیان کا انتظار کر رہی تھی لیکن اِدیان اب تک نہیں ایا تھا تھک ہار کر امیرا نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا یا۔۔

تھکن سے آنکھیں بند ہوئی تو وہ فوراً نیند کی گہرائیوں میں اُتر گئی۔۔

قریب دو بجے ادیان کمرے میں داخل ہوا کمرا لائٹ کی وجہ سے روشن تھا ادیان کی نظر بیڈ پر گئی جہاں امیرا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سوئی تھی اُسے دیکھ ادیان کی آنکھوں میں پھر خون اُترا تھا۔۔

اتنا سکون سے کیسے سو سکتی ہو تُم ۔۔۔ادیان کہتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا

امیرا کی کلائی کو اپنے مضبوط ہاتھ میں لیتا جھٹکے سے اُسے اٹھایا۔۔

امیرا جو گہری نیند میں تھی اچانک اس طرح اٹھنے پر فوراً آنکھیں کھولی تو

سامنے ہی ادیان اُسے خون آلودہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

اتنے سکون میں کیسے سو گئی تُم یہاں زبردستی میری زندگی میں اکے تُم اتنا

سکون میں کیسے ہو تمہاری زندگی جہنم کی طرح ہو گی یہ سکون اج سے تُم سے

سو فیصد دور ہو گا اب تک ویسے ہی تیار ہو کر بیٹھی ہو کیوں ؟؟میرا انتظار کر

رہی تھی ؟اور تمھیں سچ میں لگا کے میں اکے تمہاری شکل پیار سے دے کھونگا

؟؟ادیان اُسکے چہرے پر گرایا تھا

جب کے امیرا کی آنکھوں میں تو انسوں تیزی سے انا شروع ہو گئے

تھے۔۔۔۔

جاؤ چینج کرو اسے۔۔۔ادیان نے اُسکا ہاتھ تیزی سے چھوڑا جس پر امیرا

دبک کر پیچھے ہوئی۔۔۔

سنائی نہیں ایا چینج کرو۔۔۔اُسے ایسے ہی کھڑا روتا دیکھ ادیان دھاڑا تھا جس پر امیرا فوراً چینگینگ روم میں بند ہو گئی۔۔۔دروازہ بند کرتی دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی اُسے شدت سے رونا ارہا تھا۔۔۔

کئی دیر بیٹھی روتی رہی پھر اپنے انسوں صاف کرتی کپڑے چینج اور فریش ہوتی باہر نِکلی۔۔۔۔

باہر نکل کے دیکھا جہاں سامنے ہی ادیان بیڈ پر آنکھیں مندے لیٹ چکا تھا

۔۔۔

امیرا نے بیڈ کی جانب قدم بڑھانا شروع کیے جب ادیان کی آواز پر قدم رکے

۔۔۔۔۔۔

کافی لاؤ بنا کر۔۔۔ادیان سرد لہجے میں بولا جب کے آنکھیں اب بھی بند تھی

ا۔اس ت۔ٹائم ؟؟۔۔۔امیرا نے انسوں صاف کرتے بولا کیونکہ رات کے ڈھائی بجنے والے تھا

آئندہ فضول سوال مت کرنا جتنا بولا اتنا کرو۔۔۔ادیان کا لہجہ انتہا کی حد تک سنجیدہ تھا امیرا تو کانپ رہی تھی کانپتے وجود کے ساتھ امیرا چھوٹے چھوٹے قدم لیتی باہر کی جانب بڑھی اُسے رات میں اس طرح اکیلے بہت ڈر لگتا تھا ہر جگہ خاموشی تھی بس جگنو کی اتی آوازیں اُسے ڈرا رہی تھی امیرا نے ایسے تیسے کافی بنائی لیکن انسوں اُسکے اب تک تیزی سے نکل رہے تھے۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھولتی امیرا اندر داخل ہوئی۔۔۔ادیان اب بھی اسی طرح لیٹا تھا۔۔

امیرا قریب جاتی بیڈ کے پاس جا کھڑی ہوئی۔۔

ک۔کافی۔۔۔۔امیرا نے ہلکی اواز میں کہا لیکن اگے سے ادیان کا کوئی جواب نہیں آیا

ا۔آپ کی کافی۔۔۔۔امیرا نے تھوڑا تیز آواز میں کہا لیکن ادیان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا وہ سو چکا تھا؟؟ ہاں وہ سو چُکا تھا۔

امیر انے اُسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ گہری نیندوں میں اُتر چکا تھا یہ دیکھ امیرا کو مزید رونا ایا اُس نے کافی صرف اسلیئے بنوائی تا کے امیرا کمرے سے نکل جائیں۔۔۔

امیرا کافی رکھتی روتے ہوئے بیڈ کی دوسری جانب اکے لیٹ گئی وہ کروٹ ادیان کی جانب کرتی روتے ہوئے اس ستمگر کا خوبصورت چہرہ دیکھنے لگی

۔۔۔۔۔۔۔

ایسا کیا کیا ہیں میں نے جو اتنی نفرت۔۔۔امیرا دل میں سوچ کر مزید رودی اور کب وہ روتے روتے نیند کی وادیوں میں چل دی اُسے بھی پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔۔

صبح کا اغاز ہوا۔۔۔

ازا اور ارہا بیگم باہر صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

بھابھی۔۔۔ارہا بیگم نے ازا بیگم کو پُکارا جس پر اُنہوں نے نظرِ اٹھائی

بھابھی میری بچی ادیان سے بہت پیار کرتی ہیں اتنا کے اپنی جان پر کھیل گئ اُسے پانے کے لیے لیکن آپ نے ادیان کا چہرہ دیکھا تھا ادیان نے بھائی صاحب کی وجہ سے یہ نکاح کیا ہیں اک بیوی اپنے شوہر کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ کیسے رہ سکتی ہیں میری بچی کیسے رہیگی۔۔۔ارہبا بیگم بھرای اواز میں بولی

ارہبا دیکھنا امیرا اپنے پیار سے ادیان کا دل پگھلا دے گی اُسکی آنکھوں میں ادیان کے لیے بھرپور محبت ہیں اور اک بیوی اپنے شوہر کو خود سے محبت کروا ہی لیتی ہیں اسلیئے دعا کرو کے جلدی دونوں میں سب ٹھک ہو جائے

.....۔۔۔۔ازا بیگم اُنھیں دیکھ بولی جس پر وہ اسباب میں سر ہلا گئ

امیرا کی آنکھ ادیان کے اُسے بری طرح اٹھانے پر ہوئی۔۔۔

امیرا نے اپنی آنکھیں کھولی جہاں ادیان اُسکے سر پر کھڑے اُسے خطرناک نظروں سے گھور رہا تھا۔۔

جنابِ عالیہ محترمہ اگر آپ کی نیند پوری ہو گئی ہو تو آپ اٹھینگی یا آپ کو اٹھانے کیلئے شاہی لوگ بلواؤ تاج محل سے۔۔۔۔

ادیان کے طنز سے بھرے لہجے نے امیرا کی صبح کا استقبال کیا

ا۔آپ ا۔ایسے کیوں ب۔بول رہے ہیں۔۔۔امیرا بیڈ سے اٹھ کھڑے ہوتے شرمندہ سی بولی

صبح صبح تمہارے ان فضول سوالوں کا میرے پاس جواب نہیں۔۔۔

اٹھو اور چلو باہر دوبارا ہانا اچکی بلانے۔۔۔ادیان سخت لہجے میں کہتا صوفے پر جا کے لیپٹاپ میں لگ گیا جب کے وہ ضبط سے کھڑی ادیان کو دیکھتی رہی پھر واشروم میں فریش ہونے بند ہو گئی قریب دس منٹ بعد باہر آئی تو ادیان لیپٹاپ بند کرتا کھڑا ہی ہو رہا تھا۔۔

امیرا شیشے کے سامنے جا کے تیار ہونے لگی۔۔

اگر تمہاری یہ بے معائنے تیاریاں ختم ہو جائے تو باہر تشریف لے آنا۔۔سرد لہجے میں کہتا ادیان کمرے سے نکل چکا تھا جب کے اسکی بات پر

امیرا جو تیار ہونے لگی تھی اُسے چھوڑ دوپٹہ اٹھاتی ادیان کے پیچھے چل دی۔۔۔۔

ارے آ گئے بچے۔۔۔ناشتے کی ٹیبل پر سب موجود تھے جب ازا بیگم دونوں کو آتا دیکھ بولیں۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔دونوں نے سلام کیا جس کا سب نے مشترکہ جواب دیا ارہا بیگم کو دل میں ٹھیس پہوچی تھی اپنی بیٹی کو دیکھ جسکا شادی کے بعد پہلا دن تھا جس میں وہ بلکل تیار نہیں ہوئی تھی وہ کہیں سے بھی نئی دولہن نہیں لگ رہی تھی چہرے پر مسکراہٹ سجانے کی اُسکی بے جاں کوشش ارہا بیگم صاف دیکھ پا رہی تھی دیکھ تو ازا بیگم نے بھی لیا تھا یہ سب لیکن وہ بھی فلحال سب کے سامنے کچھ نہیں بولی

ناشتے کے بعد احسن اور تابر صحاب آفس کیلیئے نکل چکے تھے جب کے ادیان اور دارم آفس جانے کیلیئے ریڈی ہونے اپنے اپنے کمروں میں چل دیئے تھے

--

امیرا ابھی ادیان کے پیچھے آئی تھی کے کہی کسی چیز کی ادیان کو ضرورت نا ہو

۔۔۔۔

ادیان بال بنا رہا تھا جب کے امیرا بیڈ کے پاس کھڑی تھی ادیان آج آفس نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ وہ امیرا کو اچھی طرح سے سبق سکھانے والا تھا لیکن اُس کی ضروری میٹنگ تھی اسلئے وہ جا رہا تھا۔۔۔

امیرا نے بڑی ہمت سے آگے بڑھتے بیڈ پر پڑا کوٹ اٹھاتے ادیان کے قریب جا کے اُس کے اگے بڑھایا۔۔ادیان جو خود پر پرفیوم چھّڑک رہا تھا اسکے کوٹ دینے پر جیسے اسکے تن بدن پر آگ لگی تھی۔۔

کیا ثابت کرنا چہا رہی ہو یہ سب کر کے کے تم میری بیوی ہو؟؟ اپنا کوٹ کھینچتا ادیان اُسکے چہرے پر چیخا

سمجھنا نہیں میں آپ کی بیوی ہی ہُوں۔۔۔ بڑی مشکل سے ادیان کی دھاڑ سے سنبھلتی امیرا نے بولا اُسے مضبوط ہونا تھا کیونکہ ادیان کی نفرت جھیلنے کیلئے اُسے طاقت چاہئے تھی اور ادیان کو خود سے محبت کرانے کے لیے امیرا

کو مضبوط ہونا تھا تا کے وہ ادیان کے سامنے بول سکے جیسے ابھی وہ بول رہی تھی۔۔

جب کے اس کے جواب پر ادیان کا غصّہ مزید بڑھا تھا۔۔

ادیان نے بے دردی سے اسکی کلائی پکڑی امیرا کا زخم جو دو دن میں تھوڑا بہتر ہوا تھا اچانک ادیان کے طاقت سے پکڑتے پر ایک دم تازہ ہوتا تکلیف دینے لگا۔۔

اہہ۔۔۔امیرا کی درد سے اہ نکلی

د۔درد ہو رہا ہیں۔۔۔درد اتنا تھا وہ اپنے آنسوں نہیں روک پائی

او تمہارے عشق کا بخار اتر رہا ہے اتنی جلدی افسوس لیکن ابھی تو رکو یہ کچھ نہیں ہیں ابھی اس سے کئی زدہ تکلیف برداشت کرنی ہیں ابھی تو بہت تڑپنا ہیں تمہیں امیرا شاہ پل پل تڑپنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔۔۔

ادیان مزید اُس کی کلائی پر گرفت سخت کرتا بولا

میرا عشق کبھی کم نہیں ہو گا میں بھی دیکھتی ہُوں آپ کہاتک مجھے تکلیف دیتے ہیں آپ سے جتنا ہو سکتا ہیں مجھے تکلیف دیں لیکن اک دن آئیگا جب آپ مجھ سے محبت کرینگے اور میں وہ دن ضرور لاونگی۔۔۔بنا اپنی کلائی چھڑوائے وہ ادیان کی آنکھوں میں دیکھ بولی

بکواس بند کرو اپنی بہت زبان چل رہی ہیں کچھ دن میں جب تمہاری عقل ٹھکانے آئیگی تب پتہ چلے گا اتنی تکلیف دونگا کے برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔۔۔ادیان غصے سے اسکا چہرہ اپنے ہاتھ میں جکڑ کر بولا جب کے ادیان کی سخت گرفت سے امیرا کو تکلف ہو رہی تھی لیکن وہ سفاک بنی کھڑی ادیان کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں امیرا کیلئے شدید غصّہ شدید نفرت تھی۔۔۔ادیان اُسے اک جھٹکے سے چھوڑتا اپنا کوٹ اٹھاے باہر کی جانب بڑھ گیا جب کے اُسکے جھٹکے سے چھوڑنے پر امیرا گرتے گرتے بچی

۔۔۔۔

وہ آنسوں جو وہ ادیان کے سامنے بلکل ضبط کرے اُس کی بات کا جواب دے رہی تھی وہ اب تیزی سے آرہے تھے اُس نے سوچ لیا تھا وہ ادیان کے سامنے اب نہیں رویگی کیونکہ اُسے اپنی محبت کو حاصل کرنا تھا اُسکے لیے اُسے ادیان کے سامنے کھڑا ہونا لازمی تھا۔۔

وہ ادیان سے عشق کرتی تھی اُس کا خدا گواہ تھا کے امیرا کی محبت دل و جان سے کی گئی تھی۔۔۔

امیرا کی کلائی جو ادیان کے طاقت سے پکڑنے پر اب جم کے خون برسا رہی تھی امیرا نے کلائی دیکھی پھر اپنے آنسوں بے دردی سے صاف کرتی کلائی پر لگے زخم کی ڈریسنگ کرنے لگی۔۔

کب تک کرینگے نفرت دیکھیے گا اک دن آئیگا جب میں اپنی محبت سے آپ کے دل میں محبت پیدا کرونگی۔۔۔

اپنی کلائی کو دیکھ امیرا ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔۔

امیرا باہر آئی تو ازا اور ارہا بیگم باہر صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

امیرا اُن کے پاس جا کے بیٹھ گئی اپنے چہرے پر پھر سے مسکراہٹ کا پردہ وہ لگا چکی تھی۔۔۔

امیر امیرے بچے تم روئی ہو؟؟ امیرا کی سوجی آنکھیں دیکھ ازابیگم بولی

نہیں بڑی مما وہ دراصل رات نیند ٹھک سے پوری نہیں ہوئی۔۔۔ وہ بہانہ بناتے مسکرا کر بولی

امیر امیری بچی ہم تم سے اک بات پوچھنا چاہتے ہیں۔۔۔ ارہا بیگم اُسے خود سے لگاتی بولی

جی مما۔۔۔ پوچھے

بیٹا ہم تمہاری ماں ہیں اسلئے ایسا سوال کر رہے ہیں غلط مت سمجھنا کیا کل رات تمہارے اور ادیان کے بیچ۔۔۔ ارہا بیگم بول رہی تھی جب امیرا نے بات کاٹی

مما پلز۔۔۔ اتنا کہتی امیرا اٹھ کھڑی ہوئی ضبط سے آنکھیں لال ہو رہی تھی

وہ اٹھ کر کمرے میں جاتی بند ہوئی ضبط توڑتے اک بار پھر شدت سے رو دی

۔۔۔جب کے پیچھے ارہبا اور رازا بیگم کی آنکھیں امیرا کی حالت دیکھ نم ہو چکی تھی۔۔۔

اہانا اس وقت کمرے میں تھی جب اُس کا فون بجا۔۔

اہانا نے بیڈ کی جانب جاتے اپنا فون اٹھایا

فون پر جگمگاتا نام دیکھ اہانا بے ساختہ مسکرا دی

اور جلدی سے فون کان سے لگایا۔۔۔

السلام علیکم۔۔اہانا نے سلام کیا

وعلیکم السلام کیا بات ہیں بیگم بڑی جلدی کول اٹھالی کیا انتظار میں تھی میری کول کے۔۔۔دارم شرارت سے بولا

ن۔نہیں آ۔ایسا تو کچھ نہیں ہیں۔۔۔اہانا ہڑ بڑاتے ہوئی بولی

ہمم تو پھر کیسا ہیں؟؟دارم کا لہجہ اب بھی شرارت سے بھرا تھا

ا۔آپ تنگ نہ کرے بولیں کیا بات کرنی تھی۔۔۔

ہمم رات تیار رہنا رات ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں۔۔۔۔دارم نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاے پر سکونی سے کہا

لیکن کیوں جانا ہیں شاپنگ پر؟؟اہانا نے سوچتے ہوئے بولا

پتنگ اڑانے۔۔۔۔دارم کے جواب پر اہانا سوچ میں پڑھ گئ

لیکن دارم پتنگ تو گھر پر اڑا سکتے ہیں اُسکے لیے وہاں جانے کی کیا ضرورت ہیں۔۔۔۔

اہانا کی بات پر دارم کا دل کیا کے وہ اپنا سر پیٹ لے

اہانا تم چپ کر کے شام ریڈی رہنا ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں اور اگر تم مجھے تیار نہ ملی تو سوچ لینا اپنا انجام۔۔۔۔دارم سنجیدگی سے کہتا کول کٹ کر گیا

چلو جی پھر سے غصے والے دارم شاہ بن گئے یہ۔۔۔دارم کی سنجیدگی سے بولنے پر اہانا بند فون کو دیکھ بولی۔۔۔۔

مما۔۔۔اہانا باہر آئی جس پر ازابیگم نے اُسے دیکھا

مما دارم رات پر شاپنگ پر لے جانے کا بول رہے جاؤں نہ میں؟؟؟

بیٹا شوہر ہیں تمہارا تمہیں پوچھنے کی ضرورت نہیں ہیں وہ کہیں بھی تمہیں لے جا سکتا ہیں اور رہی بات بتانے کی تو دارم صبح ہی اس چیز کا بتا چکا ہیں۔۔۔ازا بیگم مسکرا کر بولی جب کے ارہبا بیگم نے بھی مسکرا کر اہانا کو دیکھا جس پر وہ اسباب میں سر ہلاتی جلدی سے اندر بھاگی جس طرح ازا اور ارہبا بیگم اُسکے سوال۔پر مسکرا رہی تھی اہانا کو شرم آ رہی تھی اسلئے وہ جلدی سے وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔۔

دن گزرتا گیا رات میں ادیان اندر داخل ہوا روز معمول کی طرح سب ہول میں بیٹھے تھے جب کے دارم بھی ابھی ہی آیا تھا۔۔

السلام علیکم۔۔۔ادیان کے سلام پر سب نے مشترکہ جواب دیا

ادیان ابھی صوفے پر بیٹھا تھا کے اتنے میں ادیان کا فون بجا۔۔۔

ادیان نے فون کان سے لگایا۔۔۔

وعلیکم السلام کیسا ہے تُو۔۔ادیان کے چہرے پر اک دم مسکراہٹ آئی تھی

کب آ رہا ہیں۔۔۔؟؟

ٹھک ہے ہم سب انتظار کرینگے۔۔۔۔ادیان نے مسکرا کر کول کاٹی اس وقت سب ادیان کی جانب متوجہ تھے جب بھی ادیان مسکراتا تھا اسکا مطلب کوئی بہت اہم بات ہوتی تھی جب کے امیرا تو حسرت سے اپنے شوہر کی مسکراہٹ دیکھ رہی تھی جو اپنی مسکراہٹ میں ہمیشہ کنجوسی کرتا تھا لیکن وہ کتنا خوبصورت لگ رہا تھا مسکراتے ہوئے امیرا نے دل میں اپنے شوہر کی مسکراہٹ کو سراہا۔۔۔

خوش لگ رہے ہو ادیان بیٹا ہمیں بھی بتاؤ۔۔۔تابر صاحب ادیان کو دیکھ بولیں

بات ہی ایسی ہیں بابا آپ لوگ سینگے تو ایسے ہی خوش ہونگے۔۔۔۔

ہم پھر تو جلدی سے بتاؤ۔۔۔سب مکمل طور پر بات کو جاننے کیلئے شدّت سے انتظار میں تھے

ادیان نے سب کے چہرے دیکھے پھر بے اختیار وہ ہنس پڑا۔۔

آہل آرہاہیں کل پاکستان۔۔۔۔ادیان کی بات پر سب کے چہرے کھل اٹھے
۔۔
اللہ کا شکر مجھے بہت یاد آرہی تھی میرے بچے کی۔۔۔۔۔۔ازا بیگم یک دم نم آنکھیں لیے بولی
ماشاءاللہ کیا خوب خبر سنائی ہے ادیان یہ تو بہت اچھی بات ہیں کل بہت اچھی طرح استقبال کرینگے ہم آہل کا۔۔۔احسن صاحب خوشی سے بولیں
کیا آہل بھائی آرہے سچ میں۔۔۔سادان خوشی سے چیخا تھا جس پر ادیان نے اسباب میں سر ہلایا۔۔
بس اک دن اور پھر اپنے پاس ہو گا ہمارا یار۔۔دارم مسکرا کر بولا
پھر ٹھک ہیں کل آہل کا اچھا سا استقبال کرنے کی تیاریاں کرتے ہے۔۔۔۔تابر صاحب مسکرا کر بولیں۔۔۔۔
آج سے سترہ سال پہلے تابر اور احسن صاحب کے اک بہت بہترین دوست عالم صاحب تھے دوست کم بھائی زدہ سمجھتے تھے تابر اور احسن صاحب انہیں

وہ لوگ بچپن سے لے کر اب تک ساتھ تھے عالم صاحب کا ایک بیٹا جس کا نام آہل تھا آہل کی ماں آہل کے دنیا میں اتے ہی اس دنیا سے رخصت ہو چکی تھی اک رات عالم صاحب گھر کی طرح روانہ تھے جب اُن کی گاڑی کی ٹکر بری طرح کسی دوسری گاڑی سے جا ہوئی دونوں گاڑیوں کا حشر برا ہو چکا تھا عالم صاحب کو ہاسپٹل لے کر جایا گیا تابر اور احسن صاحب کو جیسے خبر ملی وہ لوگ فوراً ہسپتال پہوچ چکے تھے۔۔۔

لیکن عالم صاحب کی حالت بہت نازک تھی بچنے کے آثار بلکل نہیں تھے

۔۔۔

عالم صاحب نے اپنی آخری سانسیں لیتے ہوئے اپنے بیٹے کو تابر صاحب کو سونپا اس وقت احسن صاحب ڈاکٹر سے بات کر رہے تھے اُس دوران صرف تابر صاحب ہی اُنکے پاس موجود تھے اسلئے اُنہونے اپنے بطر کو تابر صاحب کو سونپ دیا۔۔۔

جس پر تابر صاحب نے اُسے قبول کیا۔۔ لیکن وہ مسلسل عالم صاحب کو تسلی دے رہے تھے کے انہیں کچھ نہیں ہو گا لیکن عالم صاحب جانتے تھے وہ اپنی آخری سانسیں لے رہے تھے پھر اُسکے کچھ ہی دیر بعد عالم صاحب اپنی زندگی ہار گئے۔۔۔۔

ڈاکٹر کی لاکھ کوشش کے بعد بھی عالم صاحب نہیں بچ پائے۔۔۔

احسن اور تابر صاحب کو لگا انکا بھائی چھن گیا ہو بچپن کی دوستی یہاں تک تھی اب وہ ختم ہو چکی تھی۔۔۔

اُسکے بعد سے آہل کو شاہ ویلا میں لایا گیا

اس وقت آہل نو سال کا تھا اور ادیان دارم بھی اتنے کے ہی تھے اسلئے تینوں کی آپس میں ہم عمر ہونے کی وجہ سے بہت دوستی ہو چکی تھی آہل سے سب گھر والوں کو اتنا لگاؤ ہو چکا تھا کے سب کو وہ اپنا گھر کا فرد اپنا سگا بیٹا لگنے لگا آہل ازا بیگم کو مما اور تابر صاحب کو بابا کہتا تھا جب کے ارہبا اور احسن صاحب کو چھوٹے بابا اور چھوٹی مما

شروع میں آہل نے اپنے باپ کو بہت یاد کیا لیکن پھر اس گھر کے پیار نے اُسے اس گھر کا عادی بنا دیا آہل کی ہر خواہش اس گھر کے بچوں کی طرح پوری کی جارہی تھی اب یہ گھر اور اس گھر کے لوگ اسکے اپنے تھے۔۔۔

آہل کو پڑھائی کا بہت شوق تھا اسلئے وہ بھی پڑھنے کیلئے لندن چل دیا آج آہل شاہ اک کامیاب ڈاکٹر تھا۔۔

ادیان کے امریکہ جانے سے اک سال پہلے ہی آہل لندن گیا تھا اور کل وہ واپس آرہا تھا اس دوران سب نے اپنے آہل کو بہت یاد کیا حالانکہ روز فون پر بات ہوتی تھی لیکن سامنے سے دیکھنے کیلئے سب تڑپ رہے تھے اور یہی چیز آہل کے ساتھ بھی تھی وہ اپنے گھر والوں سے ملنے کیلئے بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔۔

ادیان کے امریکہ جانے سے ٹھک آٹھ مہینے پہلے آہل لندن جاچکا تھا اُسکے لیے اپنے گھر والو سے دور رہنا مشکل تھا کیونکہ اُسے عادت ہوچکی تھی لیکن پھر کچھ بن کر اپنے ماں باپ کو فخر محسوس بھی تو کرانا تھا۔ڈاکٹر کی اک اچھی

-پڑھائی کیلیئے آہل کا لندن جانا ضروری تھا ورنہ وہ کبھی اپنے گھر سے دور نا جاتا

دارم نے ادیان کو دیکھا بے ساختہ ادیان کی نظر بھی دارم پر گئی لیکن پھر دونوں بے اختیار نظر جھکا گئے جب کے یہ چیز اہانا نے بخوبی دیکھی تھی۔۔۔

بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہیں آئینگے۔۔۔اہانا اٹھ کر بولی جس پر ادیان بھی سر ہلاتا کھڑا ہوا دونوں باہر کی جانب بڑھے جب کے اہانا نے میسیج کر کے دارم کو بھی وہی بلایا۔۔

اب سین یہ تھا سامنے دونوں کرسیوں پر ادیان اور دارم جب کے اُنکے سامنے والی کرسی پر بیٹھی اہانا دونوں کو گھور رہی تھی۔۔جب کے وہ دونوں اہانا کی نظروں سے کنفیوز ادھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔۔

بھائی اور دارم آپ دونوں اک دوسرے سے بات کیوں نہیں کر رہے دیکھے جو بھی ہوا پچھلے دنوں اُس میں آپ لوگ اپنی دوستی کو تو بیچ میں نا لاے زندگی میں اچھ نیچ ہوتی ہیں اسکا مطلب یہ تو نہیں کے ہم دوسرے رشتے کی غلط

فہمیاں لے کر اپنی دوستی خراب کر لیں آپ لوگ دوست اک ساتھ ہنستے مسکراتے اچھے لگتے یہ پچھلے چوبیس گھنٹے آپ لوگ ایسے اک دوسرے سے نظر چرا رہے ہیں جیسے آپ لوگ مجرم ہو میں جانتی ہوں آپ دونوں اک دوسرے سے اور اپنی دوستی سے بہت پیار کرتے ہیں تو پلز گھر کے مسئلوں کیلئے اپنی دوستی خراب نہ کرے کل آہل بھائی بھی آرہے ہیں کیا سوچے گے وہ پلز آپ دونوں کو میری قسم واپس دوستی کر لیں۔۔

ساری باتیں سنجیدگی سے کہتے اہانا آخری بات پر معصومیت سے بولی جس پر بے اختیار ادیان اور دارم ہنس پڑے۔

ہنسے اور پھسے چلے شاباش دونوں گلے مل کر دوستی کرے۔۔۔اہانا مسکرا کر بولی جس پر اُن دونوں نے مسکرا کر اک دوسرے کو دیکھا پھر مسکرا کر گلے لگے۔۔

یہ دیکھ اہانا نے سکون کا سانس لیا

اندر داخل ہوتے ادیان فریش ہونے کیلئے کمرے میں چل دیا صوفے پر باتوں کے دوران ادیان نے اک بار بھی امیرا کو نہیں دیکھا اور یہ چیز امیرا کو بہت تکلیف دے چکی تھی ۔۔۔۔۔۔

میں فریش ہو کے آرہا ہوں تم تیار رہو شاپنگ پر جانے کیلئے ۔۔۔۔۔ دارم اہانا کو کہتا فریش ہونے چل دیا جس پر اہانا بھی اسباب میں سر ہلاتی اپنی شول لینے اندر کو بڑھی ۔۔

ادیان تولیے سے اپنے بال رگڑتا واشروم سے نکلا جب نظر سامنے بیڈ پر بیٹھی امیرا پر پڑی اُسے دیکھتے ہی ادیان کے ماتھے پر بل پر واضح ہونے لگے

۔۔۔۔۔۔۔۔

ادیان شیشے کے سامنے جاتے اپنے بال ڈرائی کرنے لگا ۔۔۔۔

ک۔ کھانا ل۔ لاوں آپکے لیے ۔۔۔۔ امیرا نے ہمت سے بولا

تم زہر لا دو مجھے تاکہ وہ کھا کر مجھے تم سے چھٹکارا مل جائے ۔۔ ادیان کی بات پر امیرا نے کرب سے اپنے آنسوں ضبط کیے

اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو اللہ میری عمر بھی آپ کو لگا دے۔۔۔امیرا نے تڑپ کر کہا وہ ادیان کی بات پر تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔

اپنی یہ دوگلی باتیں اپنے پاس رکھو یہ فضول فلمی باتیں میرے سامنے مت بولا کرو کوئی کسی کیلیئے نہیں مرتا تم نے بھی جو یہ قدم اٹھایا تھا یہ صرف تمہاری بے وقوفی تھی۔۔۔ادیان کا لہجہ امیرا کو زخمی کر رہا تھا

نہیں میں آپ کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہُوں کیونکہ میں آپ کے ساتھ جینا چاہتی ہوں۔۔۔۔امیرا نے آگے بڑھتے بھرائی آواز میں کہا

اوریلی تم میرے لیے کچھ بھی کر سکتی ہو؟؟ادیان آگے بڑھتے امیرا کو دیکھ بولا

جس پر امیرا نے فوراً اسباب میں سر ہلایا آنسوں تو جیسے برسنے کیلیئے بے تاب تھے لیکن وہ اُنھیں باہر انے نہیں دے رہی تھی وہ ادیان کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

تو پھر ٹھک ہے اس جمع دینے والی سردی میں ساری رات باہر رہو

۔۔۔۔ادیان نے امیرا کا ہاتھ پکڑا اور اُسے کمرے میں بنی بالکنی کے پاس اکے جھٹکے چھوڑا۔۔۔۔۔۔

ا۔ادیان ی۔یہاں بہت سردی ہیں۔۔۔دسمبر کی چھت پھاڑ سردی میں امیرا کی ابھی سے کلفی جم رہی تھی۔۔۔

ابھی تو تم نے کہا تم میرے لیے کچھ بھی کر سکتی ہو اسلیئے میں چاہتا ہوں تم میرے لیے مرو۔۔۔

ل۔لیکن اب میں مرنا نہیں چاہتی م۔مجھے آپ ک۔کے ساتھ زندگی جینا چاہتی ہوں۔۔۔امیرا نے آگے بڑھتے ادیان کا ہاتھ پکڑ کر تڑپ سے کہا

پہلے میرے لئے یہ رات تو گزار کر دیکھاو۔۔۔ادیان اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے کھینچتا سرد لہجے میں بولا اور ساتھ بالکنی کا شیشے سے بنا دروازہ بند کرتا کمرے میں اکے بیڈ پر تقریباً گرنے کے انداز لیٹا اور آنکھیں بند کر گیا۔۔

جب کے امیرا کے رکے ہوئے آنسوں اب بے تابی سے گر رہے تھے۔۔۔

ک۔کب تک ا۔آپ مجھ سے نفرت کرینگے مجھے آپ کا پیار کیا کبھی نہیں ملے گا؟؟ کونے پر نیچے بیٹھتی امیرا روتے ہوئے بولی باہر آواز بلکل نہیں آرہے تھی کیونکہ شیشے کے دروازے سے آواز باہر بلکل نہیں اتی تھی امیرا ہلکے سے سوٹ میں ملبوس تھی دوپٹہ اس سردی کو قابو کرنے کیلیئے چٹکی برابر کام کررہا تھا امیرا کپکپارہی تھی

آنسوں بھی بہت جلدی جلدی سردی کی وجہ سے خشک پڑھ رہے تھے

چلے۔۔۔اہانا دارم کے پاس آبولی جو ہول میں کھڑے موبائل میں مصروف تھا یقیناً وہ اہانا کا انتظار کررہا تھا۔۔

ہمم آجاؤ۔۔۔دارم نے فون رکھتے کہا جس پر دونوں نے باہر گاڑی کی جانب قدم بھڑاے۔۔

بیگم کچھ بولو گی یا پورے راستے خاموش رہنا ہیں۔۔۔ گاڑی میں اہانا کو خاموش دیکھ دارم اُسے دیکھ بولا اہانا جو نیچے نظر کیے بیٹھی تھی جب دارم کی بات پر اُسے دیکھا

ک۔ کیا بولوں۔۔۔

کچھ بھی بول سکتی ہو تم اچھا یہ بتاؤ تمہاری پڑھای کیسی جا رہی ہیں۔۔اک مہینے بعد پیپرز ہیں کیا چل رہا ہے ؟؟ دارم کی بات پر اہانا نے بڑی بڑی نظر کیے اُسے دیکھا

ا۔ آپکو کیسے پتہ کے میرے پیپرز اک مہینے بعد ہیں۔۔

بیگم تمہارے بارے میں سب کچھ پتہ ہیں مجھے۔۔۔یہ سب چھوڑو جو میں پوچھ رہا وہ بتاؤ۔۔

و۔وہ۔۔۔۔

کیا وہ؟؟؟

و۔وہ میں نکاح کے بعد سے یونیورسٹی نہیں گئی۔۔۔اہانا نے نظر نیچے کیے

جواب دیا

کیا مطلب یعنی اک ہفتے سے گئی ہی نہیں پیپرز سر پر ہیں اور تم چھٹیاں کر رہی

ہو۔۔۔دارم سنجیدگی سے بولا اہانا جو سمجھ رہی تھی کے شاید نکاح کے بعد وہ

اپنی پڑھائی آگے نہیں کر سکے گی شاید دارم اجازت نہ دیں دارم کی بات پر وہ

حیرانیت سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا ایسے کیا دیکھ رہی ہو سیریس ہو جاؤ پڑھائی کو لے کر کل سے تم اور امیرا

یونیورسٹی جا رہے ہو اور خبردار جو تم نے اب چھٹی کی۔۔۔۔دارم اب بھی

سنجیدگی سے سامنے دیکھ گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔۔

ابھی آگے بات ہوتی کے اک شاپنگ مول کے آگے دارم نے گاڑی روکی

۔۔۔

دونوں نے گاڑی سے اترتے اندر کی جانب قدم بڑھائے

د۔دارم ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔مول میں داخل ہوتے وقت اہانا نے پوچھا

بتایا تو تھا صبح کے پتنگ اڑانے۔۔۔دارم نے یاد دلایا

دارم آپ کیوں مذاق کر رہے ہیں بتائے نہ ہم کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔

بیگم مول شاپنگ کرنے اتے ہیں تو ہم بھی وہی کرنے آئے ہیں۔۔۔۔دارم اُسے دیکھ بولا

کیا لینا ہیں آپکو؟؟

مجھے نہیں لینا کچھ میں تمھیں شاپنگ کرانے آیا ہُوں۔۔۔۔دونوں کے قدم آگے کی جانب بڑھ رہے تھے جب دارم اہانا کے سوالوں کا جواب دے رہا تھا

ل۔لیکن مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔۔

ششش۔۔جانتا ہوں لیکن اب تم پھر سے ہر چیز کی شاپنگ کرو بلکہ میں بھی تمہارے لیے کپڑے پسند کرونگا آؤاِدھر چلے۔۔درام اک بڑی سی کپڑوں کی شوپ میں اہانا کو لیے چل دیا

یہ بتاؤیہ کیسا ہے۔۔۔دارم اک سوٹ کو دیکھ بولا

ا۔اچھا ہیں۔۔۔اہانا جو نیچے نظر جھکائے بیٹھی تھی دھیمی آواز میں بولی

کیا ہو گیا ہیں بیوی ایسا ریکٹ کیوں کر رہی ہو؟ بتاؤ تو سہی کیسا ہے۔۔۔اُسے اس طرح خاموش دیکھ دارم خفگی سے بولا

ن۔نہیں دارم ایسا نہیں وہ بس۔۔۔دارم کو خاموش دیکھ اہانا فوراً بولی

پھر کیسا ہیں تم ایسے بیٹھی ہو جیسے تم اپنے شوہر کے ساتھ نہیں کسی اور کے ساتھ آئی ہو۔۔۔دارم کو واقعی یہ چیز بری لگ رہی تھی

ن۔نہیں دارم آئی ایم سوری میرا مقصد آپ کو ناراض کرنا نہیں تھا بس ۔۔۔بس مجھے شرم آرہی۔۔۔آخری بات کہتے کہتے اہانا چہرہ جھکا گئی جب کے اس کے ایسے کرنے پر اک مسکراہٹ نے دارم شاہ کے لب چھوئے تھے۔۔۔

شرم کس چیز کی؟؟؟دارم فوراً اپنا چہرا سنجیدہ کیے بولا

و۔وہ۔۔۔

اچھا چھوڑو اب میں تمہیں خاموش نہ دیکھو میں تمہارا شوہر ہُوں اور میاں بیوی میں شرم نام کی کوئی چیز ایگزٹ ہی نہیں کرتی تو خبر دار جو تم اب شرمائی۔۔۔دارم نے کہتے اسکا دھیان واپس کپڑوں کی جانب کیا جس پر اہانا اپنی شرم سائڈ کرتی اب کپڑے حق سے دیکھنے لگی دارم کی بات اُسکے ذہن میں گھس چکی تھی وہ شوہر تھا اسکا اہانا نے اپنی پسند کی چیزیں لی اور یہ دیکھ دارم بہت خوش تھا۔۔

شاپنگ کے بعد دونوں اس وقت کھانے کیلئے ریسٹورانٹ میں بیٹھے تھے۔۔

آئسکریم کھاؤ گی۔۔۔کھانے کے بعد دارم اہانا کو دیکھ بولا آئسکریم پر اہانا نے زور و شور سے اسباب میں سر ہلایا جس پر دارم نے مسکرا کر آئسکریم کا آرڈر دیا۔۔۔

چلے۔۔

ہمم چلو۔۔۔کھانا کھانے کے بعد دونوں نے ساتھ قدم گاڑی کی جانب بڑھائے

اہانا خوش تھی اُسکے لیے یہ یادگار وقت تھا جو اُس نے اپنے محرم کے ساتھ گزارا تھا

دارم اور اہانا کی باتیں گاڑی میں بھی جاری تھی جب اچانک دارم کی گاڑی کے سامنے اک لڑکی بھاگتی ہوئی دکھائی دی اُس کی حالت بہت خراب تھی وہ نا ادھر دیکھ رہی تھی نہ اُدھر بس سیدھا بھاگ رہی تھی ابھی دارم بریک لگاتا کے وہ لڑکی گاڑی سے آلگی اور ایک دم گاڑی کے ساتھ لگتی تھوڑا دور جا گری ۔۔

دارم نے گاڑی روکی دونوں گاڑی سے نکل کر باہر نکلے دارم نے سامنے اُس جگہ دیکھا جہاں سے لڑکی بھاگتی ہوئی آرہی تھی اُسی جگہ سے دو لڑکے پیچھے بھاگ کر آرہے تھے جب اُنہوں نے اُس لڑکی کے پاس دارم اور اہانا کو دیکھا تو وہ اُلٹے قدم واپس بھاگ چکے تھے جب کے اُن لڑکوں کو دارم دیکھ چکا تھا

اس لڑکی کو جلد ہی ہاسپٹل لے جایا گیا۔۔

باہر دارم اور اہانا کھڑے انتظار میں تھے جب ڈاکٹر باہر آیا۔۔

پیشنٹ ٹھک ہیں زدہ چھوٹ نہیں آئی لیکن انکے پاؤں ہاتھ زخمی ہیں یہ گاڑی ایکسڈنٹ کی وجہ سے نہیں ہیں ایسا لگ رہا ہے کوئی خروچ جیسے کے کسی نوکیلی چیز کی انکے ہاتھ پر ہو اور پاؤں دیکھ ایسا لگ تھا ہیں جیسے یہ کافی دیر سے لگاتار بھاگ رہی ہو جیسے پتھر چھبنے کے نشان لگ رہے ہیں ہم نے انہیں انجکشن لگا دیا ہیں آپ لوگ مل سکتے ہے۔۔۔۔ڈاکٹر کہتا آگے کو بڑھ گیا جب پیچھے دارم اور اہانا نے اندر کی جانب قدم اٹھائیں۔۔

وہ لڑکی ہاسپٹل کے بیڈ پر بیٹھی تھی بال اُسکے بے ترتیبی سے پھیلے تھے اسکا چہرہ لال سرخ ہو رہا تھا وہ اک شال سے خود کو ڈھانپے ہوئے تھی اُسکے ہونٹ کے قریب خون کے نشان تھے وہ لڑکی نیچے اپنے ہاتھوں پر نظر جمائے بیٹھی تھی

السلام علیکم۔۔۔اہانا نے سلام کیا جس پر اُس لڑکی نے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا یہ لڑکی نہایت خوبصورت تھی اُس کی بدامی آنکھیں سرخ تھی چہرے پر خوف نے اپنا بسیرا کر رکھا تھا۔۔

کیسی ہیں آپ ۔۔۔اُسے خاموش دیکھ پھر کہا

ک۔ کون ہ۔ ہیں ا۔ آپ لوگ ۔۔۔ لڑکی نے ڈر سے پوچھا

دیکھے آپ ڈرے نہیں ہم ہی آپکو ہاسپٹل لے کر آئے ہیں آپکا ایکسڈنٹ ہوا تھا ہماری گاڑی سے آپ بتائیں اپنا گھر ہم آپکو چھوڑ دیتے ہے ۔۔۔ دارم

اُسے ڈرتا دیکھ بولا

م۔ میرا گھر۔۔۔۔ اتنا کہتی وہ رونے لگی۔۔

آپ روئے نہیں پلز ہمیں بتائیں آپکا گھر کہا ہیں ہم آپکو باحفاظت چھوڑ دینگے۔۔۔اہانا اُس کے قریب جاتی بولی

میرا کوئی گھر نہیں۔۔۔۔وہ اتنا کہتی پھر رونے لگی

آپ خاموش ہو جائیں پلز۔۔۔۔کافی دیر اُس لڑکی کو چپ کرانے کے بعد

اب وہ لڑکی خاموشی سے بیٹھی تھی

اب بتائیں کیا ہوا تھا آپکے ساتھ اور اپ کا گھر کیوں نہیں ۔۔۔اہانا نے آرام سے پوچھا

میرے باپ کے جانے کے بعد میں اور میری ماں اکیلے رہتے تھے ہم لوگ اپنے تایا کے گھر میں رہ رہے تھے تایا کے دونوں بیٹے صحیح نہیں ہے میری ماں ہمیشہ اُن سے مجھے بچاتی تھی لیکن اک ہفتہ میری ماں مجھے چھوڑ کر چلی گئی

اور آج رات ابھی جب میں کمرے میں تھی تو وہ لوگ اندر کمرے میں گھس گئے اُن کی غلاظت بھری آنکھیں دیکھ مجھے خوف آرہا تھا میں اپنی جان بچا کر وہاں سے نکلی لیکن وہ میرا پیچھا کر رہے تھے میں بھاگتی رہی بیچ میں اک پتھر سے ٹکر لگتے میں منہ کے بل گری جس سے یہاں زخم ہوئے۔۔۔اسکا اشارہ اپنے لبوں کے پاس تھا جہاں خون جمع تھا۔۔۔

اور میں بھاگتی رہی اُن درندوں سے خود کو بچانے کیلئے اور جب روڈ پر پہنچی تو آپکی گاڑی سے ٹکر ہوئی لیکن میں اب کہا جاؤنگی میرا تو ٹھکانہ ہی نہیں ہیں کوئی۔۔۔وہ پھر پھوٹ کر رودی

آپ ہمارے ساتھ چلے آپ پریشان نہ ہو ہمارے گھر میں آپ محفوظ رہینگی۔۔۔اُس کی زندگی کی تلخیاں سن اہانا کی آنکھیں نم ہو چکی تھی اور دارم بھی بڑی پریشانی سے سب سن رہا تھا

ن۔نہیں میں ایسے نہیں جاسکتی آپکے گھر۔۔۔

آپ پریشان مت ہو وہاں آپ بلکل محفوظ ہو گی یہاں رہنا آپکے لیے ٹھک نہیں وہ پھر سے آئینگے آپکو ڈھونڈنے۔۔۔اہانا نے سمجھایا جس پر اُس لڑکی کو یہی راستہ نظر آیا اُسکے پاس آخری حل یہی تھا اُسکے مان جانے پر اُسے لیے گاڑی میں بیٹھ اب گھر کے لیے رواں ہو چکے تھے وہ لڑکی اس قدر خوبصورت تھی کے اہانا تو یہی سوچتی رہ گئی کے کاش اسکی قسمت بھی اتنی خوبصورت ہوتی شکل خوبصورت ہونے سے نہیں بلکہ مقدر خوبصورت ہونے سے زندگی جنت ہیں یہ بات آج سامنے تھی

اس وقت قریب رات کے بارہ بج رہا تھا جب دارم اہانا شاپنگ سے واپس آرہے تھے۔۔

اس لڑکی کی آنکھوں میں شدید خوف تھا وہ ڈر جو اُسے اُسکے ماضی اور حال کی تلخیوں سے مل رہا تھا وہ یتیم تھی جسکا ماں باپ کوئی نہیں تھا وہ کس قدر تکلیف میں تھی یہ اُسکا چہرہ اور اسکی آنکھیں بیان کر رہی تھی وہ بری طرح زخمی تھی اُسے زخم کی وجہ سے چلنے میں بھی پریشانی ہو رہی تھی وہ اس قدر بے بس تھی کے اُسکے پاس رہنے کیلئے چھت نہیں تھی وہ اتنی مشکل پار کر کے خود کو اور خود کی عزت کو بچا چکی تھی۔۔

وہ ابھی بھی خوف سے گاڑی میں بیٹھی تھی اس بات سے بے خبر کے اب اُسکی انے والی زندگی کتنی خوشگوار ہو گی جس گھر میں وہ جا رہی تھی اس گھر کے لوگ کتنے دل سے خوبصورت ہیں یہ خوبصورت لڑکی اس بات سے انجان تھی کے اسکی زندگی کا مستقبل کتنا خوشگوار تھا۔۔۔

رات کے قریب بارہ بج رہے تھے جب ادیان کی آنکھ کھلی امیرا قریب چار گھنٹوں سے اس سردی میں باہر تھی۔۔۔

ادیان اٹھا گھڑی میں وقت دیکھا پھر کچھ سوچتے ہوئے قدم بالکنی کی جانب بڑھا آئے۔۔۔۔ دروازہ کھولا تو سامنے ہی امیرا دیوار سے لگی گھٹنوں کے بل بیٹھے گھٹنوں میں اپنا سر دیئے بیٹھی تھی سردی کی شدت سے اسکا وجود کانپ رہا تھا۔

اٹھو اور کمرے میں آؤ۔۔۔۔۔ادیان کی آواز پر امیرا کی جانب سے کوئی حرکت نہ آئی

بہری ہو گئی ہو کیا۔۔۔ادیان نے پھر کہا لیکن کوئی جواب نہیں

ادیان نے آگے بڑھتے بے ذاریت سے اُسے ہلانے کیلئے ہاتھ بڑھایا

ادیان نے اُسے ہلایا تھا جب وہ لہراتی ہوئی نیچے کو گرتی کے اتنے میں ادیان اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا امیرا کا بدن بلکل ٹھنڈا پڑھ چکا تھا

آنکھیں کھولو اپنی۔۔۔ادیان نے اُسکے گال پر ہاتھ رکھ کہا لیکن امیرا کی جانب سے کوئی جواب پھر نا آیا۔۔

ادیان نے محسوس کیا اسکا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔

ادیان نے اُسے اپنی بانہوں میں اٹھایا اور قدم کمرے کی جانب بڑھائے۔۔
اُسے بیڈ پر لیٹاتے کمفرٹر اُسکے اُوپر ڈالا ادیان کے چہرے پر کوئی پریشانی نہیں تھی صرف بے زاریت تھی اور گھبرانا یا کسی معاملے میں پریشان ہونا ادیان شاہ نے سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔

لیکن امیرا کا جسم بہت ٹھنڈا تھا ادیان نے قریب دس منٹ بعد پھر چیک کیا لیکن امیرا اب تک آنکھیں بند کیے ٹھنڈا جسم لیے پڑی تھی۔۔

ادیان نے اے سی آف کیا پھر سامنے صوفے پر ٹانگ رکھے بیٹھ چکا تھا۔۔

قریب دس منٹ بعد ادیان نے پھر جاتے اُسے چیک کیا لیکن کوئی سدھار نا تھا رات کے اس وقت وہ کیا کرتا اب ادیان کے پاس اک ہی راستہ تھا ادیان نے اک خطرناک گھوری سے امیرا کو نوازا۔۔۔

یہ صرف میری مجبوری ہے امیرا شاہ ورنہ تم اور میں کبھی اک نہیں ہو سکتے نفرت ہے مجھے تم سے تمہارے ضدی پن سے یہ قدم میں صرف اسلئے اٹھا

رہاہوں کیونکہ میں تمہیں اتنی جلدی نہیں مرنے دونگامیں تمہیں ترپاتڑپا کر مارونگاتم وہ اذیت برداشت کروگی جس سے تم خود موت مانگوگی اور وہ تمہیں نہیں ملے گی اتنی آسانی سے تمہیں مرنے میں کیسے دے سکتاہوں ابھی تو مجھے تمھیں روح کانپنے والی اذیتیں دینی ہے۔۔۔ادیان اُسے دیکھ سرد لہجے میں بولا آنکھوں میں غصّہ تھاشدید غصّہ۔۔

ادیان اپنی شرٹ اُتارتے امیرا کے برابر میں جالیٹا۔

اُس کا سر اپنے بازوپر رکھ سینے سے لگایااپنااک ہاتھ اسکی کمر سے گزارتے اُسے مزید قریب کرتے اُسے خود میں چھپاتے کمفرٹر ٹھک سے دالا۔۔۔

وہ اُسے اپنے جسم کی حرارت دے رہاتھاوقت کے ساتھ ساتھ امیرا کے جسم میں سدھارانے لگاتھاامیرا کی گرم سانسیں اب ادیان کے سینے پر پڑھ رہی تھی دونوں بے حد قریب تھے یقیناًامیراابھی ہوش میں نہیں تھی اسکا جسم اب حرارت لے رہاتھا۔۔۔

بے ساختہ ادیان نے امیرا کا چہرہ اپنے سینے سے اٹھاتے سامنے کیا۔۔۔امیرا کا معصوم چہرہ جو رونے اور سردی کی وجہ سے لال ہو رہا تھا امیرا بہت خوبصورت اور نازک سی تھی یقیناً اگر انکے بیچ ادیان کی نفرت نا ہوتی تو ادیان امیرا کی خوبصورتی دیکھتا۔۔۔۔۔۔

ادیان نے کچھ لمحے اسکا چہرہ دیکھا پھر اک جھٹکے سے پیچھے ہٹتا اٹھ کھڑا ہوا اپنی شرٹ پہنتے واپس صوفے پر جا بیٹھا۔۔۔

نفرت ہیں مجھے تم سے صرف نفرت تم چاہ کر بھی میرے دل میں محبت قائم نہیں کر سکتی کیونکہ میرے پاس محبت نامی لفظ کیلیئے دل ہی نہیں یہ وقتی اٹریکشن جسے تم محبت کا نام دے رہی ہو اسے بہت جلدی اتار کر پھینک دونگا میں۔۔۔۔ سرد نگاہ سوئی ہوئی امیرا پر ڈالتے ادیان بولا۔۔۔۔۔۔

دارم اہانا اُس لڑکی کو لیے اندر داخل ہوئے اس وقت ہول میں کوئی موجود نہیں تھا۔۔۔۔

سب سو گئے لگتا ہیں دارم میں انہیں کمرہ دکھا دیتی ہُوں پھر گھر والوں سے صبح ملوا دینگے ۔۔۔اہانا دارم کو دیکھ بولی جس پر دارم نے اسباب میں سر ہلا یا

اہانا اُس لڑکی کو لیے کمرہ دکھانے چل دی جب کے دارم بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکا تھا ۔۔۔

یہ آپکا کمرہ ہیں آپ آج سے یہاں رہینگی ۔۔۔اہانا نے اک بڑے الشان کمرے کا دروازہ کھولتے کہا کچھ پل کیلیئے وہ لڑکی اس شاندار کمرے کو دیکھ حیران رہ گئی تھی ۔۔۔

ی۔یہ م۔میرا کمرہ ہے ۔۔۔۔اُس لڑکی نے جیسے دوبارہ پوچھنا چاہا

جی اب یہ آپ کا کمرہ ہیں آپ یہاں رہینگی صبح ہم آپکو گھر والوں سے مل وانگے آپ آرام کرے اور مجھے بتائیں آپ نے کچھ کھایا؟؟؟

اہانا کے پوچھنے پر اُس نے ہلکے سے نفی میں سر ہلا یا

اوکے آپ اندر جائے میں ابھی آپکے لیے کھانا لاتی ہُوں ۔۔اہانا مسکرا کر کہتی کچن کی جانب بڑھ گئی جب کے وہ لڑکی ہچکچاہٹ سے اندر چھوٹے چھوٹے

قدم لیتی بڑھی کمرے کو وہ بڑی حیرانگی سے دیکھ رہی تھی اُس نے آج تک اتنا بڑا کمرہ کبھی نہیں دیکھا تھا وہ ایسے ہی کھڑی کمرے کو دیکھ رہی تھی جب پیچھے اہانا آئی۔۔

ارے آپ یہی کھڑی ہیں اب تک آئے کھانا کھاے۔۔۔۔۔اہانا بیڈ پر ٹرے رکھتی بولی

جس پر وہ لڑکی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی بیڈ پر جا بیٹھی۔۔

دیکھے پلز آپ گھبرائے نہیں یہاں کوئی نہیں ہیں آپ سکون سے کھانا کھائے اگر آپ کہتی ہے تو میں بھی چلی جاتی ہُوں۔۔۔اُسے خاموش بیٹھے دیکھ اہانا اُسے دیکھ بولی

ن۔نہیں آ۔۔آپ۔ناجائے ا۔ایسی ب۔بات نہیں ہے۔۔۔

اچھا چھوڑیں آپ کھانا کھائے اور اک بات تو میں نے پوچھی ہی نہیں آپ کا نام کیا ہے۔۔۔اہانا اُس کا دھیان بھٹکاتے ہوئے بولی کیونکہ وہ لڑکی بہت گھبرا رہی تھی اور کھانا تو اب تک چھوا بھی نہیں تھا کھانے کیلیئے۔۔۔

م۔ میرانام انارا ہے۔۔۔۔

ماشاءاللہ آپکا تو بہت پیارانام ہیں انارا۔۔۔۔اہانا نے مسکرا کر کہااہانا نے اُسے کسی نا کسی باتوں میں لگا کر کھانا کھلوایا۔۔۔

چلے اب آپ آرام کرے بہت رات ہو گئی ہیں ہم صبح ملتے ہیں ٹھک ہے ؟؟

اہانا کھڑی ہوتی بولی جس پر اُس لڑکی نے ہلکے سے اسباب میں سر ہلا یا۔۔

اہانااپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جب کے انارا ابھی گھبراتی ہوئی سونے کیلئے آنکھیں بند کر گئی نیندانی تو نہیں تھی اُسے لیکن بڑی مشکل سے اس نے خود کو سُلایا پچھلے دو دن سے وہ ٹھک سے نہیں سوئی تھی اسلئے وہ کچھ دیر میں نیند کی گہرائیوں میں اتر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح کاآغاز ہواازااور ارہبا بیگم معمول کے حساب سے صبح سویرے ہی اٹھ کر آج آہل کے انے کی تیاریاں کر رہی تھی آہل نے شام تک اناتھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

مما۔۔۔۔۔ارہبااور ازابیگم اس وقت کچن میں تھی جب انہیں اک آواز سنائی دی یہ آواز تو ہزاروں میں بھی وہ پہچان سکتے تھے۔۔

میرا بچا۔۔۔ازابیگم خوشی سے کہتی باہر کو تیزی سے بڑھی تھی کچن سے باہر نکلتے سامنے دیکھا جہاں اک خوبرو نوجوان پینٹ شرٹ اور کوٹ میں ملبوس جس کے بال بے ترتیب ہوتے ماتھے پر بکھرے تھے گوری رنگت پر ہلکی سی بیرڈ والے گال سرمئی خوبصورت آنکھیں وہ اپنی پوری شانو شوکت پر سنلٹی لیے اپنے انابی لبوں سے مسکرا رہا تھا۔۔۔

میرا بچا آہل۔۔۔ازابیگم کی آنکھوں میں اچانک نمی اترنے لگی تھی۔۔۔

ازابیگم نے فوراً آہل کو اپنے گلے لگایا جس پر آہل بھی فوراً آنکھیں بند کرتا اُن سے لگا چھے سال بعد اپنی ماں کے گلے لگ وہ سکون محسوس کر رہا تھا۔۔۔

مما رو کیوں رہی ہیں آپ اب تو آگیا ہُوں نہ۔۔۔دور ہوتے آہل اُنکے آنسوں صاف کرتا بولا

چھوٹی مما۔۔۔ پیچھے ارہبا بیگم جو مسکرا کر دیکھ رہی تھی آہل کی نظر جاتے ہی آہل کہتا مسکرا کر اُنکے گلے لگا۔۔

کیسا ہے میرا بچا۔۔۔ارہبا بیگم نے اُسکی پیشانی چمی

میں ٹھک آپ کیسی ہیں اور باقی سب کہا ہے۔۔۔۔گھر کو خاموشی میں ڈوبا دیکھ آہل نے پوچھا

بیٹا ابھی تو دس بجے ہیں سب کی صبح بارہ تک ہوتی ہیں۔۔۔اور تم شام کو انے والے تھے پھر اتنی جلدی ہم تیاریاں کر رہے تھے۔۔۔

آپ لوگوں کو سرپرائز دینا تھا نہ مما اسلئے ورنہ یہ خوشی آپ لوگوں کے چہرے پر کیسے دیکھتا۔۔۔آہل مسکرا کر بولا

ویسے یہ سب لوگ سو رہے ہیں لندن میں تو صبح پانچ بجے اٹھتا تھا میں ادھر کی روٹین تو بہت خراب ہیں۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا یہ تو ہیں اب تمہیں دیکھ سب خوش ہو جائینگے تم سفر سے تھک کر آئے ہو جا کر فریش ہو کے تھوڑا آرام کر لو اتنے سب اٹھ جائینگے پھر سب کو

سرپرائز دینگے۔۔۔ازابیگم اُسے پیار سے دیکھ بولی جس پر آہل مسکرا کر اسباب میں سر ہلاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا وہ واقعی میں تھکا ہوا تھا اتنا لمبا سفر کے آگے اُسے آرام کی ضرورت تھی۔۔۔

امیرا کی آنکھ کھلی اُس نے ادھر اُدھر دیکھا کچھ دیر غائب دماغی سے دیکھنے کے بعد امیرا اٹھ کر بیٹھی جب نظر سامنے صوفے پر گئی جہاں ادیان صوفے کی پشت پر اپنا سر رکھے آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔۔

اچانک امیرا کے ذہین میں رات کا منظر آیا۔

میں یہاں کیسے آئی میں تو باہر۔۔۔امیرا نے ذہن پر زور ڈالا

کیا مجھے ادیان یہاں لائے ہے۔۔۔سوچ کر امیرا بے اختیار مسکرا دی

امیرا اٹھ کر قدم اٹھاتی صوفے پر ادیان کے برابر میں بیٹھتی ادیان کا خوبصورت چہرہ دیکھنے لگی جو سوتے ہوئے بھی بے حد سنجیدگی میں ہمیشہ کی طرح قیامت ڈھا رہا تھا۔۔۔۔

رات میں ادیان کی باتیں یاد کرتی امیرا کی آنکھیں یک دم نم پڑی تھی۔۔۔

کئی دیر امیرا ایسے ہی ادیان کا چہرہ دیکھتی رہی یقیناً ادیان اس وقت سو رہا تھا

ورنہ وہ اپنے نزدیک کسی کی موجودگی محسوس کرلیتا۔۔۔

کب کرینگے آپ مجھ سے پیار۔۔۔امیرا ابھرائی آواز میں ہلکے سے کہتی

بے اختیار اپنا سر ادیان کے سینے پر رکھ گئی ادیان کے سینے پر سر رکھ امیرا کو لگا

دنیا جہاں کا سکون اُسے مل گیا تھا بے ساختہ اک محفوظ اور سکون کی جگہ خود

کیلئے امیرا کو ادیان کا سینا لگا دنیا جہاں کا سکون اس شخص میں خدا نے دیا تھا کیا

امیرا تو یہی سوچتی رہ گئی۔۔۔

ابھی اُسے کچھ لمحے ہی ہوئے تھے سینے پر سر رکھا ابھی وہ سکون محسوس کر ہی

رہی تھی جب ادیان جھٹکے سے آنکھیں کھولتا اُسے دور کر گیا۔۔

ادیان جو سو رہا تھا امیرا کے سینے پر سر رکھنے سے اُس کی آنکھ کھل چکی تھی

۔۔۔

یہ کیا بتمیزی ہے۔۔۔ادیان کھڑے ہوتے سرد لہجے میں تقریباً اُس پر چیخا

تھا

م۔میں۔۔۔امیرا ایک دم گھبرائی تھی

چپ بلکل آئندہ اگر تم مجھے میرے نزدیک نظر آئی تو تمہاری جان لے لونگا

۔۔۔۔

ادیان اُسکے چہرے پر دھاڑتے پیچھے مڑا ہی تھا جب امیرا کے الفاظ اُس کی سماعتوں سے ٹکرائیں

میں آپکی بیوی ہُوں میرا حق ہے آپ کے نزدیک رہنے کا آپ مجھے خود سے دستبردار نہیں کر سکتے۔۔۔امیرا نے اپنے لہجے کو مضبوط کیا جب کے اسکی بات مقابل کو مزید غصے کی لپیٹ میں لے چکی تھی۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی کونسا حق بہت زبان چل رہی ہے تمہاری اسے کاٹنے میں مجھے اک منٹ نہیں لگے گا۔۔۔اسکا ہاتھ کھینچ دیوار سے پن کرتے ادیان اپنا چہرہ اُسکے چہرے کے قریب کیے دھاڑا تھا اُس کی آواز اتنی تیز تھی کے بے ساختہ امیرا نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی۔۔

کاٹ دیں زبان بلکہ صرف زبان ہی کیوں آپ مجھے جان سے مار دیں نہیں دیکھی جاتی آپ کی آنکھوں میں خود کیلئے نفرت۔۔۔اپنا ضبط توڑتی امیرا روتے ہوئے بولی وہ جیتنا خود کو مضبوط رکھنے کی کوشش کرتی تھی وہ اپنا ضبط توڑ جایا کرتی تھی وہ اتنی مضبوط نہیں تھی لیکن ادیان کے سامنے بولنے کی ہمت اُسکے پاس کہاسے آرہی تھی یہ بات امیرا خود بھی نہیں جانتی تھی

۔۔۔۔

اوواؤ انٹرسٹنگ بھوت اُترنا شروع ہو گیا تمہارے عشق کا تو سن لو میری بات کان کھول کر یہ ڈراما شروع تم نے کیا تھا اسے اختتام میں کرونگا اور رہی بات تمہاری جان لینے کی تو وہ تو میں لونگا بہت بے دردی سے تم نے سوچ بھی کیسے لیا کے تمہیں اتنی جلدی آسان موت دونگا نہیں امیرا بی ابھی تو تم بن پانی مچھلی کی طرح تڑپ تڑپ کر مروگی بس دیکھتی جاؤ۔۔۔۔ادیان کا چہرہ طنز سے بھرا تھا ادیان کا اک اک لفظ امیرا کا دل چیر رہا تھا وہ تو اس ستمگر کو دیکھ

رہی تھی جس کے پاس دل تھا ہی نہیں اُسے امیرا کی تڑپ اُس کی چاہت کیا سچ میں نظر نہیں آ رہی تھی ؟؟؟

میرا پیار کوئی وقتِ نہیں ہیں جسکا مجھے بھوت چڑھا ہو بلکہ پیار تو بہت پیچھے رہ گیا امیرا آپ سے عشق کرتی ہیں کب تک کرینگے نفرت کب تک زدہ دیر نہیں کر پاینگے آپ مجھ سے نفرت دیکھیے گا۔۔۔۔

آپ اپنی نفرت نبھائے میں اپنا عشق نبھاونگی اور دیکھیے گا جیت میرے عشق کی ہو گی آپ اک دن مجھے میری طرح چاہے گے اک دن اپ کا سب کچھ امیرا سے شروع ہوتا امیرا پر ختم ہو گا دیکھیے گا وہ وقت زدہ دور نہیں ۔۔۔۔۔امیرا اپنے آنسوں صاف کرتی بولی اور فوراً واشروم میں جا کر بند ہوئی جب کے پیچھے اذیان خون الوداع نظروں سے واشروم کے بند دروازے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

تم کیوں اتنی ضدی ہو کیوں میں بھی دیکھتا ہوں جیت تمہاری کیسے ہو گی جتنی زبان تمہاری چل رہی ہیں بہت جلد بولنے کے لائق نہیں چھوڑونگا میں اپنا یہ

یقین بہت جلدی کھو گی تم کیونکہ میں کبھی تم سے محبت نہیں کرونگا میں اپنی آخری سانس تک صرف تم سے نفرت کرونگا امیرا شاہ صرف نفرت۔۔۔اذیان کا لہجہ بے حد سخت تھا وہ بند دروازے کو دیکھتا یہ سب سوچ رہا تھا وہ صرف اتنا جانتا تھا کے وہ نفرت کرتا ہیں اُس سے جب کے دوسری طرف وہ معصوم اندر خود کو روکر محال کر رہی تھی جیت کس کی ہونی تھی نفرت یا عشق کی یہ تو وقت ہی بتا یگے لیکن فلحال اذیان کے لفظ امیرا کو بہت تکلف دے رہے تھے

سب ناشتے کی ٹیبل پر باری باری آرہے تھے آہل نے ازا اور ارہبا میگم کو منع کیا تھا کے ابھی وہ لوگ کسی کو اُسکے انے کا نا بتائے۔۔

اہانا کمرے سے نکلتے ہی انارا کے کمرے کی جانب بڑھ چکی تھی۔۔۔

اہانا نے دروازہ کھولا سامنے ہی انارا بے چینی سے کھڑی تھی وہ اٹھ تو بہت پہلے گئی تھی لیکن اِنجان گھر انجان لوگ اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ باہر کیسے جائے

۔۔

گڈ مارننگ آپ اٹھ گئی۔۔۔اہانا اندر بڑھتی مسکرا کر بولی

ج۔جی۔۔۔انارا نے اہانا کو دیکھ خوشی کا کلمہ پڑھا تھا

چلے آجائے باہر میں سب سے ملواتی ہوں آپکو اور ناشتا بھی کرتے ہیں

۔۔۔اہانا انارا کو لیے باہر کی جانب جانے لگی انارا بہت گھبرائی ہوئی تھی یہ

اُسکے چہرے سے معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

ٹیبل پر تابرا اور احسن صاحب ازاا ور ارہبا بیگم دارم اور سادان موجود تھے

جب کے ادیان امیر اآہل نہیں تھے۔۔۔

سامنے سے انجان لڑکی کو آتا دیکھ سب اُس طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

اب اہانا کے بولنے کے سب منتظر تھے جب کے دارم کو تو پہلے ہی پتہ تھا۔۔

انارا ان سے ملے یہ ہمارے گھر والے ہیں۔۔

اور مما بابا چھوٹی مما چھوٹے بابا یہ ہیں انارا کل رات میں اور دارم شاپنگ سے

واپس آرہے تھے جب ان کی ٹکر ہماری گاڑی سے ہوئی۔۔۔۔اہانا نے

ساری بات تحمل سے سب کو بتائی سب کو سن کر بہت افسوس ہوا بہت برا لگا اس معصوم لڑکی کیلئے جو بلکل اکیلی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا آپ گھبراؤ نہیں آج سے یہ آپ کا بھی گھر ہیں بہت اچھا کیا آپ لوگوں نے جو بچی کو یہاں لے آئے بچے آپ یہاں بلکل محفوظ ہو۔۔۔ازا بیگم پیار سے بولی جس پر سب مسکرائے تھے جب کے بہت وقت بعد انارا کے چہرے پر ہلکی سی مسکان آئی تھی۔۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔ٹیبل کے قریب پہوچتے ادیان اور امیرا نے مشترکہ سلام کیا جس کا سب نے مشترکہ جواب دیا

اک انجان لڑکی کو دیکھ امیرا نے سادان اور اہانا کو دیکھا جس پر اہانا نے ادیان اور امیرا کو وہ بات بتائی۔۔۔۔

ناشتا کرے۔۔۔۔انارا کو خاموش بیٹھے دیکھ اہانا نے سامنے رکھی پلیٹ پر اشارہ کیا۔۔۔

جی۔۔۔۔وہ ہچکچاتے ہوئے کھانا شروع کر چکی تھی۔۔۔

آہل نے شام تک انا ہے نا۔۔۔دارم ناشتے کے دوران بولا

ہاں شام تک کہے رہا تھا ابھی فون کرتے ہیں کے فلائٹ میں بیٹھا یا نہیں

۔۔۔ادیان دارم کو دیکھ بول جب کے ازا اور ارہبا میگم کے چہرے پر اک

مسکراہٹ تھی۔۔

سالہ پورے چھے سال بعد آرہا ہیں آجائے پھر نہیں جانے دینگے

کبھی۔۔۔ادیان مسکرا کر بولا امیر انے اک بار پھر حسرت سے اس شہزادے

جو دیکھا وہ اس سے کیوں اس طرح بات نہیں کرتا تھا ادیان مسکرانے میں

اتنی کنجوسی کرتا تھا جس کی کوئی انتہا نہیں تھی بہت کم باتیں ہوتی تھی جس پر

ادیان مسکراتا تھا۔۔۔

اہم اہم۔۔۔کسی کی آواز وہاں گونجی جس پر سب نے اُدھر اُدھر دیکھا۔۔

آہل۔۔۔بے ساختہ ادیان کے منہ سے لفظ نکلا

یہ آواز۔۔۔دارم کی بھی یہی کیفیت تھی

میں ہی ہوں یارو۔۔۔آہل سامنے آتا مسکرا کر بولا

جب کے ازا اور ارہبا میگم کو چھوڑ وہاں سب حیرانگی کی کیفیت میں جا چکے تھے

انارا نے بھی بے ساختہ نظر اٹھائی تھی اُس نے اک لمحے کیلئے اپنی نظر اٹھائی تھی لیکن وہ اک لمحے میں اس خوبرو شخص کو دیکھ چکی تھی جو پینٹ اور ٹیشرٹ میں ملبوس اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے بال نفاست سے بنائیں اپنی خوبصورت مسکراہٹ چہرے پر سجائے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

آہل۔۔۔۔ادیان اور دارم اک ساتھ کھڑے ہوتے اگے بڑھ اُسکے گلے لگے جب کے باقی سب بھی ٹیبل سے کھڑے ہو چکے تھی

کیسا ہیں تُو کب آیا بتایا کیوں نہیں۔۔۔اک ساتھ بہت سوال آہل سے پوچھے گئے

ارے بتاتا ہُوں بتاتا ہوں سب سے مل تو لوں پہلے۔۔۔

آہل بھائی۔۔ پیچھے سے امیرا اور اہانا اگے کو آئی تھی

کیسی ہیں میری دونوں گڑیا۔۔۔آہل دونوں کو سینے سے لگاتا بولا

ہم ٹھک ہیں آپ کیسے ہیں بھائی آپ تو بہت بدل گئے چھے سال میں اور بھی ہینڈسم ہو گئے میرے بھائی تو۔۔۔امیرا شرارت سے بولی جس پر سب مسکرائے

بابا چھوٹے بابا۔۔۔آہل احسن اور تابر صاحب سے ملا

کیسا ہیں میرا بچا۔۔۔

میں ٹھک بابا آپ کیسے ہیں۔۔۔۔

او میرا بچا وہاں کیوں کھڑا ہے۔۔۔۔سادان کو وہی کھڑا دیکھ آہل مسکرا کر بولا

بھائی میں آپ سے ناراض ہُوں۔۔۔۔سادان نے منہ بنایا سادان بیس سال کا تھا بے حد خوبصورت اپنے بھائیوں کی طرح لیکن اس کی حرکتیں بلکل امیرا جیسی شرارتی تھی سادان کی نیلی آنکھیں اُسے مزید پرکشش بناتی تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کے ساری خوبصورتی شاہ ویلا کے چراغو کے پاس ہیں۔۔۔۔

کیوں بھئی میرا بھالو اپنے بھائی سے کیوں ناراض ہیں۔۔۔آہل اُسکے پاس آتا بولا سب سادان سے بہت پیار کرتے تھے لیکن آہل کے ساتھ کچھ زدہ ہی وہ اٹیچ تھا آہل بہت پیار کرتا تھا اپنے چھوٹے سے ہینڈسم بھائی سے۔۔۔

بھائی آپ نے کہا تھا آپ جب آئینگے سب سے پہلے مجھ سے ملینگے مجھے بتاینگے

۔۔۔۔۔

اوہ ہ۔۔۔سادان کی بات پر آہل نے اک گہری آہ بھری

یار سرپرائز دینا تھا آپ سب کو اسلئے اب میرا بچا ناراض رہے گا اپنے بھائی سے چھے سال بعد بھی۔۔۔۔آہل معصومیت سے بولا جس پر سادان مسکرا کر اہل کے گلے لگا اور یہ سب دیکھ سب مسکرا رہے تھے اُن کے بیچ اک انجان لڑکی بھی تھی جو بھائیوں کا پیار دیکھ مسکرا رہے تھی آہل کی نظر سب میں کھڑی اک انجان لڑکی پر بھی گئی۔۔۔آہل جیسے پیچھے مڑا تو انارا اُن لوگوں کو دیکھ ہی بے ساختہ دھیما سا مسکرا رہی تھی۔۔۔

اک لمحے کیلئے دونوں کی آنکھیں ملی تھی پھر انارا اپنی بے دامی آنکھے جھکا گئی تھی اپنے سامنے اس قدر خوبصورت معصوم لڑکی کو دیکھ جو اُسکے لیے بلکل انجان تھی آہل کچھ لمحے ایسے ہی کھڑا رہا۔۔

بھائی یہ انارا ہیں ہمارے گھر کی نئ میمبر۔۔۔۔۔۔امیرا نے خود ہی کہا جس پر اہل نے فوراً اُسے دیکھا

امیرا نے اہل کو ساری بات بتائی۔۔

اور آج سے یہ ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہینگی۔۔۔۔امیرا نے ساری بات بتاتے آخر میں خوشی سے کہا جس پر آہل مسکرایا۔۔۔۔

ادیان کی نظر بے ساختہ امیرا کے ہنستے ہوئے چہرے پر گئی یہ معصوم سی لڑکی کتنی اچھی لگتی تھی مسکراتے ہوئے اک لمحے ادیان نے سوچا تھا جب اگلے ہی پل ادیان اپنی ساری سوچو کو ترک کرتا اُس سے نظر پھیر گیا۔۔۔۔۔

سب کی باتیں ٹیبل پر جاری رہی آہل کے انے سے سب بے حد خوش تھے اس گھر کا اک اک فرد اک دوسرے سے کتنا پیار کرتا تھا یہ صاف ظاہر تھا اس

گھر کی اک الگ بات تھی جہاں پیار ہی پیار تھا بس دعا یہ تھی کے خدا یہ خوشیاں ہمیشہ انکے گھر میں ایسے ہی بنائے رکھے۔۔۔۔۔

بہت بہت مبارک چاروں کو شادی کی بھئی۔۔۔۔۔آہل مسکرا کر بولا

اچار ڈالے تیری مبارک کا کتنا بلایا تجھے اجا اجا میرے نکاح پر نہیں تجھے تو۔۔۔دارم خفگی سے کہتے کہتے رکا

ڈاکٹرز کی زندگی بڑی مشکل ہوتی ہے میرے بھائی تیرا بھائی بھی ڈاکٹر ہے۔۔۔۔

ہاں لیکن تیرے بغیر تیری کمی تو پوری نہیں ہو سکی۔۔۔۔

چل کوئی نا شادی پر تو یہی ہوں نا اور بھائی ان صاحب کا نکاح تو ایسے جلدی ہوا کے میں حیران بابا کول کرتے ہیں مجھے رات کے اک بجے بابا کہتے ہے آہل کل ادیان اور امیرا کا نکاح ہے۔۔۔میں حیران میں نے کہا اچانک پھر مجھے ساری بات سے آگاہ کیا گیا۔۔

اور آپ تب بھی نہیں آئے۔۔۔امیرا نے بھی منہ بنایا

گڑیا اک رات پہلے مجھے پتہ چل رہا ہے وہ بھی اک بجے میں اتنی جلدی کیسے آسکتا تھا پاکستان لندن سے۔۔۔۔آہل نے اُسے بتانا چاہا۔۔۔

بھائی آپ گفٹ لائے ہیں وہ تو دکھائیے۔۔۔سادان نے یاد آنے پر خوشی سے پوچھا

اونو میں تو بھول گیا آپکے گفٹ۔۔۔آہل نے پریشانی سے کہا

بھائی۔۔۔ایک دم امیرا اہانا سادان تیز آواز میں بولے تھے جس پر آہل کا قہقہ بے اختیار تھا

ارے لایا ہوں اندر ہیں۔۔۔اپنا قہقہ ضبط کرتے آہل اُنھیں دیکھ بولا سب ہی ہنس رہے تھے ازا بیگم نے نظر اتاری دل میں اپنے بیٹے کی مسکراہٹ کی جسے وہ چھ سال بعد دیکھ رہی تھی

آہل کو ہنستا دیکھ سب کے چہرے کھل رہے تھے۔۔۔

چھوٹے بابا پھر دارم کی رخصتی کب کرنی ہے۔۔۔آہل اک آنکھ ونگ کرتا دارم کو پھر احسن صاحب کو دیکھ بول

جب کے اپنے بھائی کی بات پر اہانا شرم سے چہرہ جھکا گئی اور اس کی یہ حرکت دارم نے بغور محسوس کی تھی

جب بچے راضی ہو۔۔۔احسن صاحب مسکرا کر بولیں

ہاں بھئی بچوں تم لوگ بتاؤ اب تو آہل بھی آ گیا اب شادی کر دیں؟؟تابر صاحب دارم اور اہانا کو دیکھ بولیں جو شرم سے چہرہ جھکائے بیٹھی تھی۔

بڑے بابا مجھے تو کوئی اعتراض نہیں البتہ میری بیوی سے آپ پوچھ لیں۔۔۔۔دارم تحمل سے بولا جب کے اسکی بات پر اہانا مزید سر جھکا گئی۔۔

کتنے بے شرم ہیں یہ مجھے اعتراض نہیں میری بیوی سے پوچھے سب کے سامنے کیسے کہے رہے۔۔۔اہانا دل میں سوچ کر برا سا منہ بناتے ہوئے سوچ رہی تھی جسے چہرہ نیچے ہونے کی وجہ سے کوئی نہیں دیکھ پایا۔۔

اہانا بیٹا آپ بتاؤ۔۔۔۔اہانا سے پوچھے جانے پر اہانا کو سمجھ نہیں آئی کے وہ کیا کہے وہ خاموش رہی۔۔

بڑے بابا شرما رہی ہیں اسکی طرف سے ہاں ہے۔۔۔امیرا شرارت سے بولی
جس پر سب نے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔۔
پھر ٹھک ہیں پندرہ دن بعد شادی رکھ لیتے ہیں کیونکہ شادی کی بہت تیاریاں
کرنی ہیں۔۔۔۔تابر صاحب سب کو دیکھ بولیں یقیناً سب نے اطفا کیا جب
کے اہانا شرم سے جلدی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں بھاگ چکی تھی اور پیچھے
سب اُس کی رفتار دیکھ اپنا قہقہ ضبط نا کر پائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
ادیان امیرا کمرے میں داخل ہوئے جس پر ادیان فریش ہونے چل دیا کیونکہ
اسے آفس کیلیئے نکلنا تھا ضرورت میٹنگ کیلیئے۔۔۔۔۔۔۔۔
ادیان جب نکلا تو امیرا سامنے بیڈ کی ڈریسنگ کر رہی تھی۔۔۔
ادیان شیشے کے سامنے جاتا اپنے بال ڈرائے کرنے لگا۔۔۔۔۔۔
میرے کپڑے نکالو۔۔۔۔ادیان کی روبدار آواز امیرا کے کانوں سے ٹکرائی
جی۔۔۔امیرا اتنا کہتی ادیان کے کپڑے دیکھنے لگی
کونسے نکالوں۔۔۔امیرا نے منہ المیرا سے نکال کر پوچھا

جو تمہیں سب سے زدہ پسند ہو۔۔۔ادیان کی بات پر امیرا کو حیرت کا جھٹکا لگا

ادیان کی نظر شیشے پر تھی وہ پہلی بار یہ الفاظ بول کر امیرا کو حیرت کی دنیا میں

پہنچا رہا تھا۔۔

میرے پاس فضول وقت نہیں ہیں تمہاری ان سوچو کا جلدی وہ سوٹ نکالو جو

تمہیں سب سے زدہ پسند ہیں۔۔۔ادیان کا لہجہ یک دم سرد پڑا تھا

امیرا نے ادیان کا سخت لہجہ محسوس کرتے جلدی سے ادیان کا فور پیس کوٹ

سیٹ نکالا اسکا رنگ امیرا کو بات پسند آرہا تھا۔۔۔

امیرا نے آگے بڑھتے کپڑے ادیان کے آگے بھرائے۔۔۔

ادیان جو بال بنا رہا تھا پیچھے مڑا۔۔

یہ تمہیں میری واڈ ڈراپ میں سب سے اچھا لگ رہا ہے ؟؟؟ادیان نے اک

ایبر واچکا کے پوچھا جس پر امیرا نے ہلکے سے اسباب میں سر ہلایا

تو پھر ٹھک ہیں اسے مجھے دو۔۔۔اس وقت ادیان کا لہجہ نجانے کیسا تھا نرم

تھا سخت تھا امیرا سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔۔۔

اگر یہ تمہیں پسند ہیں تو آج کے بعد سے یہ میرے واڈ ڈراپ میں نہیں ہو گا ۔۔۔ادیان سنجیدگی سے بولا جب کے اسکی بات پر امیرا نے ناسمجھی سے ادیان کو دیکھا۔۔

نہیں سمجھ آیا؟؟ادیان کا لہجہ سنجیدہ تھا جب کے اس کے سوال پر امیرا نے نفی میں سر ہلایا

مطلب میں تمہیں بتاؤنگا نہیں کر کے دکھاؤنگا۔۔۔

ادیان نے کپڑوں کو اپنے ہاتھ میں لیا پھر اک تنزیہ مسکراہٹ اسکے حسین چہرے پر آئی جسے امیرا تو کم سے کم نہیں سمجھ پائی۔۔۔۔

ادیان نے سوٹ نیچے پھینکا۔۔۔۔۔۔۔۔جب امیرا نے پہلے سوٹ کو دیکھا پھر ادیان کو جواب پیچھے مڑا تھا۔۔۔۔

اگر تمہیں یہ پسند ہیں تو پھر اسکا ناموں نشان مٹ جانا چاہئے نامیری واڈ ڈراپ سے۔۔۔۔ادیان نے پیچھے سے اپنے پرفیوم کی بوتل اٹھائی اور سوٹ پر الٹ دی جب کے امیرا کو سمجھ نہیں آرہا تھا یہ کیا ہو رہا ہیں۔۔۔

رضیہ رضیہ۔۔۔ادیان نے تیز آواز میں پُکارا

جس پر گھر کی ملازمہ (رضیہ) جلدی سے کمرے کا دروازہ بجاتی اندر داخل ہوئے

جی صاحب۔۔۔۔ نظر جھکائے بولی

اس سوٹ کو اٹھا کر باہر پھینک دیں آپ کیوں یہ بری طرح خراب ہو چکا ہے۔۔۔ادیان اک اک لفظ چباتا ہوا بولا اُس کی نظر امیرا پر تھی جو نظر جھکائے آنسوں روکے کھڑی تھی

جی صاحب۔۔۔وہ اتنا کہتی اُس سوٹ کو اٹھاتی باہر کو چل دی۔۔۔

اب پتہ چلا؟؟؟تمہاری پسند کی کوئی چیز مجھے میرے لیے برداشت نہیں جب تم سے نفرت ہیں تو تمہاری پسند سے کیوں نا ہو۔۔۔۔۔ادیان کا لہجہ امیرا کا دل زخمی کر رہا تھا امیرا جو خوش تھی کچھ دیر پہلے وہ خوشی اک لمحے میں کہی دور جا چکی تھی۔۔۔۔

امیرا کے آنسوں وہ جتنے ضبط کر رہی تھی اتنے ہی نکل رہے تھے امیرا کو لگ رہا تھا وہ اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں رہ پائی گی اتنی نفرت کیا وہ اتنی نفرت کے قابل تھی امیرا تو یہی سوچتی رہی تھی۔۔۔۔

ادیان آپ کیوں مجھے پل پل مار رہے ہیں؟ اک ہی بار میری جان کیوں نہیں لے لیتے آپ۔۔۔۔امیرا نے نظر اٹھاتے ادیان کو دیکھا تھا امیرا کی آنکھے ایک دم رونے اور ضبط کی شدت سے سرخ ہو رہی تھی اُسکے آنسوں پانی کی طرح بہے رہے تھے

او ختم عشق کا بخار مبارک ہو امیرا بی۔۔۔ادیان طنزیہ ہنستے ہوئے بولا

میرا پیار میری آخری سانس تک کم نہیں ہو گا سنا آپ نے۔۔۔۔امیرا بے دردی سے اپنے آنسوں صاف کرتی بولی

کتنی ڈھیٹ ہو تم اب تک تمھارے یہ ناٹک ختم نہیں ہو رہے۔۔۔۔ادیان سنجیدگی سے بولا

ڈھیٹ توڈھیٹ صیح میں آپ سے بہت پیار کرتی ہیں آپ کی آنکھوں میں نفرت نہیں دیکھی جاتی خود کیلئے آپ کی نفرت سے میں پل پل مر رہی ہوں خدا کیلئے اک بار ہی میری جان لے کر مجھے اس سے آزاد کر دیں۔۔۔آپ کو پتہ ہیں جس سے آپ پیار کرتے ہو جو آپ کا سب کچھ ہو اُس کی آنکھوں میں نفرت دیکھتے ہوئے کیسا لگتا ہے دل پھٹنے کو ہوتا ہے میں کس تکلیف سے گزرتی ہُوں آپکی آنکھوں میں نفرت دیکھ یہ کوئی مجھ سے پوچھے میں نے بہت برداشت کرنے کیلئے ہمت جمع کی لیکن میں اتنی مضبوط نہیں ہوں نہیں ہیں آپکی نفرت سہنے کیلئے مجھ میں طاقت میں آپ کے سامنے خود کو بے بس محسوس کرتی ہوں یہ نفرت یہ بے رخی مجھ سے نہیں ہو رہی برداشت آپ کی پلزمت کرے میرے ساتھ ایسا یا تو مجھے اپنی تھوڑی سی محبت دیں دیں یا پھر میری جان لے کر میرا قصہ ختم کر دیں میں زدہ محبت نہیں مانگ رہی بس سے میں ٹوٹ رہی ہوں پل تھوڑی سی دیں دیں اور برداشت نہیں ہو رہا مجھ پل۔۔۔امیرا روتے ہوئے آج اپنے دل کی ساری بات کہے گئی تھی اسکا ضبط

اُسے جواب دے چکا تھا آج اسکا ضبط ٹوٹا تھا اج وہ اپنے دل میں چھپے اک اک لفظ کو کھول چکی تھی وہ ادیان سے محبت کرتی تھی اور اُسے ادیان کی یہ بے رخی پل پل مار رہی تھی اسلئے آج جو دل میں چھپا تھا وہ بے اختیار سب باہر آیا تھا جب کے اسکی بات پر اک لمحے ادیان اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

امیرا کہتے اب بے دردی سے اپنے آنسوں صاف کرتی واشروم میں بند ہو چکی تھی اور پیچھے ادیان کچھ لمحے اُس کی جاتی پشت کو دیکھتا رہا پہلی بار ادیان کو لگا تھا اُسکے پاس لفظ نہیں لیکن پھر وہ اپنا سر جھٹکتا کمرے سے باہر نکل چکا تھا

۔۔۔۔۔

سادان باہر سے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی انارا اہانا کے ساتھ بیٹھی صوفے پر باتیں کر رہی تھی اب کافی حد تک انارا کی گھبراہٹ کم ہو چکی تھی لیکن اک ڈر تھا جواب تک اُسکے دل میں بیٹھا تھا۔۔۔

سادان کے چلتے قدم رکے تھے اُس نے سامنے دیکھا جہاں انارا اہانا کی کسی کی گئی بات پر کھل کر ہنسی تھی آج سے پہلے شاید ہی سادان نے کسی لڑکی کو اتنا جی بھر کے دیکھا تھا۔۔۔

ارے سا آجاوہاں کیوں کھڑا ہیں۔۔اہانا سادان کو "سا" کہے کر بلاتی تھی اہانا کی آواز پر سادان جو اس لڑکی کی مسکراہٹ میں کھویا تھا جھٹ سے نظر پھیر گیا۔۔

ایسے ہی کھڑا تھا بس۔۔۔سادان صوفے کے قریب بڑھتے ہلکا سا مسکرا کر بولا جب کے انارا کی نظر اب نیچے تھی۔۔۔

انا ان سے ملو یہ میرے چھوٹے بھائی ہیں سادان جیسے آپ کا نام بڑا ہیں اور میں آپکو اب چھوٹا نام "انا" سے پُکار رہی ہوں اسی طرح سادان کا نام بھی بڑا ہیں تو میں اسے پیار سے "سا" کہتی ہوں اگر آپ کو بھی اسکا نام بڑا لگے تو آپ بھی اسکو "سا" کہے سکتی ہو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔۔اہانا کہتی کھی کھی کرتے ہنسنے لگی جسے دیکھ سادان اور انارا مسکرائے تھے سادان کی نظر بار بار

اس خوبصورت لڑکی پر جا رہی تھی کتنی خوبصورت تھی یہ لڑکی اسکی مسکراہٹ سادان یہی سوچ رہا تھا پہلی بار سادان نے کسی لڑکی کو اپنے دل میں اترتا ہوا محسوس کیا تھا اک الگ احساس اک الگ جذبہ اُسکے دل میں نجانے کیوں قائم ہو رہا تھا۔۔۔

اہانا۔۔۔ پیچھے سے دارم کی آواز آئی جس پر اہانا نے پیچھے دیکھا

جی۔۔۔

اِدھر انا ذرا۔۔۔

جی آئی۔۔ سا تُو ادھر باتیں کرا نا سے میں ابھی اتی دارم کی بات سن کر

۔۔۔۔۔

اہانا کہتی اٹھ کر چل دی جب کے اُسکے جاتے ہی انارا کے چہرے پر گھبراہٹ انے لگی تھی۔۔

ارے آپ گھبرائیے نہیں اپنا گھر سمجھے اسے اور اس گھر کے لوگوں کو آپ یہاں محفوظ ہیں بلکل۔۔۔اُس کی گھبراہٹ محسوس کرتے سادان جو فاصلے پر دوسرے صوفے پر بیٹھا تھا اُسے دیکھ آرام سے بولا

جس پر وہ ہلکے سے اسباب میں سر ہلا گئی۔۔

اور بتائے کیسی ہیں آپ۔۔۔

م۔میں ٹھک ہُوں۔ا۔آپ ک۔کیسے ہیں۔۔۔۔

میں بھی ٹھک آپ پلز اس طرح گھبرائیے نہیں اگر آپ میرے سامنے کمفرٹیبل نہیں ہیں تو میں چلا جاتا ہوں لیکن آپ نہ گھبرائیے۔۔۔اُس کے چہرے پر گھبراہٹ دیکھ سادان نے حل پیش کیا

ن۔نہیں ایسا کچھ نہیں وہ ب۔بس۔۔۔۔وہ کہتے کہتے رکی

جی میں سمجھ سکتا ہوں نیا گھر نئے لوگ ہوتا ہے لیکن آپ بے فکر رہے کچھ دن میں جب آپ سب کو جان جائینگی تب آپکی گھبراہٹ ختم ہو جائیگی اور دیکھیے گا کچھ دن میں ہم اچھے دوست بن جائینگے۔۔۔۔سادان مسکرا کر بولا

جب کے اسکی بات پر انارا نے نظر اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھے اس خوبرو نوجوان کو دیکھا جو اپنی خوبصورتی لیے صوفے پر پر جمان تھا اُس کے لہجے میں انارا کیلئے عزت صاف ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔۔

انارا بے ساختہ اُس کی بات پر ہلکا سا مسکرائی اور اُس کی اس ادا پر سادان کی دھڑکنے یک دم بڑھی تھی اُسے کیا ہو رہا تھا؟؟ یہ کیسا احساس تھا فلحال سادان سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔۔

آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں مسکراتی ہوئی۔۔۔ سادان نے ہلکی آواز میں کہا وہ آواز انارا تک نہیں پوہوچی تھی

کچھ کہا آپ نے؟؟

نہیں کچھ نہیں میں کہے رہا تھا اور بتائے آپکی پڑھائی کیسی چل رہی ہے۔۔۔ سادان نے ایک دم بات بدلی

پ۔پڑھائی۔۔۔ اتنا کہتے انارا کا چہرہ فوراً اُداسی سے بھر چکا تھا

جی پڑھائی کیا ہوا آپ کو؟؟؟

میری پڑھائی تو بہت سال پہلے ہی رک گئی تھی کسی نے پڑھنے ہی نہیں دیا غربت انسان کو ختم کر کے رکھ دیتی ہے اسی طرح میری بھی زندگی رک گئی تھی ایسا نہیں ہیں کے مجھے پڑھائی کا شوق نہیں ہیں بلکہ ہمارے پاس وسائل نہیں تھے پڑھنے کیلیے۔۔۔اپنی قسمت پر اک اُداسی سے بھری مسکراہٹ انارا کے چہرے پر آئی تھی

اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے جہاں میں بھنڈی اہانا یونیورسٹی جاتے ہیں آپ بھی وہی جوائن کرے۔۔۔

بھنڈی۔۔ساری باتوں میں انارا یہاں رکی تھی جس پر سادان مسکرایا۔۔

ہمم امیرا میری دوست عرف میری بھابھی۔۔سادان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جس پر انارا بھی مسکرائی

اچھا آپ بتائے پھر آپ کے ایڈمشن کی بات کرے آپ ہماری یونیورسٹی جوائن کرے۔۔۔

ل۔لیکن م۔میں کیسے

لیکن ویکین کچھ نہیں آپ بس جوائن کرے اپنی پڑھائی جاری رکھے میں بھائی سے کہے کر کل ہی آپ کے ایڈ مشن کرواتا۔۔۔۔۔ساداں نے فیصلہ سنایا

ج۔جی۔۔۔انارا سر جھکائے بولی کیونکہ اُسے پڑھائی کا بہت شوق تھا۔۔۔۔

کئی دیر خاموشی رہی دونوں ایسے ہی خاموش بیٹھے رہے۔۔۔۔۔۔۔۔

جی دارم آپ نے بلایا۔۔۔۔اہانادارم کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی

نظر اٹھائی تو سامنے ہی دارم اپنے بڑے الشان کمرے میں شیشے کے سامنے کھڑا تھا دارم کا کمرہ اس بڑے الشان گھر کے ہر کمرے کی طرح نہایت بڑا اور خوبصورت تھا یہاں کی ہر چیز قیمتی اور اک الگ کمرے کی شان بڑھاتی تھی۔۔۔۔

یار یہ دیکھو یہ بٹن ٹوٹ گیا شرٹ کا اسکو لگادو ذرا۔۔۔دارم اپنی شرٹ کے بٹن کو لیے بولا

لیکن دارم جب میں اسے پریس کروارہی تھی تو یہ بلکل ٹھک تھا۔۔۔۔اہانا اگے بڑھتی بولی

ہاں تو ٹوٹ گیا نہ اب میں نے تو جان بوجھ کر نہیں توڑا۔۔۔دارم نے اپنی چوری پکڑی جانے پر فوراً نفی کی یہ بات سچ تھی کے بٹن دارم نے خود توڑا تھا

۔۔۔۔

ارے میرا یہ مطلب نہیں تھا رکے میں لگا دیتی ہوں۔۔۔دارم کی بات پر اہانا کہتی باہر سے سوئی دھاگہ لے کر آئی۔۔

اب وہ دارم کے بلکل نزدیک کھڑے دارم کی پہنی ہوئی شرٹ کا بٹن لگا رہی تھی جب کے دارم اُسے بڑی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اچانک اہانا نے اوپر دیکھا وہ اس دوران یہ تو بھول ہی گئی تھی کے وہ کہا اور کتنے قریب کھڑی ہے دارم کے۔۔۔۔

اہانا نے نظر جھکائی اور جلدی جلدی بٹن لگانے لگی۔

اہ۔۔۔۔

س۔۔سوری آپ کو لگ گئی کیا زدہ تو نہیں لگی۔۔۔۔اہانا جو جلدی جلدی بٹن لگا رہی تھی دارم کی اہ پر پریشانی سے گردن کے تھوڑا سا نیچے جہاں وہ بٹن لگا رہی تھی اُدھر دیکھنے لگی اس بات سے بے خبر کے اک شخص اسکی اس حرکت پر دلو جان سے فدا ہوا تھا۔۔۔

اہانا ہوش کی دنیا میں تو تب آئی جب دارم نے اُسے کھینچا وہ جو پہلے دارم کے اتنا قریب کھڑی تھی دارم کے کھینچے پر فوراً اُسکے چوڑے سینے سے جا لگی

۔۔۔۔

دارم نے اُسے زور سے خود میں بھنچا جب کے دارم کے مردانا سخت ہاتھ اہانا اپنی کمر پر محسوس کرتی شرم سے پاگل ہو رہی تھی۔۔۔

دارم نے اہانا کو گھما کر اُس کی پشت اپنے سینے سے لگائی اور شیشے کے سامنے رخ کر گیا اب شیشے میں دونوں کے عکس سامنے دیکھ رہے تھے۔۔۔

دارم نے دوپٹہ جو اہانا کے گلے میں تھا اُسے سائڈ کرتے پچھلی گردن پر اپنے لب رکھے تھے جب کے اہانا کیلئے کھڑا ہونا محال تھا وہ مکمل دارم کے بھروسے کھڑی تھی۔۔۔۔

دارم نے اُسے اپنے سامنے کیا اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں ڈالے دارم اُسکے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔

اہانا کے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو وہ قابو کر چکا تھا

کچھ دیر بعد پیچھے ہوا اہانا نے شکوہ کن نظر سے دارم کو دیکھا جو اُسے سانس تک لینے کی مہلت نہیں دے رہا تھا۔۔۔

دارم نے لب اُس کی دونوں آنکھوں پر رکھے پورے چہرے پر اپنا لمس چھوڑتے دارم نے چہرہ اٹھاتے اہانا کو دیکھا۔۔

جس پر اہانا نے بھی بمشکل صحیح لیکن اپنا شرم سے بھرا چہرہ اٹھا کر دارم کو دیکھا دارم کی آنکھوں میں جزباتوں کا ٹھاٹے مارتا سمندر دیکھ اہانا چہرہ جھکا گئی

وہ اُس کی بیوی تھی وہ پورا حق رکھتا تھا یہ بات اُسے مزید بہکا رہی تھی دارم کی آنکھوں میں خمارِ چھانے لگی تھی۔۔

دارم نے ہاتھ پیچھے لے جاتے اہانا کے بالوں کو کیچر سے آزاد کیا جس سے اُسکے بال کھلتے ہی پشت پر پھیلتے خوبصورت منظر پیش کرنے لگے۔۔

د۔دارم ک۔کیا کر رہے ہیں۔۔۔دارم کا ہاتھ کمر پر رینگتا محسوس کرتے اہانا بمشکل بولی

پیار۔۔۔لفظی جواب دیتے دارم پھر اُسکے لبوں پر جھکا تھا اک ہاتھ سے کمر پر زور دیتے وہ اُسے مزید قریب کر چکا تھا دونوں کے بیچ فاصلہ نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

دارم کی آنکھوں میں لمحہ بالمحہ مزید خمارِ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

دارم نے اُسے اٹھایا اور بیڈ پر لیٹاتے اُسکے اوپر جھکا تھا۔۔۔

د۔دارم۔۔

ششششش ۔۔خاموش میری جان اب تو کچھ دنوں میں ہماری رخصتی بھی ہونے والی ہے فکر نا کرو رخصتی تک قریب انے کی حد پار نہیں کرونگا اب مزاحمت بلکل نہیں خاموش رہنا۔۔۔گھمبیر آواز میں اُسکے کان میں سرگوشی کرتے اُسے خاموش کرا گیا خمارِ سے دارم کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔۔۔

اہانا کی دھڑکنے اک الگ منظر پیش کر رہی تھی اُس کی دھڑکنے اتنی زور زور سے دھڑک رہی تھی کے کمرے کی معائنے خیز خاموشی میں اک خوبصورت رقص مچا رہی تھی اُس کی تیز ہوتی دھڑکنوں کی آواز سن دارم مزید بہک رہا تھا۔۔۔

د۔دارم پ۔پلز۔۔۔اہانا گہرے سانس لیتی بولی

میری جان جتنے میرے جذبات بھڑاو گی اتنا تمہارے لیے مشکل ہو گا ۔۔۔دارم اسکے کان میں کہتے وہاں لب رکھ گیا۔۔۔

نیچے کو جھکتے اب وہ گردن پر جگہ باجگہ اپنا جانپتا لمس چھوڑنے لگا وہ جیتنا اُسکے قریب جارہا تھا اتنا بہک رہا تھا گردن پر شدت سے لب رکھ وہ اوپر اٹھا اور اہانا کی پیشانی پر لب رکھتے اُسکے دونوں گالو پر اپنے لب رکھے۔۔۔

اس وقت اہانا شرم سے چور چور گہرے سانس لے رہی تھی دارم کے سامنے وہ پہلی بار بنا دوپٹے کے تھی دارم کی نزدیکی اُس کی سانسیں بری طرح بے ترتیب کر چکی تھی۔۔۔۔۔

کھٹ کھٹ۔۔۔دروازے کی آواز پر دارم بری طرح چیڑا ہوا تھا۔۔

خمارِ اک لمحے میں آنکھوں سے اوجھل ہوئی تھی دارم نے غصے سے دروازے کو گھورا اور اٹھ کھڑا ہوا اپنی شرٹ ٹھک کرتے اک نظر اہانا کو دیکھ وہ دروازہ کھولنے جا چکا تھا جب کے اہانا بھی جلدی سے اُٹھتی اپنا دوپٹہ اٹھاتے ٹھک سے اپنے سر پر لے چکی تھی۔۔۔

بیٹا دارم باہر آو آپ کے بابا بلا رہے ہے آپکو۔۔۔ازا بیگم کی آواز آئی

خیریت مما۔۔ازا بیگم کو دیکھ دارم کا غصّہ فوراً ختم ہو چکا تھا

جی بیٹا خیریت ہیں بس شادی کے انتظامات کی تیاریوں کے بارے میں سب کی میٹنگ ہو رہی سب ہیں وہاں آپ بھی آجاؤ۔۔۔۔

اوکے مما آتا ہُوں میں۔۔

اور آتے میں اہانا کو بھی لے کر آنا۔۔۔ازا بیگم مسکرا کر بولی وہ تھوڑی سی جگہ سے اندر اہانا کو دیکھ چکی تھی

جب کے اُن کی بات پر دارم مسکرا کر سر جھٹک گیا۔۔۔

ازا بیگم کے جاتے ہی دارم کمرے کی جانب مڑا۔۔۔

چلے دارم بلا رہے نہ باہر سب۔۔۔اُسے واپس اپنے قریب آتا دیکھ اہانا فوراً بولی

چلے جائینگے بیگم پہلے تھوڑا۔۔۔دارم کہتے کہتے رکا اور اک آنکھ ونگ کرتے شرارت سے اہانا کو دیکھا اس کی نظروں کی تپش اور کچھ دیر پہلے ہوئے لمحات کو سوچ اہانا پھر شرم میں مبتلا ہو چکی تھی۔۔۔

اہانا نے اوپر دیکھا پھر دروازے کی جانب دیکھا جسے لوک لگانا دارم شاید بھول چکا تھا۔۔اہانا نے نہ ادھر دیکھا نہ اُدھر اور زور سے دوڑ لگا ئی دوڑ لگانے میں وہ ماہر تھی۔۔

وہ اک لمحے میں کمرے سے جا چکی تھی

بیگم بہت چالاک ہو گئی ہو تم تمہاری یہ بھاگنے والی عادت چھڑوانی پڑے گی

...دارم بھی مسکرا کر کہتا کمرے سے باہر نکل چکا تھا۔۔۔

کمرے میں سب موجود تھے جب آہل کا فون بجا۔۔۔

آہل فون سننے کیلیئے لون میں آیا جہاں سامنے ہی انارا پودوں کے پاس کھڑی انہیں دیکھ مسکرا رہی تھی۔۔

آہل نے مسکرا کر فون رکھا اور قدم اس لڑکی کی جانب بڑھائے جو پودوں کو دیکھ بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔۔

ہیلو۔۔۔

اہ۔۔۔آہل نے پیچھے اتے ہیلو کہا تو انارا جو پھولوں میں مدہوش تھی اچانک ڈر کے چیخ مارتی پیچھے ہٹی ابھی وہ بری طرح پیچھے گرتی کے آہل اُسے تھام چکا تھا کچھ لمحے سب کچھ رک چکا تھا آہل اُسے تھاما کھڑا تھا جب کے گرنے کے ڈر سے انارا اپنی آنکھے شدت سے بند کر چکی تھی۔۔۔۔

آہل کی نظر اسکے خوبصورت چہرے پر تھی کچھ لمحہ بعد انارا نے محسوس کیا کے وہ گرنے سے بچ چکی ہے جس پر اس نے ہلکے ہلکے سے آنکھے کھولی وہ کسی مضبوط حصار میں تھی۔۔۔

آنکھیں کھولتے ہی انارا جلدی سے سیدھی ہوئی جس پر آہل نے اُسے چھوڑا

۔۔۔

شکریہ میں ابھی گر جاتی۔۔۔اُسے بس یاد تھا تو اپنا گرنا

کوئی بات نہیں ڈری بھی تو آپ میری وجہ سے ہی تھی۔۔۔آہل مسکرا کر بولا جس پر انارا خاموش ہو گئی

اور بتائے کیسی ہے آپ۔۔

جی میں ٹھک ہُوں۔۔

آپ اتنی معصوم ہیں یا مجھے لگ رہی ہے۔۔۔آہل بے ساختہ پوچھ پڑا

ہاہا۔۔۔آپکو جیسے لگ رہا ویسے سمجھ لیں۔۔۔آہل کی بات پر انارا کھل کر ہنسی تھی وہ ایسے کسی سے بھی بات نہیں کرتی تھی لیکن اس گھر کے لوگوں کے لہجے میں خلوص عزت دیکھ انارا اس گھر میں مل رہی تھی اس گھر کے لوگ چہرے کے ساتھ ساتھ دل سے کتنا خوبصورت تھے یہ کچھ گھنٹوں میں انارا دیکھ چکی تھی کچھ گھنٹوں میں ہی اپنے ماضی کی تلخیوں کو وہ کافی حد تک بھولا چکی تھی

ماشاءاللہ۔۔۔اُس کی مسکراہٹ دیکھ آہل ہلکا سا بڑ بڑا۔۔۔۔۔۔آہل اسکی بے دامی خوبصورت آنکھوں میں کھونے لگا تھا اسکی گہری آنکھے بہت کچھ بیان کر رہی تھی آہل جیسا خوبصورت اپنے جذباتو پر حکومت کرنے والا مرد نجانے کیوں اس لڑکی کی آنکھوں کا دیوانہ ہو رہا تھا

پھر کل سب بچے شاپنگ پر چلے جائیں شادی کی شاپنگ کیلیئے وقت کم ہیں اور تیاریاں بہت زدہ ہیں۔۔۔کمرے میں سب بیٹھے تھے جب احسن صاحب بولیں

ہاں یہ بھی ٹھک ہیں اور فنکشن سارے ہونگے شادی کیلیئے اسلئے تیاریاں بھی بہت بڑھ جائینگی۔۔۔۔تابر صاحب نے جواباً کہا

ہراک اک بندہ اناچاہیئے آخر میرے بیٹےاور بیٹی کی شادی ہے کوئی رہ نا جائے ۔۔۔احسن صاحب دارم کے کندھے پر ہاتھ رکھ بولیں جس پر سب مسکرائے

ہاں احسن فکر نا کرو سب آئینگے بس ٹھک ہیں مہمانوں کو دعوت دینا بھی شروع کرتے ہیں۔۔۔کمرے میں شادی کی باتیں ہورہی تھی وقت کم تھا تیاریاں زدہ تھی اسلئے سب کچھ جلدی جلدی کرنا تھا۔۔۔۔

ادیان کمرے میں داخل ہوا تو امیرا کمرے میں موجود نہیں تھی

۔۔۔۔حالانکہ جہاں سب بیٹھے باہر باتیں کر رہے تھے وہاں سے پہلے امیرا

کمرے سے جا چکی تھی۔۔

ابھی ادیان کمرے میں داخل ہوتا اپنی گھڑی اتار کر رکھ رہا تھا جب دروازے

کی آواز کو محسوس کرتے وہ پیچھے مڑا۔۔امیرا جو نہا کر باہر نکلی تھی دوپٹے سے

بے نیاز اپنے گیلے لمبے گھنے بال جو پشت پر گرے مسلسل پانی کی بارش اُس کی

کمر پر کر رہے تھے۔۔

نکھری گوری رنگت پر وہ کالے رنگ کا سوٹ پہنے ہوئے تھی اُس کے

گورے رنگ پر یہ کالا رنگ غضب ڈھا رہا تھا نہانے کی وجہ سے کپڑے بھی

گیلے ہوتے جسم سے چپکے تھے۔۔

ہمیشہ کی طرح میک اپ سے پاک چہرہ جو فریش ہونے کی وجہ سے مزید کھل رہا

تھا۔۔۔

وہ بلکل ہی بے نیازی میں باہر نکلی جب اُس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں

ادیان بلکل ساخت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ادیان کو دنیا کا ہوش نہیں تھا وہ بس اپنے سامنے کھڑے اس حسین وجود کو

دیکھ رہا تھا

ادیان کی نظر خود پر محسوس کرتی امیرا کنفیوز تھی کیونکہ ادیان بس اُسے غصے

سے گھورتا تھا لیکن آج اُس کی آنکھوں میں غصّہ نہیں تھا۔۔

ادیان کی گہری نظر امیرا خود پر محسوس کرتے اب بوکھلا گئی تھی

اچانک اُس نے سائڈ ہوتے شیشہ دیکھا کے ایسا کیا ہوا اُسے شیشے میں دیکھتے

اپنی حالت پر غور گیا۔۔

وہ شرمندہ سی ہوتی جلدی سے بیڈ پر پڑا اپنا دوپٹہ اٹھاتی خود پر لے چکی تھی۔۔

ادیان جو کہی کھویا تھا اُس کے اس طرح کرنے پر اچانک ساخت کیفیت سے

نکلا تھا۔۔

وہ مرد تھا چاہے دنیا جہاں کی طاقت ادیان رکھتا ہو لیکن تھا تو وہ اک مرد

ادیان کی آنکھوں میں چھاتی خمارِ بلکل غائب ہو چکی تھی-----

اور امیرا نے اُس کی آنکھوں کا بدلتا رنگ بخوبی دیکھا تھا---

ادیان نظر پھیرتا فوراً فریش ہونے واشروم میں بند ہوا---

اور پیچھے امیرا کو اب تک سمجھ نہیں آرہا تھا کے ادیان کو ہوا کیا ہیں وہ ایسے

اُسے دیکھ کیوں رہا تھا خیر امیرا اپنے بال ڈرائے کرنے لگی---

رات بھی کافی ہونے لگی تھی اسلئے وہ بیڈ پر لیٹتی آنکھے بند کر گئی آج اُسے

نجانے کیوں تھکان محسوس ہو رہی تھی اسلئے وہ آرام کرنا چاہتی تھی---

ادیان جب باہر نکلا تو نظر فوراً بیڈ پر سوئی امیرا پر پڑی جو کچھ دیر میں ہی گہری

نیند سو جا چکی تھی------

نجانے ادیان کو کیا ہو رہا تھا اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی----

وہ اپنے بال سکھاتا بیڈ کی دوسری جانب لیٹتا اپنا اک بازو اپنی آنکھوں پر رکھتا سونے کی کوشش کرنے لگا لیکن شاید ابھی یہ ممکن نہیں تھا۔۔

کچھ دیر بعد اُس نے اپنا بازو ہٹاتے اپنے برابر میں سوتی اس اپسرا کو دیکھا۔۔۔

اور وہ اُسے دیکھتا رہا آج ادیان کو اس پر غصّہ نہیں آرہا تھا نجانے کیوں آج وہ سوتے ہوئے اس قدر معصوم لگ رہی تھی کے ادیان نے بے اختیار اطفا کیا کے امیرا کتنی خوبصورت اور معصوم ہیں۔۔۔

بے اختیار اُس نے اپنا ہاتھ امیرا کے گال پر رکھنا چاہا لیکن وہ ہاتھ گال سے تھوڑا اوپر ہوا میں ہی رہ گیا ادیان نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کرتے واپس اپنا بازو آنکھوں پر رکھا وہ امیرا کی جانب قدم نہیں بڑھا پا رہا تھا اُس کی نفرت اُس کی انا اُسے یہ کرنے نہیں دے رہی تھی ادیان جو اک بار سوچتا تھا وہی ہوتا تھا لیکن یہاں وہ اپنی بات سے پھیر رہا تھا اسکا دل اُسے امیرا کی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ جب کے ادیان اپنے دل کو بار بار سمجھا رہا تھا بقول ادیان کے یہ ممکن نہیں تھا کے وہ محبت کرے کبھی کسی سے۔۔۔۔

اُس کے اندر نجانے کیا چل رہا تھا۔۔۔

جب کافی دیر لیٹنے کے بعد بھی ادیان پر نیند مہربان نا ہوئی تو تنگ آ کر ادیان اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے کی بالکنی میں رکھے صوفے پر جا بیٹھا۔۔۔

سگریٹ لیتے اپنے لبوں سے لگائی وہ سیگریٹ زدہ نہیں پیتا تھا لیکن آج نجانے اُسے کیوں طلب ہوئی تھی۔۔۔

امیرا نے ہاتھ نیند میں بیڈ کی دوسری جانب رکھا ادیان کو نا محسوس کرتے امیرا نے ہلکے ہلکے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔

امیرا نے گھڑی میں وقت دیکھا جہاں رات کے دو بجنے کو تھے۔۔۔

اس وقت کہا چلے گیے۔۔۔امیرا بیڈ سے اُترتی ہوئی بولی اور وہ اس دوران پھر دوپٹہ لینا بھول چکی تھی کیونکہ اسے دوپٹے کی عادت نہیں تھی۔۔۔

بالکنی کا کھلا دروازہ دیکھ امیرا کو اک لمحہ نہیں لگا سمجھنے میں کے ادیان اس وقت اُدھر ہی موجود ہیں۔۔۔

امیرا نے قدم بالکنی کی جانب بڑھائے۔۔اُس نے سامنے دیکھا جہاں ادیان بلیک ٹیشرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں صوفے پر بیٹھا تھا امیرا کو جھٹکا تو تب لگا جب اُس کی نظر ادیان کے ہاتھ میں پکڑی سیگریٹ پر گئی جسے وہ سامنے نظر جمائے پی رہا تھا۔۔

سگریٹ دیکھ امیرا کا دماغ بری طرح ہلا تھا وہ تیزی سے آگے بڑھتی سیگریٹ ادیان کے ہاتھ سے لیتی اُسے پھینک چکی تھی جب کے اچانک ہونے والی افت جس سے ادیان بلکل بے خبر تھا اس پر اچانک اٹھ کھڑا ہوا۔۔

کیا بتمزی تھی یہ۔۔۔ادیان کو اس کی یہ حرکت بلکل پسند نہیں آئی تھی آج تک کسی کی اتنی ہمت نہیں تھی یہ کرنے کی جو امیرا کر چکی تھی۔۔۔

ا۔آپ سگریٹ کیوں پی رہے ہیں۔۔۔ادیان کا سرد لہجہ محسوس کرتی امیرا فوراً بولی

میری مرضی تم کون ہوتی ہو یہ پوچھنے والی۔۔۔ادیان کے ماتھے پر غصے سے کئی بل واضح ہونے لگے تھے

آپ کی بیوی ہُوں میں پلز آپ یہ ناپیا کرے اس سے جان جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔۔۔اپنی نم آنکھوں سے اُسے دیکھ بولی

تو تمہیں کوئی فرق پڑتا ہے میرے جینے مرنے سے ؟ادیان نے ایبرو اُچکائی

نجانے کیوں وہ اس سے یہ سوال کر رہا تھا

بہت فرق پڑتا ہے میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی آپ کو کچھ ہو جائیں یہ سوچ ہی میرے لیے جان لیوا ہے۔۔۔وہ اپنے دل کی بات زبان پر بے اختیار لائ تھی۔۔۔۔

تم خود کو میری بیوی سمجھ رہی ہو۔۔۔؟؟

سمجھ نہیں رہی میں آپ کی بیوی ہُوں میں آپ پر حق رکھتی ہوں پورا پورا ۔۔۔اب امیرا کے آنسوں اُس کی آنکھوں سے گرنا شروع ہو چکے تھے

او حق۔۔۔۔ادیان اُس بات کو اپنا رنگ دے گیا تھا

تمہیں پتہ ہے نہ حق کا کیا مطلب ہوتا ہے ؟؟ادیان بڑی دلچسپی سے یہ سوال کر رہا تھا۔۔

م۔میں بس آپ سے یہ بول رہی ہوں آپ یہ نشا چھوڑ دیں مت پیے سگریٹ پلز۔۔۔۔اُسے ادیان کی بات زدہ سمجھ نہیں آئی تھی

اک نشے کو چھوڑنے کیلیئے دوسرا نشا ضروری ہوتا ہے۔۔۔ادیان اُس کی جانب قدم اٹھاتے ہوئے بولا جب کے امیرا کو اب ادیان کی باتیں سمجھ آرہی تھی وہ خوف سے پیچھے کو بڑھ رہی تھی اور ادیان اُس کے قریب آرہا تھا آخر ایسا بھی وقت آیا جب پیچھے دیوار آچکی تھی۔۔۔۔۔۔

ادیان نے اس کے دونوں اطراف پر ہاتھ رکھ اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب کیا امیرا کی سانسیں تھمنے لگی تھی اُس کی آنکھوں میں خوف آرہا تھا۔۔۔

ا۔ادیان۔۔۔۔بمشکل امیرا کی آواز نکلی تھی

جی میری جان۔۔۔ادیان کے کہے الفاظوں پر امیرا کو یقین نہیں آیا وہ آنکھے بڑی کیے اپنی شرم سائڈ کرتی ادیان کو دیکھنے لگی جب کے وہ اس طرح کرتی اس قدر پیاری لگ رہی تھی کے ادیان بے اختیار مسکرا اٹھا اُسے مسکراتا دیکھ

امیرا کا دل مانو دھڑکنا بھول گیا تھا اتنی قریب سے اُس نے پہلی بار ادیان کی مسکراہٹ دیکھی تھی۔۔۔

وہ بلکل اپنی شرم کو بھولتی اپنے شوہر کا خوبصورت چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ ساخت کیفیت سے باہر تو تب نکلی جب ادیان کی نظر اُس نے اپنے وجود پر محسوس کی۔۔۔

ادیان گہری نظروں سے اس کے وجود کو دیکھ رہا تھا جو دوپٹہ سے بے نیاز اپنی خوبصورتی سے ادیان شاہ کو خود پر ٹوٹنے کی دعوت دے رہا تھا۔۔۔۔

امیرا کی خوبصورتی آج پہلی بار ادیان نے محسوس کی تھی۔۔۔۔

چ۔چھ۔۔ چھوڑے۔۔۔۔ادیان کا ہاتھ اپنے سائڈ سے پیچھے کرتی امیرا آگے بڑھی

ادیان جسے بالکل اس چیز کی امید نہیں تھی جو اپنا ہاتھ ڈھیلے چھوڑے کھڑا تھا اچانک امیرا کے پیچھے کرنے پر اسکا ہاتھ ارام سے پیچھے ہوا

امیرا جو ابھی ایک دو قدم ہی اگے بڑھی تھی اچانک ادیان نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ اسے کھینچا جس سے امیرا کٹی پتنگ کی طرح اس کے سینے سے جا لگی امیرا کی پشت ادیان کے سینے سے لگی تھی جبکہ ادیان کا ہاتھ اس کے پیٹ پر موجود تھا۔۔۔۔امیرا کی دھڑکنے تیزی سے دھک دھک کر رہی تھی وہ شرم سے پانی پانی ہوئی کھڑی تھی اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے ادیان کو آخر ہوا کیا ہیں ادیان کا یہ رنگ اُسے شرم میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

ادیان کی گہری نظر وہ مسلسل خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔

ابھی تو تم نے کہا کہ میں سیگریٹ چھوڑ دوں تو اُسکے بدلے مجھے دوسرا نشا تو اختیار کرنا پڑے گا نہ اور ابھی تم حق کی بات بھی کر رہی تھی۔۔۔ادیان اُسکے کان میں سر گوشی کر رہا تھا جب کے حق والی بات جو تب تو امیرا کے سمجھ میں نہیں آئی تھی لیکن اب اچھے سے آ رہی تھی۔۔۔

ا۔ادیان پ۔ پلز۔۔ چھ۔۔ چھوڑے۔۔۔۔ادیان کی نزدیکی سے امیرا کے پورے وجود میں کپکپاہٹ دوڑ رہی تھی

پہلے کہتی تھی کے تم میری بیوی ہو پاس رہنے کا حق ہے اب دور جانے کا کہے رہی ہو۔۔۔۔اُس کے کیچر سے قید بالوں کو کھولتا اُس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپاتے ادیان سرگوشی میں بولا

ادیان کی بات پر امیرا خاموش رہی اور پھر قدم اگے بڑھانے لگی جب ادیان نے اُسکے پیٹ پر دباؤ ڈالا جیسے وہ اسے خبردار کر رہا ہو کے اب یہ نا ہو۔۔

اہ۔۔۔۔اپنے پیٹ پر ادیان کے مضبوط ہاتھ کا بڑھتا دباؤ دیکھ امیرا کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا

ادیان نے اپنا دباؤ کم کیا اور اپنے اک ہاتھ سے اُس کے بال پیچھے سے ہٹاتے اپنے لب رکھے تھے۔۔اور یہاں امیرا کی جان جانے والی ہوئی تھی اُسے بلکل امید نہیں تھی امیرا اپنے پیروں پر بلکل نہیں کھڑی تھی وہ بلکل ادیان کے سہارے تھی اُس سے تو کھڑا رہنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

ا۔ادیان ا۔آپ کو کیاہ۔۔ ہو گیا۔اچانک ابھی ک۔۔ کچھ دیر پ۔ پہلے تو ت۔ ٹھک ت۔ تھے۔۔۔ادیان کا ہاتھ اس کے پیٹ پر رینگ رہا تھا جس پر امیرا کی آواز نکلنا مشکل تھی

یہ کمبخت رات ہی تو سب کچھ بگاڑ گئی تمہارا رات نکھرا وجود دیکھ ہی تو میں خود پر جبر نہیں کر پا رہا نیند تو کوسوں دور جا چکی ہے مجھ سے۔۔۔

ادیان اُسے گھوماتا اُس کا رخ اپنی جانب کرتا بولا

امیرا کو ادیان سے آنکھیں ملانا اک مشکل کام لگ رہا تھا

پ۔ پلز ک۔ چھوڑے۔۔۔وہ بس یہی رٹ لگا کر بیٹھی تھی

ممکن نہیں۔۔۔وہ خمارِ میں کہتا اُسکے گال پر لب رکھ وہاں اپنا لمس چھوڑ گیا جب کے امیرا کو لگ رہا تھا وہ کچھ ہی دیر میں بے ہوش ہونے والی ہے۔۔۔

ادیان نے چہرہ اٹھاتے امیرا کو دیکھا جو باقاعدہ کپکپا رہی تھی ادیان اُسے دیکھ بے اختیار مسکرا پڑا

ادیان کی گہری نظر اُسکے گلابی کھلے کھلے لبوں پر جا رہی تھی جو وجود کے ساتھ ہلکے ہلکے سے کانپ رہے تھے۔۔

مزید خود سے ضبط کھوتے ادیان اُس کے لبوں پر جھکا تھا جب کے امیرا نے آنکھے جھٹ سے کھولتے دیکھا اور ادیان کے کندھوں پر ہاتھ اُسے پیچھے کرنے لگی اپنے کام میں رکاوٹ محسوس کرتے ادیان اک لمحے کیلئے پیچھے ہوا اُس کے دونوں ہاتھوں کو سر کے اوپر دیوار سے پن کرتے اُسکے لبوں پر شدت سے جھکا تھا اُس کے عمل میں اس قدر شدت تھی کے امیرا سے برداشت نہیں ہو رہی تھی وہ نا ہاتھ ہلا پا رہی تھی نہ چہرہ ادیان بری فرصت سے اُس کی سانسیں بند کیے کھڑا تھا شاید وہ اُسکے لبوں کو آزاد کرنا بھول چکا تھا جب کچھ دیر بعد بھی ادیان پیچھے نہ ہوا تو امیرا کا سانس رکنے لگا وہ اُسے کیسے بتاتی کے اُسے سانس نہیں آ رہا سانس نہ انے کی وجہ سے امیرا کی آنکھوں سے تیزی سے آنسوں بہنے لگے جب کے اُس کے آنسوں محسوس کرتے خود پر بندھ باندھتے ادیان پیچھے ہوا۔۔۔

جب امیرا نے اچانک گہری سانس لی وہ اس طرح لمبے سانس لے رہی تھی جیسے سانسوں کیلئے سالوں سے تڑپ رہی ہو ادیان کو برداشت کرنے کیلئے امیرا ابھی بلکل طاقت نہیں رکھتی تھی۔۔

اُس کو اس طرح سانسیں لیتے دیکھ ادیان اُسکے کان کی جانب جھکا۔۔۔

میری جان تمہیں میرا پیار چاہیئے تھا نہ اپنی حالت دیکھو اتنی سی قربت پر یہ حال ہے سوچو میرا پیار کیسے برداشت کرو گی ابھی تم میری شدتیں سہنے کیلئے بہت چھوٹی ہو اسلئے تمہیں میں بار بار سمجھاتا رہا کے مت کرو مجھ سے محبت لیکن نہیں تم لگی رہی مجھے خود سے محبت کرانے میں یہ تمہاری زد تھی اب معاملہ میرے بس سے باہر نکل چکا اب خود کو تیار کرو میری شدتیں سہنے کیلئے اب میں زدہ انتظار نہیں کرونگا تمہارے اس وجود میں گھل جانے کو دل کر رہا ہے کھا پی کر جان بناؤ اپنی بہت نازک ہو تم میں جب تمہاری روح میں اُترونگا تب تمہاری نازک مزاجی بلکل نہیں دیکھونگا اسلئے جو تھوڑا وقت دے رہا ہوں صرف اسلئے کے میری شدتیں برداشت کرنے کیلئے خود کو تُم تیار

کرو کیونکہ اب میرا دل اور میں دونوں میرے بس میں نہیں ہے اب جو تم
چاہتی تھی وہی ہو رہا ہے میرے پیار کیلئے تڑپتی تھی نہ جتنی میری نفرت
مشکل تھی اتنا پیار بھی مشکل ہوگا کیونکہ فلحال نا تو تم میرا پیار تمہارے لیے
جھلنے کے قابل ہو نہ نفرت اک کمرے میں رہتے ہوئے اب خود پر ضبط میں
زدہ دیر تک نہیں رکھ پاونگا لیکن جب تک رکھونگا تُم خود کو تیار
کرو گی۔۔۔ادیان اُسکے کان میں کہتا اب دور ہوتے اک نظر امیرا کے
سرخ چہرے کو دیکھ جو نیچے
جھکا تھا مسکراتا ہوا کمرے میں چل دیا جب کے پیچھے امیرا شرم سے ڈوب رہی
تھی ادیان کی باتیں اُس کے پیر کے ناخن تک کو سرخ کر گئی تھی اتنی شرم تو
اُسے کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی ان باتوں میں ادیان کی کچھ بے باک باتوں
کو سوچ امیرا سے چہرہ اٹھانا مشکل ہو رہا تھا حالانکہ اب ادیان اُسکے سامنے
نہیں کھڑا تھا لیکن پھر بھی امیرا شرم سے کمرے میں جانے کی ہمت نہیں

رکھتی تھی اب وہ ادیان کا سامنا کیسے کریگی وہ یہی سوچ رہی تھی ۔۔بے اختیار اُسنے اپنا ہاتھ اپنے لبوں پر رکھا پھر شرماتی ہوئی چہرہ جھٹک گئی ۔۔۔

اک طرف جہاں وہ ادیان کی باتوں سے شرم اور ڈر میں مبتلا تھی وہی ادیان کے کچھ الفاظ ایسے بھی تھے جسے سن امیرا خوش ہوئی تھی کیا اُسے ادیان کا پیار مل گیا تھا؟؟ اُسے یقین نہیں آرہا تھا وہ تو ہمیشہ سے یہی چاہتی تھی لیکن اُسے اپنے کانوں پر اب تک یقین نہیں تھا

امیرا کمرے میں داخل ہوئی وہ بہت چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اندر داخل ہوئی اُس میں ادیان کا سامنا کرنے کی ذرا سی بھی ہمت نہیں تھی اور یہ بات ادیان جانتا تھا کے وہ شرم سے نظر فلحال نہیں ملا پایگی اسلئے وہ پہلے ہی بیڈ پر لیٹا آنکھیں بند کر گیا تھا البتہ وہ سویا تھا یا نہیں یہ امیرا کو نہیں پتہ تھا ۔۔

ادیان کی بند آنکھیں دیکھ امیرا نے سکھ کا سانس لیا وہ نہایت ارام سے بنا کوئی آواز کیے بیڈ کی دوسری جانب آکر لیٹی اور کمفرٹر خود پر ڈالتے ادیان کی جانب کروٹ لیتے لیٹ گئی وہ ایسے ہی اُسکے چہرے کو دیکھتی رہی پھر شرما کر نظر

جھکا گئی اُسے یقین ہو گیا تھا کے ادیان سو چکا ہے اسلئے اُس نے ادیان کا ہاتھ جو اُسکے سینے پر تھا اُسے اٹھاتے پھیلایا اور اُسکے بازو پر لیٹ کھسک کر اُسکے قریب جاتی اپنا ہاتھ ادیان کے سینے پر رکھ شرماتی ہوئی آنکھیں بند کر گئی اس بات سے بے خبر کے اُس کی یہ حرکت ادیان شاہ نے بخوبی دیکھی ہے۔۔۔۔۔

امیرا کا ہاتھ اپنے سینے پر محسوس کرتے ادیان کا دل زوروں سے دھڑکا تھا یہ کیا ہو رہا تھا اُسے ادیان نے آج تک ایسا کچھ اپنے اندر بدلاؤ محسوس نہیں کیا جو آج وہ کر رہا تھا شاید یہ محبت کا آغاز تھا جس سے ابھی ادیان بے خبر تھا۔۔۔

ادیان نے اپنا ہاتھ امیرا کے گرد لیجاتے اسکی کمر پر رکھ اُسے مزید خود کے قریب کیا جب کے امیرا نے پھٹ سے آنکھیں کھولی جہاں ادیان پہلے ہی اُسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ بلکل ادیان کے سینے سے لگی تھی۔

ا۔آپ اٹھے ہے۔۔۔اپنی حرکت کا سوچتی امیرا سرخ پڑی تھی۔۔۔

ہمم ابھی تک تو اٹھا ہوں سونے دو ورنہ یہ نا ہو میں ضبط کھو دوں۔۔۔اُس کا سر واپس سینے پر رکھ اُسے خود میں چھپاتے وہ آنکھیں موند گیا جہاں اک

طرف وہ خوش تھی وہی دوسری طرف ادیان کی باتیں اُسکے ذہین میں گنج رہی تھی وہ بار بار شرم سے سرخ پڑھ رہی تھی خیر کچھ ہی دیر میں دونوں پر سکون کی نیند مہربان ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

صبح کا آغاز ہوا

بھائی۔۔۔۔صوفے پر آہل دارم اور سادان بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب سادان نے دارم کو پُکارا جس پر دارم نے نظر اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھے سادان کو دیکھا

بھائی انارا کا ایڈمشن ہماری یونیورسٹی میں کرانا ہیں آپ پرنسپل کو کول کر دیں پھر کل سے ہی وہ جوائن کر لینگی۔۔۔

اوکے میں کروا دیتا ہوں۔۔۔دارم اپنا فون نکالتے کچھ کرنے لگا جب کے انارا کے نام پر آہل دھیما سا مسکرایا

کیا بات ہے بھائی بڑا مسکرایا جا رہا ہے خیریت۔۔اُس کی مسکراہٹ سادان دیکھ چکا تھا

ارے کچھ نہیں ایسے ہی۔۔۔

ارے نہیں نہیں کچھ تو بات ہیں مجھے نہیں بتاینگے۔۔۔سادان مسکرا کر بولا

ارے کچھ نہیں بچے۔۔۔

سادان میں نے پرنسپل کو میسیج کر دیا ہے باقی تم لے جانا آج انہیں ایڈمشن وغیرہ کی ڈیٹیلس دیکھ لینا۔۔۔دارم مصروف انداز میں بولا کیونکہ ساتھ ساتھ وہ آفس کی میلز بھی دیکھ رہا تھا

اوکے تھینک یو بھائی۔۔۔

لو آگئی یہ لوگ بھی۔۔۔سامنے سے اہانا اور انارا کو آتا دیکھ سادان مسکرا کر بولا آہل نے بھی سامنے دیکھا اُس کی نظر بس ایک خوبصورت چہرے پر ٹکی تھی وہی دوسری طرف بھی انارا کو دیکھ سادان کی آنکھوں میں چمک اُتری تھی

۔۔۔

انا آپ کے ایڈمشن کی بات ہو گئی ہیں آج آپ چلنا فورم سبمٹ کرانے اور آج سارا سامان بھی لے لینگے پھر کل سے آپ جوائن کر لینا۔۔۔۔ساد ان کھڑے ہوتا ہوا بولا

اہانا انارا ابھی وہی آ کر بیٹھ چکی تھی انارا اور اہانا کی تو اتنی اچھی دوستی ہو چکی تھی کے ہر وقت دونوں باتوں میں لگی رہتی تھی اور انارا تو سب کے ساتھ بلکل گھل مل گئی تھی۔۔۔۔

جی ٹھک ہیں شکریہ۔۔۔۔انارا مسکرائی کیونکہ وہ بہت خوش تھی۔۔

اہانا کتنا مزا آئیگا نہ ہم جائینگے اب پڑھنے۔۔۔۔انارا نے اپنے برابر میں بیٹھی اہانا سے ہلکی آواز میں کہا

اہانا؟؟؟اُس نے اُسے ہلایا

ہ۔ہاں ج۔جی۔۔۔۔وہ جو اپنے سامنے بیٹھے اپنے ہینڈسم شوہر کو دیکھنے میں مصروف تھی جو موبائل میں بڑی مصروفیت سے میلز چیک کر رہا تھا اہانا اُسے دیکھ ہی رہی تھی جب انارا نے اُسے پُکارا جو اُسے بلکل سنائی نہیں آیا جب انارا

نے اُسے ہلایا پھر وہ ہڑ بڑاتے ہوئے انارا کی طرف متوجہ ہوئی جب کے اہانا کی اس طرح ہر بڑاہٹ دیکھ دارم نے اوپر دیکھا جب کے آہل اور سادان بھی اب اس جگہ متوجہ تھے۔۔۔

کیا ہوا بچے ٹھک ہو؟؟ آہل اُسے دیکھ بولا

ج۔جی بھائی میں ٹھک بس وہ ایسے ہی۔۔۔اہانا کو سمجھ نہ آیا وہ کیا بولیں

اہانا کیا ہوا میری جا۔۔۔دارم بول رہا تھا جب وہ سب کے بیٹھے ہونے کا سوچ بولتے بولتے رکا جب کے اُسکے اتنا بولنے پر آہل اور سادان اُسے بڑی مشکوک نظر سے دیکھنے لگے دوسری طرف اہانا شرم سے چہرہ جھکا گئی کیونکہ اب انارا اُسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی

کیا ہو گیا ایسے کیوں دیکھ رہے ہو بیوی کو بول رہا ہوں کوئی غیر تھوڑی ہے ۔۔۔اُن دونوں کی مشکوک نظر دیکھ دارم نے دونوں کو گھورا

اہم اہم۔۔۔دارم کی گھوری اگنور کرتے آہل نے گلے پر ہاتھ رکھ کہا جب کے سادان اپنے منہ پر ہاتھ رکھ بیٹھا تھا

اب بے سالوں ضائع نا ہو جاؤ دونوں میرے ہاتھوں سدھر جاؤ بغیر تو بے شرمو۔۔۔۔دارم ہر لفظ پر زور دیتا بولا اور یہاں دونوں کا ضبط ٹوٹا تھا اک زوردار قہقہ دونوں کا اک ساتھ ہول میں گنجا تھا جب کے اہانا کبھی انارا کو دیکھتی تو کبھی اُن دونوں کو جو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو چکے تھے

بیٹا صبر کرو تم لوگوں کی شادی کے بعد پوچھونگا تم لوگوں سے دفاع ہو جاؤ پنگا نہ لو مجھ سے۔۔۔

ہائے ہم بھی شدید انتظار کر رہے ہیں اپنی شادی کا۔۔۔آہل چور نظر سے انارا کو دیکھ بولا جو اہانا کو دیکھ مسکرا رہی تھی

تم لوگوں سے بات کرنا دیوار میں سر مارنے کے برابر ہیں۔۔۔دارم اٹھ کر ہول سے نکلتا تیز آواز میں بولا

جب کے وہ دونوں ہنس ہنس کے اپنا چہرہ لال کر گئے تھے۔۔

بھائی۔۔۔اہانا نے منہ بنایا

جی ہمارے دارم بھائی کی جان۔۔۔آہل کی جگہ سادان قہقہ لگاتے ہوئے بولا

جب کے اسکی بات پر اہانا اپنی شرم چھپانے کیلئے غصے سے اٹھی اور انارا کو لیے

اندر چل دی جب کے پیچھے وہ دونوں اک بار پھر جاندار قہقہ لگا گیے۔۔۔۔۔۔

جس کی آواز پورے ہول میں گنج رہی تھی

ابے کمینوں چپ کرو۔۔۔دارم جو اپنا فون اٹھانے آیا تھا ان دونوں کو اب

تک ہنستا دیکھ گھورتا ہوا بولا

آہل بھائی آپ نے وہ گانا سنا ہے۔۔۔اپنا قہقہ ضبط کرتے سادان آہل کو دیکھ

بولا جب دارم بھی اسی جانب متوجہ ہو چکا تھا

کونسا۔۔

یہ والا سنے۔۔

نانانا میری جان مجھے جانا ہے وہاں میرا پیار ہو جہاں وہی میرا جہاں

۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔گانا گاتے گاتے دونوں پھر صوفے پر اُلٹے سیدھے ہوتے

پھر ہنسنے لگے آہل اور ساداں کی آنکھوں میں ہنسنے کی وجہ سے نمی اتر آئی تھی

جب کے دارم کا خون کھول رہا تھا

وہ وہاں پڑا کشن اٹھا کر دونوں پر مارتا باہر نکلا جسے آہل کیچ کر چکا تھا۔۔

نانا نا میری جان۔۔۔اُسے جاتا دیکھ آہل پھر سے تیز آواز میں گانے کے بول بولنے لگا جس پر دارم نے پیچھے نہیں دیکھا البتہ وہ تیزی سے باہر نکل چکا تھا کیونکہ اُسے پتہ تھا ان دونوں کو چپ کرانا آسان بات نہیں۔۔

اتنی چھوٹی سی بات کا بتنگڑ بنا دیا۔۔۔دارم اپنی کار کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا

اگر یہ چھوٹی بات ہیں تو ہمیں بھی بول نہ میری جان۔۔۔آہل کی پیچھے سے آواز آئی وہ پیچھے مڑا جہاں دونوں ہنسنے کی وجہ سے لال ہوا چہرہ لیے کھڑے تھی

کمینوں۔۔۔ان پر حملے کیلئے دارم اپنا جوتا اتارنے لگا جب وہ دونوں دم دبا کر تیزی سے بھاگے تھے لیکن جاتے جاتے وہ گانا پھر سے گانا نہیں بھولے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آہل بھائی مجھے آپ کی ہیلپ چاہیئے پلز۔۔۔۔سادان آہل کے کمرے میں داخل ہوتا بول

ہاں بول۔۔

بھائی میرا نہ کرکٹ میچ ہیں میں بھول گیا تھا انا کو یونیورسٹی کیلئے ضرورت کا سامان دلانے جانا تھا پلز آپ انہیں لے جائینگے کیونکہ میرا جانا ضروری ہے۔۔۔۔سادان جلدی جلدی بولا کیونکہ اُسے دیر ہورہی تھی جب کے انارا کے نام پر ہی آہل نے تو ہاں کے دی تھی۔۔

ہاں نو پرو بلم میں لے جاؤنگا۔۔۔

اوکے تھنک یو بھائی اوکے بائے۔۔۔وہ آہل کے گلے لگ بولا اور طوفان کی
طرح جلدی سے کمرے سے نکل گیا

آہل فریش ہو کر باہر آیا تو انارا لون میں ہی ریڈی کھڑی تھی وہ خود پر شول
لیے بلکل تیار تھی۔۔

چلے۔۔۔آہل اُسکے پاس اتا بولا

جی۔۔۔انارا نے اہانا کو بولا تھا کے وہ اُسکے ساتھ چلے لیکن اہانا کو کچھ کام تھا
اسلئے وہ نہیں جا سکی اب اس طرح آہل کے ساتھ اکیلے جانے میں اُسے تھوڑا
تھوڑا ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔

آہل نے کار کا آگے کا دروازہ کھولا۔۔۔انارا جو پیچھے جا رہی تھی آہل کے
دروازہ کھولنے پر پہلے اُسے دیکھا پھر کھلے
ہوئے دروازہ کو۔۔

وہ ایسے ہی کھڑی تھی جب آہل نے چہرے سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر
وہ سر ہلاتی ایسے تیسے اگے بیٹھ گئی۔۔

جس پر آہل نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی۔۔۔گاڑی میں خاموشی تھی

انارا اپنے دونوں ہاتھ اپنی گود میں رکھے سہلا رہی تھی جیسے وہ گھبرا رہی ہو اور

یہ چیز آہل نے بخوبی محسوس کی تھی۔۔

آپ گھبرا کیوں رہی ہے۔۔۔۔

ن۔نہیں میں تو نہیں گھبرا رہی۔۔۔

اچھا مجھے یہ بتائے کیا کیا لینا ہے آپکو۔۔۔۔اسکا دھیان آہل چیزوں کی جانب

لے کر گیا

یہ لسٹ دی ہے اہانا نے مجھے۔۔۔وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی لسٹ آگے کرتی بولی

ہمم اوکے چلے آگئی شوپ آجائے۔۔۔۔۔گاڑی روکتے آہل نکلتا ہوا بولا جس

پر انارا بھی گاڑی سے نکل آگے کو بڑھی۔۔۔

اس لسٹ میں جو جو ہے وہ سب دیں دیں۔۔۔لسٹ آگے بڑھاتے ہوئی کہا

جس پر وہ اسباب میں سر ہلاتے سامان پیک کرنے لگے

جب اپنے دائیں جانب انارا کو گول گپے نظر آئے وہ اُدھر دیکھ ہی رہی تھی جب آہل نے اُسے دیکھا اُس کی نظروں کا تعاقب دیکھ آہل نے بھی اُس جگہ دیکھا۔۔

آپ کو یہ پسند ہے؟؟؟ آہل بے ساختہ پوچھ پڑھا

جی بہت۔۔۔ وہ بھی بے اختیار خوشی سے بول پڑی

سنے آپ یہ پیک کرے ہم پانچ منٹ میں اتے ہے۔۔۔ آہل دکان والے کو کہتا اب آگے بڑھا

آجائے۔۔۔

جی کہا؟؟

گول گپے کھانے۔۔۔ آہل آگے بڑھا جس پر انارا بھی خوشی سے آگے بڑھی اُسے واقعی گول گپے بہت پسند تھے۔۔۔

آپ بھی کھاے۔۔۔ مزے سے گول گپے کھاتے ہوئے انارا آہل کو دیکھ بولی جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا انارا بچوں کی طرح خوش ہوتی جس طرح گول گپے

کھا رہی تھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اور سیدھا اُس کی ہر ادا آہل کا دل دھڑکنے کا سبب بن رہی تھی۔۔

نہیں اپ کھائے۔۔۔آہل مسکرا کر بولا

ارے کھائے تو بہت مزے ہیں۔۔۔وہ پلیٹ آگے کرتی بولتی آہل نے سو بار منع کیا لیکن انارا نے اُسے راضی کر کے ہی دم لیا

اچھا بابا او کے کھاتا ہُوں۔۔۔آہل کو راضی ہونا پڑا

کیسا ہیں بتائے ؟؟؟

بہت اچھا۔۔۔آہل انارا کو دیکھ بے خود سا بولا

دیکھا میں بول رہی تھی نہ بہت اچھا ہے۔۔۔۔وہ خوشی سے کہتی کھانے لگی جب کے آہل گول گپے کی نہیں اُس کی بات کر رہا تھا۔۔۔

آہل سر جھٹکا اب اُسے بڑی دلچسپی سے دیکھنے لگا وہ کیوٹ کیوٹ سے چہرے کے زاویے بناتی گول گپے مزے سے کھا رہی تھی اُسے تو شاید اس بات کی

بھنک بھی نہیں تھی کے وہ اس طرح کرتی اک شخص کی دھڑکنے بری طرح ہلا چکی ہے۔۔

اور کھانے ہے ؟؟؟

نہیں پیٹ بھر گیا اب اور نہیں۔۔۔انارا پانی پیتے ہوئے بولی

شکریہ آپ کا مجھے یہ کھلانے کیلئے مجھے یہ بہت بہت زدہ پسند ہیں۔۔۔وہ جوش سے بولی۔۔۔جس پر اہل مسکرا اٹھا شوپ سے سامان لیتے گاڑی میں جا بیٹھے اب اہل کی گاڑی گھر کیلئے روا تھی۔۔۔

پھر آپ کی یونیورستی شروع ہو رہی ہے۔۔

جی انشاءاللہ۔۔۔وہ مسکرا کر بولی

لگتا ہے آپکو پڑھائی کا بہت شوق ہے۔۔۔اُس کی خوشی دیکھ آہل اندازہ لگا چکا تھا

جی ٹھک سمجھے آپ۔۔۔۔وہ بے حد خوش تھی اپنی پڑھائی کا سوچ کر

ہمم پھر تو بہت اچھی بات ہے اب آپ نے دل لگا کر پڑھنا ہیں اچھا اچھا۔۔۔

جی انشاءاللہ ضرور۔۔۔۔۔

گاڑی میں کوئی نہ کوئی بات ہو رہی تھی جب گھر پہنچتے دونوں گاڑی سے اترتے اندر کی جانب بڑھے۔۔۔۔۔

امیرا کی آنکھ کھلی وہ اک مضبوط حصار میں تھی امیرا نے بمشکل اپنا چہرہ ادیان کے سینے سے نکال کر دیکھا جہاں ادیان اُسے خود میں چھپائے گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔

وہ سوتے ہوئے بہت پیار الگ رہا تھا امیرا نے ہاتھ بڑھاتے ادیان کے ماتھے پر پھیلے بال ہٹاتے اپنے لب رکھے۔۔۔

لب رکھتی پیچھے ہوئی پھر ادیان کا خوبصورت چہرہ دیکھنے لگی ادیان کا چہرہ سوتے ہوئے بھی بے حد سنجیدہ رہتا تھا جیسے وہ غصے میں ہو۔۔۔ادیان یقیناً ابھی گہری نیند میں تھا اسلئے وہ کچھ محسوس نہیں کر پایا۔۔

میرے ہینڈسم شوہر غصّہ مت کیا کرے ورنہ آپ کی بیوی ڈر جاتی ہے۔۔ وہ ہلکے سے منہ میں کہتی اب اٹھنے لگی لیکن وہ یہ بھول گئی کے وہ کس شخص کے حصار میں ہیں وہاں سے نکلنا اس چھوٹی سی جان کیلئے مشکل ہے۔۔

وہ نکلنے کیلئے پیچھے ہونے لگی جب ادیان کی آنکھ کھلی ادیان نے بمشکل اپنی نیند سے بھری انکھیں کھولی۔۔

ہمم۔۔۔ نیند کی وجہ سے اُس کی آواز بھاری ہو رہی تھی

ا۔ادیان چھوڑے مجھے اٹھنا ہے صبح ہو گئی۔۔۔۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھتی بولی کیونکہ ادیان سے نظر وہ ملا نہیں سکتی تھی

سو جاؤ ابھی اور مجھے بھی سونے لگی۔۔۔ وہ پھر سے آنکھیں بند کر گیا

تو آپ سوئے نہ مجھے تو چھوڑے مجھے اٹھنا ہے۔۔۔ وہ مسلسل کوشش کر رہی تھی نکلنے کی۔۔۔

جب اُس کی مزاحمت دیکھ ادیان نے اپنی آنکھیں کھولی اُسے اس قدر نیند آرہی تھی کے آنکھیں کھولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

امیر اسو جاؤ ورنہ تمہارا دماغ ٹھکانے لگانے پر آگر میں آیا ناتو پھر تم فضول میں پھسو گی۔۔۔۔ وہ دھمکی دیتا بولا جب کے آنکھیں وہ پھر بند کر چکا تھا اُس کی دھمکی کا اثر امیر اپر فوراً ہوا تھا اور وہ خاموشی سے واپس ادیان کے بازو پر سر رکھ آنکھیں موند گئی جب کے یہ محسوس کر نیند میں ڈوبا ہوا ادیان مسکرا اٹھا اور اُسے دوبارہ خود میں بھینچ کر آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

شام ہونے والی تھی اور آج شام سب نے شادی کی شاپنگ پر جانا تھا۔۔۔۔

سا شکر تُو آگیا بابا ابھی پوچھ رہے تھے چل فریش ہو جا شاپنگ پر جانا ہے سب نے۔۔۔۔ سادان کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ اہانا فوراً اُسکے پاس جاتی بولی

یار میں بہت تھک گیا ہوں پلز آپ لوگ چلے جاؤ۔۔۔ سادان ابھی تھکا ہوا آیا تھا اسلئے وہ مسکینوں جیسی شکل بناتا بولا

اچھا چل ٹھک ہیں میں بابا کو بتاتی تُو فریش ہو کے ارام کر لے۔۔۔۔ اہانا کہ کہنے پر سادان اسباب میں سر ہلاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا جب اُسے

سامنے ہی صوفے پر بیٹھی انارا نظر آئی جو اپنے سامنے سارا سامان پھیلائے بڑی خوشی سے سب چیزیں دیکھ رہی تھی۔۔

اُسے دیکھ سادان کی تھکن تو اک لمحے میں دور ہوئی تھی۔۔

السلام علیکم۔۔۔ سادان صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا

وعلیکم السلام۔۔۔ اُسے دیکھ انارا مسکرا کر بولی

خوش لگ ہے آپ

جی دیکھے نہ سارا سامان آگیا میری پڑھائی کا اسلئے میں خوش ہُوں۔۔۔۔

ہمم مبارک ہو پھر کل سے شروع کرنی ہے یونی آپ نے۔۔

جی جی انشاءاللہ ضرور۔۔ لیکن اک مسئلہ ہیں مجھے تو یونی کی اتنی مشکل پڑھائی بلکل نہیں اتی میں کیسے پڑھونگی۔۔۔ وہ افسوس سے بولی

ارے پریشان مت ہو آپ میں آپکو پڑھاونگا شام میں روز آپکو میں کلاسز دونگا ۔۔۔ سادان نے اُس کی مشکل آسان کی

ارے واہ یہ ٹھک ہیں شکریہ آپ بہت اچھے ہے۔۔۔وہ خوشی سے چہچی تھی اور پھر سامان دیکھنے میں مگن ہو چکی تھی جب کے سادان اُسے جان وارتی نظروں سے دیکھ رہا تھا اس لڑکی میں کچھ تو تھا جو سادان اُس کی جانب کھینچے چلے جا رہا تھا۔۔۔

آپ کو پتہ ہیں آپ کتنی پیاری ہیں ؟؟؟سادان یہ سوال کیے بنا رہ نا سکا جب کے اس کے سوال پر انارا نے نظر اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھے اس خوبرو نوجوان کو دیکھا

انارا اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی اُسے سادان کا سوال سمجھ نہیں آیا تھا کے وہ ایسا کیوں پوچھ رہا ہے۔۔

نہیں سمجھی آپ میرا مطلب تھا کے آپ بہت پیاری ہے ماشاءاللہ ۔۔۔۔سادان نے تحمل سے جواب دیا تھا

ش۔شکریہ۔۔۔وہ فوراً بولتی واپس چیزوں میں مگن ہو چکی تھی

ارے کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔امیرا صوفے کی جانب اتی بولی

ارے واہ آج چاند کہاسے نکلاہیں کیسے وقت مل گیا ہمارے پاس انے کا مجھے تو لگا بھول گئی۔۔۔ سادان تنزیہ بولا کیونکہ وہ واقعی امیرا سے ناراض تھا شادی کے بعد امیرا بلکل دوستی بھول چکی تھی شادی سے پہلے اہانا امیرا اور سادان کی دوستی اک مثال تھی لیکن اب امیرا بلکل دوستوں کو بھول گئی تھی یہ سادان کی سوچ تھی۔۔۔

ارے سا ناراض مت ہو کیا بھول سکتی ہُوں اپنے دوستوں کو میں؟؟ وہ وہی اُسکے پاس بیٹھتی بولی

ارے کہا جارہا ہے۔۔۔ سادان جو خفا ہوتا اٹھ کر جانے لگا تھا امیرا نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

چھوڑ یار۔۔۔۔

یار معاف کر دیں۔۔۔ امیرا کھڑی ہوتی معصوم سی شکل بناتی بولی

جب تمھیں پتہ ہیں تمہاری اس شکل کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوتا پھر؟؟؟ سادان نفی کرتا بولا

یار معاف کر دو اپنی چھوٹی سی پیاری سی دوست کو۔۔۔امیرا نے پھر معصومیت سے کہا

انارا تو یہ سب دیکھ مسکرا رہی تھی اس گھر کے لوگ انکی باتیں کتنی خوبصورت تھی ہر اک اک فرد اپنے سے جڑے ہر رشتے کی کتنی عزت کرتا تھا انارا یہ دیکھ چکی تھی اُسے یہ گھر اور اس گھر کے لوگ بہت پسند آئے تھے

امیرا کا چہرہ دیکھ سادان نے اک گہرا سانس لیا کیونکہ وہ امیرا کو معاف کرنے کے موڈ میں بلکل نہیں تھا اُس نے دوستی ہی ان کچھ دنوں میں بے معائنے سي کر دی تھی جہاں ان تینوں کے درمیان کوئی راز نہیں رہتا تھا وہی شادی کے بعد امیرا اپنا درد کسی کو نہیں بتاتی تھی اسلئے سادان اُس سے بہت خفا تھا

--

میں بھی ناراض ہُوں۔۔۔ پیچھے سے اہانا کی آواز آئی

یار تُو بھی پہلے ہی یہ نہیں مان رہا پلز یار مان جاؤ۔۔۔

نہیں ہم نہیں مانینگے۔۔اہانا نفی میں سر ہلاتی بولی

کیوں نہیں مانو گے؟؟؟امیرا دونوں کو دیکھ بولی

ہماری دوستی کا پہلا رول کیا تھا؟؟؟سادان نے اہانا کو دیکھا

ہماری دوستی کا پہلا رول تھا کے ہم تینوں کے درمیان کوئی راز نہیں رہے گا۔۔۔اہانا نے تیز آواز میں رول بتایا جس پر امیرا چہرہ جھکا گئی

سادان پھر آگے جانے لگا جب امیرا نے پھر روکا

امیرا چھوڑو یار اگر تمھارے لیے دوستی ضروری نہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں اس دوستی کو مزید آگے رکھنے کا ختم کرتے ہے یہ شادی کے بعد تم جیسی رہتی ہوئی آرہی ہو جس طرح ہمیں نظر انداز کرتی ہوئی آرہی ہو تم ویسا کرو تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔۔۔سادان کو اصل میں بہت برا لگا تھا امیرا کا یو خاموش رہنا اپنا درد ان دونوں کو نا بتانا ان تینوں کے درمیان کوئی راز کبھی تھا ہی نہیں لیکن امیرا کی شادی کے بعد دوستی میں بہت دوریاں آئی تھی

یار زندگی میں کبھی کبھی بہت سی آزمائشیں اتی ہے اور کچھ آزمائشیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو آپ کو توڑ کر رکھ دیتی ہے اسی طرح پچھلے دنوں جو تکلیف جو درد میری پاس تھا وہ میری زندگی کی سب سے بڑی آزمائش تھی تم لوگ میرے دوست میری زندگی میں ایک بہت اہم جگہ پر ہو تم لوگوں کو ناراض کیسے کر سکتی ہُوں لیکن ہو سکے تو مجھے ضرور سمجھنا کے اُس وقت میں کس حالت سے گزر رہی تھی مجھے خود کا بھی ہوش نہیں تھا پھر بھی آپ لوگوں کو میری وجہ سے ایسا لگا کہ میں تم لوگوں کو بھول رہی ہوں تو اُسکے لیے میں معافی مانگنے کیلئے تیار ہُوں۔۔۔امیرا کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی جسے محسوس کرتے وہ دونوں آگے بڑھے۔۔

ابے اوئے سینٹی مت ہو تُجھ پر ایموشنل سین اچھے نہیں لگتے چل اجا ۔۔۔سادان ماحول کو خوشگوار کرنے کیلئے شرارت سے کہتا امیرا کو گلے لگایا جس پر وہ بھی مسکراتی ہوئی گلے لگی۔۔

میں بھی ہُوں۔۔۔اہانا نے منہ بنایا

اجا۔۔ سادان نے دوسرا بازو اُس کے لیے کھولا جس پر وہ مسکراتی ہوئی جا لگی

یہ سب دیکھ انارا مسلسل مسکرا رہی تھی۔۔

انا تم کیوں کھڑی ہو وہاں آ جاؤ۔۔۔ اہانا اُسے پاس انے کا اشارہ کرتی بولی جس

پر وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اُس جانب آئی جس پر اہانا نے اُسے بازو

سے حصار میں لیا۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ کیا بات ہے خوشی سے گلے ملے جا رہے ہیں بھائی ہمیں بھی

خوشی بتاؤ۔۔۔۔ آہل چاروں کو دیکھ بولا

کچھ نہیں بھائی بس بھنڈی سینٹی ہو گئی تھی۔۔۔

بچوں تم لوگ اب تک تیار نہیں ہوئے شاپنگ پر نہیں جانا۔۔۔ ازا بیگم سب

کو اب تک یہی کھڑا دیکھ بولی

جی مما ان لوگوں نے مجھے باتوں میں لگا لیا ورنہ میں تو فریش ہونے جا رہا تھا

۔۔ سادان دور ہوتا سارا الزام ان پر دال گیا تھا جب کے امیرا اور اہانا تو اُسے

منہ کھولے دیکھ رہی تھی

ہاہا۔۔۔اُن دونوں کا کھلا منہ دیکھ سادان قہقہ لگاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا

۔۔۔

چلو بچوں جاؤ تیار ہو جلدی سے جانا ہیں آپ لوگوں نے۔۔۔

ازا بیگم کی بات پر سب اپنے اپنے کمروں میں چل دیئے۔۔۔

امیرا کمرے میں اپنی ہی دھن میں داخل ہوئی اُسے نہیں پتہ تھا ادیان کمرے میں ہے۔کیونکہ کچھ دیر پہلے اُس نے اُسے باہر جاتا دیکھا تھا لیکن اندر داخل ہوئی تو ادیان بیڈ پر لیٹا اپنا اک بازو سر کے نیچے سے گزارتا ٹانگ پر ٹانگ رکھے اوپر چھت کی دیوار کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ویلکم میڈم آپ کا ہی انتظار تھا۔۔۔ادیان کی نظر اب تک اوپر تھی
جب کے امیرا ادیان کو دیکھتی وہی رک چکی تھی

رک کیوں گئی آؤنا۔۔۔ادیان اٹھ کھڑا ہوا اور قدم امیرا کے جانب بڑھانے لگا۔۔۔

ادیان اُس کے پاس پوہوچتا بڑی غور سے اُسے دیکھنے لگا

جی ک۔ کیا ہوا۔۔۔ادیان کی سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی

کیا ہوا؟؟؟ تمہیں نہیں پتہ کیا ہوا۔۔۔۔ادیان جو اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا امیرا کے سوال پر وہ ضبط ٹوٹا تھا

ن۔ نہیں پ۔ پتہ۔۔۔ادیان کا غصّہ محسوس کرتے امیرا کے لفظ ٹوٹے تھے

ادیان نے پیچھے لے جاتے دروازے سے پن کرتے اُس کے اطراف میں ہاتھ رکھ اُس کی آنکھوں میں اپنی لال بنی آنکھیں گاڑی تھی

ب۔ بتائے۔۔۔۔اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا ادیان غصّہ کیوں ہے

بڑے گلے ملے جا رہے تھے کس خوشی میں مل رہی تھی۔۔۔ادیان لفظ پر زور دیتا بولا

و۔ وہ باہر؟؟؟

نہیں دنیا سے دور۔۔۔ادیان اُس کے سوال پر تپا تھا

وہ وہ۔ سا اور اہانا مجھ سے ناراض تھے پھر ج۔ جب دوستی ہ۔ ہوئی تو آ۔ اسلئے۔۔۔وہ چہرہ جھکائے بولی

ناراضگی سے گلے ملنے کا کوئی لینا دینا؟؟؟اُسکے جھکا ہوا سر دیکھ ادیان مزید اُسکے قریب ہوا تھا

آئندہ تم کسی سے گلے نہیں ملو گی...ادیان کو اُسکے گلے لگنا نجانے کیوں برا لگ رہا تھا

آپ جیلس ہو رہے ہیں؟؟؟امیرا ادیان کا غصے سے بھرا چہرہ دیکھ اپنی ہنسی ضبط کرتی بولی

بہت ہنسی نہیں آ رہی؟؟؟

بتائے نا آپ جیلس ہو رہے ہیں؟؟امیرا کو ادیان کا جیلس ہونا اچھا لگ رہا تھا

اگر میں کہو ہاں تو؟؟؟؟ادیان نے سوال کے بدلے سوال کیا

تو میں پھر کبھی کسی سے گلے نہیں ملو نگی آپ کے علا۔۔۔امیرا بولتے بولتے رکی جب اُسے اپنی بات کا احساس ہوا کہ وہ کیا بولنے جا رہی ہے

ہاں بولو میرے؟؟؟ادیان نے بڑی دلچسپی سے یہ سوال کیا تھا

ک۔کچھ نہیں۔آ۔آپ تھوڑا پ۔پیچھے ہو۔۔۔ادیان کے بلکل قریب ہونے سے امیرا کی سانسیں تھم رہی تھی

میں نے جو پوچھا اسکا جواب۔۔۔ادیان نے اُس کی بات نظرانداز کرتے اپنی بات بولی

ک۔کچھ بھی تو نہیں۔۔

امیرا کی نظراب اِدھر اُدھر جگہ تلاش کرنے میں تھی جہاں سے وہ بھاگ پاۓ

پچھلی بار کی طرح اب بھی نکلنے کے راستے ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔ادیان کی بات پر امیرا نے چونک کر اُسے دیکھا کیا تھا یہ شخص اسے سب پتہ ہوتا تھا امیرا ہر لمحے ادیان کے نئے نئے روپ دیکھ رہی تھی یہ شخص کیا تھا امیرا اس وقت یہی سوچ رہی تھی

یہی سوچ رہی ہو نا مجھے کیسے پتہ کل رات تمہاری یہ حرکت دیکھ ہی پتہ چلا مجھے بھی۔۔۔ادیان کی اس بات پر اک بار پھر امیرا کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھی۔۔۔

آنکھیں چھوٹی کرو میں اپنی بات پر تھا اگر آئندہ تم نے کسی کو بھی گلے لگایا چاہے وہ کوئی بھی ہو تمہاری بہن ہو یا بھائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا یہ تمہاری پہلی اور آخری غلطی تھی اسلیئے چھوڑ رہا ہُوں لیکن اگلی بار نہیں کیونکہ میری عدالت میں بار بار غلطی کی معافی نہیں ملتی اگر اب تُم نے ایسا کچھ بھی کیا تو سزا کیلیئے تیار رہنا۔۔۔ادیان کا لہجہ سرد تھا ادیان کو خود سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اچانک اُسکے لیے اتنا حساس کیسے ہو رہا ہے ادیان جب اندر داخل ہو رہا تھا تو وہ اُن چاروں کو دیکھ چکا تھا اور گلے لگے دیکھ تو ادیان کا جیسے مانو خون کھول رہا تھا اور دوسری طرف امیرا کو بھی اسکا اپنے لیے پوسیسو ہونا اچھا لگا تھا

امیرا۔۔۔بھائی آجائے آپ لوگ سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔ باہر سے اہانا کی آواز آئی

اونو مجھے ریڈی ہونا تھا باہر شاپنگ پر جانا ہیں آپ تو ریڈی ہو گئے میں رہ گئی جلدی ہٹے میں ریڈی ہو جاؤں پھر شاپنگ پر جانا ہے کہی سب مجھے چھوڑ کر نا چلے جائیں۔۔۔امیرا اہانا کی آواز پر جذباتی ہوتی اک ہی سانس میں بولتی گئی

جب ادیان نے اُسکے لبوں پر اپنی انگلی رکھ خاموش کرایہ

ششش ریلیکس جاؤ ریڈی ہو جاؤ کوئی تمہیں چھوڑ کر نہیں جائیگا اور اگر چلا بھی گیا تو جانا تو تمہیں لے کر میں نے ہے۔۔۔ادیان کی بات امیرا نے مشکل ہی سنی ہو وہ تو بس وہ انگلی دیکھ رہی تھی جو اُسکے لبوں پر تھی ادیان کا بے حد قریب ہونے سے اسکا پورا وجود اُسکے بس میں نہیں رہتا تھا۔۔۔

چلو جاؤ ریڈی ہو کر آؤ۔۔۔ادیان پیچھے ہوتا بولا

لیکن امیرا اب تک ویسے ہی کھڑی تھی

اُسے کھڑا دیکھ ادیان اُسکے کان کے قریب جھکا

میری جان جاؤ گی ریڈی ہونے یا یہ نیک کام تم مجھ سے سرانجام دلوانے کا سوچ رہی ہو اگر تم یہ سوچ رہی ہو تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ادیان بمشکل اپنی ہنسی ضبط کرتا بولا جب کے اسکی بات پر امیرا سرخ پڑتی جلدی سے بھاگتی واشروم میں بند ہو چکی تھی اور پیچھے ادیان بے اختیار مسکرا اٹھا تھا۔۔۔

بڑے دیر کے مہرباں اتے اتے۔۔۔اُن دونوں کو اکٹھا دیکھ سادان شرارت سے بولا

جب ادیان اور امیرا باہر لون میں داخل ہوئے تو سب وہاں پہلے موجود تھے شاپنگ پر بڑے نہیں جارہے تھے ازاار ہبا بیگم اور احسن اور تابر صاحب گھر پر ہی تھے۔۔۔

سادان کا بھی جانے کا پلین نہیں تھا لیکن انارا بھی جارہی تھی تو وہ چل پڑا سمجھا کرو شادی شدہ ہے۔۔۔آہل آنکھ مارتا بولا

ابے او۔۔۔ادیان نے گھورا

ادیان میرے بھائی چھوڑ ان نمونوں کو صبح بھی یہ لوگ یہی بغیرتیاں دیکھا رہے تھے۔۔۔دارم نے بھی دونوں کو گھورا

نانانا میری جان مجھے جانا ہے وہاں میرا۔۔۔۔آہل پھر سے گنگونا شروع ہوا تھا

ابے کمینے۔۔۔۔جب دارم اُس پر لپکا

ہاہا۔۔۔قہقہ لگاتے آہل باہر تیزی سے بھاگا تھا جب پیچھے دارم بڑے بڑے قدم لیتا اُس کے پیچھے تھا اور دوسری وہ سب انہیں دیکھ بے اختیار قہقہ لگا گیے تھے

سب گاڑی میں بیٹھتے اب شاپنگ کیلئے نکل چکے تھے۔۔۔۔

امیرا ادیان اک گاڑی میں تھے جب کے۔۔۔دارم اہانا اور اُنکے ساتھ انارا اک گاڑی میں تھے اور تیسری گاڑی میں آہل اور سادان تھے جنہیں گاڑی میں بیٹھتے وقت دارم نے سنگل ہونے پر چڑا کے بدلہ لے لیا تھا لیکن پھر آہل سادان بھی کم نہیں تھے اُنہونے بھی خوب بدلہ لیا تھا۔۔۔۔

گانے لگالوں ؟؟ راستے میں امیرا نے ادیان سے پوچھا

ہمم لگالو۔۔۔ادیان کا دھیان سارا ڈرائیونگ پر تھا

امیرا نے خوشی سے اک گانا لگایا اور سیٹ پر آنکھیں موند بیٹھ گئی۔۔۔

گانا شروع ہوا جس کے کچھ بول کے بعد ادیان نے امیرا کو دیکھا جو آنکھیں

مندے سیٹ سے ٹیک لگاے نہایت معصومیت سے بیٹھی تھی

تم ایسے گانے سنتی ہُوں۔۔۔۔ادیان نے ایبرو اچکای جس پر امیرا نے

آنکھیں کھولی

جی کیا ہوا اس گانے کو۔۔۔اُسے سمجھ نہیں آیا تھا اس گانے کو ہوا کیا ہے۔۔۔

ہو تم چھوٹی سی گانے تم سن رہی ہو پرانے زمانے کے جب تم پیدا ابھی نہیں

ہوئی تھی تب کے گانے ہے یہ۔۔۔۔امیرا پرانے زمانے کا گانا سن رہی تھی

جسے سن ادیان کو حیرانی ہوئی اُسے لگا تھا وہ آج کل کے زمانے کا کوئی گانا لگائی

گی لیکن یہاں بلکل الٹ ہوا تھا۔۔۔۔

تو اس کا کیا مطلب میں پرانے گانے نہیں سن سکتی۔۔۔۔امیرا نے حیرت سے پوچھا

نہیں۔۔۔اک لفظی جواب ادیان کی جانب سے آیا

کیوں۔۔۔۔۔۔امیرا نے بھی بات کی تہہ تک جانا تھا

کیونکہ تم شادی شدہ ہو۔۔۔

تو شادی شدہ پرانے گانے نہیں سنتے۔۔اک بار پھر امیرا کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا

اگر تم پرانے گانے سنو گی تو ہمارا کیا ہو گا۔۔۔ادیان ہلکی آواز میں بولا یقیناً وہ امیرا نہیں سن پائی

کچھ کہا آپ نے؟؟؟ادیان کے لبوں کی حرکت دیکھ امیرا بولی

نہیں کچھ نہیں کہا میں نے اب یہ کون سے گانے تمہیں سننے ہے اُس کی کلاس بھی مجھے لگ رہا کے مجھے دینی پڑے گی وہ گھر جا کے دیتا ہوں اچھے سے فلحال آ جاؤ۔۔۔۔ادیان نے گاڑی روکی کیونکہ مول آ چکا تھا

ادیان کی بات امیرا کے سر سے گزری تھی خیر سب گاڑی سے نکلتے اندر

داخل ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔...

دارم یہ دیکھے کتنا پیارا الگ رہا ہے۔۔۔۔۔اک مہرون رنگ کا خوبصورت کام

والا لہنگا دیکھ بولی

پر تم سے زدہ نہیں۔۔۔۔دارم نے آنکھ ونگ کرتے ہوئے کہا

دارم یہ گھر نہیں ہے یہاں بھی۔۔۔۔وہ شرم سے ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی

جیسا تسلی کرنا چہار ہی ہو کے کسی نے دیکھا تو نہیں جب کے سب ہی اپنے

اپنے کپڑے دیکھنے میں مصروف تھے

اچھا چھوڑو یہ پسند آرہا ہے؟؟؟

ہاں آپ کو آرہا ہے؟؟؟

تمہاری پسند ہیں مجھے پسند کیسے نا ہو۔۔۔ چلو ولیمے کا میں اپنی پسند سے لیتا

ہوں۔۔۔

اوکے۔۔۔۔

یہ دیکھو یہ فائنل ولیمے کیلئے۔۔۔اک نہایت قیمتی میکسی کو دارم نے فوراً فائنل کیا جب کے دارم کی پسند پر اہانا مسکرائی کیونکہ وہ میکسی واقعی بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ادیان میری ہیلپ تو کرے۔۔۔امیرا جو کپڑوں میں اُلجھی تھی اور ادیان اپنے موبائل میں مصروف تھا اُسے دیکھ امیرا منہ بنا کر بولی

میری جان مجھے لڑکیوں کے کپڑوں کی بلکل معلومات نہیں ہے وہ کیا ہے نہ میری پہلی شادی ہے یہ۔۔۔ادیان نظر موبائل سے ہٹاتا بولا

کیا مطلب پہلی شادی؟؟اس کے بعد بھی آپ کا شادی کا پلین ہے۔۔۔امیرا نے غصے سے پوچھا جب کے پہلی بار ادیان نے اُسے غصّہ کرتے دیکھا تھا اور وہ غصّہ کرتی مزید پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

امیرا کیا تم چاہتی ہو کے میں بنا جگہ کا لحاظ کیے اپنے دل کی بات سنتے کچھ کر گزروں؟؟؟ادیان نے ضبط سے سوال کیا تھا جب کے اسکی بات پر امیرا نے فوراً نظر جھکائی

م۔میں نے کیا کیا ہے۔۔۔اُس نے پوچھنا ضروری سمجھا

وہ میں تمہیں گھر پر بتاؤنگا فلحال جلدی سے کپڑے لو تاکہ گھر چل کے میں تمھیں بتا سکو۔۔۔۔۔۔

ادیان نے اپنے جذبات پر اک بار پھر باندھ باندھا تھا

سب نے اپنی اپنی شاپنگ کی جب کے آہل کو اک بہت پیاری فورک پسند آئی تھی جو وہ انارا کیلیئے لے چکا تھا سب اپنی شاپنگ میں مصروف ہونے کی وجہ سے نہیں دیکھ پاے یقیناً دیکھتے تو سوال شروع ہو جاتے۔۔۔

سب اپنی شاپنگ کرتے اب مول سے نکل کر پاس ہی بنے اک بڑے الشان ریسٹورانٹ میں جا چکے تھے رات ہو گئی تھی اسلئے سب کو بھوک لگی تھی

۔۔۔۔

وہ لوگ وہی ٹیبل پر بیٹھ چکے تھی جب ادیان نے سامنے دیکھا

ارے ابا ہیم۔۔۔ادیان کی نظر ٹیبل پر موجود شخصیات پر گئی جس پر وہ اٹھتا اُس جانب بڑھا

ارے ادیان تم۔۔۔ابا ہیم نے اٹھ کر ادیان کو گلے لگایا

بھابھی کیسی ہے آپ۔۔۔۔ادیان رہا کو دیکھ بولا

الحمد اللہ بھائی آپ بتائے۔۔۔

میں بھی ٹھک الحمد اللہ اور وجدان حارث کیا حال ہے اور آپ دونوں بھابھی کیسی ہے۔۔۔۔ادیان وجدان حارث کے گلے لگا اور ساتھ مشل رتبہ سے بھی حال چال پوچھا

باقی سب بھی وہی اچکے تھے

او یہ کتنا کیوٹ ہے۔۔۔امیرا نے رہا سے ملتے اُس کی گود میں بیٹھے رائم کو دیکھا اور اُسے گود میں اٹھاتی چومنے لگی

دارم اہل سادان بھی سب سے ملتے اُسی ٹیبل پی بیٹھ چکے تھے

کب پاکستان آئے تم ادیان۔۔۔۔

بس ایک مہینہ ہوا ہے۔۔۔

آپ لوگ اک دوسرے کو کیسے جانتے ہیں۔۔۔سادان نے پوچھا

جب میں امریکہ میں تھا تب ابا ہیم وجدان حارث کا کوئی مشن تھا اُس کے سلسلے میں وہاں آئے تھے تب بہت اچھی دوستی ہوئی تھی ہماری۔۔۔ادیان مسکرا کر بولا

بھابھی آپ تو بہت پیاری ہے۔۔۔امیرا رہا کو دیکھ بولی جو لگ ہی نہیں رہا تھا کے اک بچے کی ماں ہے۔۔۔۔

شکریہ آپ بھی بہت پیاری ہے چھوٹی سی۔۔۔رہا مسکرائی

بھابھی یہ میری بیوی ہے۔۔۔ادیان نے ترارف کرایا جب کے امیرا کا چہرہ خوشی سے کھلا تھا

اوماشاءاللہ۔۔

واہ بھئی اک مہینے میں شادی بھی ہوگئی اور ہمیں خبر ہی نہیں۔حارث جس سے ریان کو اہل لے رہا تھا منہ بنا کر بولا

ارے یار مجھے خود نہیں پتہ چلا اک ہی رات میں نکاح فکس ہوا لے اگلے دن نکاح۔۔۔ادیان کی بات پر سب ہنس دیئے

انارا تو دیا میں لگی تھی جب کے آہل ریان میں۔۔

یہ تینوں بچے بہت پیارے ہے ماشاءاللہ۔۔۔امیر اتو رائم کو چومے جا رہی تھی

بھابی اسے ہمیں دیدے۔۔۔

ہاں اسے لے جائے بہت تنگ کرتا ہے یہ ہمیں۔۔ابا ہیم نے رہا کا چہرہ دیکھ شرارت سے کہا جب کے ابا ہیم کی بات پر رہا نے فوراً جھٹ سے ابا ہیم کو دیکھا جس پر ابا ہیم اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبائے اپنی ہنسی ضبط کر گیا

میری جان یوں نا دیکھو ورنہ مشکل ہو جائیگی۔۔۔ابا ہیم رہا کے قریب جھکتا کان میں بولا جب کے رہا فوراً سب کے ہونے کا سوچ شرم سے ہربڑا کر سیدھا ہو کر بیٹھی۔۔۔

ابھی کچھ دنوں میں دارم اور اہانا کی شادی ہے آپ لوگوں نے لازمی انا ہے ہم آپ لوگوں کا انتظار کرینگے لازمی انا ہے۔۔۔

انشاءاللہ ضرور آئینگے۔۔۔وجدان نے مسکرا کر کہا ٹیبل پر سب کی باتیں جاری تھی سب کو اک دوسرے کی فیملی اچھی لگی تھی امیرا اہانا انارا کی بھی رہا

مشل رتبہ سے اچھی دوستی ہوئی تھی جب کے لڑکے تو پہلے ہی دوست تھے

کھانے کے بعد دونوں فیملی اک دوسرے کو اللہ حافظ کہتے اپنے اپنے گھر کو

رواہوئے۔۔۔

ادیان کتنی اچھی فیملی ہے نہ ابا ہیم بھائی اور رہا بھابی کی جوڑی بلکل پرفیکٹ ہے

بہت پیاری اور رائم ہائے کتنا کیوٹ ہے۔۔۔۔

لگتا ہے میری جان کو رائم پسند آیا ہے بہت۔۔۔

جی بہت۔۔۔۔امیرا نے خوشی سے کہا

بس ٹھک ہے آج رات پھر ہم بھی رائم جیسا بیٹا لانے کی پلیننگ کرتے ہے

۔۔۔ادیان کی بات پر امیرا نے شرم سے چہرہ جھکا یا

ا۔آپ بہت بے شرم ہے۔۔۔۔ادیان ہمیشہ ہی کوئی نا کوئی ایسی بات کر دیتا

تھا جس سے امیرا شرم سے پانی پانی ہو جاتی تھی۔۔۔

نہیں میری جان بے شرمی تو آپ نے ابھی دیکھی ہی نہیں۔۔۔۔

وہ تو میں دکھاونگا جب ضبط ٹوٹے گا میرا۔۔۔ پورے راستے امیرا کی نظر نہیں اٹھ سکی خیر ایسے تیسے راستہ بھی کٹ گیا تھا اور گاڑی پورچ میں رکی جس پر سب اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

سامنے ہی لون میں سب بیٹھے تھے اور اُنکے بیچ بیٹھی اک لڑکی بھی تھی۔۔۔

ارے اشمال اپی۔۔امیرا نے اُسے دیکھا اور خوشی سے آگے بڑھتی اُس سے ملی۔۔۔

۔اہانا بھی اگے بڑھتی اُس کے گلے لگی۔۔۔

کیسے ہے آپ لوگ۔۔۔اشمال اگے بڑھتی ادیان دارم آہل اور سادان کو دیکھ بولی

الحمداللہ ٹھک۔۔۔سب وہی لون میں بیٹھ چکے تھے

آپ کب آئی اپی دبئ سے۔۔۔

پرسو ہی آئی تھی دارم کی شادی کا پتہ چلا پھر خالہ نے مجھے بلا لیا۔۔

اب آپ شادی کے بعد ہی جائینگی نا اُس سے پہلے نہیں جانے دینا ہم نے
۔۔امیرا اُسے دیکھ بولی

جی جی شادی کے بعد ہی جاؤنگی۔۔۔اشمال جس کے گھونگرو بال تھے جو اس پر اچھے لگ رہے تھے گوری رنگت کالی گہری آنکھیں ہیں جن میں کچھ تو تھا خیر دکھنے میں وہ بہت اچھی تھی۔۔۔

اور بتاؤ ادیان آپ کب آئے امریکہ سے۔۔۔اشمال نے مسکرا کر پوچھا
ادیان جو آہل سے باتیں کر رہا تھا اُس طرف متوجہ ہوا
اک مہینہ ہوا ہے۔۔وہ اتنا کہتا پھر باتوں میں مصروف ہو چکا تھا
اور اشمال اُسے بار بار مسکرا کر دیکھ رہی تھی

مما میں تھک گیا ہُوں ارام کرنے جا رہا ہوں اللہ حافظ۔۔۔ادیان کھڑے ہوتے بولا اور ساتھ اپنے کمرے کی جانب بڑھا اور اشمال اُس کی جاتی پشت کو تب تک دیکھتی رہی جب تک وہ کمرے میں داخل نہ ہوا اشمال ارہبا بیگم کی بہن کی بیٹی تھی جو بچپن میں یہاں بہت آیا جایا کرتی تھی ادیان کے امریکہ

جانے کے بعد اس گھر میں بقول اشمال کے اُس کے لیے کچھ نہیں بچا تھا اسلیئے وہ بھی کچھ سالوں پہلے دبئ چلی گئی تھی اور اکیلی اُدھر ہی رہ رہی تھی ارہبا بیگم نے اُسے بہت کہا کہ وہ یہاں رہے لیکن وہ دبئ میں اکیلے رہ رہی تھی اسلیئے اُسے ادیان اور امیرا کے نکاح کے بارے میں بھی ابھی نہیں پتہ تھا۔۔

تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں جانے کیلیئے باری باری اٹھ رہے تھے کیونکہ سب شاپنگ سے پہلے تھکے ہوئے آئے تھے

چلے اپی صبح ملتے ہے پھر آپ بھی ارام کریں۔۔۔امیرا اُسے کہتی آگے بڑھتی اپنے کمرے میں چلی آئی اشمال نے اُسے جاتے دیکھا وہ اُسی جگہ جا رہی تھی جہاں سے ادیان گیا تھا۔۔

شاید امیرا کا کمرہ بھی اب اُدھر ہو۔۔یہ سوچ کر وہ بھی ارام کرنے کے گرز سے کمرے میں چل دی۔۔۔۔۔

اشمال اس وقت بیڈ پر بیٹھی تھی اور اس کے ہاتھ میں موبائل تھا جسے دیکھ وہ مسلسل مسکرا رہی تھی۔۔

تم بہت خوبصورت ہوادیان لیکن صرف میرے ہو۔۔۔۔وہ ادیان کی تصویر کواپنی انگلی سے چھوتی پیار سے بولی

میری بچپن کی محبت ہوتم اب ہم دونوں اک ہو جائینگے تمہارے واپس آنے کاپل پل انتظار کیاہے میں نے۔۔۔۔وہ ادیان کی تصویر کو جان ورتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اشمال بیٹا۔۔۔باہر سے دروازہ بجا جس پر چونک کراُس نے فون رکھااور دروازہ کھولنے بڑھی

جی خالہ۔۔۔۔ارہبابیگم کو دیکھ وہ بولی

آجاؤبیٹا کھانا کھالو بچے تو آج شاپنگ پر گئے تھے وہ لوگ وہی سے کھا کر آئے ہے ہم لوگ کھالیتے ہیں۔۔۔

جی خالہ میں اتی ہوں۔۔۔۔وہ بھی اپنادوپٹہ اٹھاتی باہر چل دی۔۔۔۔۔

آہل کمرے میں صوفے پر بیٹھا تھااُس کی سوچ کامرکز صرف انارا تھی۔۔۔۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا جب بھی اُسے دیکھتا ہوں دل دھڑکنا بھول جاتا ہے میں محبت کرنے لگا ہوں ایسی محبت جو مجھے میری زندگی میں پہلی بار ہوئی ہے اب بس اُس وقت کا انتظار ہے جب آپ میری ہو جائیگی۔۔۔۔آہل تصّور میں انارا کو سوچتا گہرا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔

امیرا کمرے میں داخل ہوئی تو ادیان بیڈ پر لیٹا تھا امیرا کافی دیر بعد اندر ائی تھی اسلئے اُسے لگا ادیان تھکا ہوا بھی تھا شاید وہ سو چکا ہے۔۔۔

امیرا فریش ہوتی آئی اور بیڈ پر دوسری سائڈ لیٹ گئی۔۔۔

اُس میں ہمت تو نہیں تھی ادیان کے قریب جانے کی لیکن اُسے عجیب بے چینی ہو رہی تھی اک ہی رات میں اُسے ادیان سے لگ کر سونے کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔

وہ انہی سوچو میں گم تھی جب ادیان نے اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اُسے کھینچا جس سے وہ اُسکے سینے سے جا لگی۔۔۔

امیرا نے چہرہ اٹھایا تو دیکھا ادیان سویا ہوا نہیں تھا

آپ سوئے نہیں۔۔

نہیں ویسے اتنی دیر کیوں لگائی تم نے۔۔۔ادیان کروٹ لیتا اُس کے اوپر آچکا تھا

و۔وہ۔۔۔

ہمم وہ۔۔۔ادیان نے اُس کی گردن سے بال سائڈ کرتے اپنے لب رکھے تھے جب کے امیرا کی سانسیں یک دم تیز پڑی تھی بے ساختہ اُس نے زور سے آنکھیں بند کی تھی

بولو۔۔۔اُسے خاموش دیکھ ادیان نے چہرہ اٹھایا

ا۔آپ ت۔تھوڑا پ۔پیچھے ہو۔۔۔۔

کیوں؟؟؟؟

ادیان کے سوال پر امیرا کو سمجھ نا آیا وہ کیا بولیں۔۔۔

ادیان نے لب اُس کی دونوں آنکھوں پر رکھے۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں خمارِ انے لگی تھی جب اُسے اپنی بات یاد اتے وہ پیچھے ہٹا وہ امیرا کو تھوڑا وقت دینا چاہتا تھا اسلئے بس کچھ دن وہ انتظار کر رہا تھا۔۔۔

وہ پیچھے ہوتے اُس کا سر اپنے سینے سے لگاتے اپنے لب اُس کی پیشانی پر رکھ آنکھیں موند گیا جب کے امیرا حیران تھی

حیران مت ہو صرف اسلئے پیچھے ہٹا ہُوں کیونکہ تمہیں وقت دیا ہے تھوڑا خود کو مضبوط بنانے کا بس کچھ دن اور پھر میں اپنے پر لگائیں ہر ضبط توڑ دونگا پھر ہر رات تمہیں میری شدتیں برداشت کرنی ہوگی۔۔۔بس کچھ دن یاد رکھنا پھر میں کوئی ضبط نہیں رکھونگا۔۔۔۔وہ امیرا کے گرد حصار مضبوط کرتا بولا

جب کے امیرا کو اس پر ٹوٹ کر پیار آرہا تھا کیا تھا یہ شخص ہر چیز میں پرفیکٹ وہ امیرا کو وقت دے رہا تھا پورا حق رکھنے کے باوجود بھی وہ اُسکے پور پور پر حق رکھتا تھا لیکن اُسکے بعد بھی اُس نے ضبط کر رکھا تھا صرف اسلئے کیونکہ وہ جانتا تھا امیرا اُس کی شدتیں برداشت نہیں کر سکتی لیکن یہ بات ادیان اچھے سے جانتا تھا کے وہ اب مزید زدہ دن ضبط نہیں رکھ پاے گا خود پر۔۔۔۔

امیرا کی آنکھ صبح قریب چھ بجے کھلی اُس نے ادھر اُدھر دیکھا لیکن بیڈ پر ادیان موجود نہیں تھا۔۔

اتنی صبح صبح ادیان کو نہ پاکر وہ اٹھ کھڑی ہوئی کمرے میں ادیان نہیں تھا اسلئے باہر دیکھنے کے غرض سے واشروم میں جاتی منہ ہاتھ دھوتی باہر نکلی چہرہ خشک کر کے وہ ابھی دروازے سے نکلتی کے دروازہ کھلا اور ادیان اندر داخل ہوا۔۔

ادیان ٹریک سوٹ میں ملبوس جس کے بازو نا ہونے کی وجہ سے ادیان کا کسرتی مضبوط بازو جس پر سبز رگے نمایاں تھی وہ صاف ظاہر تھا جسم پر پسینے صاف دکھ رہے تھے ماتھے پر بال بے ترتیبی سے پھیلے تھے وہ اس طرح نہایت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

امیرا تو ساخت کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی اک بار اُس نے پہلے بھی ادیان کو اس طرح جم سے واپس آتا دیکھا تھا لیکن آج امیرا کا دل کچھ الگ ہی احساس سے اُسے دیکھ دھڑک رہا تھا۔۔۔

اتنی جلدی اٹھ گئی خیریت۔۔۔ادیان اپنے ہاتھ میں پہنی ٹریک واچ ٹیبل پر رکھتا بولا

ج۔جی ب۔بس ایسے ہی۔۔۔وہ ادیان کی آواز پر ہڑ بڑا کر بولی

کیا ہوا ٹھک ہو۔۔۔ادیان اُسکے قریب جاتا بولا اب امیرا اُسے کیسے بتاتی کے اُس کے وجود میں کیا شور بھرپا ہوا ہے ادیان کو ایسے دیکھ۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔

ہمم ٹھک ہے میں فریش ہو کے اتا ہوں۔۔۔ادیان کہتا نہانے کے غرض سے واشروم میں بند ہو چکا تھا جب کے امیرا وہاں اب تک ایسی ہی کھڑی تھی پھر کچھ دیر بعد سر جھٹکتی مسکرا کر باہر کچن میں ادیان کی کافی بنانے چل دی

۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب امیرا کافی بنا کے کمرے میں داخل ہوئی تو ادیان ٹراوزر پہنے شرٹ لیس شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا۔۔

امیرا نے کپ ٹیبل پر رکھا پھر نظر اٹھا کر اوپر دیکھا پھر شرم سے واپس مڑ کے کھڑی ہوئی جب ادیان کی نظر اُس پر پڑی۔۔

کیا ہوا اُدھر کیوں دیکھ رہی ہو۔؟؟

ا۔آپ شرٹ پہنے۔۔۔

کیوں؟؟میرا کمرہ ہے میں تو شروع سے ایسے ہی نہا کر آتا ہوں۔۔۔ادیان جان بوجھ کر شرارت سے بولا۔

ہ۔ہاں تو پہلے آپ اکیلے رہتے تھے اب میں بھی ہُوں نہ۔۔

تو تم بھی تو میری ہو نا۔۔۔ادیان اُسے سیدھا کرتا اُس کا ہاتھ اپنی جانب کھینچتا ہوا بولا جس پر امیرا ہمیشہ کی طرح لہراتی ہوئی اُس کے سینے سے اگی۔۔۔۔

کا۔کافی ا۔آپکی۔۔۔۔وہ جو اُسے اپنے سینے سے لگائے کھڑا تھا امیرا کی آواز پر ادیان نے اُسے دیکھا

ادیان نے آگے بڑھتے کافی کا مگ اٹھایا اور صوفے پر جا بیٹھا۔۔

ہاتھ کے اشارے سے امیرا کو اپنی جانب بلایا جس پر وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی نظر جھکائے ادیان کے قریب جا کھڑی ہوئی جب ادیان نے اسکا ہاتھ پکڑ اُسے اپنی گود میں بٹھایا۔

جس پر امیرا نے گرنے کے ڈر سے ادیان کی گردن میں بازو حائل کیے۔۔۔

ادیان نے کافی کا مگ وہی سائڈ پر رکھا اور امیرا کی گردن میں ہاتھ ڈال اسکا چہرہ اوپر کرتے بنا کچھ سمجھنے کا موقع دیئے ادیان اُسکے لبوں پر جھکا تھا جب کے امیرا تو اچانک ہونے والے حادثے کیلئے بلکل تیار نہیں تھی۔۔

ادیان شدت سے اُس کی سانسیں خود میں اتار رہا تھا امیرا کو سانس لینے میں دشواری آرہی تھی کیونکہ ادیان اُسے سانس لینے کی مہلت ہی کہا دے رہا تھا امیرا نے ادیان کے کندھے پر ہاتھ رکھ اُسے بتانا چاہا لیکن شاید ادیان تو دنیا کا کچھ محسوس ہی نہیں کر رہا تھا وہ شدت سے اُس کی سانسیں اُلجھا چکا تھا

جب کچھ دیر بعد امیرا کی حالت دیکھ ادیان پیچھے ہوا جب امیرا نے اُسکے سینے پی سر رکھ لمبی لمبی سانسیں لی۔۔

ادیان بھی اُسکے گرد حصار بنا چکا تھا اُس کی سانسیں ہموار ہوتے دیکھ ادیان نے اسکا چہرہ اٹھایا اُس کی آنکھوں میں نمی تھی جب کے لبوں کے پاس خون کی ننھی سی بندے جنہیں دیکھ ادیان کے چہرے پر اک دلکش مسکراہٹ نے اپنی جگہ لی تھی۔۔۔۔

ادیان نے جھک کر نرمی سے اپنے لب رکھ انہیں چنا۔۔
پھر امیرا کی آنکھوں کی نمی کو اپنے لبوں سے چنتے اپنا چہرہ اُس کی گردن میں چھپایا وہ امیرا سے اتی نازک سی خوشبو کو خود میں اترتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔
تم تو اب تک مضبوط نہیں ہوئی اب بھی آنکھوں میں آنسوں کیوں اسلئے ہی میری جان تمہیں وقت دیا تھا لیکن تم تو اب تک ویسے ہی ہو لیکن میری بات یاد رکھنا میں مزید وقت نہیں دونگا کسی بھی لمحے میں تمہیں پوری طرح اپنی روح روح میں بسا لونگا۔۔۔۔وہ اُسکے بالوں کی خوشبو سے مصر ہوتا گھمبیر آواز میں بولا ادیان اک مضبوط مرد تھا وہ اپنے جزباتوں پر حکومت کرنا اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔

جب کے اک تو ادیان کی باتیں دوسرا ادیان کے بولنے لب جو امیرا کی گردن سے ٹچ ہو رہے تھے امیرا کی سانسیں پہلے ہی بے ترتیب کے چکے تھے

ا۔ادیان۔۔۔امیرا گہرا سانس لیتی بولی

ہمم۔۔۔گھمبیر آواز میں بولا جب کے چہرہ اب تک گردن میں ہی تھا

ا۔آپ کی۔کی کا۔کافی۔۔۔۔ بمشکل امیرا بولی

کافی سے بہتر تمہارے وجود کا نشا ہے میری جان۔۔۔وہ اپنا چہرہ اٹھاتے بولا جب کے امیرا نے ادیان کی سرخ آنکھیں دیکھی جو شائد وہ ضبط کر رہا تھا اُس کی شدت سے سرخ تھی امیرا ادیان کی آنکھیں دیکھ فوراً نظر جھکا گئی وہ جانتی تھی ادیان نے صرف اسکا سوچ اپنے جذباتوں کو زبردستی روک رکھا ہے

۔۔۔۔

امیرا ادیان کے سینے پر سر رکھ گئی کیونکہ اس سے ادیان کی آنکھوں میں نہیں دیکھا جا رہا تھا۔۔۔۔

ادیان نے بھی صوفے کی پشت سے ٹیک لگاے آنکھیں بند کی اور امیرا کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا کتنی ہی دیر کمرے میں صرف دونوں اک دوسرے کی سانسوں کی آواز سن رہے تھے کمرے کی معائنے خیز خاموشی میں صرف دونوں اک دوسرے کی خاموشی سن رہے تھے دونوں اک دوسرے کے قریب نہایت سکون سے بیٹھے تھے۔۔

امیرا کو لگ رہا تھا اسکا سکون سارا ادیان کے پاس ہے وہ جب جب ادیان کے قریب اتی تھی اُسے بہت سکون ملتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح انارا صوفے پر بیٹھی تھی کیونکہ آج اس کی یونیورسٹی شروع تھی اسلئے وہ سارا اسامان سیٹ کر کے رکھ رہی تھی جب آہل جو پانی پینے کے غرض سے کچن میں آیا تھا اُس کی نظر انارا پر گئی۔۔۔

آہل اُسکے پاس جانے کے بجائے اپنے کمرے کی جانب گیا اور وہاں سے اک شاپنگ بیگ اٹھاتا مسکراتا ہوا صوفے کی جانب آیا انارا جو بلکل مصروفیت سے

اپنا کام کر رہی تھی اُسے کسی کے انے کا پتہ ہی نہیں چلا جب آہل کی آواز اُس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔

اسلام علیکم گڈ مارننگ۔۔۔

وعلیکم السلام گڈ مارننگ آپ کو بھی۔۔۔انارا نے جھٹ سے اوپر دیکھا

پھر آج سے یونیورسٹی جانا ہے آپ نے۔۔۔آہل سامنے صوفے پر بیٹھتا بولا

جی ہاں۔۔۔وہ مسکرا کر بولی

میں آپ کو کچھ دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔انارا جو جواب دیتی نیچے نظر کر گئ تھی آہل کی آواز پر پھر اُس طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

جی۔۔۔

آہل نے بیگ اُس کی جانب بڑھایا

یہ کیا ہے۔۔۔وہ اُسے تھامتی ہوئی بولی

یہ آپ کے لیے ہے دیکھیں کھول کر اسے۔۔۔آہل نے مسکرا کر کہا جس پر انارا نے بیگ کھولا اُس نے فورک کو نکال سامنے پھیلا یا وہ فراق اس قدر خوبصورت اور قیمتی تھی کے پھیلتے ہی چمکنے لگی تھی۔۔۔

یہ میرے لیے۔۔؟؟انارا آہل کو دیکھ بولی جس پر آہل نے اسباب میں سر ہلایا

لیکن کس لیے۔۔۔اُس نے پوچھنا ضروری سمجھا کیونکہ اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی کے اہل نے اُسے یہ کیوں دی

ایسے ہی مول میں پسند آرہی رہی تو لے لی۔۔۔۔یقیناً آہل نے ہے جھوٹ بولا تھا کیونکہ اس نے یہ اسپیشل انارا کیلئے لی تھی

او۔۔تھنک یو سوچ یہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔انارا مسکرا کر کہتی ڈریس کو دیکھنے لگی اُس نے کبھی اس چیز کا ذہنوں گمان بھی نہیں کیا تھا کے آہل اُس سے محبت کرتا ہے وہ اس گھر کے لوگوں میں اتنا تو سمجھ گئ تھی کے اک دوسرے کیلئے سب کتنے ضرری ہے اسلئے اُس نے سوچا آہل اُس کے لیے بھی دوست سمجھ کے لے آیا ہو گا لیکن انارا کو کیا خبر تھی کے یہاں معاملہ محبت کا

تھااُس نے تو کبھی آج تک اپنی بیس سالہ زندگی میں کسی مرد کو اس نظریے سے نہیں دیکھا تھا وہ تو آنکھ اٹھا کر کسی کو نہیں دیکھتی تھی وہ تو بس اس گھر کے لوگوں کے لہجے میں خود کیلئے عزت محسوس کرتی وہ سب کے ساتھ اچھے سے بنا کسی ڈر کے بات کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

گڈ مارننگ۔۔۔اہانا اتی ہوئی بولی

گڈ مارننگ کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔آہل مسکرا کر بولا

الحمداللہ بھائی آپ بتائے۔۔۔اہانا بھی مسکرای

انا یونیورسٹی کا ٹائم ہو رہا ہے جاؤ آپ شول وغیرہ لے آو میں سا کو دیکھتی ہوں ۔۔۔اہانا سامنے گھڑی میں وقت دیکھتی بولی

کیا مطلب اہانا آپ نہیں جا رہی؟؟انارا کو لگا وہ بھی جائیگی

نہیں یار ابھی شادی میں کچھ دن ہی رہ گئے اسلئے آف لیا ہے میں نے۔۔۔

اچھا میں سا کو دیکھتی ہوں یقیناً وہ اٹھا نہیں ہو گا اتنی جلدی وہ اٹھے یہ تو ممکن نہیں۔۔۔اہانا کہتی اٹھنے لگی

کیوں ممکن نہیں اٹھ گیا میں۔۔۔۔ سامنے سے سادان وائٹ ٹیشرٹ اُسکے

ساتھ بلیک جینز کی پینٹ شرٹ پر بلیک ہی لیدر کی جیکٹ پہنے بالوں کو

نفاست سے بنائے اپنی شاندار پرسنلٹی کے ساتھ اتا ہوا دکھائی دیا

ارے بھئی یہ تو تاریخ میں لکھا جائیگا سا تُو اتنی جلدی کیسے اٹھ گیا۔۔۔۔ وہ

حیرانی سے بولی

بس اٹھ گیا اتنا کیوں حیران ہو رہی ہو۔۔۔۔ سادان کیسے بتاتا کے وہ تو صبح

بہت جلدی اٹھ گیا تھا کیونکہ اُسے انارا کے ساتھ جو جانا تھا یونیورسٹی۔۔۔۔

اچھا گایز ریلیکس یونیورسٹی کیلیئے دیر ہو رہی ہے بعد میں یہ کر لینا۔۔۔ اُن

دونوں کو دیکھ آہل ہنستا ہوا بولا۔

ہاں نا بھائی دیکھے ہر وقت بحث کرتا ہے۔۔۔ اہانا نے منہ بنایا۔۔۔

اپنے بارے میں کیا خیال ہے ؟؟ سادان کہا پیچھے رہنے والا تھا

بس۔۔۔۔ آہل کی آواز پر دونوں خاموش ہوئے

انارا آپ اپنی شول لے ائیے پہلا دن ہے ٹائم سے پو ہو چنا ہے۔۔ آہل نے اُسے دیکھا جس پر وہ اسباب میں سر ہلاتی اپنی شول لینے چل دی کچھ دیر بعد وہ خوشی خوشی آئی جس پر سادان اور وہ یونیورسٹی کیلیئے نکلیں۔۔۔۔۔۔ ناشتا وہ لوگ یونیورسٹی میں کرنے کی سوچ رکھتے تھے کیونکہ پہلے ہی دیر ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اہانا میری بات سننا۔۔۔۔ اشمال جو گھر میں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی اب کچن میں کھڑی اہانا پر نظر پڑی تو اُس سے مخاطب ہوئی

جی اپی۔۔۔۔ اہانا پیچھے مڑی

کوئی نظر نہیں آ رہا۔۔۔۔ وہ پوچھنا صرف ایک شخص کے بارے میں چھا رہی تھی لیکن وہ سیدھا نہیں پوچھ پائی

اپی سا اور انا یونیورسٹی گیے ہے اور باقی سب سو رہے ہیں۔۔ اہانا کچھ سوچتی ہوئی بولی

تم۔۔ تمہارا بھائی کہا ہے وہ تو جلدی اٹھ جاتا تھا نا۔۔

جی؟؟؟؟؟اشمال کی بات پر اہانا نا سمجھی بولی

میرا مطلب بچپن میں بھی وہ جلدی اٹھ جاتا تھا نا پھر آج نظر نہیں آ رہا۔۔۔۔

بچپن میں بھی ادیان اشمال کو بلکل منہ نہیں لگاتا تھا اور یہ ایسے ہی اُسکے پیچھے پڑی رہتی تھی ادیان بچپن سے ہی سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا وہ ہر کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

او۔۔جی جی اپی شاید اٹھے ہو وہ کمرے میں ہونگے نا اسلئے مجھے پتہ نہیں۔۔۔اہانا جو اشمال کی پہلی بات بلکل سمجھ نہیں پای تھی کے وہ کیوں پوچھ رہی اب اُسکے بات کو بدلنے میں اہانا نے ارام سے جواب دیا

اچھا ٹھک۔۔۔وہ کچھ دیر بول کے خاموش رہی

اچھا اہانا سنو۔۔۔اہانا جو پھر پیچھے اپنے لیے چاۓ بنانے میں مصروف ہو گئ تھی اُس کی آواز پر پھر پیچھے مڑی گھر کے تمام ملازم صبح گیارہ بجے اتے تھے اسلئے اُس سے پہلے جس کو جو چاہیۓ ہوتا تھا وہ خود لے تے تھے

ادیان کا کمرہ اب بھی وہی ہے جو بچپن میں تھا۔۔۔اشمال کچھ سوچتے ہوئے بولی

جی اپی وہی ہے۔۔۔اہانا میں اتنی چالاکی تو تھی نہیں کے وہ اُس کی بات کا مفہوم سمجھے اسلئے وہ بھی اُسکے سوال کا جواب دے رہی تھی

صحیح۔۔۔اشمال پیچھے مڑی اک مسکراہٹ اُسکے چہرے پر آئی اشمال دکھنے میں خوبصورت تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا لیکن وہ دل سے کیسی تھی یہ سچائی بعد میں پتہ چلنی تھی اُسکی گہری کالی آنکھیں نجانے کس بات کی بیانی کرتی تھی۔۔۔۔۔۔

پل پل تڑپی ہُوں تمہارے لیے میرے ادیان بہت جلد تم میرے ہو جاؤ گے اک اک رات میں نے کیسے گنتے ہوئے گزاری ہے یہ صرف میں جانتی ہوں تم پر صرف میرا حق ہے۔۔۔وہ کچن سے دل میں سوچتی ہوئی نکلی تھی۔۔۔

انا یہ ہے ہماری کلاس اجاے۔۔۔وہ آنارا کو لیے اندر داخل ہوا اتنے سارے سٹوڈنٹ کو دیکھ انارا تھوڑا گھبرا رہی تھی۔۔۔اور یہ چیز سادان بخوبی محسوس کر چکا تھا

آجائیں ادھر۔۔۔اک ڈیکس پر سادان اشارہ کرتا بولا جس پر انارا اسباب میں سر ہلاتی بیٹھ گئ جب کے سادان بھی وہی بیٹھ چکا تھا۔۔

ہیلو سادان کیسے ہو سویٹ ہارٹ۔۔۔اک موڈرن سی لڑکی جو چھوٹی سی شرٹ اور پینٹ میں بلبوس ڈارک میکپ کیے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ سادان کے پاس اتی بولی جب کے انارا نے حیرانگی سے پہلے اس لڑکی کو دیکھا پھر سادان کو۔۔

اُف تمیز سے بات کیا کرو بھائی بولا کرو مجھے۔۔۔۔سادان سخت چیڑ چکا تھا

او ہینڈ سم بوائز کو بھائی کون بولتا ہے۔۔۔۔وہ بھی منہ بنا کر بولی

میں بتاؤں کون بولتا ہے۔۔۔سادان کا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہوا تھا

یہ کون ہے تمہارے ساتھ پہلے تمہارے دوست یہاں بیٹھتے تھے چلو وہ تو ٹھک تھا لڑکے تھے لیکن اج یہ کیوں بیٹھی ہے۔۔۔وہ لڑکی انارا کو دیکھ بولی

ہیلو میڈم کیا ہو گیا کس خوشی میں یہ سوال کر رہی ہو۔۔اُس کی بات پر سادان کو مزید تب چڑی تھی کیونکہ وہ لڑکی اُس سے بات تو ایسے رہی تھی جیسے سادان کی بہت اچھی دوست ہو جب کے سادان ایسی لڑکیوں سے دور ہی رہتا تھا بلکہ وہ یونیورسٹی میں ہر لڑکی سے دور رہتا تھا اور یہ لڑکی نہایت بتمز تھی اسلیئے سادان کیا پوری کلاس اُس سے دور رہتی تھی۔۔۔

تُم اس کو ہٹاؤ یہاں سے۔۔وہ لڑکی انارا کا بازو پکڑتی جھنجھوڑتے ہوئے بولی جب کے یہاں سادان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا پوری کلاس جانتی تھی سادان کا غصّہ پوری یونیورسٹی کی لڑکیاں اس پر مرتی تھی لیکن مجال ہے سادان نے کبھی آنکھ اٹھا کر کسی کو دیکھا ہو۔۔۔۔

پوری یونیورسٹی کے سب سے ہینڈسم لڑکے کے نام سے سادان مشہور تھا۔۔۔

انارا کو تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ گھبرا کر سب دیکھ رہی تھی۔۔

What the hell

سادان غصے سے کھڑا ہوتا انارا کا بازو اُس کے ہاتھ سے نکال کر چیخا تھا تمیز نہیں ہے تمہارے اندر کتنی بیزتی کرواگی اپنی روز روز کروا کر بھی تمہاری غیرت نہیں جاگی نکلو یہاں سے اور آئندہ نظر مت انا مجھے میرے سامنے۔۔۔ سادان کا چہرہ غصے سے فک پڑھ رہا تھا جب کے پوری کلاس خاموشی سے کھڑی تھی۔۔

اٹینشن کلاس۔۔۔ کلاس میں سر داخل ہوتے تیز اواز میں بولیں جس پر سب نے جلدی جلدی اپنی سیٹ سنبھالی جب کے وہ لڑکی خونخار نظروں سے انارا کو گھور رہی تھی انارا بے حد گھبرائی ہوئی تھی انارا کو نہیں پتہ تھا پہلے دن ایسا کچھ ہوگا۔۔۔

کیا ہو رہا تھا یہاں۔۔۔ سر سنجیدگی سے بولیں جس پر کلاس میں موجود سٹوڈنٹس نے ساری بات سر کو بتائی اول سادان خاموش تھا۔۔

علینا یہ کیا بتمزی لگای رکھی ہے آپ نے روز آپ کی کوئی نا کوئی کمپلین ارہی ہوتی ہے سدھر جائے ورنا ہمیں مجبوراً کوئی ایکشن لینے پڑے گا یہ لاسٹ وارننگ ہے آپ کی۔۔۔۔ سر کے وارننگ دینے پر علینا نے اپنی نظرِ اٹھائی اور غصے سے اپنے ہاتھوں کی میٹھیا بھینچی۔۔۔

خیر کلاس بھی ہو گئی تھی اب سب لنچ کیلئے باہر اریا میں تھے۔۔۔

انا کیسی لگی یونیورسٹی۔۔۔ کینٹین کے پاس جاتے سادان اُسے دیکھ بولا

سادان نے یہ چیز نوٹس کی تھی کے صبح کے بعد انارا خاموش ہے

ج۔جی اچھی ہے۔۔ وہ جو سوچو میں گم تھی سادان کی بات پر بولی

اچھا آپ یہاں بیٹھے میں کینٹین سے کچھ کھانے کے لیے لاتا ہُوں

۔۔۔ سادان اُسے ٹیبل پر بٹھاتا خود پاس ہی بنے کینٹین میں گیا تھا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

دارم دارم میری بات سنے۔۔۔دارم جو پول سائڈ کھڑے کان میں بلوٹوتھ لگائے میٹنگ کے سلسلے میں بات کر رہا تھا اور پیچھے اہانا اُسے آواز لگاتی ارہی تھی۔۔۔

اہانا دارم کو ہر جگہ ڈھونڈ چکی تھی بلآخر دارم کے مل جانے پر خوش ہوئی تھی

۔۔

اہانا کی اواز پر دارم نے بلوٹوتھ نکالتے پیچھے دیکھا

جہاں وہ لمبے لمبے سانس لیتی ارہی تھی جیسے وہ کب سے ادھر اُدھر چل رہی ہو۔۔

کیا ہوا میری جان۔۔۔دارم اگے بڑھتا بولا

میں آپ کو کب سے ڈھونڈ رہی ہوں میں تھک گئی ڈھونڈتے ڈھونڈتے ۔۔۔اہانا نے منہ پھلایا جب کے دارم کے چہرے پر ای مسکراہٹ بلکل بے ساختہ تھی

ہمم کیوں ڈھونڈ رہی تھی میری جان مجھے۔۔۔دارم اُسے اپنے قریب کرتا بولا

و۔وہ م۔میں۔۔۔۔

ہمم تم۔۔۔۔دارم نے اس کے چہرے پر اتے بال پیچھے کرتے کہا

و۔وہ مجھے کچھ سامان لینا تھا ضروری جو پرسو رہ گیا تھا۔آپ لے جائینگے

م۔مجھے ؟؟؟وہ دارم کی گہری نظروں سے گھبراتی ہوئی بولی

ہمم لے جاؤنگا۔۔۔۔دارم نے اُسکی پیشانی پر لب رکھے تھے

ت۔ٹھک ہے میں اتی ہوں تیار ہو کے۔۔۔۔وہ پیچھے ہونے کی بے معائنے کوشش کرتی بولی کیونکہ دارم اپنا حصار مزید مضبوط کر چکا تھا

ہو جانا تیار پہلے ادھر آؤ۔۔۔پاس رکھے جھلے پر دارم بیٹھتا اپنے برابر میں اہانا کو بیٹھا چکا تھا۔۔۔۔۔

اہانا مجھے ایک بات جاننی ہے۔۔۔۔اہانا جو اپنا چہرہ دارم کے کندھے پر رکھ بیٹھی تھی دارم کی بات پر اُس کی طرف متوجہ ہوئی

جی پوچھے۔۔۔۔ چہرہ اب تک ویسے ہی ٹکا تھا

کیا تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔۔۔ دارم کے سوال پر اہانا نے اپنا سر اُس کے کندھے سے اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھے اس خوبرو مرد کو دیکھا جس میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی اور خوبصورتی کی تو بلکل نہیں وہ کسی بھی لڑکی کے خوابوں کا شہزادہ بن سکتا تھا جس کی بہت سی لڑکیاں دیوانی تھی اور وہ اپنی ہی بیوی سے سوال کر رہا تھا کے کیا وہ اس سے پیار کرتی ہے۔۔۔

بولو؟؟؟ اہانا جو دارم کا خوبصورت چہرہ دیکھ رہی تھی دارم کی بات پر فوراً نظرِ جھکا گئ

میں انتظار میں ہوں اہانا۔۔۔ دارم اُسے دیکھ بولا

پتہ نہیں دارم۔۔ اہانا نے چہرہ جھکائے جواب دیا جب کے اسکا جواب دارم کے دل میں ٹھیس پہنچا چکا تھا

کیا مطلب۔۔۔ دارم نے ضبط سے سوال کیا دارم جیسا مضبوط بہادر دنیا کی طاقت رکھنے والا شخص اج اپنی بیوی کے منہ سے یہ لفظ سن کمزور پڑھ رہا تھا

اج تک کوئی چیز ایسی نہیں تھی جس میں دارم شاہ نے کمزوری محسوس کی ہو لیکن یہاں اُسے کچھ ہو رہا تھا۔۔۔

مطلب دارم مجھے نہیں پتہ کہ م۔میں آپ سے پ۔پیار کرتی ہوں یا نہیں کیونکہ جن حالات میں ہمارا نکاح ہوا تھا تب تو میں آپ کو ٹھک سے جانتی بھی نہیں تھی اور ہمارا نکاح اتنی جلدی ہوا تھا کچھ سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا

۔۔۔

اور نکاح کے بعد بھی تمھیں کچھ خود میں بدلاؤ محسوس نہیں ہوا مجھے لے کر ؟؟؟دارم کو لگ رہا تھا اہانا کا اک اک لفظ اُس کے دل میں کسی وار کی طرح لگ رہا ہے۔۔۔۔

پتہ نہیں دارم۔۔۔۔جو آخری اُمید تھی اہانا کے یہ لفظ وہ بھی توڑ چکے تھے۔۔

ہمم صحیح۔۔۔دارم اب مزید یہاں نہیں بیٹھ سکتا تھا وہ اٹھ کر بڑے بڑے قدم لیتا کمرے میں جا چُکا تھا اور پیچھے اہانا اُسکی جاتی پشت کو دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امیرا اور ادیان صبح دوبارہ سو گئے تھے اسلیئے وہ لوگ ابھی اٹھے تھے ادیان آفس جانے کیلیئے شیشے کے سامنے کھڑے اپنے بال بنا رہا تھا جب کے امیرا بیڈ کی ڈریسنگ کر رہی تھی جب دروازہ بجا۔۔۔

امیرا نے اگے بڑھتے دروازہ کھولا سامنے اشمال کو دیکھ وہ مسکرائی جب کے سامنے اشمال ادیان کے کمرے میں امیرا کو کھڑا دیکھ حیرانیت کی کیفیت میں گئی تھی

ارے اپی آپ آجائیں اندر۔۔۔امیرا مسکرا کر بولی

ا۔امیرا یہ۔۔یہ کمرا تو ادیان کا ہے نہ۔۔۔۔اشمال نے ساخت سی کیفیت میں پوچھا

یہ کمرہ میرا ہے۔۔۔امیرا مسکرا کر بولی

ک۔کیا مطلب پھر ادیان کا کمرہ۔۔۔۔اشمال نے تجسّس سے پوچھا

اپی یہ میرا اور ادیان کا کمرہ ہے شادی کے بعد میاں بیوی کا ایک ہی تو کمرہ ہوتا ہے نہ۔۔۔امیرا جسے اشمال کی بات بلکل سمجھ نہیں ارہی تھی اب اُسے سمجھانے کے انداز میں بولی

ک۔لیام۔مطلب شادی۔۔۔ بمشکل اپنا لہجہ اُسنے نورمل رکھا تھا

اپی آپ کو کیا ہو گیا آپ کیوں مذاق کر رہی ہے

تمہاری اور ادیان کی شادی ہو گئی ؟؟اشمال نے اُمید سے پوچھا جیسے ابھی اگے سے جواب نا میں ہو

اپی آپ تو ایسے بول رہی ہے جیسے آپکو نہیں پتہ اب تو بہت دن ہونے والے ہے آپ مذاق کر رہی ہے تو بس کرے اور آجائیں اندر۔۔۔۔

امیرا اشمال کا ہاتھ پکڑتی اندر آئی جب اشمال کی نظر ادیان پر گئی جو خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا۔۔

امیرا میں آفس جا رہا ہُوں کچھ چاہیۓ ہو تو کول کر دینا۔۔۔ادیان اپنا موبائل اٹھاتے بولا

جی ٹھک۔۔۔۔ادیان کی جاتی پشت کو دیکھتی مسکرا کر بولی

جب کے اشمال تو زندہ لاش کی طرح ادیان کو جاتا دیکھ رہی تھی

ہاں جی اپی اب بتائے دبئی کی زندگی کیسی تھی۔۔۔۔امیرا اُسکی طرف متوجہ ہوتی مسکرا کر بولی

جب اشمال اٹھ کر جانے لگی۔۔۔

اپی۔۔۔امیرا نے اُسے اواز دی جب اشمال بغیر اُسکی طرف دیکھے لمبے لمبے قدم لیتی کمرے سے باہر نکل چکی تھی کمرے میں پہوچ کر اُس نے ٹیبل پر پڑی ہر چیز کو گرا کر کرچی کرچی کیا تھا وہ شیشے میں خود کو دیکھنے لگی۔۔
نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ادیان صرف میرا ہے صرف میرا۔۔۔وہ چیخ کر بولی
ایسا کیسے ہو سکتا ہے امیرا سے شادی امیرا تُم کیسے چھین سکتی ہو مجھ سے میرے ادیان کو۔۔۔۔وہ اپنے بال دونوں ہاتھوں میں لیتی چیخ رہی تھی اس وقت وہ کوئی پاگل دیوانی معلوم ہو رہی تھی

میں اپنے ادیان کو حاصل کر کے رہو نگی دیکھنا۔۔۔ تم نے اچھا نہیں کیا ادیان کو مجھ سے چھین کر اک اک پل تڑپی ہوں میں ادیان کے لیے اور تُم اک منٹ میں اُسے مجھ سے چھین گئی میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔ وہ غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارتی بولی

میں تمھیں اپنا ادیان نہیں دو نگی چاہے اُسکے لیے مجھے تمہاری جان ہی کیوں نہ لینی پڑے امیرا۔۔۔۔ وہ غصے سے لال چہرہ لیے شیشے پر تیزی سے ہاتھ مارتی ہوئی بولی کہی سے بھی اس وقت اُسکا دماغی توازن ٹھک نہیں لگ رہا تھا اُسکی کالی گہری آنکھوں میں اک عجیب جنون اور بدلے کی آگ تاری ہونے لگی تھی

تُم جتنی مصوم دکھتی ہو وہ سب دکھاوا ہے تُم نے مجھ سے میرے بچپن کی محبت کو میرے ادیان کو چھینا ہے چھوڑوں گی نہیں میں تمھیں جان سے مار دو نگی۔۔۔ وہ نیچے بیٹھتی اپنا سر اپنے گھٹنوں میں دیے قوت سے چیخ رہی تھی

۔۔۔۔ہر کمرہ وائس پروف تھا جسکی وجہ سے باہر کوئی اواز نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں بہت کچھ ایسا تھا جو جلد سامنے انا تھا۔۔۔

انارا ٹیبل پر بیٹھی سادان کا انتظار کر رہی تھی جو کینٹین میں تھا۔۔۔۔

ابھی انارا بیٹھی ہی تھی کے چار پانچ لڑکے جو شکل سے ہی بتمز لگ رہے تھے

انارا کی جانب آئے۔۔۔

ارے اتنی پیاری لڑکی اکیلے کیوں بیٹھی ہے ہم آپ کو کمپنی دیں کیا۔۔۔اُن میں سے ایک لڑکا انارا کے برابر والی کرسی پر بیٹھتے بولا

ک۔کون ہے آپ لوگ۔۔۔انارا فوراً کھڑی ہوتی بولی

ارے کہا جا رہی ہو کبھی ہمارے ساتھ بھی بیٹھ جایا کرو۔۔۔۔

لڑکے نے انارا کی کلائی پکڑ کہا جب کے باقی کے لڑکے ہنس رہے تھے۔۔۔

چ۔ چھوڑے۔۔۔انارا کی آنکھوں سے ایک دم تیزی سے آنسوں گرنا شروع ہوئے تھے اور وہ اپنی کلائی چھڑوانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی

۔۔

ارے جان رو کیوں رہی ہو کھا تھوڑی جائینگے تمھیں بس ساتھ وقت گزارے گے۔۔۔وہ لڑکا ہنستے ہوئے بولا

یہ تو ہمیں دو۔۔۔دوسرے لڑکے نے پیچھے سے انارا کا بیگ کھینچا جس سے انارا جھٹکے سے دور جاتی ابھی گرتی کے اُسے سادان تھام چکا تھا۔۔۔۔۔۔

انارا نے روتے ہوئے اوپر دیکھا سادان کو دیکھ اُس نے شکر ادا کیا جب کے آنسوں مزید تیزی سے گر رہے تھے۔۔۔

غصے کی وجہ سے سادان لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔۔۔انارا کو کھڑا کرتے وہ بھاری قدم اٹھاتا اُن لڑکوں کی جانب بڑھنے لگا سادان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا

۔۔۔

ارے ہیر واُسے ہمارے پاس پہنچا۔۔۔ لڑکا انارا کی جانب اشارہ کرتا بولا جو روروکر نڈھال پڑھ رہی تھی۔۔

اوراسکے یہ الفاظ سادان شاہ کی دماغ کی رگے تک تن کر گئی تھی۔۔۔

سادان نے آگے بڑھتے اک زوردار پنچ اُسکے پیٹ میں دے مارا شدّت اتنی تھی کہ وہ لڑکا دور جاکر لڑکھڑاتے ہوئے گرا

سادان تیز تیز قدم لیتا اُسکی جانب جا پہنچا اسکا گریبان پکڑ کے کھڑا کیا اور پھر اک اور پنچ دے مارا ابھی وہ لڑکا پہلے ہی درد سے نکلا نہ تھا جب سادان نے پوری قوت سے دوبارہ حملا کیا جس پر اُس کی چیخ بے اختیار تھی اب سادان رکا نہیں وہ کبھی اُسکے چہرے پر تو کبھی اُسکے پیٹ پر اپنا بھاری ہاتھ برسا رہا تھا جب کے یونیورسٹی کے لڑکے سادان کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن سادان شاید آس پاس کا سب بھول چکا تھا انارا تو یہ سب دیکھ باقاعدہ کپکپا رہی تھی اور رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی اُسے ہاتھ لگانے کی۔۔۔اتنی دیر میں سادان نے پہلا جملہ بولا تھا ورنہ غصے کی شدت سے سادان صرف اُس لڑکے کا نقشا بگاڑ رہا تھا

۔۔

اُسے زمین پر پھینکتے سادان نے اپنا آپ اُن سے چھڑوایا جو لڑائی روکنے کے لیے سادان کو قابو کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

اب سادان نے قدم پیچھے لیتے اُس لڑکے کے پاس اپنے قدم روکے جس نے انارا کا بیگ کھینچا تھا۔۔۔

سادان نے اُس کے ساتھ بھی وہی کیا جو حال پہلے لڑکے کا کیا تھا۔۔۔۔

پوری یونیورسٹی جمع تھی۔۔

تم لوگوں کے گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا کس قسم کے لوگ ہو تم ذرا شرم نہیں اتی پڑھنے کے نام پر یہ بغیرتیاں کرتے ہوئے اپنے ماں باپ کو پڑھائی کے نام پر دھوکہ دیتے ہوئے۔۔۔سادان ہر لفظ پر زور دے رہا تھا غصے سے

سادان کی گوری رنگت پر جو لال رنگ چڑھا تھا وہ اس کی گردن تک کو اپنے رنگ میں رنگا گیا تھا۔۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا کے وہ لڑکے اپنے بچاؤ کیلئے کچھ نہیں کر رہے تھے بلکہ سادان اُنھیں کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

اتنا کافی ہے۔۔۔۔۔ میرا بس چلے تو جان سے مار دوں تم جیسے کمینوں کو میری بات یاد رکھنا اگر آئندہ کسی لڑکی کو غلاظت سے دیکھا تو اگلی بار میں تم لوگوں کی جان لینے کیلئے سوچونگا نہیں اور یہ بات میں سرے عام سب کے سامنے کہتا ہوں۔۔۔ سادان اُسے پیچھے دھکلتا ہوئے بولا اور پھر قدم انارا کی جانب بڑھائے جسے دیکھ لگ رہا تھا کہ وہ بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔

چھوڑوں گا نہیں بدلہ لونگا تُجھ سے بہت بھاری پڑے گا تُجھے یہ۔۔۔ وہ لڑکا کھڑے ہوتے ہوئے بولا

جو کرنا ہے کر لے۔۔۔ سادان نے انگار ابرستی آنکھوں سے دیکھ کہا

بہت پچھتائے گا یہ میرا وعدہ ہے تُجھ سے میں بھی سب کے سامنے کہتا ہوں کے اسکا بدلہ ایسا ہوگا کے تو تڑپ جائیگا۔۔۔اُس لڑکے کے اندر بدلے کی آگ تھی اسکا بس چلتا وہ ابھی کچھ کر دیتا لیکن ابھی وہ اس قابل نہیں تھا کے سادان شاہ کا مقابلہ کرے۔۔۔

سادان اُس کی بات کو نظر انداز کرتے انارا کی جانب آیا۔۔

انا۔۔۔سادان نے اُسے پیار سے پُکارا جب انارا بے ساختہ اُسکے سینے سے لگ مزید شدّت سے رونے لگی اُسکے سینے لگنے سے سادان کی دھڑکنے بلکل مدھم ہوئی تھی سادان کو لگا اُسے سانس نہیں آرہی سادان نے اُسکے گرد حصار بنانے کیلئے ہاتھ اٹھائے لیکن وہ حصار بنا نہ سکا کیونکہ ابھی وہ اُس پر کوئی حق نہیں رکھتا تھا انارا اس قدر ڈری تھی اسلئے اُسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا اُس کی ماضی کی تلخیاں جسے بھلانے کیلئے کیا کچھ نہیں کیا تھا وہ پھر سے تازی ہو چکی تھی۔۔۔

آ جائے۔۔۔ وہ انارا کو پیچھے کرتا اسکو لیے کار کی جانب آیا کار میں بیٹھتے

سادان نے ڈرائیونگ سے سمبھالی۔۔

انا پلز یار رونا تو بند کرے۔۔۔ انارا جو مسلسل رو رہی تھی اب اُسے دیکھ

سادان بے بسی سے بولا لیکن وہ اب بھی صرف رو رہی تھی۔۔۔

گھر آتے دونوں اندر کی جانب بڑھے۔۔۔

ہول میں ہی ازا بیگم کھڑی ملازمین کو کام بتا رہی تھی جب اُنہوں نے نظر اٹھا کر

سامنے دیکھا۔۔

انارا بچے کیا ہوا۔۔۔ ازا بیگم پریشانی سے آگے آئی اور اُسے اپنے سینے سے لگایا

بس بس خاموش ہو جاؤ میری بچی کیا ہوا بتاؤ۔۔۔ ازا بیگم اسکا آنسوں صاف

کرتی پیار سے بولی اور یہ دیکھ انارا کو مزید رونا آیا کتنے دنوں بعد اُسے ماں جیسی

شفقت کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔

سادان کیا ہوا ہے اسے۔۔۔ اُسے روتا دیکھ ازا بیگم نے پریشانی سے سادان کو

دیکھا جو کھڑا اُنہیں ہی دیکھ رہا تھا

ممما۔۔۔ سادان کہتے کہتے رکا

بولو بیٹا۔۔؟؟ازا بیگم اُسکے رکنے پر بولی جس پر سادان نے اک گہرا سانس لیتے ازا بیگم کو سب کچھ بتایا جسے سن وہ مزید پریشان ہوئی تھی۔۔

بس بس انارا بیٹا بس کچھ نہیں ہوا سادان تھا نہ آپ کے ساتھ۔۔۔ازا بیگم اُسے صوفے پر بیٹھاتی خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔

م۔۔میں۔ک۔کل سے یونیورسٹی نہیں جاؤنگی۔۔۔۔انارا روتے ہوئے بولی

کیوں بیٹا آپ اُن لڑکوں کی وجہ سے اپنی پڑھائی کیوں خراب کر رہی ہو سادان نے انہیں سزا دے دی نا اب نہیں کرینگے وہ کبھی کسی لڑکی کے ساتھ ایسا۔۔۔ازا بیگم نے اُسے پھر سینے سے لگایا

جب کے سادان خاموش تھا پھر کچھ دیر بعد وہ اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

آہل ابھی اندر فون پر بات کرتے داخل ہوا ہی تھا کے نظر سامنے ہی پڑی انارا کو روتا دیکھ نجانے کیوں آہل کے دل میں تکلیف کا احساس ہوا تھا وہ فوراً آگے بڑھا۔۔

انارا کیا ہوا آپ رو کیوں رہی ہے مما کیا ہوا انہیں۔۔۔آہل پریشانی سے بولا

کچھ نہیں بیٹا بس یونیورسٹی میں کچھ لڑکے تنگ کر رہے تھے اسلئے سادان کی اُن سے لڑائی ہوئی تو انارا گھبرا رہی ہے اسلئے رو رہی ہے۔۔۔ازا بیگم انارا کے آنسوں صاف کرتی بولی

کون تھے وہ لڑکے۔۔۔آہل نے غصّہ قابو کرنے کیلئے طاقت سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔۔

آہل بیٹا سادان انہیں اُن کے کیے کی سزا دے چکا ہے غصّہ مت کرو بچے۔۔۔ازا بیگم آخر اپنے بیٹے کی رگ رگ سے واقف تھی وہ آہل کے ہاتھ دیکھ چکی تھی اسلئے اُسے ریلیکس کرنے کیلئے بولی

ا۔۔آنٹی۔۔۔انارا رونے کے بیچ میں سسکی لیتی بولی

جی میرے بچے۔۔۔۔ازا بیگم نے پیار سے کہا

م۔میں ن۔۔ نہیں جاؤ نگی پڑھنے اب۔۔۔وہ پھر سے یہی بولی

نہیں انارا بیٹا میں نے آپکو سمجھایا نہ کسی کیلیئے آپ اپنی پڑھائی کا نقصان مت کرو آپ جاو گی او کے۔۔۔

انارا آپ اپنی پڑھائی نہیں روکے گی کسی بھی حال میں ٹھک ہے۔۔آہل سنجید گی سے بولا جس پر انارا نے رونے کی وجہ سے لال چہرہ لیے اُسے دیکھا پھر وہ اپنی ناک رگڑتی اسباب میں سر ہلا گئی جب کے اُس کے اس طرح کرنے پر ازا بیگم اور آہل ان حالات میں بھی بے اختیار مسکرا اٹھے

چلو بیٹا آجاؤ منہ ہاتھ دھو لو میں کھانا لگواتی ہُوں بھوک لگی ہے میری بیٹی کو؟؟؟ازا بیگم نے انارا سے پوچھا جس پر انارا نے معصوم سا چہرہ بناتے اسباب میں سر ہلایا اور اک بار پھر وہ آہل کی مسکراہٹ کی وجہ بنی تھی آہل چہرہ جھکائے دلکشی سے مسکرا دیا

چلو آجاؤ۔۔۔ازابیگم اُسے لیے آگے کو بڑھ گئی جب کے پیچھے آہل مسکرارہا تھا لیکن اگلے ہی پل اُن لڑکوں کا یاد اتا وہ غصے سے لب مینچ گیا۔۔۔۔۔

اشمال اس وقت گھر سے نکلتی اپنی گاڑی میں بیٹھتی نجانے کہا جانے کیلئے تیار تھی۔۔۔

وہ تیز رفتار میں گاڑی چلاتی اک بڑے الشان آفس کے آگے رکی۔۔۔

گاڑی سے اترتے وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔

میم رکے پلز کہا جا رہی ہے آپ؟؟؟اشمال جو آگے بڑھ رہی تھی اب کاؤنٹر پر بیٹھے منیجر نے اُسے روکا

تم ہوتے کون ہو یہ سوال کرنے والے۔۔۔۔اشمال اپنے لفظ پر زور دیتی بولی

Mam kindly behave ur self tell me where are you going

اشمال کے اس قدر بتمزی سے کہنے پر بھی منیجر نے ارام سے کہا۔۔

What the hell is this now you tell me how to talk you an servent ..

(اب تم مجھے بتاؤ گے کے مجھے کیسے بات کرنی ہے تم اک ملازم)

اشمال چیختے ہوئے بولی

Mam kindly behave Don't force me That I get you out of office ---

مینجر نہایت ارام سے بات کر رہا تھا جب کے اشمال اتنی ہی بتمزی سے --

کیا کہا تم نے ؟؟ تم مجھے نکلواؤ گے آفس سے -- تم ہو کون تمہاری اوقات کیا ہے دو ٹکے کے ملازم اب مجھے باہر نکل وائیگا ---- آفس کے سارے لوگ یہاں جمع ہو چکے تھے ..

Just enough mam wait I'll inform sir he handle u because I can't ...

مینجر کی بس ہوئی تھی اُس نے فون اٹھاتے کول ملای

ادیان جو اپنے بڑے الشان آفس کے روم میں کرسی پر بیٹھا سامنے لیپ ٹاپ پر کچھ کرنے میں مصروف تھا موبائل بجنے پر فون کان سے لگایا۔۔

ہمم۔۔۔ہمیشہ کی طرح مختصر سوال ادیان نے کیا

Sir a very rude girl is here she is not telling who she is and is being rude all the time sir I can't handle it please look at her she is being very rude she is yelling at me

منیجر نے ساری بات ادیان کو بتائی۔۔۔۔

میرے ہی آفس میں آکر میرے ہی منیجر سے بتمزی او کے اندر بھیجو جو بھی ہے۔۔۔۔

Right sir..

Listen mam go inside --

منیجر اشمال کو دیکھ بولا

تم سے پوچھ کر نہیں جاؤنگی سمجھے بڑے آئے مجھے روکنے والے آئندہ اگر یہ حرکت کی تو کہی کا نہیں چھوڑوں گی۔۔۔اشمال کہتی اندر کی جانب بڑھ گئ

۔۔۔

آفس نہایت بڑا الشان تھا ادیان کا آفس تیسرے فلور پر تھا جب کے آفس کے کل نو فلور تھے جو نہایت الشان بنے تھے ہر پورشن میں بہت سارے ورکرز اپنا کام کر رہے تھے جس کی وجہ سے افس میں ہر طرف چھل پھل تھی۔۔۔۔

اشمال نے ادیان کے آفس روم کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی ادیان جو واپس لیپٹاپ میں مصروف ہو چکا تھا اب نظر اٹھا کے اوپر دیکھا اور اوپر دیکھ ادیان حیران ہوا تھا کیونکہ اشمال کا یہاں کیا کام تھا؟؟ اور ادیان کی تو آج تک کبھی اشمال سے بات بھی نہیں ہوئی تھی ادیان تو اشمال کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اسلئے وہ حیران تھا۔۔

آپ یہاں ؟؟؟ادیان نے نہ سمجھی سے کہا

جی میں۔۔۔وہ ٹیبل کے سامنے لگی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھتی مسکرا کر بولی

ادیان جس کا کوٹ پیچھے کرسی پر لٹکا تھا اور ادیان وائٹ شرٹ جس کے اوپر گرے کوٹ سیٹ واسکٹ پہنا گیا تھا بال ہمیشہ کی طرح نفاست سے بنائے وہ اپنی شانو شوکت پرسنلٹی لیے بیٹھا تھا۔۔

تو آپ میرے مینجر سے بتمزی کر رہی تھی ؟؟؟ادیان نے ایبرو اُچکای جب کے ادیان کی بات پر اشمال کے ماتھے پر بل ائے تھے۔۔۔

دو ٹکے کے ملازم کیلئے آپ مجھے کہے رہے ہے کے میں بتمزی کر رہی تھی ۔۔۔اشمال غصے سے بولی

Excuse me kindly focus on ur words

ادیان کا چہرہ یک دم سرد ہوا تھا۔۔ادیان صرف اُسے اسلئے برداشت کر رہا تھا کیونکہ وہ اُس کی بیوی کی کزن تھی ورنہ اب تک تو یہ باہر ہوتی۔۔

میں ٹھک بول رہی ہوں آپ اُسے نکالے اس آفس سے اُس نے مجھ سے بتمزی کی ہے۔۔۔اشمال کی بات پر ادیان نے ضبط کا کلمہ پڑا جو پڑھنا اُس کیلئے مشکل ہو رہا تھا

آپ ہوتی کون ہے یہ کہنے والی کے میں اپنے منیجر کو یہاں سے نکالوں ؟؟؟ادیان نے ضبط سے سوال کیا

ادیان میری بات سنو۔۔۔اشمال نے ہاتھ آگے بڑھاتے کہا ابھی وہ اپنا ہاتھ ادیان کے ہاتھ پر رکھتی اتنے میں ادیان کا فون بجا جب ادیان نے فون اٹھایا جب کے اشمال اُسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ رہی تھی اسکے بارے میں ادیان کو خبر نہیں تھی۔۔۔

میرا خیال ہے آپکو جانا چاہیے۔۔۔ادیان دروازے کی جانب اشارہ کرتا بولا

کیا مطلب جانا چاہیے مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔

بات کس بارے میں پہلے تو آپ کا یہ جواز نہیں بنتا تھا میرے آفس میں آکر میرے ہی مینجر سے بتمیزی کرنا اُس کے بعد آپ مجھے کہے رہی ہے کے بات

کرنی۔۔۔ادیان کو اب تک سمجھ نہیں آئی تھی کے وہ یہاں کرنے کیا آئی ہے

پھر اُس نوکر کیلیۓ تم مجھے بول رہے ہو۔۔۔اشمال غصے سے کھڑی ہوتی چیخی تھی۔۔

آواز نیچے میرے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے کی اجازت کسی کو نہیں ہے۔۔۔۔غصے سے ادیان ٹیبل پر ہاتھ مارتا بولا

ادیان میری بات سنو۔۔۔اشمال ادیان کو غصے میں دیکھ فوراً سیدھی ہوئی تھی اور پھر ارام سے بولی

Gate out ...

ادیان نے جواب دیا جب کے نظر سامنے لیپٹاپ پر تھی

ادیان میں تم سے پیار کرتی ہُوں۔۔۔۔اشمال ادیان کے برابر میں جا کھڑی ہوئی جب کے اس کی بات پر ادیان جو پہلے غصے میں تھا اب مزید غصے سے سرخ ہونے لگا۔۔

ہوش میں ہو کیا بکواس کی ہے تم نے ابھی ؟؟؟ادیان نے سرد لہجے میں کہا

بکواس نہیں میں تم سے پیار کرتی ہُوں میں نے تمہارا اک اک پل انتظار کیا

ہے تڑپی ہوں تمھارے لیے اور یہاں آئی تو پتہ چلا اُس امیرا نے تمہیں مجھ

سے چھین لیا۔۔۔

بیوی ہے وہ میری تمیز سے۔۔ بلکہ نکلو تم یہاں سے۔۔۔ادیان کھڑا ہوتا غصے

سے بولا

ارے بھاڑ میں گئی وہ تم صرف میرے ہو سمجھے تم مجھ سے شادی۔۔۔۔ابھی

اشمال بول رہی تھی جب ادیان بولا

خبر دار جو تم نے امیرا نے بارے میں ایسے لفظ استعمال کیے اگر عورت پر ہاتھ

اٹھانا مردانگی کا سب سے نچلا حصہ نا کہلاتا تو تمہاری قبر یہی خود دیتا میں۔۔۔۔

وہ جیسے امیرا کے بارے میں بول رہی تھی ادیان کا خون کھول رہا تھا

۔۔۔جب کے ادیان کے اس طرح امیرا کی طرف داری کرنے پر اشمال کا

بس نہیں چل رہا تھا کے وہ کیا کر گزرے۔۔۔

ادیان میری بات یاد رکھنا تم صرف میرے ہو بچپن سے انتظار کیا ہے میں نے تمھارا میں اپنی محبت اتنی آسانی سے نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔

اگر تمہارے خیالی پلاؤ ختم ہو گئے ہو تو نکلو یہاں سے میرے صبر کا امتحان مت لو۔۔۔۔

ابھی تو جا رہی ہُوں لیکن یاد رکھنا تمہیں میں حاصل کر کے رہو نگی۔۔۔

تمہیں ذرا شرم نہیں آ رہی یہ جانتے ہوئے بھی کے میں تمہاری سگی کزن جو تُجھے اپنی بہن سمجھتی ہے اسکا شوہر ہُوں تمہارے اندر غیرت نامی چیز ہے؟؟؟ادیان خود پر ضبط رکھنے کی بہت کوشش کر رہا تھا اگر مزید اشمال یہاں سے نہ جاتی تو ادیان ضبط کھو دیتا ادیان نے اپنے غصے پر قابو پانا کبھی سیکھا ہی نہیں تھا اسلئے اُسے یہ کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

محبت میں کوئی شرم غیرت نہیں دیکھی جاتی میرا وعدہ ہے تم سے بہت جلد تم صرف میرے ہو گے صرف میرے چھین لو نگی امیرا سے تمہیں یہ میرا وعدہ ہے اور اگر میں یہ نا کر پائی تو میرا نام بدل دینا۔۔۔۔اشمال ادیان کی

آنکھوں میں دیکھ کہتی تیزی سے آفس سے نکل گئی جب کے پیچھے ادیان غصے کی انتہا پر تھا۔۔۔۔۔

Sir may I come in ...

ہمدان (مینیجر) کی آواز آئی

ہمم آجاؤ۔۔۔اپنا غصّہ ضبط کرنے کیلیئے ادیان نے اک گہرا سانس لیا۔۔۔۔۔

سر آپ کی میٹنگ کا ٹائم ہو گیا۔۔۔۔

کینسل کر دو میں ابھی جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ادیان نے کہتے اپنا کوٹ موبائل اور کار کی چابیاں اٹھائی اور آفس سے نکلتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا غصے سے ادیان کے ماتھے پر رگے نمایاں ہونے لگی تھی اسکا غصّہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا ادیان کا دل بے چینی سے امیرا کو دیکھنے کا کر رہا تھا اسلئے وہ جلد از جلد امیرا کے پاس پہچنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

ادیان نے گاڑی روکتے اندر کی جانب قدم بڑھائے اس وقت قریب شام کے چھ بجے تھے..

ادیان کمرے میں داخل ہوا جہاں امیرا بیڈ پر الٹی لیٹی نہایت مصروفیت سے ناول پڑھ رہی تھی۔۔۔اُسے اپنے آس پاس کا بلکل ہوش نہیں تھا۔۔

ادیان نے اُسے دیکھا اُسے دیکھ ادیان کے بے چین ہوتے دل کو سکون ملا تھا نجانے کیوں ادیان کا دل اتنی شدت سے اُسے اپنے پاس محسوس کرنے کا چھا رہا تھا۔۔

ادیان کے چہرے پر اُسے دیکھ اک مسکراہٹ نے جگہ لی وہ غصّہ جو اک انتہا پر تھا اب وہ امیرا کو دیکھ اک لمحے میں کہی غائب ہو چکا تھا۔۔

ادیان نے قریب جھک کر دیکھنا چاہا امیرا اک ناول کا رومینٹک سین بڑی غور سے پڑھ رہی تھی۔۔جب ادیان نے وہ سین پڑھا اور ایبرو اُچکائی۔۔

یہ سب پڑھتی ہو تم۔۔۔ادیان کی نہایت قریب سے آواز سنتی امیرا جھٹ سے سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

د۔ڈرا د۔دیا آپ نے۔۔۔امیرا نے حلق تر کیا

ادیان نے امیرا کے ہاتھ سے ناول لیا اور اُسکے صفے دیکھنے لگا جو امیرا نے موڑ رکھے تھے مقصد یاد رکھنے کا تھا۔۔۔

ادیان نے اک نظر ناول کو دیکھا پھر امیرا کو جو ادیان کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

لگتا ہے تمہیں رومینس میں کچھ زدہ ہی انٹرسٹ ہے۔۔۔امیرا جواب تک بیڈ پر گھبرائی ہوئی سیدھی لیٹی تھی ادیان اُس پر جھکتا ہوا بولا

ن۔نہیں آ۔ایسا تو کچھ نہیں ہے۔۔۔۔اپنے اوپر ادیان کو دیکھ امیرا کے الفاظ ٹوٹے تھے

پھر کیسا ہے؟؟مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا تم میرے جانے کے بعد یہ سب پڑھتی ہُوں۔۔۔ادیان نے اُسکے چہرے پر پھیلے بال پیچھے کرتے خمارِ میں کہا

ا۔آپ ا۔اتنی ج۔جلدی آ گئے؟؟ادیان اپنا پورا وزن اُس پر دالے امیرا کے اوپر جھکا تھا جسکی وجہ سے امیرا کی سانسیں خشک ہو رہی تھی۔۔

ہمم۔۔۔۔ادیان کہتے اُسکے چہرے پر جگہ با جگہ لمس چھوڑنے لگا۔۔۔

ا۔اد۔۔یان۔۔۔امیرا نے اُسے پُکارا

ہمم۔۔۔۔گھمبیر آواز میں بولا

ک۔کیاک۔کررہے ہ۔۔ہے؟؟ادیان کے لب جو اُسکے چہرے پر لمس چھوڑ رہے تھے اُسکی حدت سے امیرا تڑپ کر بولی

تمہیں نہیں پتہ کیا کر رہا ہوں؟؟؟ یہ جو تم پڑھ رہی تھی اُس میں بھی یہی ہو رہا تھا اور وہ تم کتنا غور سے پڑھ رہی تھی وہ میں نے دیکھا تھا۔۔ادیان کی آواز خمارِ کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی

م۔میں ی۔توا۔ا۔۔۔۔

ششش اب مجھے تمہاری آواز نا ائے ورنہ تم جانتی ہو میں کیا کر سکتا ہُوں۔۔۔۔امیرا کو بار بار مزاحمت میں بولتے دیکھ ادیان نے اُسے دھمکی دی

ادیان کی نظر اُس کے لبوں پر تھی جب کے اپنے لبوں پر ادیان کی گہری نظر دیکھ امیرا نے جھٹ سے آنکھیں بند کی جب کے ادیان یہ دیکھ چکا

تھا۔۔۔ادیان دلکشی سے مسکراتااُسکے لبوں پر جھکا تھا جب کے امیرا نے ادیان کا کولراپنی مُٹھی میں سختی سے پکڑا تھا۔۔۔

اُس کی سانسیں وہ اپنے اندر اتار رہا تھاادیان کے کچھ دیر پہلے بے چین ہوتے دل کو جیسے راحت ملی تھی ادیان نے اس بات پر آمین کہا تھا کے اسکا سکون امیرا میں ہے۔۔۔

وہ شدت سے اسکے لبوں پر جھکا اُس کی سانسیں مکمل روک گیا تھا امیرا کو پتہ چل چکا تھا کے ادیان جب جب اُسکے قریب اتا تھا اُسکے لیے اک اک سانس لینا مشکل کر دیتا تھا جیسے ابھی کیے ہوا تھا۔۔۔امیرا نے اپنی اکھڑتی سانسیں دیکھ ادیان کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ اُسے پیچھے کرنا چاہا لیکن وہ اُسے اک انچ بھی نا ہلا سکی البتہ اُس کی مزاحمت پر ادیان نے اُسکے لبوں پر شدت بڑھای تھی جیسے وارننگ دے رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امیرا کو لگا اگر اک منٹ مزید ادیان نے اُسکے لبوں کو آزاد نہ کیا تو وہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیگی۔۔۔۔۔۔۔

ادیان نے جب دیکھا اب امیرا برداشت نہیں کرسکتی تو وہ پیچھے ہوا۔۔

جب امیرا بچوں کی طرح آنسوں بہاتی ادیان کے سینے میں چھپتی اپنی رکی ہوئی سانسیں ہموار کرنے لگی۔۔۔

جب ادیان نے اُسے خود میں بھینچا۔۔۔۔

واپس اُسے سیدھا کرتے ادیان نے لب اُسکی پیشانی پر رکھ چُوما دونوں آنکھوں کو نرمی سے چُومتے وہ دونوں گالوں پر محبت سے لمس چھوڑ گیا جب کے امیرا شرم سے لال گلال بنی تھی۔۔۔۔

اُسے اس وقت بہت شرم آرہی تھی اوپر سے ادیان کی نظریں امیرا کا دل کر رہا تھا کہ وہ کہی بھاگ جائے۔۔۔

ادیان اُسکی گردن پر جھکتا جانبتا لمس چھوڑتے امیرا کو مزید شرم سے پانی پانی کر رہا تھا اوپر سے ادیان کی نزدیکی سے جو امیرا کا دل بے قابو ہوتا دھڑک رہا تھا امیرا اُسے بلکل سمبھال نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

ادیان نے اُس کی شہ رگ پر اپنے لب رکھے ادیان کے اک اک لمس میں اس قدر شدّت تھی کے امیرا اُسکے نیچے دبی بھاری سانسیں لے رہی تھی۔۔

ا۔ادیان د۔در۔۔وازہ بج۔۔۔امیرا ادیان کے اپنے گردن پر جھکے ہوئے سر پر نرمی سے ہاتھ رکھ بولی کیونکہ باہر جو کھڑا تھا وہ نہایت ڈھیٹ تھا بار بار دروازہ بجا رہا تھا۔۔

مسلسل بجتے دروازے کو دیکھ ادیان سخت بدمزہ ہوا تھا چہرہ اُس کی گردن سے اٹھاتے ادیان نے امیرا کا شرم سے گلال بکھیرتا چہرہ دیکھا پھر اک بار اُسکے گال پر لب رکھتے وہ اُسکے اوپر سے کروٹ لیتا سائڈ ہوتے بیڈ پر سیدھا لیٹا تھا جب امیرا فوراً کھڑے ہوتے اپنی شرٹ ٹھک کرتی دروازے کی جانب بڑھی

اشمال اپی آپ۔۔۔امیرا کو بھی تھوڑی حیرانگی ہو رہی تھی کیونکہ اشمال صبح بھی اُسکے کمرے میں آئی تھی پھر بنا کچھ بولیں چلی گئی تھی اور اب پھر سے

جب کے ادیان جو بیڈ پر سیدھا لیٹا آنکھیں بند کر چکا تھا اشمال کا نام سنتے ادیان نے غصے سے اپنی آنکھیں کھولی

اشمال اندر داخل ہوئی جب ادیان غصے سے کھڑا ہوتا جس کے ماتھے پر بل واضح ہونے لگے تھے فریش ہونے چل دیا۔۔۔

اور پیچھے اشمال اُسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔

اپی ؟؟ اشمال کو اک طرف دیکھتا پا کر امیرا نے ہلایا

ہاں بولو۔۔۔ اشمال نے نفرت سے امیرا کو دیکھا

آجائے بیٹھ جائے آپ صبح بھی بغیر کچھ بولیں چلی گئی تھی کیا ہوا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں ایسے ہی بس۔۔۔۔ اشمال نے بیزاریت سے جواب دیا۔۔۔

اپی اپی تو ایسے کرتی ہے۔۔۔۔۔ میری دشمن ہو تم میرے ادیان کو چھینا ہے ایسا سبق سکھاؤں گی کہ تم میرے ادیان کو مجھ سے چھیننے کی وجہ سے تڑپو گی ادیان صرف اشمال کا ہے۔۔۔ اشمال امیرا کو نفرت بھری نگاہ سے دیکھتی سوچ رہی تھی

اپی کہا کھو گئی آپ۔۔۔اُسے سوچ میں گم دیکھ امیرا اُسے دیکھ بولی

کچھ نہیں ایسے ہی بس۔۔۔وہ شیطانی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجاتی بولی

جب کے اب نظر چینجنگ روم کے دروازے پر تھی جہاں سے ادیان گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اہانا دارم کو ڈھونڈ رہی تھی جو اُسے کل کے بعد سے نظر نہیں آیا تھا۔۔۔۔

اہانا نے دارم کے کمرے کا دروازہ کھولا جہاں گھب اندھیرا دیکھ اک پل کیلیئے

اہانا گھبرائی۔۔۔

اہانا نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ کھولی تو سامنے ہی دارم صوفے کی پشت سے ٹیک

لگائے آنکھیں مندے بیٹھا تھا۔۔۔

دروازے اور لائٹ کھلنے کی آواز پر دارم نے اپنی آنکھیں کھولی سامنے اہانا کو

دیکھ دارم پھر سے آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

جب اہانا چلتی ہوئی آگے آئی

دارم۔۔۔اہانا نے اُسے پُکارا جب کے دارم نے آنکھیں نا کھولی

دارم۔۔۔اہانا نے دارم کے برابر میں بیٹھتے اپنا سر اُسکے سینے پر رکھا وہ جانتی تھی کے دارم کو اُسکے الفاظوں نے کتنی تکلیف دی تھی۔۔

اہانا پیچھے ہو۔۔دارم کی روبدار آواز اُسکے کانوں سے ٹکرائی

نہیں۔۔۔وہ مزید دارم کے سینے میں چھپی تھی

دارم اُسے پیچھے کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔جب فوراً اہانا بھی کھڑی ہو چکی تھی

کیوں کر رہی ہو یہ سب؟؟دارم اُسکے آنکھوں میں دیکھ بولا اشارہ اُسکے سینے لگنے کی طرف تھا

کیونکہ آپ میرے شوہر ہے میں آپ کے گلے لگ سکتی ہوں۔۔اہانا مسکرا کر کہتی آگے بڑھی

ابھی وہ واپس دارم سے لگتی کے دارم تیزی سے کمرے سے نکل چکا تھا اور پیچھے اہانا کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔

میں جانتی ہُوں میرے الفاظوں سے آپکو تکلیف ہوئی ہے کیونکہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں لیکن آپکو یہ نہیں پتہ کہ آپ کی اہانا بھی آپ سے بہت

محبت کرتی ہے میں بس آپ کی بر تھ ڈے کے دن کاانتظار کر رہی ہوں جب میں آپکواک بہت پیارا سرپرائز دیکے اپنی محبت کااظہار کرونگی کیونکہ میں آپ کے اُس اسپیشل دن کومزید اسپیشل بناناچاہتی ہوں ناراض ہوناآپ کا جائز ہے لیکن پھر برتھڈے والے دن دیکھیے گاآپ کتناخوش ہوجائینگے ۔۔۔کمرے کادروازہ جہاں سے ابھی دارم گیاتھااُسے دیکھ بولی اور نم آنکھوں سے مسکرادی وہ دارم کی برتھڈے بہت اسپیشل کرناچاہتی تھی اسلئے کل اُس نے اس طرح بولا تھالیکن دارم کی بے رخی اُسے بے چین کر رہی تھی اس طرح دارم کاخود کے قریب ناانے دینااہانا کو بے چین کر رہاتھالیکن وہ دارم کے اُس دن کو اسپیشل بنانے کیلئے یہ بھی برداشت کر رہی تھی اس بات سے بے خبر کے اسکی یہ سوچ کس جگہ کارخ لینے والی تھی

انارااس وقت لون میں بیٹھی صبح ہوئے حادثے کے بارے میں سوچ رہی تھی جب اُسے اپنے قریب کسی کی آہٹ محسوس ہوئی اُس نے نظراٹھاکر دیکھاتوسامنے سے آہل اُسی جانب اتا نظر آیا۔۔۔

گڈ ایوننگ کیسی ہے آپ۔۔۔آہل سامنے والی کرسی پر بیٹھتا مسکرا کر بولا

الحمداللہ میں ٹھک آپ بتائے۔۔۔انارہ کا چہرہ بھوجا بھوجا سا لگ رہا تھا آج وہ کچھ دن پہلے والی آنارا آہل کو نہیں لگ رہی تھی اور اُسے اس طرح دیکھ آہل کو تکلیف ہو رہی تھی۔۔

آپ پریشان ہے؟؟؟

نہیں۔۔۔انارا نے نظر جھکائے جواب دیا

میں آپکو اچھے سے جانتا ہوں آپ صبح والی بات کی وجہ سے ڈسٹرب ہے نہ۔۔۔آہل کی بات پر انارا نے اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا۔۔۔جو اسے اتنا جانتا تھا کے انارا کے بنا کہے سب کچھ سمجھ گیا تھا۔۔

صبح والا حادثہ پھر سے یاد کرتے انارا کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔

ہے۔۔۔انارا پلز آپ مت روئے آپ کے یہ آنسوں مجھ سے نہیں دیکھے جا رہے۔۔۔اہل کی اس بات پر انارا نے پھر اُسے دیکھا وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اُسے کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔

ک۔ کیوں ؟؟؟آنسوں صاف کرتے انارا نے پوچھا

کیونکہ میں ۔۔۔ آہل اک دم بولنے لگا تھا جب اُسے احساس ہوا وہ جھٹ سے خاموش ہوئے

جی بولیں ۔۔۔ انارا نا سمجھی سے بولی

کیونکہ مجھ سے کسی کا رونا نہیں دیکھا جاتا ۔۔۔ اہل نے فوراً بات پلٹی جب کے بات تو یہ تھی کہ انارا کا رونا آہل شاہ سے نہیں دیکھا جا رہا تھا ۔۔۔

آہل کی بات پر انارا نے اسباب میں سر ہلایا کیونکہ اُسے آہل کی باتیں زدہ سمجھ نہیں آ رہی تھی اُسے بھی کبھی عجیب لگا آہل کا اس طرح کہنا کے آپ کا رونا مجھ سے دیکھا نہیں جا رہا لیکن اگلے کی لمحے آہل نے بات پلٹی تو انارا نے اُسے سچ مانتے اسباب میں سر ہلایا ۔۔

وہ نظر جھکائے بیٹھی تھی اور سامنے آہل اُسے دیکھ رہا تھا یہ لڑکی کیا تھی اہل جب جب اُسے دیکھتا تھا آہل کے وجود میں اک سکون کی لہر دوڑتی تھی یہ

لڑکی اُسکے حواسو پر چھا چکی تھی اب شاید آہل کی جان انارا میں بسنے لگی تھی۔۔۔

معاملہ محبت سے آگے نکلتا عشق کے راستے پر سفر کر رہا تھا آہل کا دل اب اہل کے بس میں بھی نہیں تھا آہل شاہ کو عشق ہونے لگا تھا انارا کی معصومیت سے اُس کی ہر معصوم ادا سے اُس کی سادگی سے اُس کی خوبصورت انکھوں سے

۔۔۔۔۔۔

میں بہت جلد آپ کو اپنی محبت کا اظہار کرونگا میں آپ کے سارے دکھ سمیٹ لونگا آپ کی آنکھ میں اک آنسوں بھی میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔ وہ سامنے بیٹھی انارا کو دیکھ دل میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

انا آجائے میں آپ کو پڑھا دیتا ہوں۔۔۔۔ سادان باہر لون میں اتا بولا

بھائی کیسے ہے آپ صبح سے نظر نہیں آرہے۔۔۔اہل کو دیکھ سادان مسکرا کر کہتا ہے

یہی ہُوں یار بس تُم ہی صبح سے اپنے کمرے میں ہو۔۔۔۔

ہاں یونی سے اکے تھک گیا تھا اسلئے آنکھ لگ گئی۔۔۔

ہممم چلو تم لوگ پڑھو مجھے کام ہے میں اتا ہوں۔۔۔۔ آہل کہتا اندر کی جانب بڑھ گیا

چلے انا بوکس نکالیں۔۔۔ انارا کو سن بیٹھا دیکھ سادان بولا

جی۔۔۔ بیگ جو انارا پہلے ہی لے کر یہاں بیٹھی تھی اب اُس میں سے بوکس وغیرہ نکالنے لگی۔۔۔

اچھا دیکھے آج ہم یہاں سے شروع کرینگے۔۔۔ رکے میں وہاں اتا ہُوں۔۔۔ سادان انارا کے برابر والی کرسی پر بیٹھا۔۔۔

چلے یہ دیکھے۔۔۔۔ سادان اُسے سمجھانے لگا

سادان بڑی مصروفیت سے اُسے ہر اک اک چیز اچھی طرح سمجھا رہا تھا اور انارا ابھی دلچسپی سے سمجھ رہی تھی بے اختیار انارا نے نظر اٹھا کر سادان کو دیکھا جس کی نظر نیچے بوکس پر تھی کچھ لمحے وہ سادان شاہ کا وجیہہ چہرہ دیکھتی رہی جو اُسے پڑھانے کیلیئے بہت غور سے ہر چیز ایکسپلین کر رہا تھا پھر اُسے اس

طرح پڑھاتے دیکھ انارا دھیما سا مسکرا کر واپس بوکس کی جانب متوجہ ہوئی

۔۔۔۔۔۔۔۔

چلے آج کیلیئے یہ کافی ہے باقی کا کل پڑھینگے اور آپ اس کو پھر پڑھنا بعد میں تاکہ یاد رہے ٹھک ہے ؟؟؟قریب ڈیڑھ گھنٹے پڑھائی کے بعد سادان بوکس بند کرتا بولا

جی ٹھک ہے۔۔۔وہ بھی اسباب میں سر ہلاتی بوکس رکھنے لگی۔۔۔

پڑھ لیا آپ لوگوں نے۔۔۔آہل اُس جانب اتا بولا اُسکے کپڑے چینج تھے وہ فریش بھی لگ رہا تھا یقیناً وہ فریش ہو کر ہی آیا تھا۔۔

جی بھائی آجائے بیٹھے۔۔۔۔سادان مسکرا کر بولا

سنے دو کپ کافی۔۔انارا آپ کیا پیئیں گی ؟؟ کافی یا چائے۔۔۔آہل ملازمہ سے کہتا رکا پھر انارا سے پوچھا۔۔

بولیں انا۔۔۔اُسے خاموش دیکھ سادان بولا

چ۔۔۔چائے ٹھک ہے۔۔۔وہ تھوڑا ہچکچاتے ہوئے بولی

اوکے اور اک چائے لے آئے آپ۔۔۔آہل نے ملازمہ کو کہا جس پر ملازمہ فوراً اندر کی جانب چل دی

انا آپ بتائے آپ کیا بننا چاہتی تھی بڑی ہو کر۔۔۔سادان اُسے دیکھ بولا

م۔میں ؟؟

جی آپ ہر کسی کا کوئی نا کوئی خواب ہوتا ہے اسی طرح آپ کا بھی ہو گا۔۔۔

جیسے سا کا ہے پائلٹ بننے کا۔۔۔اہانا کرسی پر بیٹھتی بولی

ارے بچے تم کب آئی پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔اہل اُسے دیکھ بولا

دیکھا بھائی میرے پاس جادو ہے۔۔۔انارا مسکرا کر بولی

جادو نہیں تم چوڑیل ہو اسلئے کہی سے بھی ٹپک جاتی ہو۔۔۔۔سادان اپنی ہنسی ضبط کرتے بولا

بھائی دیکھے اسکو۔۔۔اہانا نے منہ بنایا

سادان ایسا نہیں بولتے میری بہن چوڑیل نہیں پری ہے۔۔۔آہل ہنستے ہوئے بولا

ہاں یہ تو ہے اچھا چھوڑے انا آپ بتاؤ نا کیا بننا چاہتی تھی آپ۔۔۔سب پھر انارا کی جانب متوجہ ہوئے

میں ڈاکٹر بننا چاہتی تھی۔۔۔انارا دھیما سا مسکرا کر بولی

او تو آپ آہل بھائی کی طرح بننا چاہتی تھی۔۔۔اہانا مسکرائی

کیا مطلب۔۔۔انارا نے نا سمجھی سے دیکھا

مطلب ہمارے آہل بھائی بھی تو ڈاکٹر ہے۔۔۔اب کی بار سادان مسکرا کر بولا

کیا سچ میں ؟؟انارا کو خوشی ہوئی تھی جان کر

ہممم۔۔۔اہانا نے مسکراتے ہوئے اسباب میں سر ہلایا

چلو جی چائے اگئی۔۔۔ملازمہ جو چائے کافی لے کر آرہی تھی اُنھیں دیکھ اہانا بولی

جس پر سب نے چائے کافی ساتھ میں بیٹھ کر پی جب کے ساتھ باتیں جاری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

امیرا مجھے پیاس لگی ہے پانی لا دو پلز۔۔۔کمرے میں اشمال امیرا کو دیکھ بولی

جی اپی۔۔امیرا سائڈ ٹیبل سے پانی دینے لگی۔۔

نہیں امیرا یہ نہیں باہر سے ٹھنڈا لا دو یار۔۔۔اشمال نے مزید بہانہ بنایا جس پر امیرا اسباب میں سر ہلاتی پانی لینے چل دی جب ادیان فریش ہوتا باہر نکلا اُسے نہیں پتہ تھا کے اشمال اب تک کمرے میں ہے جب کے اُسے دیکھ ادیان کی آنکھوں میں خون اُترا

نکلو یہاں سے اور امیرا کہاں ہے؟؟؟ادیان وہی کھڑا سرد لہجے میں بولا

چھوڑوں اُس امیرا کو تم میرے بارے میں سوچو بس۔۔۔اشمال اُسکے قریب جاتی بولی وہ ادیان کی وجاہت سے بھرپور پرسنلٹی کی دیوانی ہو رہی تھی۔۔۔

شرم نہیں آرہی تمھیں دفاع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔

نہیں ادیان اپنے پیار سے کون دور جاتا ہے تم بہت ہینڈسم ہو ادیان بہت زدہ تم مجھے پاگل کردینے کی حد تک حسین ہو۔۔۔وہ ادیان کا چہرہ دیکھتی مدہوشی میں بول رہی تھی ادیان جو ہمیشہ اپنی سنجیدگی میں بھی قیامت ڈھاتا تھا اسی طرح اج بھی ڈھا رہا تھا۔۔۔

تم ایسے نہیں مانو گی یعنی تمہیں دھکے دیکے نکالنا پڑے گا۔۔ادیان نے لفظ پر زور دیتے کہا

جب کے پیچھے سے کھلتا دروازہ دیکھ اشمال سمجھ چکی تھی کے امیر اندر آرہی ہے۔۔۔

اہ شکریہ ادیان مجھے بچانے کیلئے۔۔۔امیرا کو دیکھتے ہی اشمال ادیان کا ہاتھ پکڑتی گرنے کی ایکٹنگ کرتی بولی

ادیان۔۔۔۔امیرا نے سامنے دیکھ کہا

اشمال ابھی بھی مضبوطی سے ادیان کا ہاتھ پکڑی تھی جب کے یہ سب اس قدر جلدی اشمال نے کیا تھا کے ادیان کچھ سمجھ ہی نہیں پایا اور جب سمجھ آئی تو ادیان نے اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے چھڑوایا۔۔

او سوری امیرا وہ دراصل میں گر رہی تھی تو ادیان نے مجھے بچایا۔۔۔وہ ادیان کا ہاتھ چھوڑتی ہوئی بولی

امیرا نے ہلکے سے اسباب میں سر ہلایا

اچھا میں چلتی ہُوں۔

پانی۔۔۔اُسے جاتا دیکھ امیرا پانی کو دیکھ بولی

نہیں شکریہ۔۔۔اشمال پیچھے اک نظر ادیان کو دیکھتی نکل گئی اور پیچھے ادیان انگارا ہوتا اُسے جاتا دیکھ رہا تھا پھر فوراً امیرا پر نظر گئی جو تھوڑی پریشان سی نہ سمجھی سی لگ رہی تھی۔۔۔۔

امیرا میری بات سنو ادھر آو۔۔۔ادیان صوفے پر بیٹھتا اُسے بولتا بولا

جی۔۔۔وہ بھی اُسکے پاس آئی جب ادیان نے اُسے اپنی گود میں بٹھایا

میں تمہیں جو بات بتانے جا رہا ہُوں اُس پر غور کرنا۔۔

سب ہمارے اپنے نہیں ہوتے تم بہت معصوم ہو میری جان تُجھے دنیا کا بلکل نہیں پتہ تمہیں اس دنیا کو سمجھنا ہوگا۔۔

یہ بات میں کیوں کر رہا ہوں یہ ضروری نہیں ضروری یہ ہے کہ تم میری جان اس دنیا کو سمجھو۔۔

تمہاری معصومیت پر تمہارا شوہر فدا ہے لیکن میں چاہتا ہوں یہ معصومیت صرف میرے لیے کسی دوسرے کیلئے نہیں اس دنیا کیلئے تم اک وہ لڑکی بنو کے کوئی تمہیں اپنی باتوں میں نا لے سکے میری بات سمجھ رہی ہونا؟؟؟ادیان نے اُسکے بال پیچھے کرتے اُس کی پیشانی پر لب رکھتے کہا جب کے امیرا کو ادیان کی باتیں بلکل سمجھ نہیں آ رہی تھی لیکن شاید جلد انے والی تھی ادیان اُسے اشمال کی گری ہوئی حرکت بتا کر توڑنا نہیں چاہتا تھا کیونکے ادیان جانتا تھا کے امیرا اشمال سے کتنی اٹیچ ہے ادیان سے اب امیرا کی تکلیف برداشت نہیں ہوتی تھی ادیان اب امیرا کو ٹوٹا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا اور اشمال کی حرکت پتہ چلنے کے بعد امیرا کو کتنا برا لگنا تھا یہ بات ادیان اچھے سے جانتا تھا لیکن وہ بات کو کافی حد تک امیرا کو سمجھا چکا تھا۔۔۔۔

جی ٹھک ہے۔۔۔امیرا ادیان کی شرٹ کے بٹن سے کھیلتے ہوئے بولی

جس پر ادیان بھی اُسے حصار میں لیتا بیٹھا رہا

ادیان۔۔۔

جی میری جان۔۔۔ادیان محبت سے چور لہجے میں بولا

کیا آپ کو مجھ سے محبت ہو گئی؟؟امیرا نے امید سے پوچھا اور ساتھ اپنا چہرہ اٹھا کر ادیان کو معصومیت سے دیکھا

او میرا ابچا۔۔۔اُسکے معصومیت سے دیکھنے پر ادیان کو اُس پر ٹوٹ کر پیار آیا وہ اسکا سر واپس اپنے سینے پر رکھ گیا

میں تم سے محبت نہیں کرتا۔۔۔ادیان کی بات پر کچھ دیر خاموشی چھا گئی امیرا کا دل کرچی کرچی ہوا تھا اک آنسوں ٹوٹ کر ادیان کی شرٹ پر گرا وہ مضبوطی سے ادیان کی شرٹ کو تھام گئی ادیان کے لفظ جیسے امیرا کو توڑ چکے تھے

میں تم سے عشق کرنے لگا ہوں۔۔۔۔ادیان نے اپنی شرٹ پر بڑھتی امیرا کی مضبوطی کو دیکھ مسکرا کر کہا جب کے ادیان کی بات پر امیرا نے فوراً چہرہ اٹھاتے ادیان کو دیکھا جو اُسے ہی پیار سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ پھر سے ادیان کے سینے لگی اور کئی آنسوں اُس کی آنکھوں سے نکل کر بہے تھے۔۔

میری جان کیوں رو رہی ہو تمہاری آنکھوں میں یہ آنسوں مجھے ناد کھے آج کے بعد۔۔۔امیرا کے آنسوں صاف کرتا پیار سے بولا

آپ نے مجھے ڈرا دیا تھا مجھے لگا آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے۔۔۔وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے بولی

ہاں میری جان میں تم سے محبت نہیں عشق کرتا ہوں عشق کا مطلب جانتی ہو ؟؟ محبت کی آخری حد وہ عشق جو مجھے تم سے ہوا ہے میری زندگی میں انے والی تم پہلی لڑکی ہو تمہاری معصومیت پر تمہارا شوہر اپنا دل ہار بیٹھا لمحہ بالمحہ تم میری جان بن گئی ہو میرا سکون بن گئی ہو ہاں میں اس بات کا اطراف کرتا ہوں کے تم میرا سکون ہو میری جان۔۔۔۔۔ادیان مسکرا کر بولا اور ساتھ اُس کی ناک پر لب رکھے جو تھوڑا سا ہی رونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھی جب کے امیرا نم آنکھوں سے مسکرانے لگی۔۔۔۔

اب ایسے مسکراو گی تو میری جان مشکل ہو جائیگی۔۔۔اُسے مسکراتا دیکھ ادیان نے اُسکے بالوں میں چہرہ چھپایا امیرا سے اتی نازک سی خوشبو ادیان کو بہت سکون دیتی تھی۔۔۔

وہ ادیان کی سانسیں اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔امیرا خوش تھی آج ادیان شاہ نے اپنے عشق کا اطراف کیا تھا ادیان شاہ اُس سے عشق کرنے لگا تھا امیرا پہلی لڑکی تھی ادیان کو زندگی میں انے والی جس سے ادیان شاہ نے عشق کیا تھا امیرا خود کو خوش نصیب محسوس کر رہی تھی جو اُسے اپنے شوہر کی محبت ملی تھی۔۔۔۔

اس وقت رات کے قریب دو بجے تھے جب اہانا کچن کی جانب پانی پینے جا رہی تھی ابھی وہ پانی پیتے مڑی تھی جب اُس کی نظر شیشے سے دکھتے لون میں پڑی جہاں اشمال کھڑی کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔۔۔

اتنی رات کو کون ہے وہاں۔۔۔اہانا کی نیند میں ڈوبی آنکھوں سے ایک دم نیند اڑی تھی۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی باہر کھڑے وجود کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگی

اہانا باہر لون میں کچھ فاصلے پر جا کھڑی ہوئی۔۔۔

اشمال اپی اس وقت یہاں۔۔۔ وہ دل میں سوچ رہی تھی جب اُسے اشمال کی آواز آئی اہانا کی طرف اشمال کی پشت تھی۔۔۔۔

میری بات سنو غور سے کسی بھی حال میں مجھے امیرا کو ادیان کی زندگی سے نکالنا ہے اور اس کے لیے میں جو جو کہونگی وہ تم کروگے اس کیلئے تمہیں میں منہ مانگی رقم دونگی۔۔۔۔

اشمال نجانے کس سے فون پر بات کر رہی تھی جب کے اشمال کے لفظ سن اہانا کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی تھی اُسے لگا اُس نے غلط سنا ہے

میں کل سے ہی شروع کرونگی تم اپنے کام پر دھیان دو کچھ تصویر مجھے تیار کر کے دو جو بلکل اصلی لگے کوئی غلطی نا ہو اس میں ادیان کی زندگی سے امیرا کو دور کرنے میں اگر مجھے امیرا کو جان سے بھی مارنا پڑا تو میں پیچھے نہیں ہٹونگی

ادیان صرف میرا ہے امیرا کو اُس کی زندگی سے دور کرنے کے بعد بس میں اور ادیان ہونگے امیرا نے بہت بڑی غلطی کی ہے ادیان کو مجھ سے چھین کر۔۔۔اشمال فون پر بول رہی تھی اور پیچھے اہانا کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔

اپی۔۔۔اہانا کی پیچھے سے آواز آئی جس پر اشمال نے فون رکھتے حیرت سے پیچھے دیکھا جہاں اہانا اُسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی

ارے تم اہانا اتنی رات کو یہاں سوئی نہیں۔۔۔اشمال جلدی سے آگے اتی مسکراتی ہوئی بولی

آپ اتنا گر سکتی ہے میں نے کبھی سوچا نہیں تھا۔۔۔اہانا اب بھی بے یقینی سے بول رہی تھی

کیا بول رہی ہو تم۔؟؟؟اشمال انجانی بنی

وہی جو گھٹیا بات آپ اپنے فون پر کر رہی تھی آپکو شرم نہیں آئی امیرا کے ساتھ ایسا کرنے کا سوچتے ہوئے بھی وہ آپکو بہن سمجھتی ہے اپنی اور آپ۔۔۔اہانا آگے اتی غصے سے بولی

او تو تمہیں پتہ لگ گیا چلو اچھا ہے تمہارے سامنے اچھا بننے کا کھیل نہیں کھیلنا پڑے گا۔۔۔اشمال طنزیہ ہنستے ہوئے بولی

کوئی لڑکی کسی دوسری لڑکی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے سوچا ہے آپ نے اگر امیرا کو پتہ لگا تو اُس پر کیا گزرے گی وہ کتنا پیار سے اپی اپی کر کے آپکو بلاتی ہے کتنا پیار کرتی ہے آپ سے اور آپ۔۔اہانا کو اشمال کی حرکت پر شرم آرہی تھی

How dare u

بلکل چپ خبر دار جو اک لفظ اور تُم نے منہ سے نکالا تو تمہارا اگلاد با کر یہی تمہارا کام تمام کردونگی اب تم مجھے بتاؤ گی مجھے شرم انی چاہیئے یا نہیں۔۔۔اشمال اُس کی کلائی کو بے دردی سے اپنی طاقت لگاتے دباتی ہوئی بولی کے اہانا کے ہاتھ میں پہنی چوڑیاں ٹوٹ کر اُس کی کلائی کو بری طرح زخمی کر گئی۔۔وہ درد سے تڑپ اٹھی تھی لیکن اس نے اشمال کے سامنے اہ تک نا نکالی۔۔۔۔

میں سب کو بتادونگی آپ کی اصلیت۔۔۔اہانا اپنی کلائی چھڑواتے ہوئے بولی

کیا بتاوگی؟؟ یہ کے میں ادیان سے پیار کرتی ہُوں؟؟؟ کون کریگا تمہارا یقین کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس؟؟ میری اک بات کان کھول کر سن لو اگر تم نے کسی کو بھی یہ بات بتائی تو میں امیرا کو جان سے مار دونگی اور یہ میرا وعدہ ہے۔۔۔

اممم کونسا طریقہ بیسٹ ہے؟؟؟ چائے میں زہر دوں یا پھر نہیں گاڑی سے ایسا ایکسڈنٹ کرواونگی کے تم لوگ اُسے پہچان بھی نہیں پاؤگے یا پھر اُسے پانچ چھے گولیا ماردونگی اتنے تم سب کو بتا کر یقین دلاوگی اتنے میں تمہاری امیرا اوپر اللہ کو پیاری ہو چکی ہوگی تم جانتی ہو نا امیرا مجھ پر آنکھ بند کر کے یقین رکھتی ہے؟؟ تو میں جو اُسے بولونگی وہ مان لیگی اگر میں چاہو تو اُسے اپنے ساتھ لیجاوں اور وہی کے وہی مار کر اُسے ٹھکانے لگا کر آجاوں۔۔۔میں اک بار اُسے بولونگی کے میرے ساتھ چلو اور وہ چل بھی پڑے گی میرے ساتھ۔۔۔تم

سچ بتا کر اگر میرا راز کھولو گی تو امیرا کو بھول جانا اور ہو سکتا ہے اُسکے بعد دارم تمہارا شوہر جو اپنی بہن سے بہت پیار کرتا ہے امیرا کی موت سے وہ بھی زندگی جینا چھوڑ دیں تم جانتی ہو نا وہ اپنی بہن سے کتنا پیار کرتا ہے ؟؟اب بھی فیصلہ تمہارے پاس ہے کیا تم چاہتی ہو امیرا مرے تمہارے اس گھر کی خوشیاں سوگ میں بدل جائیں اس گھر میں اُداسی چھا جائے صرف ویرانیت ہو ؟؟؟اشمال شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولی

بولو کیا تُم چاہتی ہو ؟؟اشمال اُس کی کلائی پر گرفت سخت کرتی چیخی

اہانا کی کلائی سے خون بہے رہا تھا تکلیف ایسی تھی کے وہ بیان نہیں کر پا رہی تھی

اہانا نے نفی میں سر ہلایا۔۔

گڈ اگر تم امیرا کا مرا منہ نہیں دیکھنا چاہتی تو اپنا منہ بند رکھنا ؟؟؟اشمال اُس کی کلائی کو دیکھ مسکرائی اور جھٹکے سے اُسے چھوڑ اندر کی جانب بڑھ گئی جب اہانا اپنا توازن برقرار نا رکھتے ہوئے گرتے گرتے بچی۔۔۔

اپنی کلائی کو دیکھ اور تکلیف سے اہانا کے آنسوں گرنے لگے یہ تکلیف کچھ بھی نہیں تھی جو تکلیف اشمال کے الفاظوں نے دی تھی۔۔۔

اہانا نے اندر جاتے اپنے ہاتھ کی ڈریسنگ کی اسے رونا آرہا تھا اپنے بھائی اور بھابھی کا سوچ کر۔۔۔

ایسا کیسے کر سکتی ہے اشمال اپی امیرا کے ساتھ۔۔۔ یااللہ خیر کرنا میری بہن پر۔۔۔ اہانا اوپر دیکھتی بولی آنسوں کئی ٹوٹ کر آنکھوں سے گرے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح کا آغاز ہوا سب ناشتے کی ٹیبل پر تھے جب کے اہانا کی ہاتھ پر بندھی پٹی آستینوں کی وجہ سے دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

اہانا بجھی بجھی سی خاموشی سے بیٹھی تھی جب کے سب ناشتا کر رہے تھے مزے کی بات تو یہ تھی کہ اشمال بھی یہی موجود تھی۔۔۔

اہانا بیٹا ناشتا کرو۔۔۔ اہانا کو دیکھ تو دارم بھی کب سے رہا تھا لیکن ناراض ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں بول سکا جب کے ازا بیگم اب اہانا کو دیکھ بولی

اہانا۔۔۔اُسے گم دیکھ برابر میں بیٹھی انارا نے اُسے ہلایا

ج۔جی۔۔ہاں۔۔۔وہ ہڑبڑاتے ہوئے بولی

کیا ہوا بیٹا۔۔۔تابر صاحب نے پریشانی سے پوچھا

کچھ نہیں بابا وہ بس ایسے ہی میری طبیعت ٹھک نہیں ہے۔۔۔اہانا نے دھیمی آواز میں جواب دیا

کیا ہوا میری بچی۔۔۔ازا بیگم اٹھتی ہوئی پریشانی سے بولی جب کے دارم بھی نظر ناشتے پر جمائے پوری طرح اہانا کی طرف متوجہ تھا

نہیں مما آپ ناشتا کرے میں ٹھک ہُوں بس تھوڑی تھکان محسوس کر رہی ہوں۔۔۔

اشمال شیطانی ہلکی سی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائے اہانا کو دیکھ رہی تھی جب کے اہانا اپنے اوپر اُس کی نظر بخوبی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

میڈیسن لی تھی؟؟

نہیں بھائی میں ٹھک ہُوں بلکل بس تھوڑا آرام کرونگی۔۔۔اہانا کھڑے ہوتے بولی وہ جیسے کھڑی ہوئی اُس کی آستین بے ترتیب ہوتی سی اوپر ہوئی جب اُسکے ہاتھ پر بندھی پٹی پر امیرا کی نظر گئی۔۔۔

اہانا۔۔۔امیرا کی آواز پر اہانا جو جانے لگی تھی اب پیچھے مڑی

یہ تمہارے ہاتھ پر کیا ہوا ہے۔۔۔امیرا نے اٹھ کر اُس کی طرف جاتے اسکی کلائی پکڑ کر کہا جب سب ہی پریشانی سے اُس طرف متوجہ ہوئے سفید پٹی پر کلائی سے ائے خون کے نشان صاف ظاہر تھے۔۔

ک۔کچھ نہیں۔۔۔اہانا نے کلائی پیچھے کرنی چاہی۔۔۔

ارے اہانا یہ کیا ہوا میری جان۔۔۔اشمال اگے اتی مصنوعی پریشانی سے بولی جس پر اہانا تو حیرانی سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

اور دارم بے چین سا ہوتا اُسکے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا

اہانا بچے اس پر خون کتنا ہے کیا ہوا ہے۔۔۔ادیان پریشانی سے کھڑا ہوتا وہاں اکے بولا

سب ہی کھڑے ہو چکے تھے۔۔۔اور سب پریشان تھے سوائے اشمال کے

سب کو پریشانی سے خود کو طرف دیکھتا پا کر اہانا کو سمجھ نا آئی وہ کیا بولیں

و۔وہ سوتے میں چوریاں ٹوٹ کر ہاتھ پر لگ گئی تھی کچھ نہیں ہوا بس تھوڑا

سا ہے ٹھک ہو جائیگا آپ لوگ پریشان نا ہو۔۔۔اہانا مصنوعی مسکراہٹ

چہرے پر سجائے بولی

کیسے سوتی ہو بیٹا اگر زدہ گہر الگ جاتا تو۔۔۔ازا بیگم کے چہرے پر پریشانی بڑھ

رہی تھی

مما میں بلکل ٹھک ہُوں پلز آپ لوگ پریشان نا ہو۔۔۔

ارے ہم کیسے پریشان نا ہو تم ہماری جان ہو۔۔اشمال اُس کی کلائی پکڑتی

معصومیت سے بولی اور اُس کی کلائی کو ہلکے سے جھٹکا دیا جو کوئی اور تو نہیں

محسوس کروایا البتہ اہانا کی کلائی میں درد کی لہر دوڑی تھی جسے وہ آنکھیں بند

کر کے برداشت کر گئی

شادی کے دن بھی قریب آرہے ہے اس طرح کلائی پر جلن ہو گی مہندی وغیرہ لگنے پر۔۔۔۔ یاد انے پر ازا بیگم بولی

شادی میں بس پانچ دن باقی تھے اور تیاریاں سب کی تقریباً مکمل تھی۔۔۔۔

خیر ناشتا تھوڑا تھوڑا کرتے سب اپنے اپنے کاموں پر لگ گئے ادیان دارم اپنے آفس جب کے اہل نے اپناک ہاسپٹل پاکستان میں بنوایا تھا جواب مکمل تقریباً ہو ہی گیا تھا جسکے لیے اہل کو وہاں جانا تھا اسلئے وہ بھی ریڈی ہوتے چل دیا تھا جب کے سادان اور انارا یونیورسٹی جا چکے تھے

کھٹ کھٹ۔۔۔۔ ابھی امیرا اپنے بالوں کا جوڑا بنا رہی تھی جب کمرے کا دروازہ بجا بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھاتے وہ دروازے کی جانب بڑھی۔۔

ارے اہانا تُم اجاؤ۔۔۔ امیرا مسکرا کر بولی

اہانا کیا ہوا میری جان اتنی پریشان کیوں ہو کچھ ہوا ہے ؟؟؟اُس کا نڈھال سا چہرہ دیکھتی امیرا پریشانی سے بولی

کے اہانا نے اوپر امیرا کو دیکھا پھر فوراً اُسکے گلے لگی اہانا کی آنکھوں سے کئی قیمتی آنسوں ٹوٹ کر گرے تھے وہ امیرا سے بہت پیار کرتی تھی اور اشمال کی باتیں اُسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔

اہانا کیوں رو رہی ہو کیا ہوا یار۔۔۔اُسے روتا دیکھ امیرا نے اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا

ک۔کچھ نہیں۔۔۔اہانا نے جلدی اپنے آنسوں صاف کیے

اہانا مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔امیرا اُسے بیڈ پر بیٹھاتی ہوئی بولی

ک۔کچھ نہیں یار بس ایسے ہی۔۔۔

اہانا تم پوری دنیا کو بے وقوف بنا سکتی ہو لیکن مجھے نہیں میں تمھیں اچھے سے جانتی ہوں کوئی بات ہے جو تمہیں تکلف دے رہی ہے مجھے بتاؤ کیا ہوا ؟؟امیرا اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتی ہوئی بولی

اہانا نے اپنے سامنے بیٹھی اس خوبصورت لڑکی کو دیکھا جس کے دل میں کوئی میل نہیں تھا بلکل صاف دل کی نازک سی لڑکی کیا وہ اس چیز کی حقدار تھے جو

اشمال اُسکے لیے سوچ رہی تھی لیکن اہانا مجبور تھی اگر وہ سچ بتاتی تو وہ اپنی دوست کو کھودیتی۔۔۔

امیرا بس ایسے ہی یار شادی ہو رہی ہے نہ میری بس اسلئے ایمو شنل ہو گئ ۔۔۔وہ بات کو دوسرے رخ پر لے آئی۔۔۔

اوہو تم اسلئے رو رہی ہو پاگل اسی گھر میں تو شادی کے بعد انا ہے تم نے بس ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جانا ہے۔۔۔امیرا ہنستی ہوئی اُسے گلے لگاتی بولی

امیرا تمھیں پتہ ہے ہماری زندگی میں اپنے ہی ہماری زندگیوں کو کھاتے ہے تُم ابھی چھوٹی ہو لیکن بہت جلد سمجھ جاؤ گی اپنا خیال رکھا کرو امیرا۔۔۔۔وہ امیرا کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے نم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی بولی

اہانا کیا ہوا یار ایسے کیوں بول رہی ہو۔۔۔امیرا ابھی پریشان ہوئی تھی کیونکہ کل ادیان بھی اُسے ایسی ہی کچھ چیز سمجھا رہا تھا اور اب اہانا بھی۔۔

کچھ نہیں یار چھوڑو اچھا یہ بتاؤ آئسکریم کھاؤ گی۔۔۔اُسے پریشان ہوتا دیکھ اہانا مسکراتی ہوئی بولی

نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔۔امیرا خوشی سے بولی

اوکے آجاؤ باہر بیٹھ کے کھاتے ہے۔۔۔۔اہانا کھڑی ہوئی جس پر دونوں نے ساتھ باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔۔

ارے اکیلے اکیلے۔۔۔۔امیرا اور اہانا جو صوفے پر بیٹھی ہنستی ہوئی باتیں کرتی آئسکریم کھارہی تھی ابھی دیکھ اشمال اُن کے پاس اتی بولی

ارے اپی آئے نہ بیٹھے آپ بھی کھائے۔۔۔امیرا خوشی سے کہتی اشمال کیلئے آئسکریم نکالتے اُسے دینے لگی

اپی آپ کو پتہ ہے میں نے آپکو بہت مس کیا تھا جب آپ دبئ میں تھی۔۔۔۔امیرا اُسے آئسکریم باؤل دیتی بولی

میں نے بھی تمہیں بہت میں کیا۔۔۔اشمال نے ابرو اُچکائی جب کے چہرے پر اک ایسی مسکراہٹ تھی جو اہانا کی سمجھ سے باہر تھی اُس کی نظر اہانا پر تھی اور اہانا کی نظر امیرا پر جو اشمال سے خوشی سے باتیں کر رہی تھی۔۔

اسی طرح تینوں وہی بیٹھے رہے امیرا دونوں سے باتیں کر رہی تھی اور آشمال اہانا کو ایسے دیکھتی جیسے بتانا چہار ہی ہو کے دیکھو امیرا کتنی اٹیچ ہے مجھ سے

۔۔۔۔۔۔۔

اس وقت امیرا کمرے میں تھی جب اُس کا فون بجا۔۔۔

اسلام علیکم بھائی۔۔۔دارم کا نام جگمگاتا دیکھ امیرا نے مسکراتے ہوئے فون کان سے لگایا

وعلیکم السلام گڑیا۔۔۔

جی بھائی۔۔۔

امیر امیرے کمرے میں جا کے سائڈ ٹیبل پر دیکھنا بچے اک میڈیسن رکھی ہے وہ اہانا کو اپنے سامنے کھلاؤ اور بتانا مت کے میں نے بولا تھا مجھے پتہ ہے اُس نے

کوئی میڈیسن نہیں لی ہو گی جب کے ہاتھ پر اتنی چوٹ ہے تو آپ اپنے سامنے میڈیسن کھلانا اُسے ٹھک ہے ؟؟؟ دارم صبح سے بے چین تھا اہانا کا سوچ کر اب آخر اُس نے امیرا کو کول کی۔۔۔

اوکے بھائی میں کھلا دیتی ہے۔۔۔ امیرا مسکرا کر بولی

شکریہ بیٹا۔۔۔

ارے بھائی اتنا تو کر کر سکتی ہُوں میں اپنی بھابھی کیلئے۔۔۔ امیرا دارم کے لہجے میں پریشانی دیکھ مسکرا رہی تھی

ہمم تمہاری بھابھی بہت ضدی ہے چوٹ لگی ہے لیکن میڈیسن نہیں لے نی ۔۔۔ دارم نے سر جھٹکا

کوئی بات نہیں بھائی میں اپنے سامنے میڈیسن کھلا کراتی ہُوں اہانا کو اوکے بھائی اللہ حافظ ۔۔

اللہ حافظ ۔۔۔۔

دارم نے کول رکھی جس پر امیرا مسکراتی ہوئی دارم کے کمرے سے میڈیسن لیتی اہانا کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

اہانا۔۔۔کھلا دروازہ دیکھ امیرا اندر داخل ہوئی جہاں اہانا گم سم سی بیٹھی تھی

۔۔

ہاں امیرا۔۔۔اہانا نے اوپر دیکھا

چلو اٹھو جلدی یہ میڈیسن کھاؤ۔۔۔امیرا گلاس میں پانی نکالتی اُسکے آگے کرتی بولی

نہیں یار بلکل ٹھک ہُوں میں بس معمولی سی چوٹ ہے۔۔۔اہانا امیرا کو دیکھ بولی

کوئی بہانہ نہیں جلدی کھاؤ۔۔۔امیرا نے زبردستی اُسے میڈیسن دی جس پر یقیناً اہانا کو مجبوراً کھانی پڑی۔۔

کیوں پریشان ہو یار اہانا؟؟

کچھ نہیں یار دارم نے کول ہی نہیں کی مجھے صبح سے پوچھا ہی نہیں میرے ہاتھ کا۔۔۔اہانا اُداسی سے بولی جس پر امیرا مشفق مسکرائی اب اہانا کو کون بتاتا کے اہانا کے ہاتھ پر لگی چوٹ کی وجہ سے دارم صبح سے کس قدر بے چین ہے اب دارم نے منع کیا تھا ورنہ امیرا اہانا کو بتا دیتی۔۔

شاید بزی ہونگے بھائی اچھا یہ میڈیسن میں یہاں رکھ رہی ہوں اسے کل صبح بھی کھانا اب ٹھک ہے میں جاتی ہوں ادیان کے انے کا ٹائم ہو رہا ہے ۔۔۔کچھ دیر بعد امیرا کھڑی ہوتی بولی جس پر اہانا نے اسباب میں سر ہلایا وہ پریشان تھی اک تو دارم کی ناراضگی اوپر سے اشمال کی باتیں بیچاری اہانا اک ایسی موڑ پر پھنس گئی تھی جس کا کوئی راستہ اُسے نظر نہیں آرہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امیرا کمرے میں داخل ہوئی تو ادیان آچکا تھا وہ کمرے میں تو موجود نہیں تھا البتہ شاور کی آواز سے امیرا سمجھ چکی تھی۔۔۔

ادیان کا کوٹ بیڈ پر پڑا دیکھ امیرا مسکرائی وہ بہت بے صبری سے پورے دن ادیان کا انتظار کرتی تھی یہ بات سچ تھی کے امیرا ادیان کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امیرا ادیان کا کوٹ ہینگ کرتی بیڈ پر بیٹھتی ادیان کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

جب کچھ دیر بعد ادیان ٹاول سے بال رگڑتا ٹراوزر میں ملبوس بنا شرٹ کے باہر نکلا۔۔۔۔۔۔۔۔

ادیان نے بیڈ پر بیٹھی امیرا کو دیکھا جو اُسے دیکھتے ہی فوراً نظر جھکا گئی تھی وجہ ادیان جانتا تھا پھر مسکرا کر ڈریسنگ پر جا کے اپنے بال ڈرائے کرنے لگا۔۔۔

امیرا نے چور نظر سے ادیان کو دیکھا جب کے ادیان جو شیشے سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا اچانک دونوں کی نظر ملی جب امیرا اپنی چوری پکڑی جانے پر ہڑ بڑاتے ہوئے چہرہ جھکا گئی جب کے اسکی اس حرکت پر ادیان گہرا مسکرایا۔۔۔

ویسے اک بات تو بتاؤ۔۔۔۔ادیان شیشے سے نظر آتے اُسکے عکس کو دیکھ بولا

ج۔جی۔۔۔۔

تم اتنا شرماتی کیوں ہو مجھ سے ؟؟؟ادیان بال ڈرائے کرنے کے بعد بال اپنے ہاتھوں سے سیٹ کرتا بولا

جب کے امیرا کو سمجھ ہی نہیں آئی وہ کیا بولیں

بولو میری جان۔۔۔اُسے خاموش دیکھ ادیان نے اُس کی جانب قدم بڑھانہ شروع کیے

پ۔پتہ نہیں۔۔۔

پھر کس کو پتہ ہے۔۔۔۔وہ اُسے کھڑا کرتا اسکی کمر میں ہاتھ دالے اُسے اپنے قریب کرتا بولا

ا۔آپ پہلے شرٹ پہن کر آئے م۔مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔وہ پیچھے ہونے کی کوشش کرتی بولی لیکن ایسا ممکن نہیں تھا

اور اگر نا پہنوں تو؟؟؟ادیان شرارت سے بولا

ت ۔ توم ۔ مجھے جانے دیں جب پہن لینگے تب اجاو نگی کمرے میں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ نظر جھکائے بول رہی تھی نظر جیسے ادیان کے کسرتی

مضبوط چوڑیں سینے پر جاتی شرم سے امیرا آنکھیں بند کر لیتی ۔۔۔

اور تمہیں لگتا ہے میں تمہیں دور جانے دونگا؟؟؟ میرا بس چلے تو تمہیں

آفس بھی اپنے ساتھ لے جاؤں اور اب تم پورے دن کے بعد رات میں مجھے

کہے رہی ہو کے تمہیں جانے دوں نہیں بیوی ایسا تو ممکن نہیں ۔۔۔ وہ ہاتھ

پیچھے لے جاتے امیرا کے بالوں سے کیچر نکالتا بولا کیچر نکلتے ہی امیرا کے گھنے

بال اُس کی پشت پر پھیلے تھے اور یہ ادیان کو بہت پسند تھے ۔۔

تمہارے بال بہت خوبصورت ہے میری جان ۔۔۔ وہ اُس کی گردن میں

چہرہ چھپاتے سرگوشی میں بولا ادیان کو امیرا کے بال بہت پسند تھے اور اتنے

وقت میں امیرا ابھی یہ بات کافی حد تک جان چکی تھی ۔۔۔

ادیان گہرے سانس لیتا سکون محسوس کر رہا تھا جب کے امیرا ادیان کی گرم

سانسیں مسلسل اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی ۔۔۔۔۔

امیرا کا قد ادیان کے سینے تک اتا تھا ان دونوں کی جوڑی اک دم مکمل تھی بے شک جوڑے آسمانوں پر بنتے ہے۔۔۔۔

دونوں خوبصورتی کی مثال تھے ادیان اور امیرا اک دوسرے کیلئے ہی بنے تھے۔۔۔

کئی دیر اسی طرح خاموشی رہی ادیان اُس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپائے کھڑا تھا جب کے امیرا نے بلکل کچھ نہیں کہا وہ جانتی تھی اس وقت اُسکے کچھ بھی بولنے کا کوئی فائدہ نہیں اور دور کرنے کی بات تو امیرا سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ اک بیوی تھی اور وہ اپنے شوہر کو خود سے دور رکھنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد ادیان نے اپنا چہرہ اسکی گردن سے اٹھایا جب کے امیرا کا شرم سے لال ہوتا چہرہ دیکھ ادیان دنیا سے بھرپور مسکرایا تھا۔۔۔
اور سامنے کھڑی امیرا اس خوبصورت شخص کی مسکراہٹ میں کہیں کھو چکی تھی

اِیک بات کہوں ؟؟؟ وہ ادیان کو دیکھ بولی

جی میری جان بولو تمہیں پوچھنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔وہ اُس کی پیشانی پر لب رکھتا بولا

اِیہ آپ بہت اچھے لگتے ہیں مسکراتے ہوئے لیکن آپ زدہ مسکراتے کیوں نہیں ؟؟؟؟امیرا نے کہتے ہی اپنا چہرہ ادیان کے سینے پر چھپایا۔۔

ہممم کیونکہ کچھ وجہ ہوتی ہے جن پر میں مسکراتا ہُوں اور تمھیں پتہ ہے اُن چند وجہ میں سب سے بڑی وجہ تم ہو۔۔۔ادیان کے جواب پر امیرا سرشار ہوئی تھی۔۔۔

ک۔کھانا کھانے چلے۔۔۔۔ادیان کے ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کرتی امیرا فوراً بولی

نہیں ابھی نہیں۔۔۔۔وہ اُسے گھماتا اُس کی پشت اپنے سینے سے لگائے اپنا ہاتھ اُسکے پیٹ پر رکھ چکا تھا۔۔

ادیان نے پیچھے گردن سے بال ہٹاتے اپنے لب رکھے۔۔۔وہ پچھلی گردن پر اپنا لمس جگہ باجگہ چھوڑ رہا تھا اور امیرا اسے نظر اوپر اٹھانا مشکل ہو رہی تھی ۔۔۔امیرا کو جھٹکا تو تب لگا جب ادیان کے ہاتھ اُس نے اپنے کندھے پر محسوس کیے۔۔۔

وہ کندھے سے اُس کی شرٹ کھسکاتا اپنے لب رکھ چکا تھا۔۔

ا۔ادیان۔۔۔۔وہ ادیان کی بڑھتی جسارتے دیکھ بولی

ہمم۔۔۔گھمبیر آواز میں بولا

م۔مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔اُسے بچنے کہا یہی طریقہ نظر آرہا تھا۔

بعد میں کھالینا۔۔۔وہ کہتا پھر سے اسکی گردن پر جھکنے لگا تھا کے امیرا پھر بولی

ن۔نہیں پلزم۔مجھے ب۔بہت بھوک لگی ہے پلزچ۔چلے نا۔۔۔امیرا منت بھرے لہجے میں بولی جس پر ادیان نے ناچاہتے ہوئے بھی گہرا سانس لیتے اسکارخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔

پیٹ بھر کے کھانا ضرورت پڑے گی۔۔۔ادیان آنکھ ونگ کرتا صوفے پر رکھی اپنی ٹیشرٹ پہننے لگا اور امیرا نے اپنا حلق تر کیا تھا اُسے ادیان کی باتوں سے بہت شرم اتی تھی۔۔۔

چلے۔۔۔ادیان نے اسکا ہاتھ پکڑ باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔۔۔۔۔

اہانا ٹیبل پر بیٹھی اپنے سامنے بیٹھے دارم کو ہی دیکھ رہی تھی جو آہل سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔

اہانا کو دارم کا اُسے نظر انداز کرنا تکلیف دے رہا تھا لیکن وجہ بھی تو اہانا اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

سب کھانا کھانے کے بعد ہول میں ہی صوفے پر بیٹھ چکے تھے جب دارم فون سننے کیلئے لون میں گیا۔۔۔

اہانا بھی اٹھتے باہر لون میں چل دی جہاں دارم فون پر آفس کی کوئی بات کر رہا تھا

جب اہانا وہاں دارم کے کول ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

دارم کی نظر اُس پر گئی جب دارم نے فوراً فون رکھتے جانے کیلئے قدم بڑھائے

۔۔

دارم۔۔۔وہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر روک گئی

اہانا میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔دارم کا لہجہ سنجیدہ تھا اور یہ لہجہ اہانا نے بہت دنوں بعد سنا تھا نکاح سے پہلے دارم اُس سے اس طرح سنجیدگی سے بات کرتا تھا جب کے نکاح کے بعد تو اہانا کو بلکل یاد نہیں تھا کے دارم نے اُس سے اس طرح بات سرد لہجے میں کی ہو۔۔۔

آپ ناراض ہے مجھ سے۔۔۔وہ جانتی تھی لیکن نجانے پھر بھی کیوں پوچھ بیٹھی

نہیں میں کیوں ناراض ہوگا تم سے ؟؟؟ ناراض ہونے کی ساری وجہ ہی ختم کردی تم نے۔۔۔دارم نے افسوس سے کہا

دارم آپ کی ناراضگی مجھ دے برداشت نہیں ہورہی۔۔۔وہ بھرائی آواز میں بولی

کیوں ؟؟؟ کیوں نہیں ہو رہی میری ناراضگی برداشت ؟؟؟

دارم کی بات پر اہانا خاموش رہی۔۔۔

نہیں ہے تمہارے پاس کوئی جواب جہاں پیار نہیں ہوتا وہاں سب برداشت ہو جاتا ہے جیسے تمہیں مجھ سے محبت نہیں لیکن مجھے ہے تُم سے محبت برداشت کرنا میرے لیے مشکل ہے اہانا تمہارے لیے نہیں۔۔۔ وہ بنا اُسے دیکھے سرد لہجے میں کہتا اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھوں سے چھڑوا کر اندر کی جانب بڑھا اور پیچھے اہانا اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں گرائے شدت سے رو دی اس بات سے بے خبر کے یہ بات کسی تیسرے کو بھی پتہ چل چکی ہے۔۔ جسے شاید پتہ نہیں لگنی چاہیئے تھی

واؤ انٹرسٹنگ اب اور مزا آئیگا کھیل کھیلنے میں یعنی ان دونوں کے بیچ لڑائی ہو چکی ہے تو کیوں نا اس لڑائی کو آگے بڑھا کے نیک کام کیا جائے۔۔

میرا سچ بتانے کی دھمکی دے رہی تھی۔۔۔۔ اووو اب تمہاری زندگی بھی ساتھ برباد ہو گی آہانا کیا موقعے پر پتہ چلا ہے مجھے۔۔۔۔ یہ بات تو مجھے پتہ ہی

نہیں تھی کے دونوں دوستوں کی زندگی میرے ہاتھوں سے تباہ ہونی لکھی ہے اب آئیگا مزا لگتا ہے قسمت یہی چاہتی ہے۔۔۔۔دور سے دیکھتی اشمال غرور سے ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔اشمال اس قدر نفرت سے بھر چکی تھی کے اُسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اہانا کافی دیر رونے کے بعد اپنے آنسوں صاف کرتی خود کو نارمل کرنے لگی کیونکہ وہ اندر ایسے نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ تقریباً خود کو ریلیکس کر چکی تھی ابھی وہ اندر بڑھتی کے اُس نے ادیان کو لون میں اتا دیکھا۔۔

اہانا بیٹا یہاں ہو تم اور میں اندر انتظار کر رہا تھا اچھا بتاؤ آپ کا ہاتھ کیسا ہے میڈیسن لی تھی اور تکلیف تو نہیں ہو رہی کلائی میں۔۔۔۔ادیان اُسکے سامنے کھڑے ہوتے بولا

جی بھائی ٹھک ہے درد بھی نہیں ہو رہا میڈیسن بھی کھالی تھی۔۔۔۔اُس نے چہرہ جھکائے جواب دیا تھا

گڑیا۔۔۔۔ادیان اسکا جھکا ہوا سر دیکھ بولا

جی۔۔۔اُس نے نا چاہتے ہوئے بھی چہرہ اٹھایا اور اُس کی سوجی آنکھیں دیکھ

ادیان کو اک لمحہ نا لگا سمجھنے میں۔۔

اہانا بیٹا کیوں روئی ہو آپ؟؟؟ادیان نے پریشانی سے پوچھا وہ اپنے بھائی کی آنکھوں میں پریشانی دیکھ چکی تھی۔۔۔

کچھ نہیں بھائی میری آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔۔

اِدھر بیٹھو۔۔۔ادیان سامنے صوفے پر اشارہ کرتا بولا اور خود بھی اُس کے سامنے والے صوفے پر جا بیٹھا

اہانا میں کل سے دیکھ رہا ہوں بچے تم بہت پریشان لگ رہی ہو کیا ہوا ہے اپنے بھائی کو بتاؤ۔۔۔۔

ادیان نے ارام سے پوچھا

بھائی وہ۔۔۔وہ اشمال کی بات بتانے لگی تھی جب اشمال کی دی ہوئی دھمکی یاد آئی

وہ؟؟؟؟

کچھ نہیں بھائی بس میری طبیعت نہیں ٹھیک کچھ دنوں سے۔۔۔۔وہ مصنوعی مسکراتی ہوئی بولی اُس نے ادیان کو نہیں بتایا اور یہ اہانا کی سب سے بڑی غلطی تھی اگر اُسے یہ پتہ ہوتا کے ادیان کو سچ نا بتانے سے آگے وہ سب ہو گا جو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تو وہ ادیان کو سب بتا دیتی لیکن اُس نے ادیان کو کچھ نہیں بتایا اور یہ اہانا نے کتنی بڑی غلطی کی تھی اُس بات سے وہ انجان تھی

پیچھے بچے شادی کے چار دن گزر چکے تھے اور کل اہانا کی مایو تھی اس دوران اہانا نے کوشش کی تھی دارم سے بات کرنے کی لیکن وہ آفس سے رات لیٹ اتا اور صبح جلدی چلا جاتا اسلئے وہ نہیں کر پائی وہ اُسے برتھڈے پر سرپرائز دینے والا آئیڈیا ترک کر رہی تھی اسلئے وہ دارم کو سچ بتانا چہار ہی تھی کے وہ بھی اُس سے محبت کرتی ہے لیکن اس دوران اہانا کا سامنے دارم سے ہوا ہی نہیں دوسری طرف آہل اور سادان مزید انارا کیلئے جذبات رکھنے لگے تھے اور بہت جلد انارا کو بتانے کا ارادہ بھی رکھتے تھے۔۔۔امیرا اور ادیان خوش

تھے لیکن انے والے دنوں سے بے خبر یہ چار دنوں میں اشمال نے کوئی اپنی چال نہیں چلی تھی وہ صیحح وقت کا انتظار کر رہی تھی شاہ ویلا میں تیاریاں زور و شور سے ہو رہی رہی تھی کل سے شادی شروع تھی تو مہمانوں کا انا جانا شروع ہو چکا تھا۔۔۔اس دوران اشمال نے اہانا کو ہر دن بار بار اپنی دی ہوئی دھمکی یاد دلائی تھی۔۔۔

اس وقت شام کے چھے بجے تھے۔۔۔

انارا۔۔۔آہل نے انارا کو پُکارا جو وہی ہول میں کھڑی تھی۔۔

جی۔۔۔انارا پیچھے مڑی۔

وہ میں آپ کو کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔آہل مسکرا کر بولا اب وہ انارا کو بہت چاہنے لگا تھا اسلئے اُس نے آج انارا کو بتانے کا فیصلہ کیا وہ مزید انارا کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا آہل جب جب انارا کو دیکھتا تھا اسکا دل زور و سے دھڑکتا تھا اور ہر دھڑکن پر صرف ایک نام ہوتا تھا" انارا "!

جی بولیں۔۔۔گھر میں تیاریاں ہو رہی تھی اسلیئے سب بزی تھے لیکن اہل سے مزید انتظار نہیں ہو رہا تھا اسلیئے وہ آج انارا کو بتانے لگا تھا۔۔

میں جو آپ کو بتانے جا رہا ہوں وہ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا میں تو اس چیز کا کبھی گمان بھی نہیں کر سکتا تھا لیکن ایسا ہوا میرے ساتھ اور اُسکے بعد میری زندگی میں بہت تبدیلیاں آئی اج میں آپ کو اپنی مح۔۔۔۔۔۔۔

اہ۔۔۔پیچھے سے چیخ کی آواز پر جھٹ سے سب نے پیچھے دیکھا جہاں امیرا کے ہاتھ سے کانچ کا گلاس گرا تھا

امیرا لگی تو نہیں بیٹا۔۔۔آہل فوراً آگے کو بڑھا

جب سب اُس کی چیخ سنتے اُس جانب ائے۔۔

امیرا کیا ہوا۔۔۔ادیان جو کچھ فاصلے پر کھڑا احسن صاحب سے بات کر رہا تھا امیرا کی چیخ سن جھٹ سے اُسکے پاس آیا

اہ۔۔۔امیرا کے پاؤں میں اک کانچ چبتے تیزی سے خون کی قطار نکال رہا تھا

۔۔

ادیان نے نیچے دیکھا اور بنا جگہ کا لحاظ کیے اُسے باہوں میں اٹھائے صوفے پر بٹھایا اور اسکا پاؤں اپنی گود میں رکھا۔۔

اہانا بیٹا جلدی فاسٹ ٹید بوکس لاؤ۔۔۔ادیان نے پریشانی سے کہا جس پر اہانا فرسٹ ٹیڈ بوکس لینے بھاگی

باقی سب بھی وہی امیرا کے پاس تھے

ادیان نے خون صاف کرتے پٹی کی جب کے امیرا کے پاؤں میں لگا کٹ گہرا تھا تو اُسے تکلیف ہو رہی تھی

اہ۔۔۔ادیان نے پٹی باندھی تو امیرا کو درد محسوس ہوا

بس بس میری بچی ابھی ٹھک ہو جائیگا کیسے لگا یہ۔۔۔ارہبا بیگم نے اُسکے بال سہلاتے پریشانی سے پوچھا

آنٹی امیرا گلاس لے کر آ رہی تھی تو وہ اُنکے ہاتھ سے گر کر ٹوٹا تب امیرا کے پاؤں میں کانچ لگا۔۔۔انارا نے انہیں بتایا جس پر اُنہو نے اسباب میں سر ہلایا

درد تو نہیں ہو رہانا۔۔ادیان نے اُسے دیکھ فکر مندی سے کہا جب کے باقی سب تو انہیں دیکھ بے حد خوش تھے خاص کے ازا اور ارہا بیگم دونوں کے بیچ سب ٹھک چکا تھا کتنا پیار کرنے لگا تھا ادیان امیرا سے۔۔

ادیان کے پوچھنے پر امیرا نے اسباب میں سر ہلایا جب کے آنکھوں میں آنسوں بے تاب تھے برسنے کیلئے

نہیں میری جان رونا نہیں ابھی ٹھک ہو جائیگا۔۔۔وہ امیرا کے آنسوں صاف کرتا بولا جب کے امیرا تو سب کے سامنے شرمندہ سی ہو گئی تھی دوسری طرف ادیان کو کسی کی پرواہ نہیں تھی اور باقی سب نے بھی اب یہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا کیونکہ ادیان تو کسی چیز کا لحاظ نہیں کر رہا تھا اسلئے سب پھر اپنے اپنے کاموں پر لگ گئے۔۔۔

چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہے۔۔ادیان بنا امیرا کی سنے اُسے لیتے گاڑی کی جانب بڑھا۔۔۔۔

انا میرے ساتھ آؤ یار پلز میری ہیلپ کرو۔۔۔اہانا انارا کو اپنے ساتھ لیے

چل دی اور پیچھے آہل کی بات ادھوری رہ چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

سا پلز ہیلپ۔۔۔سادان کو وہاں کھڑا دیکھ اہانا اُسے بھی کمرے میں انے کا

بولی کیونکہ الماری پر رکھا سوٹ کیس اُس سے نہیں اتر رہا تھا۔۔

جب سادان کمرے میں داخل ہوا تو انارا کرسی پر چڑھی سوٹ کیس اتارنے

کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اہ۔۔۔۔کرسی کا بیلنس آؤٹ ہوا ابھی انارا بری طرح گرتی کے سادان

اُسے تھام چکا تھا۔۔۔

اب سین یہ تھا کے اہانا منہ پر ہاتھ رکھے آنکھیں پھاڑے کھڑی تھی اور انارا

گرنے کے ڈر سے اپنی آنکھیں شدت سے مینچ گئی تھی اور سادان اُسے

تھامے اُس کے معصوم چہرے کو دیکھ رہا تھا جو خوف سے طاری تھا وہ آنکھیں

بند کیے اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی کے سادان کا دل کیا اُسے زور سے

گلے لگا لیں لیکن بات بیچ میں حق کی آگئی تھی۔۔۔

انارا نے آنکھیں کھولی تو سامنے سادان کو خود کو تھاما دیکھ انارا نے حالات سمجھنے کی کوشش کی۔۔

سادان نے اُسے نرمی سے سیدھا کیا جس پر وہ جھٹ سے سب کچھ سمجھتی اب سینے پر ہاتھ رکھ گہرا سانس لینے لگی۔۔۔

تھنک یو سادان میں اگر گرتی تو میری ہڈی پسلی ایک ہو جاتی۔۔۔انارا ابھی بھی ڈر سے کہے رہی تھی جب کے پہلی بار انارا کے منہ سے اپنا نام سنتے سادان ساخت کیفیت میں جا چکا تھا۔۔۔

میں آپکو کبھی گرنے نہیں دونگا۔۔۔وہ ہلکی اواز میں بولا جو انارا سن چکی تھی اُس کی بات پر بے اختیار انارا مسکرا اٹھی

اہم اہم اب کام کرے۔۔۔دونوں کو دیکھ اہانا نے کام کی طرف متوجہ کیا ہاں کرتے ہے۔۔۔سادان نے سوٹ کیس اتارا

اچھا میں جاتا ہوں بہت کام ہے۔۔۔سادان کہتا باہر نکلا جب کے اُس کی جاتی پشت کو انارا نے دور تک دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو گرلز۔۔اشمال اہانا کے کمرے میں داخل ہوتی بولی جس پر اہانا نے نفرت سے اُسے دیکھا۔۔

انارا تمھیں باہر خالہ بلا رہی ہے سننا انکی بات۔۔۔اشمال نے اُسے بہانے سے بھیجا جس پر وہ اسباب میں سر ہلاتی باہر چل دی۔۔۔

تو تیاریاں ہو رہی ہے شادی کی لیکن دیکھو نا کیا فائدہ تمہاری شادی کا جب تُم دونوں میاں بیوی کے درمیان ہی کچھ ٹھک نہیں۔۔۔اشمال مصنوعی افسوس سے کہتی ہے

آپ کے جیسی گھٹیا عورت میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔۔۔آہانا نے اپنے دل کی بات کہی تھی

کیا کہا تُم نے بہت زبان نہیں چل رہی تمہاری تمیز سے بات کرو مجھ ورنہ یہ جو تمہارے گھر خوشیاں ہے نہ تمہاری شادی کی اک منٹ میں امیرا کی جان لے کر اس گھر کا کام تمام کرو نگی۔۔۔اُس کی بات پر اشمال غصے سے اسکا بازو پکڑتی بولی

خیر میں جس کام کیلیۓ آئی ہُوں وہ سن لو۔۔۔ابھی ادیان اور امیرا ڈاکٹر کے پاس گئے ہے امیرا کو چوٹ لگی تھی نہ تو کیا ہے ہسپتال میں میرے کچھ بندے بھی کھڑے ہے جب وہ دونوں وہاں پہنچیں گے تو ادیان کو اک انجان نمبر سے کول آئیگی اب ظاہر ہے وہ کول وہی بیٹھ کے تو سن نہیں سکتا کیونکہ ڈاکٹرز کو ڈسٹربنگ ہو گی اسلیۓ کول سّننے جیسے ہی ادیان امیرا سے الگ ہو گا میرا بندہ تمہاری امیرا کو گولی ماردیگا اب دیکھو نا ڈاکٹر تو کچھ کر نہیں سکے گا بندوق کے آگے کون بولتا ہے۔۔۔اسلئے آج ہی سہی موقع ہے امیرا کو اوپر پہچانے کا کیا کہتی ہو میرا پلین کیسا ہے؟.؟؟ یہ دیکھو یہ رہی امیرا۔۔۔اشمال اپنا فون سامنے کرتی فوٹیج دکھاتی بولی جہاں ڈاکٹر کے سامنے ادیان اور امیرا بیٹھے تھے۔۔

او پس۔۔۔ادیان کو کول بھی آگئی۔۔۔

فوٹیج میں ادیان کو کول آئی جس پر وہ ڈاکٹر کے روم سے باہر نکلا

کیا خیال ہے چلو ادوں گولی؟؟؟؟

ن۔ نہیں ن۔ نہیں پلز ایسا مت کرے میرا فون۔۔۔۔ وہ کہتی ہڑ بڑاتے ہوئے فون ڈھونڈھنے لگی۔

وہ اپنا فون اٹھاتی جلدی سے کول ملانے لگی۔۔

نونونو۔۔۔ایسا نہیں کرنا ہے۔۔۔اشمال نے اُسکے ہاتھ سے فون کھینچتے زور سے دیوار پر دے مارا۔۔۔

آج تو تمہاری امیر اگئی اک اشارہ کرونگی اور امیرا کے سینے پر دس بار اگولیاں ہوگی۔۔۔۔

ن۔ نہیں۔۔پل۔۔۔ پلز نہیں کرے ام۔ میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہُوں۔۔۔۔ایسا مت کرے۔۔۔اہانا کی آنکھوں میں تیزی سے آنسوں گرنا شروع ہورہے تھے۔۔

اک شرط پر رکونگی۔۔۔۔وہ سوچتے ہوئے بولی

ہ۔۔ہاہ۔۔مجھے آپ کی ساری شرط منظور ہے پلز ایسا مت کرے امیرا کے ساتھ۔۔۔۔

اوکے نہیں کرتی تو اب تمہیں میں جو جو بولو نگی وہ تُم بولنا اوکے۔۔۔اشمال فوٹیج آف کرتی اُسے دیکھ بولی جس پر وہ روتے ہوئے اسباب میں سر ہلا گئی

بولو میں دارم سے محبت نہیں کرتی یہ شادی مجبوراً ہو رہی ہے میں مجبور ہُوں یہ شادی کیلئے ورنہ میں تو کبھی بھی دارم سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی

۔۔۔اشمال کے الفاظ تھے یا نوکیلے پتھر۔۔۔

ن۔ نہیں آ۔ایسان۔ نہیں۔۔

بولو ورنہ گولی۔۔۔اشمال لفظوں پر زور دیتی بولی

م۔میں بولتی ہُوں پلز گولی نہیں۔۔۔

م۔میں د۔دارم س۔۔سے۔۔م۔م۔حبت ن۔ نہیں کرتی۔۔۔

چپ ٹھک سے بولو یہ آنسوں صاف کرو ایسے بولو جیسے تمھیں کوئی پروا نہیں ۔۔۔وہ جو روتی ہوئی سسکی بھرتی بول رہی تھی اب اشمال بیزاریت سے بولی

مجھے لگتا ہے تم امیرا کا مرا منہ دیکھنا چاہتی ہو ٹھک ہے مت بولو۔۔۔

ن۔نہیں میں ب۔بولتی ہوں۔۔۔اہانا نے آنسوں صاف کیے لیکن وہ پھر آرہے تھے وہ آنسوں صاف کرتی رہی لیکن آنسوں تھے کے کم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھی۔۔۔

سنو لڑکی آخری بار بول رہی ہُوں اب ڈائریکٹ گولیاں اتریںگی امیرا کے سینے میں۔۔۔۔

اہانا نے مشکل سے اپنے آنسوں صاف کرتے خود کو بہتر کیا لیکن یہ ممکن نہیں تھا اہانا کو لگ رہا تھا وہ دنیا کی سب سے مجبور لڑکی ہے۔۔۔

میں دارم سے محبت نہیں کرتی یہ شادی میری مجبوری ہے ورنہ میں کبھی دارم سے شادی نا کرتی۔۔۔الفاظ نہیں تھے یہ۔۔۔یہ خنجر تھے جو اہانا نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کہے تھے اہانا کو یہ الفاظ بولتے ہوئے شدید دل میں درد اٹھ رہا تھا۔۔

گڈ۔۔۔ہوگئی ریکارڈنگ۔۔۔اشمال نے موبائل سامنے کرتے ریکارڈنگ آف کی۔۔۔

جب کے اہانا نے حیرانی سے اوپر دیکھا۔۔

پ۔ پلز نہیں۔ ی۔ یہ۔۔۔ وہ اُسکے ہاتھ میں پکڑے موبائل کے جانب اشارہ کرتی بولی جب اشمال نے بات کاٹی

اک کی زندگی بچانے کیلیئے دوسرے کو برباد ہونا پڑے گا سویٹ ہارٹ بس اسی طرح خاموش رہنا گھر میں کسی کو کچھ نا پتہ چلے جیسے ان دونوں نہیں پتہ چلا ورنہ میرے بندے ہر جگہ موجود ہے۔۔۔ وہ اُسے آنکھ مارتی ہنستی ہوئی کمرے سے نکل گئی اور پیچھے اہانا زمین بوس ہوتی گھٹنوں میں سر دیئے پھر سے رودی۔۔۔۔

ادیان آپ مجھے فضول ڈاکٹر کے لائے ہے میں ٹھک تھی۔۔۔ وہ لوگ راستے میں تھے جب امیرا منہ بنا کے بولی

میری جان خون دیکھا تھا کتنا آرہا تھا ویسے ہی تم اتنی کمزور ہو اس طرح اور ہو جاو گی اور دیکھا تھا کیسے رو رہی تھی تم اسلئے میں پریشان ہو گیا تھا

۔۔۔ ادیان نے اُسے بات بتائی

ہمم میں نے دیکھا تھا خود کیلئے آپ کو اتنا پریشان ہوتا دیکھ۔۔۔وہ شرما کر بولی

ہائے میری جان ایسا نا شرمایہ کرو۔۔۔وہ امیرا کا ہاتھ اپنے اک ہاتھ میں لیتا

بولا جب کے دوسرے ہاتھ سے ادیان ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔

ادیان کل شادی ہے اور میرے پیر پر چوٹ لگ گئی۔۔۔وہ پھر منہ پھلا کر

بولی اور ادیان مزید خود پر ضبط نا رکھتے گاڑی اک جھٹکے سے روکتا اُسکے پھلے

ہوئے گالوں پر لب رکھ چکا تھا گاڑی کے بلیک شیشے جس میں باہر والا کوئی

اندر نہیں دیکھ سکتا تھا البتہ اندر والا باہر سب دیکھ سکتا تھا یقیناً تبھی ادیان نے

یہ کیا تھا۔۔

ک۔کیا کر رہے ہیں کار میں ہے ہم لوگ۔۔۔امیرا اٹھٹک کر بولی

جانتا ہُوں میری جان لیکن اگر تم ایسی ادائے دیکھاو گی تو یہی ہو گا۔۔۔وہ

واپس اپنی سیٹ پر سیدھا ہوتا بولا

اور ساتھ گاڑی سٹارٹ کرتے واپس گھر کی طرف روا ہوا

ادیان آپکو پتہ ہے ؟؟؟

کیا میری جان۔

یہی کے آپ بہت بے شرم ہے۔۔۔۔

بے شرم نہیں میری جان رومینٹک۔۔۔ تمھیں نہیں پتہ اُس دن ناول میں بھی تو ناول کا ہیرو اپنی ہیروئن کے ساتھ رومینس کر رہا تھا جسے تُم کس قدر دلچسپی سے پڑھ رہی تھی۔۔۔تب کے بعد سے ادیان اکثر اُسے ایسے ہی ناول کی بات پر چھیڑتا تھا اور امیرا فوراً شرم سے چہرہ جھکا جاتی تھی جیسے اج بھی جھکا گئی تھی

ہاہاہا۔۔۔مجھے بہت پیار اتا ہے تم پر جب تم ایسے شرماتی ہو میری جان۔۔۔۔ادیان قہقہ لگاتے بولا

جس پر امیرا نے مزید شرماتے چہرہ شیشے کی جانب کیا تھا۔۔۔۔

ویسے بے شرم تو میں ابھی بنا نہیں بولو تو گھر جا کر بن کے دیکھا دوں۔۔۔۔کچھ دیر بعد ادیان اُسے دیکھ بولا

ن۔نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

ضرورت ہے میری جان بہت ضرورت ہے۔۔۔وہ بے باکی سے کہتا آنکھ ونگ کر گیا

گاڑی چلائیں جلدی شادی والا گھر ہے اور آپ باتوں میں لگے ہے۔۔۔وہ اپنی شرم چھپانے کیلئے غصے سے بولی

جس پر ادیان مسکراتا سر جھٹک گیا

ادیان اور امیرا گھر میں داخل ہوئے۔۔۔۔

پورے گھر میں ہی تیاریوں کی وجہ سے حل چل تھی آدھے مہمان تقریباً اچکے تھے باقیوں نے کل انا تھا پھر سب نے شادی کے بعد ہی جانا تھا۔۔۔

ادیان میں مما اور بڑی مما کے پاس جاتی ہُوں کچھ کام نا ہوا نہیں۔۔۔اندر داخل ہوتے وہ ادیان کو دیکھ بولی

کوئی ضرورت نہیں ہے دیکھا ہے اپنا پیر؟؟؟ چوٹ لگی ہے چلو کمرے میں تم ارام کرو گی فلحال۔۔۔ادیان نے اُسکی بات پر ایبرو اچکا کر جواب دیا

لیکن مجھے نہیں کرنا ارام۔۔۔امیرا جھجھک کے بولی

تم ارام کرو گی۔۔۔۔ادیان کا لہجہ اٹل تھا

لیکن۔۔۔۔۔

امیرا۔۔۔امیرا کچھ بولنے لگی تھی جب ادیان نے اُسکے نام پر زور دیتے اُسے خاموش کروایا جس پر امیرا نے عجیب سا چہرہ بناتے ادیان کو دیکھا اسکا چہرہ دیکھ ادیان نے لب مینچ کر اپنی انے والی ہنسی ضبط کی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج بھی دارم آفس سے لیٹ آیا تھا رہبا بیگم نے بہت بولا کے وہ اب نا جائے شادی تک لیکن بہت کام ہے یہ کہے کر دارم اج بھی گیا تھا اور پچھلے دنوں کی طرح آج بھی اہانا دارم کا انتظار کرتی کرتی سو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن گھر کے تمام مرد اس وقت ہول میں ہی تیاریاں وغیرہ دیکھ رہے تھے جب دارم اندر داخل ہوا۔۔۔

بہت جلدی آگیا تُو۔۔۔اُسے دیکھ ادیان نے طنز کیا

ہے نا مجھے بھی یہی لگ رہا تھا کے جلدی آگیا۔۔۔۔دارم نے مزید نمک چھڑ کا

ابے او میں طنز مار رہا تھا۔۔۔

ہاں جانتا ہُوں۔۔۔دارم ہنستے ہوئے آگے آیا جس پر ادیان اور دارم احسن اور تابر صاحب کے پاس جاتے ان سے باتیں کرنے لگے۔۔۔۔

چلو بچوں رات بہت ہو گئی ہے سب سو جاؤ پھر صبح بھی جلدی اٹھنا ہے

۔۔۔احسن صاحب اپنی ہاتھ میں پہنی گھڑی سے وقت دیکھتے بولیں جس پر سب کمرے میں چل دیئے جب کے ادیان کو کول آچکی تھی جو وہ وہی کھڑا ریسیو کر گیا

ادیان بات کرتے جیسے پیچھے مڑا اپنے پیچھے اشمال کو کھڑا دیکھ اسکے تن بدن میں آگ لگی تھی۔۔۔

ضروری ہے کیا تمھارے لیے کسی کے سامنے اپنی یہ شکل لا کر اگلے کا دن خراب کرنا؟؟؟ادیان نے ہر لفظ پر زور دیا تھا

لیکن میں جب جب تمہارا چہرہ دیکھتی ہُوں میرا دن بہت اچھا گزرتا ہے

ادیان۔۔۔۔وہ مسکرا کر بولی

مجھے پتہ لگ چکا ہے کے تمہارے اندر شرم نام کی چیز نہیں ہے جو اتنی بے زتی کے بعد بھی یہاں کھڑی ہو پتہ ہے تم جیسی لڑکی کی وجہ سے ہی یہ معاشرہ خراب ہوا پڑا ہے۔۔۔

میں تم سے محبت کرتی ہوں لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کے تم کچھ بھی بولو گے ۔۔۔ادیان کی بات پر اشمال بولی

یہ میرا مسئلہ نہیں کے تُم کس سے محبت کرتی ہو اور کس سے نہیں اور مجھے کچھ بھی بولنے سے اس دنیا کا کوئی شخص نہیں روک سکتا تم کیا روکو گی ؟؟ادیان سنجیدہ لہجے میں بول رہا تھا جب کے نظر نے اک بار بھی اشمال کو نہیں دیکھا تھا ادیان اسکا چہرہ بھی دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔

تم جب میرے ہو جاؤ گے ادیان جب تُم مجھ سے محبت کرو گے تب تم ٹھک ہو جاؤ گے۔۔۔

Wait wait wait

کیا کہا تُم نے ؟؟؟ محبت ؟؟؟ اور وہ بھی تم سے واؤ میں تم سے سوائے نفرت کے کچھ نہیں کر سکتا اور تمھیں لگتا ہے تم محبت کے قابل ہو ؟؟؟ تم نفرت کے قابل ہو صرف اور ادیان شاہ صرف اک لڑکی سے محبت کرتا تھا کرتا ہے اور اپنی آخری تک کرتا رہے گا اور وہ میری بیوی امیرا ہے سمجھی تم ۔۔یہ جو تمہارے دماغ میں خناس بھر رہا ہے اسے نکال دو ورنہ اگر معاملہ بس سے باہر ہوا تو میں تمہیں دنیا سے رخصت کرنے میں اک منٹ نہیں لگاونگا خبردار جو آج کے بعد تم نے میرے سامنے اپنی یہ بکواس کی تو میں اب لحاظ نہیں کرونگا۔۔۔ادیان سرد لہجے میں کہتا جانے کیلیے بڑھا۔۔

امیرا امیرا امیرا کیوں کیا ہے اُس میں جو مجھ میں نہیں۔۔۔۔اشمال کی بات پر ادیان کے چلتے قدم رکے تھے جب ادیان پیچھے مڑا

تمہارا اور امیرا کا کوئی میچ ہے ہی نہیں تم امیرا کے قدموں کی دھول بھی نہیں ہو میری امیرا میں معصومیت ہے اور تمہارے اندر اسکا "م" بھی نہیں میری بیوی صرف محبت کرنا جانتی ہے اور تُم صرف نفرت میری امیرا صاف دل کی

ہے جسکے دل میں کوئی میل نہیں اور تم اک بہن کے نام پر دشمن۔۔امیرا کا اور تمہارا کبھی کوئی ملاپ ہو ہی نہیں سکتا اس دنیا میں میری امیرا سے بہتر کوئی نہیں ہے اور کتنی تعریف کروں میں اپنی بیوی کی اتنی تعریفیں ہے تم یہاں کھڑے پاگل ہو جاونگی لیکن میں سناتا سناتا تھکوگا نہیں

۔۔۔ادیان نے اپنے الفاظوں سے اشمال کو بولنے کے لائق نہیں چھوڑا تھا دوسری طرف ادیان کے منہ سے امیرا کی تعریفیں سن اشمال کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی امیرا کو جان سے مار دیں۔۔

اشمال اک نظر ادیان کو دیکھتی اپنے کمرے کی جانب تیزی سے بڑھ گئی

۔۔۔۔۔۔۔

صبح کا آغاز بھی کافی حل چل کے ساتھ ہوا تھا مہمانوں کا شور پھر تیاریوں کا شور مہمانوں کے بچے جنہونے شاہ ویلا میں رونق لگا کر رکھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سنے۔۔۔۔آہل کھڑا اپنے موبائل میں لگا تھا جب پیچھے سے انارا کی آواز آئی

جی۔۔۔آہل پیچھے مڑا جب کے انارا کے اس طرح بلانے پر آہل کا دل کیا کے

وہ پیار بھری نظروں سے بس انارا کو دیکھتا رہے

آپ کو آنٹی بلا رہی ہے۔۔۔انارا اُسے دیکھ بولی

آپ کو آنٹی بلا رہی ہے۔۔۔انارا نے پھر کہا کیونکہ آہل سٹل سا کھڑا اُسے دیکھ

رہا تھا

جی۔میں اتا ہُوں۔۔۔۔آہل نے فوراََ جواب دیا

جی ٹھک ہے۔۔وہ کہتی ازا بیگم کو بتانے چل دی سب مل کر کام کر رہے تھے

اور کسی کو بھی نہیں لگا کے انارا الگ ہے انارا کو بھی بلکل یہ محسوس نہیں ہوا وہ

بھی گھر میں سب کی طرح ایسے ہی کام کر وا رہی تھی اور اُسکی تقریباََ گھر میں

سب سے اچھی بات چیت ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

پیچھے آہل اُس کی جاتی پشت کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

کون سا جادو کر دیا آپ نے مجھ پر آپ کے بغیر رہنا اب مجھے گوارا نہیں

۔۔۔وہ اُسے دیکھ دل میں سوچتا اپنا سر جھٹکا آگے کو بڑھ گیا۔۔۔

اہانا کی آنکھ صبح قریب گیارہ بجے کھلی۔۔۔

آج اُس کی مایو تھی یہ سوچ بے ساختہ وہ مسکرا اٹھی جب کے باقی ساری باتیں یاد آتے اگلے ہی پل اسکا چہرہ اُداسی سے جھک چکا تھا۔۔۔

وہ اٹھ کر فریش ہوتی جلدی سے باہر نکلی وہ دارم سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اس وقت دارم اور سادان ساتھ کھڑے تھے۔۔۔جب اہانا کی نظر اُن پر گئی اہانا نے قدم اُس جانب بڑھائے

اوچ۔۔۔اک بچا جو بھاگ رہا تھا وہ اہانا سے ٹکرایا

بیٹا لگی تو نہیں آپ کو۔۔۔اہانا گھٹنوں کے بل بیٹھتی اُس سے پوچھنے لگی جس پر بچے نے نفی میں سر ہلایا

اوکے جاؤ کھیلوں آپ۔۔۔وہ اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے مسکرا کر بولی

اہانا نے واپس قدم سامنے کی جانب بڑھائے جہاں اب سادان اور دارم دونوں نہیں تھے۔۔

وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی لیکن اُسے دارم کہی نہیں دکھا

اُس نے آگے بڑھ کر دیکھا تو دارم اور سادان گاڑی میں بیٹھ رہے تھے یقیناً وہ دونوں کسی کام سے جا رہے تھے۔۔۔

اہانا پھر اُداسی سے ازا بیگم کے پاس چل دی جو اس وقت مہمانوں کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی

اہانا اٹھ گئی بیٹا میں ناشتا لگواتی ہُوں ناشتا کر لو پہلے۔۔۔۔اہانا اکر اُنکے برابر میں بیٹھی تھی جب ازا بیگم اُسے دیکھ بولی

نہیں مما بھوک نہیں ہے۔۔۔۔

تھوڑا سا کھالو بیٹا۔۔۔اب کی بار ارہبا بیگم بولی جس پر وہ اسباب میں سر ہلا گئی

۔۔۔

اہانا وہی کافی دیر بیٹھی رہی وہ خاموش تھی البتہ مہمانوں میں آئی ہوئی عورتوں مسلسل باتیں کر رہی تھی۔۔۔

مما۔۔۔ بابا کہا ہے۔۔۔۔ جب قریب آدھے گھنٹے بات دارم مصروف سا آتا ارہبا بیگم سے بولا احسن صاحب نے شاید کوئی کام بتایا تھا جسے کرنے دونوں گئے تھے اب واپس آکر دارم اُنھیں ڈھونڈرہا تھا جب اُس کی نظر سامنے صوفے پر بیٹھی اہانا پر پڑی جو ازا بیگم کے کندھے پر سر رکھ بیٹھی تھی جب دارم کی آواز پر فوراً چہرہ سیدھا کرتے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

دارم فوراً نظر پھیر گیا۔۔۔

بیٹا آپ کے بابا تابر بھائی کے ساتھ ٹریس پر ہے۔۔۔ ارہبا بیگم نے دارم کو بتایا

دارم تمہاری دلہن تو بہت پیاری ہے ماشاءاللہ۔۔۔۔ اُن میں سے ایک نے بولا دارم جو جانے لگا تھا اُسکے قدم رکے

ہاں ہمارا دارم بھی کچھ کم نہیں دونوں ماشاءاللہ اک دم خوبصورت جوڑی ۔۔۔ دوسری آنٹی نے بھی اپنی رائے دی جس پر دارم مسکراتا اب ٹریس کی

جانب بڑھ گیا کیونکہ اگر وہ وہاں سے بنا مسکرائے اتاتو باتیں بنتی جو دارم نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اور پیچھے اہانا اُس کی جاتی پشت کو دیکھ رہی تھی وہ کیا کرتی اُسے موقع ہی نہیں مل رہا تھا دارم سے بات کرنے کا وہ اج بات کرنا چاہتی تھی کیونکہ رات کے بعد اُسے اب برات پر ہی دارم کا سامنا ہونا تھا۔۔

اوپر وہ بات کر نہیں سکتی تھی کیونکہ تمام مرد حضرات وہی تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

امیرا کی آنکھ کھلی تو ادیان کمرے میں نہیں تھا یقیناً وہ باہر تھا اور امیرا کو اٹھانا اُس نے مناسب نہیں سمجھا کیونکہ امیرا کے پیر میں پہلے چوٹ لگی تھی۔۔۔

امیرا بیڈ سے اُترتی کھڑی ہوئی۔۔اب اُسے اپنے پاؤں میں بلکل درد محسوس نہیں ہو رہا تھا اسلئے وہ خوشی خوشی فریش ہوئی اور اپنے بالوں کا جڑا بناتے باہر نکل گئی۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔صوفے پر پہنچ کر امیرا نے سب سے سلام کیا جس کا سب نے مشترکہ جواب دیا۔۔

وعلیکم السلام کیسی ہے میری بچی پیر ٹھک ہے اب۔۔۔ارہبا بیگم مسکرا کر بولی

جی مما اب ٹھک ہے درد نہیں ہے۔۔وہ بھی مسکرا کر وہی بیٹھ چکی تھی

چلو بچوں آجاؤ دونوں میں آپ دونوں کیلئے ناشتا لگواتی ہوں پہلے ناشتا کر لو ۔۔۔ازابیگم کھڑی ہوتی بولی جس پر وہ دونوں اسباب میں سر ہلا گئی۔۔

اشمال ابھی نہیں آئی امیر ابیٹا اشمال اپی کو اٹھا دو وہ بھی ساتھ ہی آپ لوگوں کے ناشتا کر لے گی۔۔۔ارہبا بیگم اشمال کو نا پا کر امیرا سے بولی

جی مما۔۔وہ کہتی اشمال کو اٹھانے چل دی جب کے پیچھے اہانا پریشانی سے امیرا کی جاتی پشت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپی۔۔۔امیرا نے دروازہ بجایا جس پر اگلے ہی پل دروازہ کھل چکا تھا

اپی آجائے ناشتے پر۔۔۔۔

اپنے سامنے امیرا کو دیکھ اشمال کا خون کھول رہا تھا رات ادیان کی باتیں یاد آتے اُسے امیرا سے مزید نفرت ہو رہی تھی۔۔۔۔

میں آ رہی تھی تم چلو میں اتی ہُوں۔۔۔اپنا غصّہ ضبط کرتے وہ نارمل انداز میں بولی کیونکہ اُسکے دماغ میں کچھ اور چل رہا تھا

امیرا بھی اسباب میں سر ہلاتی اب ٹیبل کی جانب چل دی۔۔۔

اشمال بھی چند منٹ بعد وہی اچکی تھی ناشتے کے دوران اشمال کبھی اہانا کو گھور رہی تھی تو کبھی امیرا کو۔۔۔۔

اُسے ان دونوں سے نفرت ہو گئی تھی امیرا سے اسلئے کے اُس نے ادیان کو اُس سے چھینا اور اہانا سے اسلئے کیونکہ اُسے اشمال کا سچ پتہ لگ چکا تھا اور اب اہانا اُسکے لیے اک خطرہ بن چکی تھی جسے وہ دھمکیاں دے کر روک رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امیرا میری بات سنو یار پلز دارم کو بلا دو مجھے اُن سے ضروری بات کرنی ہے ۔۔۔ابھی امیرا اور اہانا امیرا کے کمرے میں تھے جب اہانا اُسے دیکھ بولی

او ہو انتظار نہیں ہو رہا دلہنیا سے۔۔۔امیرا شرارت سے بولی

یار نا تنگ کرو دارم کو بلا دو میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں تُم پلز انہیں کسی بھی طرح بلا دو اور میرا نام مت لینا وہ مجھ سے ناراض ہے بس کسی بہانے سے لے آؤ۔۔۔

اہانا کی پریشانی سمجھتے امیرا نے حامی بھری اور اُس نے ناراضگی کی وجہ بلکل نہیں پوچھی یہ سوچ کر کے کوئی چھوٹی موٹی بات ہو گی۔۔

اب امیرا کا رخ اوپر ٹریس کی جانب تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔دارم جو ادیان اہل سادان اور کزنوں کے ساتھ بیٹھا تھا امیرا کی اواز نظر اِٹھا کر اُسے دیکھا جب کے ادیان نے بھی اپنی نظر اٹھا کر سامنے کھڑی اپنی خوبصورت بیوی کو دیکھا تھا جو صبح صبح نہایت نکھری نکھری اور ادیان کے پیار سے دن با دن خوبصورت ہوتی کھل رہی تھی۔۔۔

ہاں گڑیا۔۔۔دارم اٹھ کر آگے آیا

بھائی نیچے ائے مجھے آپ سے کام ہے۔۔۔وہ ارام سے بولی

کیاہوا بیٹا۔۔۔دارم نے پوچھنا چاہا۔بھائی نیچے ائے نا بتاو نگی۔۔۔وہ دارم کو زبردستی اپنے ساتھ نیچے لے کر آئی۔۔

امیرا بتاؤ تو بچے کہا لے جا رہی ہو۔۔وہ دارم کا ہاتھ پکڑے اُسے لے جا رہی تھی۔۔

بھائی بس ایک منٹ۔۔۔اہانا کے کمرے کا دروازہ کھولتے امیرا دارم کو لیے اندر داخل ہوئی جہاں اہانا بے چینی سے کھڑی تھی۔۔۔

آپ دونوں اپنی ناراضگی ختم کرے میں جاتی ہوں۔۔۔امیرا کہتی جلدی سے بھاگی جب کے دارم اُس کی جاتی پشت کو داد دیتا رہ گیا جو بڑی چالاکی سے اُسے یہاں لائ تھی

دارم نے نظر گھمائی جہاں اہانا اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

بولو؟؟؟اُسے خاموش دیکھ دارم اپنی بھاری گھمبیر آواز میں بولا

دارم مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا۔۔۔۔۔۔

رہ گیا ہے کچھ بتانے کو؟؟؟دارم کے لہجے میں بہت دکھ تھا

جسے محسوس کرتے اہانا خود میں ہی شرمندہ ہوئی تھی اگر اُسے پتہ ہوتا اسکا جھوٹ کے وہ دارم سے محبت بھی کرتی اور وہ بھی صرف چند دنوں کیلئے بولا گیا جھوٹ جس کی وجہ دارم کو اس کی بر تھ ڈے پر خوش کرنا ہو اُس وجہ سے دارم کو اتنا دکھ پو ہوچے گا تو وہ کبھی ایسا نہیں بولتی

دارم میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔اہانا اگے بڑھتے بولی

تمہیں میری ناراضگی کی وجہ سے جھوٹ بولنے کی کوئی ضروری نہیں پیار زبردستی نہیں ہوتا وہ تو خود ہوتا ہے۔۔۔

دارم نے اس کی بات پر نفی کی

دارم میں جھوٹ نہیں بول رہی جھوٹ تو وہ تھا جو میں نے کچھ دن پہلے بولا تھا کے میں آپ سے محبت نہیں کرتی اور آپ کو پتہ ہے میں نے وہ کیوں بولا تھا ؟؟؟اہانا کے لہجے میں اب نمی تھی

اہانا کی بات پر دارم نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

میں آپ کی برتھڈے والے دن آپ کو سرپرائز دینا چاہتی تھی لیکن مجھے پتہ نہیں تھا میرے جھوٹ سے آپ کو اتنا دکھ پہنچے گا۔۔۔ وہ اگے بڑھتی دارم کے سینے پر سر رکھ بولی جب کے آنکھوں سے آنسوں اپنا کام کرنا شروع کر چکے تھے

دارم میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں آپ کی ناراضگی مجھ سے بلکل نہیں دیکھی جارہی آپ کا مجھے نظرانداز کرنا مجھ تکلیف دے رہا ہے دارم پلز اُس سب کیلئے مجھے معاف کر دیں میں آپ سے سچ میں بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔ وہ روتے ہوئے بول رہی تھی کیونکہ دارم نے اُسکے گرد اپنا حصار نہیں بنایا تھا۔۔

ابھی مزید روتی کے اُسے اپنے گرد دارم کا حصار محسوس کیا جب اُس نے مسکرا کر اپنا چہرہ مزید دارم کے سینے میں چھپایا

ہمم ویسے تم نے اچھا نہیں کیا جھوٹ بول کر تمہارے وہ الفاظ واقعی مجھے تکلیف دے رہے تھے تمہارا یہ کہنا کے تم مجھ سے پیار نہیں کرتی مجھے لگا

ساری دنیا ہی مجھ سے چھین لی گئی ہے۔۔۔۔دارم اپنے سینے میں اُسے چھپتا دیکھ مزید اُسے خود میں بھینچ گیا

سوری دارم۔۔۔وہ معصومیت سے چہرہ اٹھائے بولی

سزا تو بنتی ہے میری جان اب اتنے دن تم نے یہ کہے کر جو مجھے خود سے دور رہنے پر مجبور کیا تھا اُس کی سزا تو برات والے دن لونگا البتہ یہ الفاظ بولنے کی سزا تو بنتی ہے۔۔۔۔

آپ مجھے سزا دینگے۔۔۔وہ آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے بولی

ہمم بلکل۔۔۔وہ اُس کی گردن میں ہاتھ ڈالے اسکا چہرہ اٹھاتے اہانا کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔۔

وہ شدت سے اُس کے لبوں پر جھکا شاید اُسے پیار بھری سزا دے رہا تھا

۔۔۔۔۔

اتنے دنوں کی دوری کے بعد اب دارم بلکل پیچھے ہٹنے کے موڈ میں نہیں تھا

اسلئے وہ اتنے دنوں کا حساب اُس کی سانسیں خود میں اُتارتے اچھے سے پورا کر

رہا تھا جب کے اہانا اپنا چہرہ تک نہیں ہلا پا رہی تھی۔۔۔

دوسری طرف دارم کے پیچھے ہونے کے کوئی آثار نہیں تھے وہ شدت سے

اُسکے لبوں سے سیراب ہوتا دنیا جہاں بھول چکا تھا۔۔۔

دارم کو بتانے کیلیئے کے اسکی سانسیں رک رہی ہے اہانا نے دارم کے کندھے

پر ہاتھ رکھ اُس کی شرٹ پر مضبوطی سخت تھی

جب کے اپنی شرٹ پر زور محسوس کرتے دارم کو بالآخر اہانا پر ترس آیا جب

وہ نرمی سے پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔۔

جب اہانا نے گہرا سانس لیا لیکن اہانا کو اب بھی سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا

جب دارم اُس کی حالت دیکھ مسکرا کر واپس اُسکے لبوں پر جھکتا اپنی سانسیں

دیتا اُسے ٹھک کر گیا۔۔۔

اہانا کو نارمل ہوتا دیکھ اب دارم نرمی سے پیچھے ہوا اور اپنی پیشانی اس کی پیشانی سے ٹکائی

دونوں آنکھیں بند کئے کھڑے اک دوسرے کی سانسیں دونوں اپنے چہرے پر محسوس کر رہے تھے۔۔۔

کتنی ہی دیر دارم اور اہانا ایسے ہی کھڑے بس اک دوسرے میں کھوئے تھے

۔۔

دارم۔۔۔اہانا نے کچھ دیر بعد پُکارا

جی جانے دارم۔۔۔آنکھیں دارم کی اب بھی بند تھی

وہ نا۔۔۔۔

ہاں وہ؟؟؟

وہ میرے پیر میں درد ہو گیا کھڑے کھڑے۔۔اہانا نے منہ بنایا جس پر دارم نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا۔۔

کیا خیال ہے بیگم آپکو بانہوں میں اُٹھا لوں؟؟؟؟

ن۔۔ نہیں میں یہ نہیں بول رہی۔۔۔

پھر کیا بول رہی ہو میری جان۔۔۔

میں اندر آجاؤں۔۔۔ باہر سے امیرا کی آواز آئی

ہاں امیرا آ جاؤ۔۔اہانادارم سے تھوڑا پیچھے ہوتے اُسے انے کا بولی

لڑائی ختم ہو گئی ہو تو اہانا ذرا چلو یار بڑی مما بلا رہی۔۔۔۔۔۔

امیرا دارم سے نظرِ چرا رہی تھی کیونکہ کچھ دیر پہلے جس چالاکی سے وہ اُسے یہاں لے کر آئی تھی دارم اُسے آنکھیں چھوٹی کیے دیکھ رہا تھا مقصد اُس کی بہادری کو داد دینا تھا۔۔۔

میں چلتی ہُوں۔۔۔امیرا کہتی جلدی سے نکلنے لگی جب دارم نے اسکا نام پُکارا امیرا نے بنا پیچھے مڑے آنکھیں بند کر کے کھولی اور ارام سے پیچھے مڑی آگے بڑھتے نظر جھکا کر کھڑی ہوئی جیسے وہ مجرم ہو۔۔۔

ہمم میرے بیٹے کو تو چالاکیاں بھی آگئی ہے۔۔۔دارم اُسے اس طرح کھڑا دیکھ اپنی ہنسی ضبط کرتا بولا

نہیں بھائی قسم سے اہانا پریشان تھی اسلئے آئی تھی اور اسلیئے ہی میں نے جھوٹ بولا ورنہ میں کیا آپ سے جھوٹ بول سکتی ہوں۔۔۔۔وہ اک سانس میں اپنی بیانی دے رہی تھی جب کے اہانا اور دارم کو اس وقت اس پر بہت پیار آرہا تھا امیرا ایسے ہی کرتی تھی اپنی معصومیت سے بھری حرکتوں سے ہمیشہ سب کے دل میں اپنا اعلیٰ مقام بناتی تھی۔۔۔۔

میرا بچا مجھے پتہ ہے آپ جھوٹ نہیں بولتی اب اوپر تو دیکھو۔۔۔۔

دارم کی بات پر امیرا نے اوپر دیکھا

صحیح کیا اپ نے مجھے لا کر کیونکہ اگر نہ لاتی تو ہمارے بیچ ناراضگی ختم نہیں ہوتی۔۔۔وہ اُسکے سر پر ہاتھ رکھتا مسکرا کر بولا

جس پر امیرا ابھی مسکرائی

چلو اب میں جاتا ہوں بہت کام ہے۔۔۔دارم کہتا باہر چل دیا

چلو یار بڑی مما بلا رہی ہے۔۔۔وہ بھی اہانا کو لیے جلدی سے باہر چل دی۔۔۔۔

امیرا۔۔۔۔ادیان سیڑھیوں سے اترتے سامنے کھڑی امیرا سے مخاطب ہواجواس وقت اہانااناراااورازابیگم کے ساتھ کھڑی تھی۔۔

جی۔۔۔۔وہ بھی سامنے ادیان کو دیکھتی بولی

کمرے میں اناذرا۔۔۔۔ادیان کہتا کمرے کی جانب فوراً چل دیا تھا

جاؤبیٹاادیان بلارہاہے کچھ چاہیئے ہو گااُسے۔۔۔۔امیراجوادیان کی جاتی پشت کو دیکھ رہی تھی اُسے دیکھ ازابیگم مسکرا کر بولی

جی بڑی مما۔۔۔۔وہ بھی کمرے کی جانب بڑھی۔۔

دروازہ کھولتے وہ اندرداخل ہوئی کے اچانک ادیان اسکاہاتھ پکڑ کھینچ کراُسے دیوارسے پن کرتے سامنے آکھڑاہوا۔۔

اس اچانک ہونے والے حملے سے امیرا بے خبر تھی۔۔۔

امیرانے فوراًاوپر نظر کرتے ادیان کو دیکھا جواُسے ہی دیکھ رہا تھاامیرانے آنکھوں سے اشارہ کیا جیسے پوچھ رہی ہو کیاہوا؟؟؟

بولیں نا ادیان کچھ چاہیئے تھا آپکو۔۔۔ادیان کو خاموشی سے خود کو تکتا پا کر امیرا نے خود ہی بات شروع کی۔۔

ہاں چاہیئے اور وہ بھی اک نہیں بہت ساری چاہیئے۔۔۔۔۔۔

کیا چاہیئے؟؟؟؟

کس۔۔۔۔ادیان کا لفظی جواب امیرا کی دھڑکنے تیز کر گیا تھا

ک۔کیا۔۔

کس چاہیئے مجھے جلدی کرو۔۔۔۔ادیان اپنا چہرہ اُسکے چہرے کے مزید قریب کیے بولا

ن۔نہیں۔۔۔۔وہ نظر جھکا گئی

میں نے تم سے یہ نہیں پوچھا کے کرو گی یا نہیں میں نے بس بتایا ہے کہ کس کرو۔۔۔ادیان اُسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

م۔مجھے شرم آرہی ہے نہیں کرے نا۔۔۔۔وہ معصومیت سے بولی

اپنی شرم کو سمجھاؤ کے وہ ابھی نا ائے کیونکہ میں کس لیے بغیر اس کمرے سے تمھیں اک قدم باہر نہیں نکالنے دونگا۔۔۔ادیان اپنے فیصلے پر ہمیشہ کی طرح اٹل تھا۔۔۔

اب ہر منٹ میں اک اک کس بڑھتی رہے گی۔۔۔اُسے اب تک ایسے کھڑا دیکھ ادیان نے اپنا فیصلہ پیش کیا جس پر امیرا نے آہستہ سے اپنے لب ادیان کے گال پر رکھے اور اگلے ہی پل وہ جلدی سے پیچھے ہوئی تھی۔۔

میری جان تمہیں میں بچہ لگتا ہُوں؟؟؟؟

جلدی یہاں کس کرو۔۔۔ادیان اپنے لبوں کی جانب اشارہ کرتا بولا جس پر امیرا نے حیرت سے آنکھیں پھیلائ

میری جان اتنی حیران کیوں ہو رہی ہو میں بھی تو تمھیں یہی کس کرتا ہوں نا ۔۔ادیان اُس کی حیرت سے پھٹی آنکھیں دیکھ ہلکا سا مسکراتا ہوا بولا

ا۔آپ کی بات الگ ہے میں نہیں کر رہی۔۔۔

اک منٹ ہو گیا اک کس بات گئی۔۔۔

اک منٹ اور ہو گیا اک اور کس بڑھ ہو گئی۔۔۔

اک من۔۔۔۔۔ ابھی ادیان بول رہا تھا جب امیرا اُسکے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ اُسے خاموش کرا گئی

اگر ہاتھ کی جگہ ان سے خاموش کراتی تو مجھے زدہ اچھا لگتا۔۔۔اُس کے ہاتھ پر لب رکھ وہ اُسکے لبوں پر اشارہ کرتا بولا

ک۔کیوں ہے آپ اتنے بے شرم۔۔۔

کیونکہ میری بیوی ذرا سی بھی بے شرم نہیں اسلئے تمہارے حصے کا بھی مجھے ہی بے شرم بننا پڑتا ہے۔۔۔۔ادیان نے کندھے اُچکائے

ادیان مت تنگ کرے نا مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔۔

میری جان ابھی تنگ کیا ہی کہا ہے۔۔۔۔وہ اُس کی سفید گوری گردن پر نظر جمائے بولا

اور مزید ضبط نا رکھتے ہوئے ادیان نے جھک کر اپنے لب شدت سے اُس کی گردن پر رکھے۔۔۔

اور گردن پر ہلکا سا لبوں سے دباؤ دیتے وہ پیچھے ہوا اُس کی گردن پر اپنے بنائے نشان کو دیکھ وہ بے اختیار مسکرا اٹھا۔۔

میری شدت کے بنائے ہوئے نشان تمہارے وجود پر کچھ زدہ ہی پیارے نہیں لگ رہے ؟؟؟؟

وہ بمشکل اسکی گردن سے نظر ہٹاتا اُسکے چہرے کو دیکھ بولا جو گلابی بنا ہوا تھا

ویسے کیا خیال ہے اگر یہ نشان تمہارے وجود پر ہر جگہ ہو تو ؟؟؟ ادیان جھک کر اُسکے کان میں سرگوشی کرتا بولا جب کے اسکی بات پر امیرا نے ادیان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ اسکا سہارا لیا کیونکہ ادیان کی بے باکی سے بھری باتیں سن اب مزید امیرا سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔

میری باتوں سے ہی تمہارا یہ حال ہے میری جان سوچو جب میں کرونگا تو کیا ہو گا۔۔ وہ اپنے کندھے پر اُسکے ہاتھ دیکھ مسکرا کر بولا

ا۔ادیان ایسی باتیں نا کرے پلز۔۔ وہ بمشکل ہی بولی

کیوں میری جان یہ تو میرے حق کی باتیں ہے جواب تک میں نے نہیں لیا لیکن بہت جلد تمہیں اپنی روح میں بسا کر لونگا۔۔۔۔ وہ امیرا کی حالت دیکھ مسکرا کر بول رہا تھا ادیان کی باتیں امیرا کو ہمیشہ شرم سے دوچار کرتی تھی۔۔۔۔

ا۔ادیان آپ کو ہوا کیا ہے۔۔۔۔ وہ ادیان کی باتوں پر بے اختیار پوچھ پڑی

عشق میری جان!!

عشق ہوا ہے مجھے وہ بھی تم سے۔۔۔۔ وہ امیرا کے گال پر لب رکھتا بولا

ع۔ عشق میں بے شرم ہونا لازمی ہے؟؟؟ امیرا اُس کی باتوں کو سوچ بولی

ہاں میری جان بہت ضروری ہے اگر عشق میں تمہارے لفظوں کے مطابق بے شرم عرف رومینٹک نا ہو تو عشق مکمل ہی کہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ادیان کی بات پر امیرا خاموش ہو چکی تھی کیونکہ اب وہ بولتی بھی کیا

امیرا اسے سرگوشیوں میں باتیں کرتے ادیان اپنا اک ہاتھ اُسکے گرد سے ہٹا چکا تھا امیرا نے وہ جگہ دیکھی جو اُسکے بھاگنے کیلئے اک دم پرفیکٹ تھی پھر کیا

تھا؟؟امیرا نے ناآؤ دیکھا ناتاؤاور تیزی سے بھاگ کے واشروم میں دوڑ لگاتی بند ہوئی۔۔۔۔۔

امیرا یہ چیٹنگ ہے باہر آو۔۔۔وہ باہر سے آواز لگاتا بولا

ن۔نہیں میں نہیں آونگی۔۔۔وہ بھی اندر سے ہی بولی

کیوں نہیں او گی؟؟؟ادیان بمشکل ہی اپنا انے والا قہقہ ضبط کر رہا تھا

ک۔کیونکہ آپ بے شرموں والی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔وہ بھی امیرا تھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی

میری جان شکر کرو صرف باتیں کرتا ہوں اگر ابھی کر کے دکھا دیا تو میرے بنائے گئے نشان شادی والے بھرے گھر میں چھپاتی پھرو گی۔۔۔ادیان شوخی لہجے میں بولا

ادیان چپ کر جائے ورنہ میں بے ہوش ہو جاوگی۔۔۔ادیان کی باتوں سے اس کا سر گھوم رہا تھا

میری جان دروازہ کھولو میں اندر اتا ہُوں تا کے تمہیں باہوں میں اٹھا کر گرنے سے بچالوں۔۔۔ادیان کو اس قدر مزا ارہا تھا امیرا کو تنگ کرنے میں کے اسکا دل ہی نہیں مان رہا تھا رکنے کو۔۔۔

ادیان میں اپ کا سر پھاڑ دونگی۔۔۔۔وہ اندر سے چیخ کے بولی

میری جان اُسکے لیے تمھیں باہر آنا پڑے گا آجاؤ باہر پھر تم میرا سر پھاڑنا اور میں اپنے بچے کو دنیا میں لانے کی پلیننگ کرلونگا۔۔۔۔ادیان نے مزید اُسے چھیڑا۔۔۔جب کے ادیان کا بھی ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں برا حال تھا

ادیان میں باہر نہیں آؤنگی جب تک آپ خاموش نہیں ہونگے ورنہ کھڑے رہے آپ بھی میں نہیں آؤنگی یا اللہ رات کو مایو بھی ہے ادیان کیوں آپ چھچھوروں والی باتیں کررہے ہیں۔۔۔۔امیرا کی آخری بات پر ادیان کا قہقہ بلکل بے اختیار تھا ادیان کا چھت پھاڑ قہقہ اپنا ضبط توڑتے کمرے میں گنجا تھا جس کی آواز امیرا نے بھی سنی تھی

اس وقت شام کے اٹھ بجنے والے تھے اور مہمانوں سے گھر میں افراتفری مچی تھی ادھر اُدھر کوئی نا کوئی مہمان اپنی تیاریوں میں لگے تھے شاہ ویلا بہت بڑا اک محل نما گھر تھا جہاں بہت سے الشان کمرے تھے۔۔۔ شاہ ویلا اک خوابوں میں دیکھے جانے والا بڑا الشان محل تھا۔۔

سب اس وقت تیار ہو رہے تھے کیونکہ نو بجے تک فنکشن شروع ہو جانا تیار کرنے والی لڑکیاں اہانا کو تیار کر رہی تھے جب کے امیرا انارا ابھی اہانا کے کمرے میں ہی تھی امیرا نے میکپ کروالیا تھا جو بلکل لائٹ سا تھا مایو کے لحاظ سے امیرا نے سیمپل سا میکپ کروایا تھا جو اُس کی خوبصورتی کو چاند کی مانند چمکا رہا تھا اب امیرا کے بال بنائے جارہے تھے جسکے بعد اُسے مایو کی جویلری پہننی تھی۔۔ جب کے انارا جویلری پہن رہی تھی کیونکے اسکا میکپ ہو چکا تھا۔۔۔ اہانا کا میکپ بھی تقریباً ہو گیا تھا جب کے گھر کے بڑے پہلے ہی تیار ہو چکے تھے دوسری طرف اشمال کسی کو نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

ارہبا بیگم کافی دیر بعد بھی اشمال کو نا پا کر اُسکے کمرے کی جانب اُسے تیار ہونے کے غرض سے بلانے گئی۔۔

ارہبا بیگم نے دروازہ بجایا اندر اشمال جو کمرے میں اندھیرا کیے صوفے پر بیٹھی اپنے ہاتھ اپنے ماتھے پر ٹکائے بیٹھی تھی۔۔۔

جب سے ادیان نے اُس رات امیرا کی تعریف کی تھی تب سے اُسے اسکا سر پھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ امیرا کو جان سے مارنا چاہتی تھی لیکن ایسے نہیں وہ بہت کچھ کرنا چہا رہی تھی۔۔۔۔

اشمال ادیان کے پیچھے پاگل ہو چکی تھی اُسے گوارا نہیں تھا کے ادیان امیرا کا نام لے۔۔۔

میں پاگل ہو جاوگی ادیان تم ایسے کیسے میرے سامنے اُس امیرا کی تعریف کر سکتے ہو میں امیرا اور تمہیں اتنا دور کر دونگی کے تم دونوں کبھی اک دوسرے کو نہیں دیکھ پاؤگے اور تب تُم مجھ سے محبت کروگے تم صرف میرے ہو صرف میرے۔۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں میں گرفت سخت کرتی بولی اُس کی آنکھیں غصے کی شدت سے لال تھی لمحہ بالمحہ امیر اکیلئے نفرت اُسکے دل میں بڑھتی جارہی تھی۔۔

کھٹ کھٹ۔۔۔دروازے کی آواز پر اُس نے اوپر دیکھا

اشمال بیٹا دروازہ کھولو۔۔۔باہر سے ارہبا بیگم کی آواز پر اشمال نے دروازے کو گھورا اسکا بلکل موڈ نہیں تھا کے کوئی اُسے ڈسٹرب کرے۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے وہ اپنے بال ٹھک کرتی دروازہ کھولنے چل دی۔۔۔

بیٹا اب تک تیار نہیں ہوئی تم وقت کم رہ گیا آؤ جلدی تیار ہو جاؤ۔۔۔اُسے ایسے ہی کھڑا دیکھ ارہبا بیگم بولی

میری طبیعت ٹھک نہیں ہے خالہ میں ارام کرنا چاہتی ہُوں۔۔۔

نہیں بیٹا تمہارے کزن کی شادی ہے تُم لوگوں نے ہی سب کرنا ہے آجاؤ میری بچی جلدی تیار ہو پھر ارام کر لینا۔۔۔ارہبا بیگم اُسکے سر پر ہاتھ رکھ پیار سے بولی۔۔

ٹھک ہے میں اتی ہُوں۔۔۔اس نے حامی بھری جس پر جلدی انا کہے کرا رہبا بیگم چل دی

کیا مصیبت ہے بندہ اکیلا بھی کچھ دیر نہیں رہ سکتا۔۔۔۔وہ غصے سے کہتی اپنے کپڑے نکالتی چینج کرنے چل دی۔۔۔۔۔۔۔

اس وقت سارے لڑکوں کی پارٹی دارم کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔

ابے او ہٹ مجھے بھی تیار ہونا ہے۔۔۔۔دارم کو ہمیشہ کی طرح نفاست سے بلکل ارام ارام سے تیار ہوتا دیکھ اہل جھجھک کر بولا

مایوکس کی ہے؟؟؟دارم اُسے دیکھ بولا

تیری۔۔۔آہل جواباً بولا

دولہا کون ہے...؟؟

ابے سالے ظاہر ہے تُو ہے۔۔۔آہل مزید تپا تھا۔۔

تو میں کیوں ہٹوں؟؟؟۔۔۔۔دارم نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

سو کمینے مرے تھے جب تُو اس دنیا میں آیا تھا۔۔۔آہل افسوس سے بولا

غلط سو ہینڈ سم اور عقلمند لوگ مرے تھے جب میں آیا تھا۔۔دارم نے آنکھ ونگ کی ادیان سادان سامنے صوفے پر بیٹھے انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔۔

ادیان نے دونوں کو دیکھ نفی میں سر ہلایا۔

نائس جوک۔۔۔آہل نے اُسے گھورا

میری بات سنو تم دونوں بچے ہو کیا؟؟؟

نہیں یار پوری طرح مرد ہے قسم لے لے۔۔۔آہل خود پر پرفیوم چھڑکتا بولا

جب کے اس کی بات پر سب بے اختیار ہنس پڑے

کوئی حال نہیں میرے بھائی تیرا۔۔۔دارم ہنستے ہوئے بولا

ہاں یہ تو ہے۔۔۔آہل نے اسباب میں سر ہلایا

ویسے کیسی بات ہے نا ادیان شاہ جو کسی بڑی سے بڑی میٹنگ میں کسی کا انتظار نہیں کرتا اگر کسی کو پتہ لگ گیا کے اپنے جیجا کیلئے بیٹھا اسکا انتظار کر رہا ہے تو پھر تو میری موجے ہے۔۔۔

دارم ادیان کو خاصا تپا دیکھ بولا

آہل کیا خیال ہے اگر کل کے اخبار میں سب سے پہلے صفحے پر یہ خبر ہو کے اپنی

مایو والے دن دارم شاہ اپنے ہی سالے کے ہاتھوں ضائع ہو کر اللہ کے گھر

پہنچ گیا تو؟؟؟ ادیان آہل کو دیکھ بولا جس پر سادان اور آہل نے اپنی ہنسی

ضبط کی تھی

او میری بیوی بیوہ ہو جائیگی۔۔۔

ہاں بس اسلئے ہی رکا ہُوں ورنا اب تک تُو۔۔۔ادیان کہتے کہتے رکا

خود تو شادی کر کے بیٹھ گیا مجھے کیوں محروم رکھ رہا ہے مجھے میری بیوی

سے۔۔۔اُسکے رکنے پر دارم بولا

کیونکہ تُو نے نکاح میں بھی یہی کیا تھا ہم ایسے ہی بیٹھے تیرا انتظار کر رہے تھے

اور آج بھی تُو یہی چس مار رہا ہے۔۔۔ادیان اپنی کہنی صوفے کی پشت سے

لگائے نہایت پر سکون لہجے میں بول رہا بولا

میں دولہا ہُوں نا اسلئے۔۔

جی دولہا صاحب لیکن اگر آپ نے برات والے دن دیر کی تو دھوم دھام سے

برات تو جائیگی البتہ مجھے یہ نہیں پتہ کہ تُو اُس میں زندہ ہو گا یا نہیں

---ادیان کھڑے ہوتے بولا

چلو آجاؤ امیرا کا میسیج آیا ہے کے ہمیں بابا بلا رہے ہے---اپنے موبائل پر

امیرا کا میسیج دیکھ ادیان تینوں کو دیکھ بولا جس پر تینوں نے باہر کی جانب قدم

بڑھائے---------

دوسرے مہمان جنہوں نے ڈائریکٹ فنکشن میں انا تھا جیسے احسن اور تابر

کے دوست ادیان دارم کے بزنس کی دنیا کے اچھے دوست آہل کے ہاسپٹل

میں بنے دوست سادان کے دوست سب اپنی اپنی فیملی کے ساتھ آئے تھے

مایوسے لے کر ولیمے تک ہر فنکشن میں سب کو بلایا گیا تھا کوئی کمی نہیں

چھوڑی گئی تھی------

تابر احسن صاحب اور چاروں لڑکے وہی کھڑے تھے---

کچھ دیر بعد سب مہمانوں کے انے پر اب دلہن کو لانے کا کہا گیا---

جہاں اُسکے سر کے اوپر چاروں کونوں سے لڑکیوں نے دوپٹہ پکڑا تھا سب سے آگے دائیں جانب امیرا جب کے بائے جانب انارا پیچھے دو اور کزن تھی

اس وقت سارے لڑکے اسٹیج پر دارم کے ساتھ ہی تھے۔۔۔۔

ادیان پہلے ہی سامنے دیکھ رہا تھا جب نظر اتی امیرا پر پڑی۔۔۔ادیان کا دل زور و سے دھڑکا تھا وہ پیلے رنگ کی شورٹ فروک پہنے جو اُسکے گھٹنوں سے اوپر آرہی تھی جس کے نیچے ہرے رنگ کا کام والا بھاری پلازو پہنے ہرا ہی دوپٹہ سائڈ کندھے پر ڈالے بال جو پشت پر کھلے چھوڑے تھے لائٹ سا خوبصورت میکپ کیے پیلے رنگ کی مایو بندیاں اور بالیاں پہنے ہاتھ میں گجرے ڈالے وہ کوئی چھوٹی سی آسمان سے اُتری اپسرا معلوم ہو رہی تھی

ادیان اُسکے حسین چہرے میں کھو یا تھا

آہل اور سادان دونوں اک کشتی کے مسافر تھے دونوں سامنے سے اتی انارا کو دیکھ سانس نہیں لے پا رہے تھے یہ لڑکی دونوں کے دل کا سکون بنتی جا رہی تھی اب معاملہ حد سے زدہ اگے نکل چکا تھا۔۔۔

انارا بلکل امیرا کے جیسے شورٹ فورک اور پلازو میں ملبوس البتہ اُس کی شرٹ ہرے رنگ کی تھی جب کے پلازو اور دوپٹہ پیلے رنگ کا تھا پھولوں کی جویلری پہنے بالوں کو آدھے پشت پر جب کے آدھے کندھے پر پھیلائے پھولوں کی بنی نازک سی جویلری پہنے ہلکا سا میک اپ کیے وہ اک دم خوبصورتی سے چمک رہی تھی۔۔۔۔

اب باری اتی ہے ہمارے دولہا اور دلہن کی۔۔۔اہانا پورا پیلے سوٹ میں ملبوس جب کے شرٹ اور غرارے پر چھوٹے چھوٹے سے ہرے پھول بنے تھے۔۔

بھاری پھولوں کی جویلری گلے میں پھولوں کا ہار ماتھے پر بندیاں کانوں میں بڑی بڑی بالیاں ہاتھوں میں گجرے انگلیوں میں پھول کی بنی انگوٹیاں پہنے

بالوں کا پیچھے کی جانب سے ہیر سٹائل بنائے دوپٹہ پن کر رکھا تھا سوفٹ مایو میکپ میں وہ اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی کے دارم کے دل نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا تھا۔۔۔

دارم نے ہاتھ آگے کیا جس پر اہانا نے اپنا ہاتھ پوری دلو جان سے اپنے محرم پر قربان ہوتے دارم کے ہاتھ پر رکھا جسے دارم مضبوطی سے تھام اُسے اسٹیج پر بیٹھا گیا۔۔۔

امیرا ابھی اسٹیج پر اہانا کا دوپٹہ اور گرارا وغیرہ ٹھک کرتی نیچے اُتری اُس کی آنکھیں ادیان کو ڈھونڈ رہی تھی امیرا نے ادھر اُدھر دیکھا تو ادیان سامنے احسن صاحب اور آہل کے ساتھ کھڑا تھا وہ بات تو اُن سے کر رہا تھا جب کے نظروں کے حصار میں صرف امیرا تھی وہ بار بار نظر لیجاتے اُسے بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔امیرا نے اُسے دیکھا جو کریم رنگ کا سوٹ پہنے اپنے بالوں کو نفاست سے بنائے ہاتھوں میں اپنی قیمتی گھڑی پہنے ادیان آج بھی

کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا امیرا نے اُسے دیکھ بے اختیار سانس روکا تھا

ادیان قمیض شلوار میں کچھ زدہ ہی ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔

ادیان امیرا کی جانب قدم بڑھاتے اُسکے پاس آ کھڑا ہوا۔۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو میری جان۔۔۔ادیان نے اُسکے کان میں ہلکا سا جھک سرگوشی کی کیونکہ وہ زدہ کچھ نہیں کر سکتا تھا یہاں ہر جگہ مہمان بھرے تھے۔۔

تھنک یو۔۔وہ شرماتی ہوئی بولی

ادیان کی نظر اُس کی نوز میں پہنی چھوٹی سی لونگ پر تھی جو ادیان نے آج سے پہلے نہیں دیکھی تھی

یہ آج سے پہلے نہیں تھی۔۔۔۔ادیان نے اشارہ کیا

جی ہاں آج ہی بڑی مما نے دی ہے وہ کہتی ہے یہ شادی شدہ لڑکیاں پہنتی ہے ۔۔۔اُس نے دھیما سا مسکرا کر کہا

ہمم ویسے میری جان کیا اتنا خوبصورت لگ کر مجھے مارنے کا ارادہ ہے

۔۔۔۔ادیان اُسے پیار سے دیکھتا بولا

میں ایسا کر سکتی ہوں کیا۔۔۔وہ ادیان کے خوبصورت چہرے کو دیکھ بولی

سب کی نظروں کا مرکز ہی وہی بنا ہوا تھا ادیان واقعی میں اک خوبصورتی کی مثال تھا کچھ نظریں دونوں کو دیکھ دعائے دے رہی تھی تو کوئی حسد سے دیکھ رہی تھی۔۔

حسد سے بھری آنکھیں نظر لگانے کیلئے کافی ہوتی ہے اور اگر نظر لگ جائے تو بندہ کہی کا نہیں رہتا کیا پتہ تھا کے اس خوبصورت جوڑے کو نظر لگنے والی ہے

ان سب کے بیچ اک ایسی بھی نظر تھی جو دونوں کو دیکھ لال انگارا بنی تھی اشمال دور کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

بس کچھ دن اور گنتی کے ہے امیر اجس میں ادیان تمہارے پاس ہے

۔۔۔اشمال کیلئے یہ منظر دیکھنا مشکل ہو رہا تھا اسلئے وہ آگے بڑھتی اُن کے پاس ائی۔۔

امیرا۔۔۔

جی اپی۔۔۔امیرافوراًسامنے دیکھتی بولی

میرے ساتھ چلنا مجھے کام ہے پلز۔۔۔وہ امیراکوادیان سے دور رکھنے کیلئے اُسے اپنے ساتھ لے جارہی تھی۔۔

جب کے اُسے دیکھ ادیان کا اتنا اچھا موڈ اک لمحے میں خراب ہوا تھا۔۔

امیرا کہی نہیں جائیگی۔۔۔ادیان امیرا کا ہاتھ پکڑ بولا

جب کے ادیان کے ہاتھ میں امیرا کا ہاتھ دیکھ اشمال نے ضبط کا کلمہ پڑھا

مجھے کام ہے امیرا سے۔۔۔

کام ہے تو اور بھی لوگ ہے گھر میں اُن سے بول دو امیرا نہیں جائیگی ۔۔۔ادیان اپنا لہجہ امیرا کے سامنے نرم رکھنے کی کوشش میں تھا جو اشمال کو دیکھ اُسکے لیے مشکل ہورہا تھا۔۔۔

ادیان میں اپی کی بات سن لیتی ہُوں نا۔۔۔امیراادیان کو دیکھ بولی

نہیں امیرا مجھے تم سے کام ہے اسلئے کہہ رہا ہوں چلو میرے ساتھ۔۔۔۔وہ امیرا کو اشمال کی صحبت سے دور رکھنا چاہتا تھا کیونکہ ادیان نہیں چاہتا تھا کے امیرا مزید اٹیچ ہو اشمال سے کے اسکی سچائی پر اُسے دکھ پہنچے۔۔۔۔۔

امیرا ابھی خاموشی سے ادیان کے ساتھ چل دی کیونکہ وہ جانتی تھی ادیان نے کچھ سوچ کر ہی بولا ہوگا وہ پیچھے اشمال کو بول گئی تھی کے اپی میں سنتی ہُوں تھوڑی دیر میں آپکی بات۔۔۔۔

اشمال دونوں کی پشت دیکھ رہی تھی اشمال اندر سے جل جل کر راکھ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میری جان۔۔۔دارم نے اہانا کو پُکارا جو خاموشی سے نظر جھکائے بیٹھی تھی

جی۔۔۔۔وہ دھیمی آواز میں بولی

تمہیں پتہ ہے تم کیسی لگ رہی ہو؟؟؟

کیسی لگ رہی ہُوں؟؟؟اہانا مسکرا کر بولی

بلکل میری شہزادی لگ رہی ہو۔۔۔۔دارم مسکرا کر بولا جس پر اہانا کے چہرے پر اک شرملی مسکراہٹ نے جگہ لی۔۔۔

اشمال نے اسٹیج پر بیٹھی اہانا کو دیکھا جس سے دارم باتیں کر رہا تھا اور وہ شرملی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے مسکرا رہی تھی۔۔

اتنا خوش کیسے ہو سکتی ہو تُم میرا سچ جان کر مجھے ہر وقت پریشانی میں مبتلا کر کے اب تو تمہاری شادی ہو رہی ہے تم میرے لیے اور خطرہ بن گئی ہو تم کسی بھی وقت دارم کو بتا سکتی ہو لیکن یہ خوشیاں تمہاری بس کچھ دن کی ہے میں اپنا سچ کسی کے سامنے نہیں انے دو نگی۔۔۔اشمال دل میں سوچ رہی تھی جب کے اسکی آنکھیں زہر بن کر سامنے بیٹھے خوبصورت جوڑے کو بری نظر لگا چکی تھی۔۔۔

اشمال اپنے اندر اتنا زہر لیے بیٹھی تھی کے اسکا انجام شاہ ویلا کے خوبصورت جوڑوں پر اتنا بھاری پڑنا تھا اس بات سے پورا شاہ ویلا انجان تھا ان خوشیوں کو اشمال اور اُسکی نظر کھا جانے والی تھی۔۔۔

سب آکر باری باری رسم کر رہے تھے۔۔۔۔

امیرا بیٹا ادیان کو بلالو اور تم دونوں بھی رسم کرلو۔۔۔۔۔ ازا بیگم امیرا کے پاس اتی بولی جواب کرسی پر بیٹھی تھی کیونکہ وہ بہت تھک گئی تھی۔

جی بڑی مما۔۔۔امیرا اسباب میں سر ہلاتی بولی

اِدھر آؤ بیٹا۔۔۔اُدھر دیکھو وہ جو کھڑے ہے نہ انکو بولو آجائے رسم کرلیں۔۔۔۔ امیرا میں کھڑے ہونے کی بھی ہمت نہیں تھی اسلئے اُس نے اک بچی سے بولا جو وہی کھیل رہی تھی۔۔

او کے۔۔۔وہ بھی حامی بھرتی ادیان کی جانب گئی اور اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے ادیان کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگی۔۔

جی بیٹا۔۔۔ادیان جو اپنے بزنس میٹرز سے بات کر رہا تھا اس کیوٹ سی بچی کے یوں اپنی طرف متوجہ کرنے پر بولا

آپ کو وہ بلا رہی ہے رسم کرلیں۔۔۔وہ چھوٹی سی انگلی سے امیرا کی جانب اشارہ کرتی بولی جو اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔

اوکے بیٹا تھنک یو۔۔۔ادیان اُسکے سر پر ہاتھ رکھ مسکرا کر بولا

ادیان امیرا کی جانب جا کے بڑے غور سے اُسے دیکھنے لگا جو دوسری جانب دیکھ رہی تھی۔۔

امیرا ادیان کھڑا ہے تم اب تک ایسے ہی بیٹھی ہو رسم کر لو ابھی بھابھی بول کر گئی ہے گھر میں فنکشن ہے اور تم یہاں ارام سے بیٹھی ہو۔۔۔ارہبا بیگم نے جب ادیان کو کھڑا اور امیرا کو بیٹھا دیکھا پھر اب تک امیرا کو رسم نا کرتا دیکھ ارہبا بیگم کا تو غصّہ ساتھ آسمان پر چڑھ گیا تھا

مما بس جا رہے ہے مجھے نہیں پتہ تھا کے ادیان آ گئے۔۔۔ارہبا بیگم کی آواز پر وہ جلدی سے کھڑی ہوتی بولی

چھوٹی مما غصّہ مت کرے امیرا پر میں بس ابھی آیا۔۔۔

بیٹا یہ بلکل بچوں والی حرکتیں کرتی ہے۔۔۔

یہ ہے بھی تو چھوٹی نا میں اسکو کر لونگا بڑا آپ فکر نا کرے۔۔۔ادیان مسکرا کر بولا جس پر ارہبا بیگم بھی مسکرا دی

چلو آجاؤ بچوں رسم کرلو۔۔۔ادیان امیر اا سٹیج کی جانب بڑھے اور دونوں کے اطراف میں بیٹھ رسم کی اسی طرح باری باری سب رسم کررہے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ بہت پیاری لگ رہی ہے ماشاءاللہ۔۔۔آہل مسکرا کر انارا کو دیکھ بولا

شکریہ۔۔۔۔وہ بھی دھیما سا مسکرائی

اور اُس کی یہ مسکراہٹ آہل نے اپنے دل میں اتاری تھی

ویسے مجھے پتہ نہیں تھا آپ تیار ہو کر اور بھی کئی زدہ خوبصورت لگینگی۔۔۔۔

آپ کو ایک بات بتاؤں۔۔۔انارا کچھ سوچتے ہوئے بولی

جی بتائے۔۔۔۔

پتہ تو مجھے بھی نہیں تھا کے میں اتنی پیاری لگونگی یہ تیار ہونے کے بعد میں نے دیکھا۔۔۔۔انارا کھی کھی کرتے ہنستے ہوئے بولی

اور اسکی اس بچکانہ حرکت پر آہل کو اُس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔۔

آپ نے سادان کو کہی دیکھا ہے؟؟؟انارا ادھر اُدھر دیکھتی بولی

ہاں ابھی یہی تھا شاید کہی گیا ہو۔۔۔وہ رہا۔۔۔آہل نے سامنے اشارہ کیا

جی میں یہ دے کراتی ہُوں انکو۔۔وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھ

بولی جو شائد سادان کا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔آہل نے اسباب میں سر ہلایا

سادان آپ کا موبائل تھنک یوں۔۔۔وہ اگے بڑھتی سادان کی جانب

موبائل بڑھاتی بولی سادان جو اپنے دوست سے بات کر رہا تھا انارا کی آواز پر

نظر گھما کر اُسے دیکھا۔۔

ویلکم بنالی پکچرز؟؟سادان مسکرا کر بولا

جی بنالی۔۔۔انارادارم اور اہانا کی پکچرز کیلئے سادان سے موبائل لے کر گئی

تھی جواب وہ واپس کرنے آئی تھی

ویسے آج چاند تو یہاں چمک رہا ہے۔۔۔۔سادان چہرہ جھکائے دھیمی آواز

میں بولا

اتنی آواز تھی کے انارا نے سن لی تھی۔۔

وہ سادان کا جھکا ہوا سر دیکھ مسکرائی

ماشاءاللہ ماشاءاللہ کیا جوڑی ہے۔۔۔اک آنٹی اتی دونوں کی بلائے لیتی بولی

جب کے اُن کی بات پر سادان اور انارا نے اک دوسرے کو دیکھا

آنٹی وہ۔۔سادان بول رہا تھا کے اُنہونے بات کاٹی

ہائے صدقے جاؤں تیری دلہن پر کیا ڈھونڈ کر لا یا ہے اللہ جوڑی سلامت رکھے آمین۔۔۔وہ بول رہی تھی اور سادان اور آنارا منہ کھولے انہیں دیکھ رہے تھے

نہیں میں بتا۔۔۔پھر سادان کی بات کاٹی

ویسے بھئی ازا بھی چن چن کر بہو اور داماد لائی ہے بڑی بہو بھی ماشاءاللہ چاند اور چھوٹی بھی بلکل چاند۔۔۔وہ انارا کے سر پر ہاتھ رکھ بولی

اللہ جوڑی سلامت رکھے ہمیشہ خوش رہو آباد رہو۔۔۔۔وہ کہتی پیچھے اور عورتوں سے باتوں میں لگی اور پیچھے سادان انارا اک دوسرے کو حیرانی سے

دیکھ رہے تھے پھر کچھ دیر بعد دونوں اک دوسرے کو دیکھ بے اختیار نظر چراتے اِدھر اُدھر نکل لیے۔۔۔۔۔۔

خالہ میرے ساتھ کوئی رسم کرنے والا نہیں ہے ادیان کو بولیں نا میرے ساتھ رسم کرلیں۔۔۔اشمال ارہبا بیگم کے پاس اتی بولی

بیٹا اشمال کیا بول رہی ہو ادیان کی بیوی ہے امیرا ادیان اُسکے ساتھ رسم کر چکا اجاو تم میرے ساتھ کرلو۔۔۔۔ارہبا بیگم اُسے ساتھ لیے آگے بڑھی اور اشمال دانت پستی ارہبا بیگم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

امیرا امیرا امیرا اس گھر کے ہر فرد نے اُسکے نام کا ورد کیا ہوا۔۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اُسے ارہبا بیگم کے ساتھ رسم کرنی پڑی اشمال کی نظر بس ادیان پر تھی جو کافی مصروف تھا۔۔۔۔۔۔۔

خیر فنکشن اپنے اختتام پر تھا مہمان جو ڈائریکٹ اب برات پر اتے وہ جا رہے تھی جنہونے رکنا تھا وہ لوگ اندر کی جانب گھر میں جا رہے تھے۔۔

اہانا کو لیے امیرا اور انارا اُسکے کمرے میں چھوڑ آئی تھی جب کے ازاار ہبا بیگم

اور ادیان امیرا باہر ہی کچھ دیر کیلئے بیٹھ گیے تھے

اور ساتھ کچھ دو تین مہمانوں میں آئی آنٹی بھی تھی۔۔۔۔

اور بھئی امیرا خوشخبری کب سنا رہی ہو۔۔۔۔اک قریب ساٹھ سالہ عورت

امیرا کو دیکھ بولی۔۔۔امیرا جو پانی پی رہی تھی انکی بات پر اُسے پانی کا پھندا لگا

۔۔

بیٹا ٹھک سے پیو۔۔۔ازا بیگم نے اُس کی کمر تھپتھپائی جب کے اُن کی بات پر

ادیان نے فوراً نظر اٹھا کر امیرا کو دیکھا اور اُسکے کھانسنے پر ادیان نے اپنی

مسکراہٹ دبائی

ارے بیٹا ارام سے۔۔ چلو اب بتاؤ پھر کب ازا کو دادی بنا رہی ہو۔۔۔ پھر سے

اُنہونے نُکتہ چینی شروع کی

امیرا کبھی ادیان کو دیکھتی تو کبھی ازاار ہبا بیگم کو جو اپنی ہنسی ضبط کر رہی تھی

آنٹی مجھے کیسے پتہ ہو گایہ۔۔۔وہ اُنھیں دیکھ بولی

بیٹا تمہیں ہی پتہ ہو گا اور کسے پتہ ہو گا۔۔ادیان بڑی دلچسپی سے امیرا کو دیکھ رہا تھا اُسکے چہرے پر آتے زاویوں سے سب لطف اندوز تھے

نہیں یہ تو اللہ کو پتہ ہوتا ہے نا۔۔۔امیرا کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولیں اوپر سے سب کی مشکوک نظریں

ادیان اپنی ہنسی دبائے بیٹھا تھا جب کے سب کا بھی یہی حال تھا

بیٹا اللہ کو تو پتہ ہے لیکن اُسکے بعد تمہیں پتہ ہے جلدی بتاؤ کب گھر میں ننھے ننھے بچے لا رہی ہو۔۔۔۔

آنٹی آپ کیسی باتیں کر رہی ہے مجھ سے۔۔۔امیرا کو شرم آرہی تھی

بیٹا سب شادی شدہ ہے یہاں کیا مطلب کیسی باتیں شادی کے بعد ایسی ہی تو باتیں ہوتی ہے۔۔۔

چلو ادیان تم ہی بتا دوں کب بن رہے ہو باپ۔۔۔آنٹی اب رخ موڑتی ادیان کی جانب دیکھ بولی

انشاءاللہ بہت جلد۔۔۔ادیان امیرا کے چہرے پر نظر جمائے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کیے بولا جب کے امیرا جو سکھ کا سانس لے رہی تھی انٹی کے رخ موڑنے پر ادیان کی بات پر آنکھیں کھولیں اُسے دیکھنے لگی

چلوازاادیان کی بات سے لگ رہاہے بہت جلد تم دادی بننے والی ہو کیوں امیرا ۔۔۔

آنٹی پلزایسی باتیں مت کرے مجھ سے۔۔۔۔۔

بیٹا کیوں منع کررہی جو شادی کے بعد بچے ہی تو کرتے ہے۔۔۔۔۔۔انکی یہ بات امیرا کادماغ گھما گئی تھی

آنٹی آپ کی بیٹی کی شادی کواک سال ہو گیااُنہونے بچے کر لئے ؟؟؟

ہائے نہیں بھئی میری بیٹی ابھی چھوٹی ہے ابھی تو شادی ہوئی ہے بس اک سال ہواہے ابھی توارام کرنے کے دن ہے اُسکے۔۔

توآنٹی میں کیاآپکو عورت دکھتی ہُوں ؟؟؟آپ کی بیٹی سے بھی چھوٹی ہُوں اور میری شادی کو دو مہینے بھی ڈھنگ سے نہیں ہوئے اور آپ مجھے کہے رہی

ہے۔۔۔امیرا نے ادب سے کہے کر انٹی کی بولتی بند کروادی تھی جب کے
ازاار ہبا بیگم اور ادیان اپنی ہنسی ضبط کرتے اپنا حال برا کر گیے تھے
آنٹی اب امیرا کو ایبرواچکا کے دیکھتی اٹھ کر چل دی۔۔
اور اُنکے جاتے ہی امیرا غصے سے اٹھ کر اندر کی جانب جاتی کمرے کی جانب کی
بڑھ گئی۔۔۔اور پیچھے تینوں اُسے جاتا دیکھ بے اختیار تینوں ہنس پڑے

۔۔۔۔۔

اہانا کو اُبٹن کی خوشبو سے اب الجھن ہو رہی تھی وہ اپنا دوپٹہ اتارتی بیڈ پر رکھ
اپنے بالوں کو کھولنے لگی وہ شاور لینا چاہتی تھی جلد از اجلد۔۔
ابھی وہ بس اپنے کپڑے نکالتی جانے لگی تھی جب کمرے کا دروازہ کھولتا دارم
اندر داخل ہوا۔۔۔۔

سامنے سے دارم کو دیکھ اہانا نے چونک کر اُسے دیکھا

ا۔آپ اس وقت۔۔۔

ہاں میری جان۔۔۔وہ اک اک قدم اُس کی جانب بڑھاتا بولا

دارم ا۔ آپکو پتہ ہے نہ اب ہمیں برات والے دن ملنا ہے۔۔۔

کس نے کہا۔۔۔۔ وہ مزید قدم لیتا اُسکے قریب آیا

سب نے۔۔۔۔

ہاں لیکن تُم میری بیوی ہو اور میں تو جب دل کرے گا آؤنگا۔۔۔۔ وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالیں اپنی جانب کھینچ کر بولا

دارم نے اُس کے چہرے کے قریب آپنا چہرہ کرتے اُس میں سے اتی اُبٹن اور نازک سی خوشبو خود میں اتاری۔۔۔۔۔

سب نے لگادیا یہ میں نے تو لگایا ہی نہیں۔۔۔ دارم سوچتے ہوئے بولا

ک۔ کیسے لگانگے آپ اُبٹن تو یہاں ہے ہی نہیں۔۔۔۔ وہ جواباً بولی

میں لگادونگا۔۔۔ وہ اہانا کے گال پر لگا اُبٹن اپنے ہاتھ سے سمیٹتا اپنے گال پر لگا گیا اہانا جو سمجھ رہی تھی وہ اُسکے لگائے گا دارم کو اپنے گال پر لگاتا دیکھ اہانا حیران ہوئی

لیکن اگلے ہی پل دارم کے عمل سے اُس نے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

دارم اپنا گال اُسکے گال سے رب کرتا اپنے انداز میں اُسے اُبٹن لگا رہا تھا۔۔

لگ گیا۔۔۔ دارم کچھ دیر بعد پیچھے ہوتا بولا

جس پر اہانا نے نظر جھکائی۔۔ دارم کی بے باک نظریں جو اُس کی گردن سے نیچے کو جا رہی تھی اہانا نے محسوس کرتے اپنی حالت پر غور کیا۔۔۔

م۔ میرا۔۔۔ دوپٹہ ۔۔ وہ بیڈ کی جانب دیکھتی بولی جہاں اسکا دوپٹہ پڑا تھا

دوپٹہ کس لیے۔۔۔ دارم بے باکی سے مسکرایا

چ۔ چھوڑے م۔ مجھے شاور لینا ہے۔۔۔ دارم کی نظروں سے گھبراتی ہوئی بولی

آ جاؤ ساتھ لیتے ہے۔۔۔

ن۔ نہیں م۔ میں لے لونگی۔۔۔

نہیں بیوی اب تو ہم ساتھ ہی لینگے۔۔۔

وہ اُسے بانہوں میں اٹھاتا باتھ روم کی جانب آیا اور ہاتھ بڑھا کر شاور کھولا

دارم نے اُسے نیچے اُتارا اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالیں اُسے اپنے قریب کر گیا۔۔

اور لب اُسکی نم ہوتی گردن پر رکھے۔۔۔

گردن پر لمس چھوڑتے وہ اوپر اٹھا اور بغور اسکا چہرہ دیکھا۔۔۔۔

بہت شرماتی ہو تم لیکن یہ شرم برات والے دن اسی کمرے میں چھوڑ کر انا

میری جان۔۔۔وہ کہتے اُسکے لبوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔

اُسکے لبوں سے نمی کے ہر قطرے کو خود میں اتارتے دارم نے لب اُس کی

پیشانی پر رکھے۔۔

د۔دارم۔۔۔

جی میری جان۔۔۔وہ خمارِ میں بولا

م۔۔مجھے سردی لگ رہی ہے۔۔۔اہانا کے کہنے پر دارم نے محسوس کیا کے

جس پانی کے نیچے وہ کھڑے ہے وہ کتنا ٹھنڈا ہے اور اوپر سے سردیوں کا موسم

جو دارم اہانا کے قریب ہونے سے بھول چکا تھا۔۔

دارم نے شاور بند کرتے ٹاول اہانا پر ڈالا۔۔۔

اچھا میری جان شور تو لے لیا کیا خیال ہے نیکسٹ کام کپڑوں والا وہ بھی خود کروا دو کیا چینج۔۔۔دارم شرارت سے بولا

ن۔نہیں میں کرلونگی آپ جائے کوئی آجائیگا۔۔

آجائے جسکو آنا ہے میری بیوی ہو تُم۔۔

دارم پلز نا۔۔۔اہانااب منت بھرے لہجے میں بولی کیونکہ اُسے واقعی ڈر لگ رہا تھا کے کوئی آنا جائے۔۔۔

اوکے لیکن فوراً کپڑے چینج کرو ورنہ سردی لگ جائیگی۔۔۔دارم نے حامی صرف اہانا کیلئے بھری تھی کیونکہ جب تک وہ نہیں جاتا اہانا نے کپڑے نہیں چینج کرنے تھے اور گیلے کپڑوں میں اُسے ٹھنڈ لگ جانی تھی۔۔۔

دارم اُسکی پیشانی پر لب رکھتا اب باہر نکل گیا جب پر اہانا نے اک گہرا سانس لیا۔۔۔۔

پھر اک مسکراہٹ اُسکے چہرے پر آئی وہ جلدی سے کپڑے چینج کرتی اک ڈھیلی سی ییلو فورک میں آئی اب اُسے سکون مل رہا تھا وہ کافی ہلکا محسوس کر

رہی تھی بنا وقت ضایع کیے اہانا جلدی سے بیڈ پر گرتی آنکھیں بند کر گئی۔۔وہ بے حد خوش تھی کیونکہ دارم اُسکے ساتھ تھا لیکن وہ ان خوشی میں وہ چیز تو بھول گئی تھی جو پچھلے دنوں ہوئی تھی اور اگے ہونے والی تھی ہر جگہ خوشی تھی اسلئے اہانا بھی وہ باتیں بھول رہی تھی اس بات سے انجان کے یہ باتیں اشمال اتنی جلدی بھولنے نہیں دیگی

ادیان کمرے میں داخل ہوا جہاں امیرا اب کپڑے چینج کیے ڈھیلے سے نائٹ سوٹ میں غصے سے بیڈ پر منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔

ادیان نے اُس کے چہرے کو دیکھا اور اپنی انے والی ہنسی کا اک بار پھر گلا دباتے فریش ہونے چل دیا۔۔۔

ادیان فریش ہو کر ٹراوزر اور ٹیشرٹ میں باہر نکلا جہاں امیرا اب بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔

اہم۔۔۔ادیان نے اپنے بال خشک کرتے ہوئے کہا جس پر امیرا نے اپنا غصے سے بھرا چہرہ اٹھا کر ادیان کو گھورا۔۔

میری جان کیوں غصّہ کررہی ہو آنٹی ٹھک ہی تو کہے رہی تھی اب بھئی بچے تو ہونے چاہیئے نا ہمارے۔۔۔ادیان نے اُس کے چہرے پر نظر گاڑے شرارت سے کہا

ادیان چپ ہو جائے ویسے ہی مجھے غصّہ آرہا ہے اور کیا کہے رہے تھے آپ وہاں۔۔؟؟انشاءاللہ بہت جلد کیا بہت جلد۔۔۔امیرا غصے سے اٹھتی ادیان کے قریب جاتی بولی

ہمارے بچے بہت جلد میری جان پلیننگ اج سے شروع کرے۔؟؟؟ادیان بے باکی سے کہتا اُسے اپنے سینے سے لگا گیا

چ۔چھوڑے میں تھک گئی ہوں۔۔۔وہ سرخ پڑھتی نکلنے کی کوشش کرتی بولی

ہمم میں بھی بہت تھک گیا ہوں اور سکون چاہتا ہوں۔۔۔وہ خمارِ میں کہتا اُس کی پیشانی پر لب رکھتا بولا

ت۔توس۔سو جائیں نا۔۔۔۔۔

نہیں میری جان جو سکون مجھے چاہیئے اُسکے لیے نہ تو میں ہو سکتا ہوں اور نا ہی تم۔۔۔ گھمبیر آواز میں کہتے ادیان نے اُسکے گال پر لب رکھے

ا۔ادیان۔۔۔۔وہ ادیان کے ہاتھ اپنی کمر پر بے باکی سے سرکتے دیکھ ٹوٹے لفظوں میں بولی

ہمم۔۔۔۔وہ کہتا اُس کی نوز میں پہنی چھوٹی سی لونگ پر لب رکھ گیا۔۔

م۔میں۔۔۔

ششش میری جان آج نہیں آج میں ہمارے درمیان ہر دوری کو ختم کر دونگا۔۔۔

وہ اُسے بانہوں میں اٹھائے بیڈ کی جانب بڑھا اُسے بیڈ پر لیٹاتے وہ اوپر اچکا تھا۔۔

امیرا نے بمشکل نظر اوپر اٹھائی۔۔۔ادیان کی آنکھوں میں خمارِ اُسے اپنا بنانے کا جنون جزباتو کا ٹھاٹے مارتا سمندر دیکھ امیرا کو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا

۔۔

ا۔ادیان۔۔۔ادیان نے جب اُس کی گردن پر لب رکھ شدت سے شہہ رگ کو چُما تو امیرا تڑپ کر بولی

لیکن اب ادیان اُس کی سن ہی کہاں رہا تھا وہ اُسکے لبوں پر لب رکھتا انہیں اپنی قید میں لے گیا ادیان کا انداز شدت سے بھرا تھا آج وہ کسی قسم کی رعایت کے موڈ میں نہیں تھا جتنا ٹائم اُسے دینا تھا وہ دے چکا تھا اس سے زدہ اب ادیان خود پر ضبط نہیں رکھ سکتا تھا۔۔

وہ اُسکے لبوں کو آزاد کرتے بمشکل اوپر اٹھا۔۔

اجازت ہے؟؟؟؟اُس نے امیرا کی بند آنکھوں پر لب رکھ محبت سے پوچھا اُس کی خمارِ میں گھمبیر ہوتی اواز سن امیرا کی آنکھیں کھلنا مشکل تھی۔۔

اُس نے بند انکھوں سے ہی ہلکے سے اسباب میں سر ہلایا وہ اسکا شوہر تھا پورا حق رکھتا تھا اور اگے اجازت مانگ رہا تھا تو امیرا کیسے منع کر سکتی تھی؟؟اتنے دن حق کے بعد بھی وہ رکا تھا تو یہ بھی صرف ادیان شاہ کر سکتا تھا ادیان ہمیشہ

اپنے ہر عمل سے امیرا کو خود سے مزید محبت کراتا تھا۔۔ابھی امیرا شرم سے چور چور تھی اُسے آنکھیں کھولنا بھی مشکل لگ رہا تھا۔۔

اُس کی اجازت پر ادیان نے مسکراتے ہوئے اُسکے چہرے پر محبت سے لمس چھوڑتے وہ پھر سے اُسکے لبوں پر جھکا تھا۔۔اُسکی گردن میں چہرہ دیتے ادیان نے گہرا سانس لیا اُس کی گردن پر لمس چھوڑتے ادیان نے کندھے سے شرٹ کسکھاتے شدت سے اپنے لب رکھے پھر کچھ سوچتا ہوا پھر اوپر ہوا۔۔۔

میری جان آج میں خود کے بس میں بھی نہیں ہوں آج تمہیں برداشت کرنا ہو گا۔۔۔ادیان اُس کی پیشانی پر لب رکھ بولا اور اک بار پھر اس پر جھکتا اپنی محبت کی بارش میں اُسے خود میں سمیٹتا چلا گیا۔۔۔۔

آج امیرا مکمل طریقے سے امیرا ادیان شاہ بنی تھی رات گواہ تھی دونوں کی محبت کی دور سے دیکھتا چاند بھی ادیان اور امیرا کی داستان کو مکمل ہوتا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح کا آغاز سب کا دیر سے ہی ہوا کیونکہ سب مایو سے تھک ہار کر سوئے تھے

۔۔۔

برات کل تھی اج کا دن کھالی تھا اسلئے سب ارام کر رہے تھے اس وقت بھی

دوپہر کے اک بجے تھے اور شاہ ویلا میں سناٹا تھا کیونکہ سب اب تک سو رہے

تھے۔۔قریب دو بجے سب نے باری باری اٹھنا شروع کیا۔۔

گھر کی ملازمین بھی اچکے تھے اسلئے ازاا ور ارہبا بیگم سب کیلئے ناشتا بنوانے کیلئے

بتا رہی تھی۔۔۔

ٹیبل پر سب باری باری آ رہے تھے دارم کی نظر اہانا کو ڈھونڈ رہی تھی جو اُسے

نظر نہیں آ رہی تھی۔۔

مما اہانا کہا ہے۔۔۔دارم نے جھک کر ارہبا بیگم سے کہا

بیٹا اب کل ہی دکھے گی اہانا آپکو برات سے پہلے دولہا دلہن نہیں ملتے

۔۔۔ارہبا بیگم مسکرا کر بولی

مما یہ کیا بات ہوئی میری بیوی ہے وہ۔۔۔

بیٹااک دن کی تو بات ہے۔۔۔

ممااک دن کی نہیں ہے آج کا پورا دن پھر کل جا کے رات کو یہ ناانصافی ہے ۔۔۔دارم نے شکوہ کیا

بیٹارسم ہے کرنی تو پڑے گی۔۔۔ارہبا بیگم اُس کی بے چینی دیکھ مسکرا رہی تھی

ابھی ادیان امیرا اشمال اور آہل اپنے اپنے کمروں سے نہیں ائے تھے۔۔

انایہ دیکھے۔۔۔پیپرز کی شیٹ بھی آگئی۔۔۔سادان اپنے موبائل میں دیکھتے بولا

اتنی جلدی۔۔انارا پریشان ہوئی

ہمم آپ کا ایڈمشن لیٹ ہوا ہے چلے کوئی بات نہیں میں کور کروا دوگا سب کچھ کچھ دن ہے ابھی شادی کے فوراً بعد یونیورسٹی جانا ہے ہم نے۔۔۔

سادان کی بات پر انارا نے اسباب میں سر ہلایا

امیرا کی آنکھ ادیان کے مضبوط حصار میں کھلی۔۔

آنکھیں کھولتے اُس نے اپنے برابر میں دیکھا جہاں ادیان اُس کی گردن پر چہرہ چھپائے سکون سے سو رہا تھا۔۔۔۔جب کے اک ہاتھ امیرا کے پیٹ پر تھا۔۔۔

امیرا اُسے دیکھ یک دم سرخ پڑی تھی اب اُسے سمجھ یہ نہیں آرہا تھا کے وہ ادیان سے نظر کیسے ملائیں گی کیونکہ اُسے بہت شرم آرہی تھی۔۔۔

امیرا نے سوچا ادیان کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ کمرے سے نکل جائیگی اسلئے وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اُسکے پیٹ پر رکھا ادیان کا ہاتھ رکاوٹ آیا۔۔

امیرا نے پھر سے اٹھنے کی کوشش کی اور اس بار ادیان کی آنکھ کھلی تھی۔۔

ادیان نے نیند سے بھری آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا۔۔

جو نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا امیری جان۔۔۔وہ واپس اُس کی گردن میں چہرہ ڈالے بولا

ک۔کچھ نہیں۔۔

ہمم اتنا شرما کیوں رہی ہو۔۔۔ جان بوجھ کر ادیان نے اُسے چھیڑا جب کے وجہ وہ بخوبی جانتا تھا

ن۔ نہیں میں تو نہیں شرما رہی۔۔۔ وہ نظروں کی زاویے اِدھر اُدھر کرتی بولی

اچھا پھر مجھے دیکھ کر بات کرو ایسے نظریں کیوں چرا رہی ہو؟؟؟؟ ادیان مسکرا کر بولا

د۔ دو بج گیے جلدی اٹھے دیر ہو گئی۔۔۔ وہ بات کو دوسرے رخ پر لیجانے کی کوشش میں تھی

نہیں ابھی سو جاتے ہیں میری جان رات میں پھر جاگنا ہو گا۔۔

ک۔ کیوں جاگنا ہے رات کو۔۔۔ امیرا بے ساختہ پوچھ پڑی

یار اب اپنا بے بی لانے کیلیئے ہمیں روز رات کو محنت تو کرنی پڑے گی نہ۔۔۔ ادیان بے باکی سے بولا

ا۔ ادیان چھوڑے مجھے۔۔۔۔

نہیں میری جان بلکل نہیں۔۔۔ادیان کہتا اسکے لبوں پر جھکنے لگا تھا جب اسکا فون بجا۔۔

نہایت غلط وقت پر بجا ہے۔۔۔ادیان سخت بدمزہ ہوا تھا جب کے امیرا نے شکر کا کلمہ پڑا۔۔۔

ادیان جیسے فون اٹھانے کیلئے اٹھا امیرا بھاگتی ہوئی واشروم میں فریش ہونے بند ہوئی تھی۔۔۔

ادیان بند دروازے کو دیکھتا اپنا سر جھٹکتے فون کان سے لگا گیا

خیر آج کا دن بھی ایسے ہی سب کا گزر گیا تھا اور اگلا دن بھی لگ چکا تھا آج برات تھی اور آج مایو کے مقابلے تیاریاں زدہ تھی۔۔

یار یہ غلط ہے مایو میں بھی نہیں ائے اج لازمی انا ہے۔۔۔ادیان فون پر بات کررہا تھا جب امیرا ادیان کی کافی لیے اندر داخل ہوئی

ہاں ہم انتظار کرینگے لازمی انا۔۔۔ادیان نے مسکرا کر کہتے فون رکھا۔۔

ادیان آپ کی کافی۔۔۔

شکریہ میری جان۔۔۔

آپ اباہیم بھائی سے بات کر رہے تھے اُن کی فیملی مایوپر نہیں ائی تھی۔۔

ہم اباہیم سے بات کر رہا تھا لیکن آج آئینگے وہ۔۔۔ادیان مسکرا کر بولا

رائم کا تو میں بہت انتظار کر رہی ہوں۔۔۔امیرا خوشی سے بولی جسے دیکھ

ادیان مسکرایا

میں اک بات بتانے آئی تھی بھول گئی وہ ہمیں پولر چھوڑ آئے جلدی سے

آجائے ٹائم دیکھے۔۔۔۔امیرا کو یاد انے پر اُس نے فوراً بولا

اوکے میری جان ریڈی ہو جاؤاور اہانا کو بھی بول دینا۔۔ادیان کے کہنے پر

امیرا نے اسباب میں سر ہلایا۔۔۔

اہانا انارا آجائے آپ لوگ۔۔۔امیرا اہانا کے کمرے میں داخل ہوتی بولی

ہم چلے۔۔۔۔۔

اشمال بیٹا تم بھی چلی جاؤ۔۔۔ارہبا بیگم بولی

ہاں اپی آجائے آپ بھی۔۔۔۔۔۔۔

نہیں میں گھر پر ہو جاو گی تیار۔۔۔اشمال کے بولنے پر ابھی امیرا کچھ بولتی کے امیرا کا فون بجا

جی ادیان۔۔

جی بس ہم آرہے ہے۔۔۔ادیان کی کول پر امیرا جلدی سے بولی

تم لوگ ادیان کے ساتھ جارہے ہو؟؟اشمال اُسے دیکھ بولی

جی اپی۔۔۔

امیرا میں بھی چلتی ہُوں گھر پر اب کیا تیار ہو نگی میں بس اک منٹ میں ائی ۔۔۔اشمال کہتی اندر کی جانب جاتی جلدی سے آئی۔۔۔

چلے امیرا۔۔اہانا اور انارا کمرے سے نکلے تھے

ہمم چلو۔۔

بیٹا اشمال بھی آرہی ہے۔۔ارہبا بیگم کی بات پر اہانا کا چہرا اُبجا تھا

خیر اشمال کے انے پر چاروں نے قدم باہر قدم بڑھائے

ادیان گاڑی سے ٹیک لگائے اس وقت کول پر بات کر رہا تھا۔۔۔
ادیان شادی کی وجہ سے آفس نہیں جا رہا تھا اسلئے کول پر ادیان کو سب ہینڈل کرنا پڑھ رہا تھا۔۔۔

امیرا یار جلدی بیٹھو۔۔۔اشمال کی نظر آگے سیٹ پر دیکھ اہانا اُسکے دماغ میں چلتا سمجھتی جلدی سے امیرا سے بولی۔۔

جب کے امیرا جو انارا سے کچھ بات کر رہی اہانا کی بات پر اسباب میں سر ہلاتی آگے کا دروازہ کھولتی بیٹھ گئی اور پیچھے اشمال نے اہانا کو گھورا

ادیان کول رکھتے گاڑی میں بیٹھا۔۔

اہانا بچے فون لیا ہے آپ نے اپنا؟؟؟ادیان شیشے میں اسے دیکھ بولا جب نظر برابر میں بیٹھی اشمال پر پڑی جس پر ادیان کے ماتھے پر بل پڑے ادیان کو نہیں پتہ تھا کے اشمال بھی جائیگی۔۔۔

نہیں بھائی بھول گئی۔۔۔اہانا کو یاد آیا۔۔۔اشمال کے فون توڑنے کے بعد وہ دوسرا فون لے چکی تھی بہانہ ہاتھ سے گر کر فون ٹوٹنے کا بنایا تھا۔۔۔

ہمم مما کا میسیج آیا ہے خیر آرہا ہے آپ کا فون۔۔ادیان نے ابھی گاڑی چلانا شروع نہیں کی تھی۔۔۔

اتنے میں اک ملازمہ گاڑی کے پاس اتی اہانا کا فون اُسے دیتی چل دی ۔۔۔جس پر ادیان نے گاڑی چلانا شروع کی۔۔۔۔

اشمال سامنے شیشے سے ادیان کا خوبصورت چہرہ دیکھ رہی تھی ادیان آنکھوں پر چشمے لگاے سامنے دیکھ گاڑی چلارہا تھا۔۔۔

ادیان رات میں آپ آئینگے یا کوئی اور۔۔۔امیرا نے یاد انے پر پوچھا میری جان میں ہی اجاونگا میسیج کر دینا۔۔۔ادیان اُسے دیکھ بولا اہانا انارا آپس میں باتوں میں لگی تھی وہ تو نہیں سن پائی البتہ اشمال جسکا سرا دھیان ہی آگے تھا یہ سن اسکا خون جل چکا تھا۔۔

ا۔ادیان کیا کر رہے ہے چھوڑے سب ہے یہاں۔۔ادیان کو اپنا ہاتھ پکڑتی دیکھ امیرا شرم سے بولی کیونکہ گاڑی میں سب تھے

بیوی میری گاڑی میری۔۔۔پھر کیا ڈر میری جان۔۔۔ادیان شرارت سے مسکرایا۔۔

اور پیچھے اشمال خود پر کنٹرول کیے کیسے بیٹھی تھی یہ کوئی اُس سے پوچھتا میرے سامنے میری محبت کے ساتھ کوئی اور لڑکی میں کیسے برداشت کر سکتی ہوں تم کیسے پیار کر سکتے ہو ادیان اس امیرا سے نہیں بہت جلد ادیان کی دوری تمہارے نصیب میں ہے امیرا۔۔۔۔اشمال آنکھوں کو بند کیے سوچنے لگی وہ مزید یہ سب نہیں دیکھ سکتی تھی وہ بس شادی ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی وہ جو کرنے والی تھی وہ صرف اشمال جانتی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی رکی جس پر سب گاڑی سے اترنے لگے جب ادیان نے امیرا کا ہاتھ پکڑا پیچھے سے تینوں کے اترنے پر ادیان نے اپنے لب امیرا کے گال پر رکھے۔۔۔ جب کے امیرا کو یہ امید نہیں تھی۔۔۔

اُسکے گال سب کا سوچ لال ٹماٹر بنے تھے۔۔

میری جان یہ غلط بات ہے اب تُم اس طرح بلش کر کے جا رہی ہو۔۔ادیان خود پر ضبط رکھتے بولا

ا۔ادیان چھوڑے سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

اوکے میری جان ابھی چھوڑ رہا ہوں رات کو نہیں چھوڑونگا۔۔

وہ آنکھ ونگ کرتے شرارت سے بولا۔۔۔

جس پر امیرا فوراً گاڑی سے اترتے باہر نکلی جس پر ادیان بھی اپنے آفس کے کچھ کام نپٹانے اک دو گھنٹے کیلئے آفس چل دیا

اور پیچھے گاڑی کی جاتی پشت اشمال نے دور تک دیکھی تھی۔۔

رات کا وقت ہو رہا تھا قریب نو بج چکے تھے اور ساری لڑکیاں مکمل تیار ہو چکی تھی۔۔

امیرا بھائی کو کول کر دی یار۔۔۔

ہاں اہانا کر دی ہے کول سا آ رہا ہے ادیان بڑے بابا کے ساتھ کسی کام میں بزی ہے۔۔

گھر سے بھی کافی بار کالز آچکی تھی کے وہ لوگ تیار ہوئے یا نہیں لیکن تب تک نہیں ہوئے تھے اسلیئے اب تیار ہوتے ہی امیرا ادیان کو کول ملا چکی تھی

--

میڈم آپ لوگوں کو لینے آئے ہے۔۔۔اک لڑکی اکے بولی جس پر چاروں کھڑی ہوئی اہانا کو شول پہناتے وہ لوگ باہر چل دی جہاں سادان گاڑی میں بیٹھ انتظار کر رہا تھا۔۔

انارا آپ آگے بیٹھ جاؤ میں پیچھے اہانا کے پاس بیٹھ جاتی ہوں آپکو کوئی پروبلم تو نہیں نا؟؟امیرا نے کہتے آخر میں پوچھا

کوئی مسئلہ نہیں میں بیٹھ جاتی ہوں۔۔۔وہ مسکرا کر بولی جس پر سب گاڑی میں بیٹھے اشمال کا موڈ تب سے ہی آف تھا جب سے اُس نے اتے وقت ادیان اور امیرا کی باتیں سنی تھی اور مزید خراب تب ہوا جب اُسے پتہ لگا کے لینے ادیان نہیں آرہا۔۔

ساسب تیار ہیں گھر میں ؟؟؟امیرا نے سادان کی پشت دیکھ پوچھا

ہاں سب تیار ہے اہانا انا اور اشمال اپی کو ڈائریکٹ ہول میں چھوڑے گے پھر گھر سے برات جانی ہے تو ہم گھر جائینگے باکی ہول میں ان لوگوں کے پاس رکنے کیلئے خالہ وغیرہ پہلے ہی ہے۔۔۔

ہمم ٹھک ہے۔۔۔۔۔

سادان نے گاڑی پہلے ہول پر روکی جس پر اہانا انارا اور اشمال باہر آئی۔۔اہانا کو ٹھک سے اندر برائیڈل روم تک پہنچاتے اب امیرا اور سادان واپس گاڑی میں بیٹھے تھے کیونکہ امیرا کے بھائی کی شادی تھی تو وہ لڑکے والی تھی۔۔۔

گھر پہنچ کر گاڑی رکی ہر جگہ رونق ہی رونق تھی۔۔۔

امیرا اندر داخل ہوئی جہاں دولہا کی جو رسم گھر پر ہونی تھی اُس کی تیاریاں ہو رہی تھی جو امیرا کے اتے ہی شروع ہوئی تھی۔۔۔

ساری رسم نہایت دھوم دھام سے ہوئی امیرا کو ادیان نظر نہیں آرہا تھا اور نا تابر صاحب یقیناً وہ اُنکے ساتھ تھا۔۔۔

خیر ساری رسم کے بعد اب برات جانے کیلئے بولا گیا جس پر خوب دھوم دھڑاکا ہوا۔۔

مما ادیان کہا ہے۔۔۔ برات جا رہی تھی اور ادیان کو نا پا کر بولی۔۔
بیٹا تابر بھائی اور ادیان ڈائریکٹ ہول میں پہنچینگے کسی کام سے گئے ہوئے۔۔

اوکے۔۔۔۔۔۔۔

آہل گاڑی چلا رہا تھا جب کے ٹھک برابر میں دارم اپنی خوبرو پرسنلٹی کے ساتھ دولہا بنا اور پیچھے امیرا اور راہبا بیگم بیٹھی تھی باکی سب کی کارے پیچھے لائن سے قطار بناتی آرہی تھی پیچھے بلیک رنگ کی بڑی گاڑیاں اک قطار میں چلتی خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی دیکھنے والا ماشاءاللہ کہے بنا رہ نا پائے

۔۔۔

سب کی گاڑیاں ہول کے آگے آکر رکی۔۔
اب شروع ہوئی تھی جم کے دھوم دھام

آہل سادان اور سارے کزنز نے مل کر خوب مزا کیا احسن صاحب اور گھر کے بڑوں نے خوب نوٹوں سے بھری گڈی دارم سادان امیرا آہل سب کے سروں سے واری امیرا تو بار بار ادیان کو دیکھ رہی تھی کے وہ جلدی آجائے جب کے اُسے پتہ تھا شادی ہے ہزار کام ہونگے۔۔۔۔

کافی دیر بعد اب سب اندر داخل ہونے لگے جس پر ساری کزنز نے جو پہلے ہول میں تھی اُنہونے پھولوں سے استقبال کیا۔۔ پورا ماحول دلہا اور دلہن والوں کا بنا تھا۔۔۔

دارم کو جا کر اسٹیج پر بٹھایا گیا اب ہول میں سب مہمان باری باری آرہے تھے ۔۔۔

امیرا گیٹ کو ہی دیکھ رہی تھی جب تابر صاحب اور ادیان اندر داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیے۔۔۔۔

ادیان نے امیرا کو نہیں دیکھا تھا البتہ امیرا ادیان کو دیکھ چکی تھی جو تھری پیس سوٹ میں ملبوس اک ہاتھ میں اپنا موبائل پکڑے جب کے دوسرے ہاتھ

میں گھڑی پہنے بال اچھے سے سیٹ کیے اپنی وجاہت سے بھرپور پرسنلٹی کے ساتھ سب کی سانسیں روک دینے کی حد تک حسین لگ رہا تھا۔۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔بے ساختہ امیرا کے لبوں سے نکلا تھا

امیرا جاؤ بیٹا اہانا کو لے آؤ۔۔۔امیرا جوادیان کو دیکھنے میں گم تھی ازابیگم کی آواز پر ہوش کی دنیا میں آئی۔۔

جی بڑی مما۔۔۔وہ اسباب میں سر ہلاتی برائیڈل روم کی جانب بڑھی۔۔

دروازہ کھولا جہاں انارا اہانا کے ساتھ بیٹھی تھی جب کے اشمال تو اسی وقت سے باہر تھی۔۔

آجاؤ اہانا۔۔۔امیرا اسکا ہاتھ پکڑتے اُسے اٹھاتی ہوئی بولی جب کے انارا ابھی اُسکا دوپٹہ ٹھک کر رہی تھی۔۔

اُس کا گھونگھٹ دالیں وہ باہر نکلی جب باقی لڑکیاں بھی پیچھے اچکی تھی۔۔

دلہن کے انے کا شور مچتا دیکھ دارم نے نظر اٹھائی جہاں سامنے سے اہانا کو لا یا جا رہا اسکا چہرہ تو گھونگھٹ کی وجہ سے دارم نہیں دیکھ پایا جب کے اُسے خود کیلئے تیار ہوا دیکھ خود کیلئے دلہن بنا دیکھ دارم دنیا سے بھرپور مسکرایا۔۔

اہانا کے آگے ہاتھ کیا جس پر اہانا نے اپنا مہندی سے سجا اور چوریوں سے بھرا ہاتھ دارم کے ہاتھ پر رکھا۔۔

دارم اُسے لیے آگے بڑھا دارم نے اسکا گھونگھٹ اٹھایا اور سامنے اس حسینہ کو دیکھ دارم کی سانسیں بے ترتیب ہوئی تھی اہانا نہایت خوبصورت لگ رہی تھی دارم کے پیار کا اُس پر کھل کر روپ آیا تھا وہ لہنگے میں ملبوس جس کی شرٹ گھٹنوں سے اوپر تک تھی نیچے کام والا بھاری خوبصورت لہنگا دوپٹہ جو پنو سے اچھے سے سیٹ ہوا تھا برائیڈل میکپ کیے خوبصورت جویلری کے ساتھ نتھ پہنے۔۔۔ وہ اج واقعی دارم کے دل کی دنیا ہلا چکی تھی۔۔

دارم نے اُس کی پیشانی پر لب رکھے جب نیچے سے سب کی زبردست ہوٹنگ ہوئی سب تیز آواز میں ہوٹنگ کرتے ماحول کو خوشگوار بنا رہے تھے جب کے اہانا کو شرم آرہی تھی سب کے سامنے۔۔۔

پیچھے ہوتے دونوں اسٹیج پر بیٹھے۔۔۔۔

امیرا انارا کے ساتھ کچھ لینے برائیڈل روم میں آئی تھی جب وہ لوگ باہر نکلے تو سامنے کھڑا ادیان جو آہل کے ساتھ کھڑا تھا اُسکی نظر امیرا پر پڑی جو ریڈ ساڑی پہنے بال جن کا آگے سے ڈیزائننگ کرتے پیچھے اسٹائلش جوڑا بنایا گیا تھا ساڑی کے لحاظ سے میکپ کیے خوبصورت قیمتی جویلری پہنے۔ہاتھوں میں بھر بھر چوریاں چھوٹے ہاتھوں میں مہندی لگائے وہ اک خوبصورت نئی نویلی دلہن معلوم ہو رہی تھی پتہ چل رہا تھا اُسے دیکھ کے اُسکے ساتھ اُسکے شوہر کا کتنا پیار ہے ادیان کے پیار کے رنگ اُسکے چہرے پر بکھرے اُسے نکھار رہے تھے۔۔۔

ادیان اُسے دیکھ کسی ٹرانس کیفیت میں جاچکا تھا امیر اپر بھی اج بہت روپ آیا تھا

امیرا نے سامنے ادیان کو دیکھا اور اگے بڑھتی اُسکے پاس جا کھڑی ہوئی جب کے انارا تو دوپٹہ لیے جو وہ برائیڈل روم سے لینے آئی تھی اُسے لیے جاچکی تھی اور ان دونوں کو دیکھ آہل بھی وہاں سے چلّ دیا۔۔۔

ادیان۔۔۔وہ اُسے خود کو دیکھتا پا کر بولی

ادیان۔۔۔اُسے ہلایا

ہاں۔۔وہ ایک دم بولا

کہاگم ہے آپ۔۔

تم میں میری جان بہت خوبصورت لگ رہی ہو اگر یہاں سب نہیں ہوتے تو میں بتاتا تمھیں کے اج تم کس قدر خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ادیان نے اُسے دیکھ خود پر ضبط رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔

آپ بھی بہت اچھے لگ رہے ہے۔۔۔وہ شرماتی ہوئی چہرہ جھکائے بولی

ایسی تعریف نہیں میری جان اک دوسرے کی تعریف ہم رات کو فنکشن کے بعد کرینگے۔۔۔۔

ادیان مسکرا کر بولا

رائم۔۔۔جب امیرا کی نظر سامنے گئی تو وہ خوشی سے بولی جس پر ادیان پیچھے مڑا جہاں سے ابا ہیم رہا اور باقی سب اندر داخل ہو رہے تھے۔۔

ادیان امیرا دونوں مسکرا کر آگے بڑھے۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ادیان ابا ہیم وجدان حارث کے گلے لگا جب کے امیرا رہا مشل رتبہ کے۔۔

رائم گود میں نہیں تھا وہ ابا ہیم کا ہاتھ پکڑے اپنے ننھے ننھے پیر و سے چل رہا تھا۔۔

جب کے وہاں جاتے دیبا اور ریان کو بھی نیچے اترنے کی لگی جس پر وجدان اور حارث نے دونوں کو نیچے اُتارا۔۔

کیسے ہے آپ لوگ۔۔

الحمد اللہ ادیان تم بتاؤ۔۔۔

میں بھی ٹھک اۓ بیٹھے۔۔۔پاس میں بنے صوفوں کے الشان ٹیبل پر سب بیٹھے

بھابھی آپ تینوں بہت پیاری لگ رہی ہے ماشاءاللہ۔۔امیرا تینوں کو دیکھ بولی جو ہمیشہ کی طرح خوبصورتی سے چمک رہی تھی جب کے رہاتو اور خوبصورت لگ رہی تھی وہ تھی بھی تو اتنی پیاری اور جب تھوڑا میکپ کرتی تھی تو بلکل اپسرا الگتی تھی۔۔

آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔تینوں نے مسکرا کر کہا

رائم اِدھر آؤ۔۔امیرا نے اُسے پیار سے پُکارا

جس پر رائم نے پہلے کچھ دیر سوچا پھر اپنی مما کی طرف دیکھا۔۔۔

پھر کچھ دیر مزید سوچتا وہ امیرا کے پاس آیا۔۔

او بہت پیارے ہو آپ۔۔۔امیرا نے گود میں اٹھایا امیرا کو اس پر بہت پیار آرہا تھا۔۔

آپ بھی آؤ۔۔امیرانے ریان کی جانب اشارہ کیا جس پر وہ بھی چھوٹے چھوٹے پاؤں سے چلتا آیا۔۔

اِدھر آؤ دیبا۔۔۔ادیان نے دیبا کو پُکارا جو اپنے بابا سے لگی کھڑی تھی

دیبا نے مسکرا کر قدم آگے بڑھائے۔۔۔۔

ادیان نے اُسے گود میں اٹھایا۔۔۔

آپ تو بہت پیاری ہو۔۔۔۔ادیان اسکے بال ٹھک کرتے مسکرا کر بولا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہے میری دلہن۔۔۔دارم اُس کے مہندی سے سجے ہاتھ کو دیکھ مسکراتا ہوا بولا

آپ بھی۔۔۔وہ نظر اٹھا کر دارم کو دکھتی بولی جو شیر وانی میں ملبوس نہایت پر کشش نظر آرہا تھا۔۔

شکریہ بیگم ویسے اپنی شرم چھوڑ کر آئی ہو نا اپنے کمرے میں کیونکہ آج رات مجھے شرم نہیں چاہیئے بلکل۔۔۔دارم ہے باکی سے بولتا اہانا کو سرخ کر گیا

۔۔۔۔۔

ابھی آگے بات ہوتی کے انارااور باکی سب ا سٹیج پر ائے۔۔

چلے جوتا چھپائی کرتے ہے۔۔۔

جوتا چھپائی انارا نے کرنی تھی کیونکہ اہانا اک لوتی بہن تھی اور اب انارا اُس کی بہن سے کم نہیں تھی اسلئے اہانا نے پہلے ہی بول دیا تھا۔۔۔

جوتا چھپائی کی رسم میں سب ا سٹیج پر اچکے تھے۔۔۔۔

چلے بھئی جلدی جیب خالی کرے بھائی۔۔انارا نے ہاتھ آگے کیا

کتنے چاہیئے گڑیا کو۔۔۔دارم مسکرا کر بولا

جیتنے آپ خوشی سے دیں۔۔۔

انارا نے تو بلکل لڑائی نہیں کی بھئی مزے ہے۔۔۔پیچھے امیرا ہنسی ہوئی بولی

لیکن اگر کم ملے تو لڑائی بنتی ہے۔۔۔انارا کی بات پر سب بے اختیار ہنس پڑے

جب دارم نے جیب سے دو نوٹوں کی گڈیا نکالتے اسکے ہاتھ پر رکھی۔۔

سارے ؟؟؟ ہم واپس نہیں دینگے۔۔۔۔۔

ہاہا نہیں لونگا واپس۔۔۔دارم مسکرایا

اور سادان آہل انارا کا خوشی سے چہچہاہوا چہرہ دیکھ رہے تھے۔۔۔

انارا اج خوبصورت سا گلابی رنگ کا لہنگا پہنی تھی جس میں اُس کی خوبصورتی مزید نکھر رہی تھی۔۔۔۔۔

انارا جوتا واپس کیے اب اٹھ کر سائڈ اکے کھڑی ہوئی جہاں پہلے سادان کھڑا تھا۔۔۔

دور اشمال کرسی پر بیٹھے سامنے اسٹیج پر نظرِ جمائے بیٹھی تھی جب کے چہرہ پر اک مسکراہٹ تھی جسکا مقصد کیا تھا وہ کسی کو معلوم نہیں تھا۔۔۔۔

انارا ابھی جاتی کرسی پر بیٹھ چکی تھی کیونکہ وہ کھڑے کھڑے تھک گئی تھی۔۔

جب آہل کی نظر اُس پر پڑی آہل مسکراتا وہی جا بیٹھا۔۔

تھک گئی آپ۔۔ آہل اُسے دیکھ بولا

جی کھڑے کھڑے۔۔۔۔۔

ویسے آپ اُس دن مجھے کچھ بتا رہے تھے بتائے کیا بول رہے تھے آپ

۔۔۔اُسے یک دم یاد آیا

بتاؤ نگا شادی سے فری ہو جائیں پہلے۔۔۔

او کے۔۔۔انارا حامی بھرتی بولی

ویسے آپ مجھے اک بات بتا سکتے ہیں۔۔۔

جی جی پوچھے

ڈاکٹر بننے کیلئے کتنا ٹائم لگتا ہے۔۔۔وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی

پڑھائی کے بعد چار سال کا ڈپلومہ۔۔۔

کیا چار سال۔۔۔انارا اُداس ہوئی تھی

یونہی گزر جاتے ہیں پتہ نہیں چلتا آپ بھی انشاءاللہ بن جائینگی ڈاکٹر

۔۔۔آہل اُس کی اُداسی دیکھ اُسے یقین دلاتا بولا

سچ میں۔۔۔اُس نے تسلی کرنا چاہی

بلکل سچ۔۔۔آہل مسکرایا

تھنک یو مجھے بتانے کیلیئے آپ بہت اچھے ہے اب جلدی سے یہ چار سال گزرے تاکہ میں ڈاکٹر بنوں۔۔۔وہ خوشی سے جذبات میں اتی بولی اُسے بہت خوشی تھی اور وہ بے صبری سے اپنے ڈاکٹر بننے کا انتظار کر رہی تھی جسکے لیے بہت محنت چاہیئے تھی جو انارا کرنے کی سوچ رکھتی تھی جب کے اسکی بات اور اُس کی خوشی دیکھ آہل گہرا مسکرایا تھا۔۔۔۔

بس شادی اک بار ختم ہو جائے پھر وہ سب انارا کو بتانے کا ارادہ رکھ چکا تھا

۔۔۔

فنکشن اپنے اختتام پر تھا سارے مہمان تقریباً جا چکے تھے رخصتی کا شور مچا۔۔۔۔

بھلے اہانا اک کمرے سے دوسرے کمرے میں جارہی تھی لیکن یہ موقع ہر لڑکی کیلئے مشکل تھا جیسے ابھی اہانا بھی اپنے بھائی کے گلے لگ بے اختیار رو پڑی۔۔

نہیں بیٹا روتے نہیں گھر میں ہی تو ہے ہم۔۔۔ادیان اُسکے سر پر ہاتھ رکھ بولا

وہ سب سے گلے ملی ازا بیگم کی آنکھیں نمی سے بھری تھی اج سے وہ پوری طرح دارم شاہ کی ملکیت تھی۔۔

سب سے گلے ملتے اب دولہا دلہن گاڑی میں بیٹھے جس پر گاڑی اپنی منزل کو رواہوئی۔۔۔

گھر پہنچ کر اہانا کو دارم کے کمرے میں لے جایا گیا۔۔

جب کے اب گیٹ رکای پر بھی سب لڑکیاں کھڑی تھی۔۔

اُن کو نیک دیتے دارم کمرے میں جاتا کے دارم کا فون بجا۔۔

دارم کول سننے تھوڑا آگے آیا جب اک دو منٹ بعد ہی کول رکھتے وہ مڑا اشمال کو سامنے کھڑا دیکھ وہ تھوڑا حیران ہوا۔۔

بولو اشمال کچھ کام ہے۔۔

ہاں دارم کام ہے تمہیں کچھ دکھانا ہے مجھے۔۔۔اشمال اُسے دیکھ بولی

کیا؟ دارم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

دیکھو تم میرے کزن ہو اور میں نہیں چاہتی کے تم سچائی سے محروم رہو لیکن میں تمہیں بتادوں اہانا اس شادی سے خوش نہیں ہے۔۔۔اشمال کی بات پر دارم نے اُسے دیکھا

کچھ بھی بول رہی ہو سوچ سمجھ کر بولو۔۔۔اہانا خوش ہے۔۔۔دارم کا لہجہ تھوڑا سخت تھا

دیکھو دارم مجھے پتہ تھا تم یقین نہیں کروگے اسلئے میرے پاس ریکارڈنگ ہے وہ انارا کو بتا رہی تھی جب میں نے چھپ کے ریکارڈنگ کرلی میں نہیں چاہتی کے تم اُس لڑکی کی سچائی جانے بنا رہو۔۔

یہ دیکھو۔۔۔اشمال نے موبائل میں ریکارڈنگ کھول کر دارم کی جانب بھڑائی

ریکارڈنگ میں اہانا کے الفاظ سن دارم کو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔

آیا یقین اُس نے کہا صرف مجبوری ہے ورنہ وہ کبھی دارم سے شادی نہیں کرتی اور ریکارڈنگ بھی پرانی نہیں ہے دیکھو تاریخ ابھی کچھ دن کی ہے ۔۔۔اشمال نے معصومیت سے کہا

ویڈیو میں اہانا کا احساسات سے پاک آواز جو اشمال کے کہنے پر بمشکل ہوئی تھی وہ سن دارم کو لگا پوری دنیا ہی اُسکی ختم ہو چکی ہے۔۔

وہ بے یقینی سے اُس ریکارڈنگ کو سن رہا تھا۔۔

چلو دارم میں جاتی ہوں رات بہت ہو گئی ہے۔۔وہ اپنا موبائل پکڑتی وہاں سے چل دی۔۔

اور پیچھے دارم کے کانوں میں اہانا کے الفاظ گونجنے لگے۔۔

دارم باہر کی جانب بڑھا اپنی کار میں بیٹھتے وہ نکل گیا۔۔

یعنی اُس دن جو تم نے کہا وہ بھی مجبوری تھی؟؟ یہ شادی تمہاری مجبوری تھی اگر مجبوری نا ہوتی تو تُم یہ شادی نہیں کرتی۔۔۔ دارم گاڑی کو جھٹکے سے بریک لگاتا بولا

دارم کبھی یقین نا کرتا اگر وہ ریکارڈنگ وہ نا سنتا لیکن ریکارڈنگ میں صاف اہانا نے بولا تھا کے وہ دارم سے شادی محض اک مجبوری کیلئے کر رہی ہے۔۔

دارم کو اپنے سر میں شدید درد کا احساس ہوا۔۔

مجھے اک بار کہتی تو کے تم اس شادی سے خوش نہیں میں رکوا دیتا۔۔۔ دارم کرب سے آنکھیں بند کرتا بولا اسٹیئرنگ پر ہاتھ پوری طاقت سے رکھے تھے دارم کی آنکھوں سے اک آنسوں ٹوٹ کر گرا آنکھیں کرب سے لال ہو رہی تھی۔۔ کیا اُس کی محبت اتنی سستی تھی کے اہانا نے مجبوری میں شادی کی ۔۔۔ یہ سوچ دارم کو تکلیف دے رہی تھی۔۔۔۔

امیر اادیان کمرے داخل ہوئے ادیان فریش ہو کر آیا جس پر امیر افریش ہونے چل دی۔۔

ادیان کتنی جلدی ختم ہو گئی نا شادی اب بس ولیمہ بچا ہے۔۔۔امیرا اُداس ہوتی ادیان کے سینے پر سر رکھ لیٹی تھی۔۔

ہمم یہ تو ہے بہت جلدی ختم ہو گئی کوئی نہیں اب نیکسٹ آہل اور سادان بھی ہے۔۔۔ادیان اُسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا بولا اور ساتھ اُسکے بالوں پر لب رکھے۔۔

ہمم لیکن ان کیلیئے تو لڑکی بھی نہیں آئی اب تک بہت ٹائم لگے گا اُن کی شادی پر تو۔۔امیرا ادیان کے سینے پر اپنی انگلیاں چلاتی اُداسی سے بول رہی تھی۔۔

ہمم کوئی بات نہیں میری جان۔۔۔ادیان کہتا اُس کی طرف کروٹ لیتا لیٹا اُس کی گردن پر ہاتھ رکھ اُس نے لب اُسکی پیشانی پر رکھ محبت سے لمس چھوڑا

چلو سو جاؤ بہت رات ہو گئی یہ نا ہو میرا ارادہ بدل جائے۔۔۔ادیان اسکا سر واپس اپنے سینے پر رکھ اسے خود میں چھپاتے ادیان اپنی آنکھیں بند کر گیا جس پر امیرا بھی ادیان کے گرد بازو حائل کرتی سکون سے نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔۔۔

دوسری طرف اہانادارم کاانتظار کر رہی تھی وہ اِدھر ادھر دیکھ کب سے انتظار کر رہی تھی اک سے دو پھر دو سے تین اور تین سے چار لیکن دارم نہیں آیا اہانا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے انتظار کرتی کرتی نجانے جب نیند کی گہرائیوں میں اُتر گئی اُسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

ساری رات دارم کے دماغ میں ہزاروں سوال تھے اہانا کے الفاظ اُسکے کانوں میں مسلسل سنائی دے رہے تھے۔۔

وہ ہوش کی دنیا میں تب آیا جب فجر کی اذانوں کی آواز اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی

دارم گھر میں کوئی بات نہیں بننے دینا چاہتا تھا اسلئے صبح سے پہلے پہلے اُسے گھر پہچنا تھا۔۔

دارم نے گاڑی گھر کی جانب لی اندر داخل ہوئے وہ اپنے کمرے میں تو نہیں البتہ اس نے اپنا رخ اسٹڈی روم کی جانب لیا

اسٹڈی روم میں جاکر دارم نے شاور لیا۔

یہ برداشت کرپانادارم کیلئے مشکل تھاوہ کس اذیت سے گزر رہا تھا کوئی اُس سے پوچھتا۔۔۔۔

دوسری طرف اشمال کو سکون کی نیند آئی تھی وہ خوشیاں جو کچھ دیر پہلے تھی وہ چھین چکی تھی۔۔اب اُسکا اگلا قدم کیا تھا وہ اشمال جانتی تھی۔۔۔۔۔۔

دارم پوری رات کا جاگا ہوا تھا نیند اُس سے اب بھی کوسو دور تھی وہ اسٹڈی روم میں بیٹھا اک کے بعد اک سیگریٹ جلاتا اپنے اندر کے درد کو کم کرنے کی کوشش میں تھا لیکن شاید یہ ممکن نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

صبح کا آغاز ہوا سب سو رہے تھے بس سادان اور انارا باہر ہول میں بیٹھے تھے کیونکہ اُن کے پیپرز نزدیک تھے اور سادان کو انارا کی پوری تیاری کروانی تھی

۔۔

یہ تو بہت زدہ ہے اتنی جلدی کیسے یاد ہو گا سب۔۔۔انارا اتنے سارے سلیبس کو دیکھ بولی

ہو جائیں گا انا بس محنت کی ضرورت ہے پھر ڈاکٹر بھی تو بننا ہے نہ اُسکے لیے
ہمیں محنت تو کرنی پڑے گی۔۔۔
ہاں لیکن اتنی جلدی میں کیسے سب۔۔۔انارا پریشان ہو رہی تھی
انا اِدھر دیکھے میری طرف۔۔۔وہ اُسے پریشان دیکھ اپنی طرف متوجہ کرتا
بولا
جس پر انارا نے نظر اٹھا کر سامنے بیٹھے سادان کو دیکھا
کوئی بھی کام مشکل نہیں ہوتا میں ہُوں نا آپ کے ساتھ میں سب سمجھا دونگا
آپ پریشان نا ہو دیکھیے گا آپ بہت اچھے پیپرز دینگی مجھے آپ پر پورا یقین
ہے انسان کی زندگی میں ایسے موقعے اتے ہے جس پر ہمیں وہ کام ناممکن لگ
رہا ہوتا ہے جب کے ہوتا نہیں بس انسان کو خود پر یقین ہونا چاہیے پھر وہ سب
کچھ کر سکتا ہے دنیا کی کوئی طاقت اُسے نہیں روک سکتی او کے تو اب آپ
پریشان نہیں ہو نگی اور پورے فوکس کے ساتھ خود پر یقین رکھ کے پڑھے نگی

اوکے۔۔۔ سادان بول رہا تھا اور انارا بہت غور سے اُس کی باتیں سن رہی تھی

۔۔۔

ٹھک ہے؟؟؟ اُسے بس خود کو دیکھتا دیکھ سادان نے دوبارہ پوچھا

جی جی ٹھک ہے۔۔۔ وہ مسکرا کر بولی

ایسے ہی مسکراتی رہا کرے آپ پریشان ہو یہ مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔ سادان اُسکے مسکرانے پر بے ساختہ بولا

جس پر انارا نے بھی مسکراتے ہوئی اسباب میں سر ہلایا

گڈ گرل۔۔۔ سادان اُسے مسکراتا دیکھ مسکرایا۔۔۔

اہانا کی آنکھ کھلی وہ اب بھی ایسے ہی دلہن کے جوڑے میں بیٹھی تھی۔۔

اُس نے ہلکے ہلکے اپنی آنکھیں کھولی کچھ دیر غائب دماغی سے اِدھر اُدھر دیکھنے کے بعد اُسے حالات سمجھ ائے

دارم۔۔۔۔ بے ساختہ اُسکے لبوں نے یہ الفاظ ادا کیے

وہ اٹھی اُس نے کمرے میں ہر جگہ دیکھا لیکن دارم نہیں تھا وہ اپنے کپڑے لیتی جلدی سے فریش ہونے گئی کیونکہ وہ دارم کو دیکھنے باہر ایسے نہیں جاسکتی

--

اہانا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اُسے بس یاد تھا کے وہ دارم کا انتظار کر رہی تھی اُسکے بعد وہ کب سوئی دارم آیا اور اب وہ کہا ہے کچھ بھی اہانا کو نہیں پتہ تھا وہ جلدی سے باہر جا کے دیکھنا چاہتی تھی اُسے پریشانی ہو رہی تھی یہ سب دیکھ

--

وہ پندرہ منٹ میں شاور لے کر باہر نکلی۔۔۔

وہ شاور لیتی اب جلدی جلدی اپنے بال سکھا رہی تھی کے اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا۔۔

اہانا نے نظر گھما کر دیکھا سامنے دارم کو دیکھ اُسکے چہرے پر اک مسکراہٹ آئی۔۔

وہ جلدی سے دارم کے قریب آئی۔۔

دارم آپ کہاں تھے۔۔۔رات میں آپ نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں اگر میں سو گئی تھی۔۔۔انتظار کرتے ہوئے کب آنکھ لگ گئی مجھے پتہ ہی نہیں چلا میں ابھی آپ کو ہی دیکھنے آ رہی تھی۔۔۔وہ اک ہی سانس میں سب بول رہی تھی جب کے دل کو تسلی ہو گئی تھی دارم کو دیکھ

دوسری طرف دارم زمین پر نظر جمائے کھڑا تھا۔۔

اہانا جب رکی تو دارم بنا کچھ بولیں خاموشی سے چینجنگ روم کی جانب جاتے دروازہ کھٹ سے بند کر گیا۔۔

اور پیچھے اہانا نے بند دروازے کو دیکھا اُس کی پریشانی تو اب عروج پر گئی تھی دارم اُسے ایسے نظر انداز تو نہیں کرتا تھا پھر ایسا کیا ہوا تھا یہ بات اہانا سوچ پریشان ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

مما ہم لوگ یونی جا رہے ہے۔۔۔

ازا بیگم ابھی اٹھی ہی تھی جب سادان اُنکے آ پس آیا

بیٹا اج بھی؟؟؟ کل ہی تو برات تھی تھک گیے ہو گے کل چلے جانا۔۔ ازا بیگم تھوڑی حیران ہوئی تھی

مما پیپر ز ہے ہمارے اور انارا کو سارا کچھ کور کروانا ہے بس اسلئے۔۔۔ وہ گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

اچھا ناشتا تو کر لو

نہیں مما الریڈی لیٹ ہے ہم چلتے ہے۔۔۔ سامنے سے انارا کو اتا دیکھ وہ بولا

جس پر دونوں نے اللہ حافظ کہتے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔۔

اور ازا بیگم نے مسکرا کر دونوں کی جاتی پشت کو دیکھا تھا جب سے انارا یونی جا رہی تھی تب سے سادان اپنی اور اُسکی دونوں کی پڑھائی کو لے کر کافی سیریس ہوا تھا۔۔۔۔۔

کافی مہمان تقریباً جا چکے تھے کیونکہ ولیمے میں دو دن کا گیپ تھا اب سب نے ڈائریکٹ ولیمے پر انا تھا۔۔۔۔۔۔

اشمال بے حد خوش تھی کل رات کے بعد۔۔۔

ہائے بے چاری اہانا کیا ہوا ہو گا اُسکے ساتھ لیکن یہ کرنا ضروری تھا ورنہ تم میری سچائی بتا دیتی دارم کو اور میں ادیان سے دور ہو جاتی لیکن مجھے ادیان کو پانا ہے کتنا غلط کیا نا اہانا تم نے میری سچائی جان کر کتنا بھاری پڑا تمہیں ۔۔۔اشمال دماغ میں سوچتی لبوں سے فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ مسکرا رہی تھی

اب بس ادیان میرا ہو جائے۔۔۔

اشمال نے فون اٹھا کر کسی کو میسیج کیا جسکے جواب پر وہ مسکرائی

بس کچھ دن اور پھر میں اور ادیان بس ہمارے بیچ میں کوئی نہیں۔۔۔۔وہ ادیان کی تصویر اپنے موبائل میں نکالتی بولی۔۔۔

ادیان جب کمرے سے باہر نکلا تو ازا بیگم صوفے پر ہی بیٹھی تھی۔۔

السلام علیکم۔۔۔ادیان اُنکے پاس جاتا بیٹھا اور ساتھ سلام کیا

وعلیکم السلام کیسا ہے میرا بیٹا۔۔۔ازا بیگم اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھ مسکرائی

الحمداللہ مما میں ٹھک۔۔۔۔۔

امیرا سو رہی ہے۔۔۔

جی مما سو رہی ہے میں بھی ابھی ہی اٹھا ہُوں تھوڑی دیر پہلے۔۔۔۔امیرا کے نام پر ادیان مسکرایا

اُس کی مسکراہٹ دیکھ ازابیگم نے دل میں اپنے حسین بیٹے کی نظر اتاری۔۔۔

ادیان میرے بچے میں بہت خوش ہوں تمہارے اور امیرا کیلئے امیرا بہت صاف دل کی محبت کرنے والی بچی ہے دیکھا اُس نے اپنی معصومیت اور محبت سے تمہارا دل پگھلا ہی دیا۔۔۔۔۔

ٹھک کہے رہی ہے آپ مما مجھے لگتا تھا یہ پیار وغیرہ کچھ نہیں ہوتا لیکن امیرا کے انے کے بعد مجھے پتہ چلا کے محبت کا جذبہ کتنا پاک ہے۔۔۔ادیان نے فخر سے جواب دیا

آپ کو پتہ ہے مما شروع میں امیرا کو اتنا کچھ بولا میں نے اُسے تکلیف دی لیکن اس نے اک بار بھی مجھ سے اف نہیں کہا نا وہ اپنی محبت میں کمی لائی۔۔

اور اک وقت ایسا آیا جب اُسکی پاک محبت نے مجھے اس سے محبت کرادی

۔۔۔ادیان مسکرا کر اپنی ماں کو بتارہا تھا اور ازابیگم مسکرا کر دل میں بار بار

ماشاءاللہ بول رہی تھی وہ بہت خوش تھی ادیان امیرا کیلیئے آخر سب یہی تو

چاہتے تھے کے دونوں اک ہو جائیں اور آج یہی ہوا تھا ادیان شاہ کی زندگی

امیرا میں بسنے لگی تھی

اہانا بیڈ پر بیٹھی دارم کے باہر انے کا انتظار کر رہی تھی جب قریب دس منٹ

بعد چینجینگ روم کا دروازہ کھولتے دارم باہر آیا۔۔

جینز کی پینٹ پر ریڈ اور وائٹ شرٹ پہنے وہ باہر نکلا۔۔۔

رات بھر جاگنے کی وجہ سے لال ہوتی آنکھیں مزید پر کشش نظر آرہی تھی

۔۔۔

دارم شیشے کے سامنے جاتا بال بنانے لگا۔۔

دارم۔۔۔اہانا اٹھ کر اُسکے پاس آئی جب کے دارم بنا کوئی جواب دیے اپنے

کام میں لگا رہا۔۔

دارم آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے۔۔۔وہ دارم کو اُس کی طرف بھی نادیکھتا دیکھ پریشانی سے بولی

دارم بال سیٹ کرتے اب جانے کیلئے مڑا جب اہانا نے اُسکا ہاتھ پکڑا۔۔

دارم کیا ہوا ہے آپ کو پلز بتائے مجھے پریشانی ہو رہی۔۔۔وہ بھرائی آواز میں سامنے اتی بولی

دارم میں آپ سے بول رہی کچھ تو بولیں۔۔۔وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی

مر گیا دارم۔۔۔مر گیا۔۔۔۔دارم اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے چھڑواتا بولا

دو منٹ ہے تمہارے پاس ریڈی ہو کر آؤ باہر جانا ہے اور جو اس کمرے میں بات ہو گی وہ اس کمرے تک رہیگی باہر نہیں جائیگی۔۔۔۔وہ بنا اُسے دیکھے بولا اور سائڈ ٹیبل سے اپنی گھڑی اٹھائے پہننے لگا

دارم آپ کو کیا ہوا پلزب۔۔۔اہانا کی بات کاٹتا دارم بولا

صرف دو منٹ۔۔۔دارم کا لہجہ سخت تھا جب کے نظر اپنی گھڑی پر

اہانا اپنے آنسوں صاف کرتی اب جلدی سے ریڈی ہونے لگی

اتنے دارم اپنے موبائل میں مصروف تھا۔۔

وہ ریڈی ہوتی دارم کے سامنے جا کھڑی ہوئی جس پر دارم نے خاموشی سے بنا کچھ بولیں باہر کی جانب قدم بڑھائے جب کے اہانا بھی پیچھے اپنے انے والے آنسوں ضبط کرتی پیچھے چل دی کیونکہ وہ باہر ایسے نہیں جا سکتی تھی۔۔۔

باہر ٹیبل پر سب اچکے تھے۔۔

السلام علیکم۔۔۔وہاں پہنچتے دونوں نے سلام کیا جسکا سب نے مشترکہ جواب دیا

دونوں ٹیبل پر بیٹھے دونوں کے چہرے پر ہی مصنوعی مسکراہٹ تھی جو زبردستی سے لائ گئی تھی۔۔

اشمال اہانا کو دیکھ مسکرائی وہ اسکے چہرے پر لائ جھوٹی مسکراہٹ اچھے سے دیکھ رہی تھی کیونکہ اُسے یقین تھا ریکارڈنگ کے بعد تو دارم کو یقین آیا ہوگا ۔۔۔

اہانا امیرا کے برابر میں بیٹھی تھی۔۔

اور بھئی کیسا رہا سب۔۔۔۔امیرا اُسکے کان کے قریب جھکے شرارت سے بولی

جس پر اہانا کا دل خون کے آنسوں رونے کا کر رہا تھا کیا بتاتی وہ؟؟؟

وہ اُسے دیکھ مصنوعی مسکرائی

اوہو بڑا مسکرایا جا رہا ہے لگتا ہے۔۔۔امیرا شرارت سے کہتے کہتے رکی

امیرا۔۔۔اہانا نے گھورا

اوکے اوکے سوری نہیں کرتی تنگ۔۔۔وہ ہنستے ہوئے سیدھی ہو کر بیٹھی

بڑی مما سا اور انارا نظر نہیں آ رہے۔۔۔امیرا دونوں کو نہ پا کر بولی

ہاں بیٹا یونی گیے ہے دونوں۔۔۔ازا بیگم کی بات پر حیرانی سے سب نے ازا بیگم کو دیکھا

کیا آج یونی چلے گئے لیکن سادان کیسے۔۔۔

ہاں میں بھی حیران ہو رہی تھی لیکن انارا کو سارا کور کروانا ہے سادان نے پیپرز ہے اُن کے اسلئے گیے ہے۔۔۔ازا بیگم نے سب کو بتایا جس پر سب کی حیرانی تھوڑی کم ہوئی

اک نوالہ بھی گلے سے اُترنا اہانا کیلئے محال ہو رہا تھا اُس سے بلکل نہیں کھایا جا رہا تھا اُسکے دماغ میں ہزاروں سوال تھے کے کیا ہوا جو دارم اُس سے اتنا ناراض ہوا۔۔۔

مما میں آفس جاؤ نگا اج میری امپورٹنٹ میٹنگ ہے۔۔۔

بیٹا اج بھی کل تو آپکی شادی ہوئی ہے اہانا کو وقت دو۔۔۔ارہبا بیگم اُسے دیکھ بولی

وقت دیتا مما میں نے تو سوچ لیا تھا شادی کے بعد پورا ٹائم دونگا اپنی بیوی کو لیکن کیسے بتاؤں آپ کو یہ شادی اُسکے لیے مجبوری ہے مجھے قبول کرنا مجبوری ہے پھر میرا وقت بھی مجبوری ہو گا۔۔دارم دل میں سوچ رہا تھا

بولو بیٹا۔۔۔ارہبا بیگم اُسے خاموش دیکھ بولی

جی مما لیکن اک بہت امپورٹڈ میٹنگ ہے میں جلدی اجاؤ نگا پھر اچھے سے ٹائم دونگا۔۔۔دارم انہیں دیکھ بولا دارم اکیلا رہنا چاہتا تھا اسلئے وہ آفس کیلئے نکل رہا تھا

ارہبا کام ہوگا دارم کو تبھی جارہا ہے جانے دو جلدی آجائیگا۔۔۔ازا بیگم مسکرا کے بولی جب کے اہانا دارم کو دیکھ رہی تھی جس نے اک نظر اٹھا کر اُسے نہیں دیکھا تھا اور برات کے اگلے دن ہی وہ آفس جارہا تھا۔۔۔۔

دارم اب اٹھتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا جب اہانا بھی پیچھے گئی۔۔

دارم آفس کیلئے نکلنے لگا تھا اور کیسی بات تھی دارم نے سوچا تھا اب وہ بہت سارا ٹائم اہانا کے ساتھ گزارے گا لیکن دیکھو قسمت نے کیا کھیل کھیلا دارم کے ساتھ دارم مکمل ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔دارم کمرے میں کسی کے انے کی اہٹ محسوس کر چکا تھا

دارم۔۔۔وہ دارم کو دیکھ بولی آواز میں بھرائی دارم نے صاف محسوس کی تھی

دارم نے کرب سے آنکھیں بند کی جب کے اگلے ہی پل اہانا کی بات یاد اتے کے یہ شادی اُسکی مجبوری تھی دارم نے جھٹ سے آنکھیں کھولی اور بڑے بڑے ڈھنگ بھرتا کمرے سے نکل گیا وہ اس قدر تیزی سے گیا تھا کے اہانا کو کچھ سمجھ ہی نہیں ائی۔۔

آپ کو کیا ہوا دارم کیوں بات نہیں کر رہے مجھ سے۔۔۔وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں لیے رو پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔

انا آپ بیٹھے گاڑی میں۔۔۔میں بس دو منٹ میں نوٹس لے کر آیا آپ باہر مت نکلنا۔۔۔

جی ٹھک ہے۔۔۔سادان گاڑی سے نکلتا اگے کو بڑھا

جب انارا کو گاڑی کے شیشے سے اک بچہ دکھا جو بری طرح گرنے کی وجہ سے زخمی تھا انارا اُسے دیکھ جلدی سے کار سے اُتری۔۔۔

ابھی وہ آگے جاتی کے اک گاڑی اُسکے پیچھے رکی۔۔

گاڑی سے نکلتے دو بندوں میں سے ایک نے پیچھے سے انارا کے منہ پر رومال رکھا

انارا نے اپنے ہاتھوں سے اُسکے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن کچھ لمحے بعد ہی انارا بے ہوش ہوتی ڈھیر ہوئی تھی

وہ اُسے اپنی گاڑی میں ڈال گاڑی کو تیزی سے بھگا گیے۔۔۔

سادان قریب تین چار منٹ بعد نوٹس لے کر آیا

انا میں یہ۔۔۔ سادان نے دروازہ کھولا جب نظر خالی سیٹ پر پڑی

انا۔۔۔ وہ پکارتا دوسری سیٹ کی جانب آیا جب اُسے دروازہ کے عین باہر انارا کا بیگ گرا نظر آیا۔۔۔

انا کا بیگ۔۔۔ اتنا کہتے سادان نے دو تین آواز اُسے دی

بیٹا آپ نے اک لڑکی کو دیکھا جو کار میں بیٹھی تھی یلو رنگ کے سوٹ میں ۔ سادان نے پریشانی سے اُس بچے سے پوچھا

اک گاڑی ائی تھی ان کے منہ پر کپڑا رکھ کر انہیں اپنے ساتھ لے گئی۔۔

کہا بیٹا کہا گیے ہے وہ لوگ کس طرف۔۔۔۔ سادان کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا

اُس طرف۔۔۔ اُس نے اس جانب اشارہ کیا جہاں سے وہ گاڑی گئی تھی

جب سادان تیزی سے گاڑی میں بیٹھتا گاڑی کو اُس طرف تیزی سے بڑھا یا

سادان کو اچھے سے پتہ تھا یہ حرکت کس نے کی ہے اور سادان جانتا تھا وہ جو کوئی بھی ہے وہ بدلہ سادان سے لینا چاہتا ہے انارا کے ذریعے اسلئے سادان نے پہلے ہی اک چٹ انارا کو دی تھی جس کی مدد سے لوکیشن ٹریس ہو رہی تھی۔۔

ہیلو آہل بھائی میں آپ کو ایک لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں جلدی پہنچے میں بھی وہی جا رہا ہوں انارا کو کیڈنیپ کیا ہے کسی نے۔۔۔ سادان نے آہل کو کول ملاتے پریشانی سے بتایا جب کے آخری بات سن آہل کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا جیسے۔۔

وہ جلدی سے بھاگتا گاڑی میں بیٹھتے اُس لوکیشن کی جانب چلا جو سادان نے اُسے بھیجی تھی لیکن شاہ ویلا سے وہ لوکیشن بہت دور تھی آہل کو وانے میں وقت لگنا تھا جب کے سادان کافی نزدیک تھا کیونکہ وہ کچھ دیر میں ہی گاڑی کا پیچھا کرنا شروع ہو چکا تھا۔۔

سادان اور آہل دونوں کا اک ہی حال تھا اگر انارا کو کچھ ہو گیا تو کیسے جیے گے وہ دونوں یہی سوچ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو تصویریں ہوئی تیار؟؟؟ اشمال نے فون کان سے لگاتے بولا

یس میم ریڈی ہے۔۔۔

او کے بھیجو مجھے اور مجھے اُمید ہے کے وہ بلکل اصلی لگے گی۔۔۔۔

جی میم بلکل اصلی ہی لگ رہی ہے میں آپکو بھیج رہا ہوں آپ دیکھے۔۔

او کے۔۔۔ اشمال نے فون کاٹا اگلے منٹ میں تصویریں اُسکے موبائل میں تھی اشمال تصویروں کو دیکھ گہرا مسکرائی

واؤ نائس یہ تو بلکل اصلی لگ رہی ہے بہت خوب۔۔۔اشمال اُسے فون کر خوشی سے بولی

شکریہ میم۔۔۔۔

تمہیں تمہارے باکی کے پیسے میں بھیج دونگی۔۔

اشمال کہتی فون بند کرتے تصویروں کو دیکھ مسلسل مسکرا رہی تھی

کاش ادیان یہ تصویرے سچ ہوتی لیکن وہ وقت زدہ دور نہیں۔۔وہ ادیان کی تصویر پر اپنا ہاتھ پھیرتے بولی

چلو جی انکو بھیجتے ہے وہاں جہاں یہ بھیجنی چاہیئے۔۔

اشمال کسی دوسرے نمبر سے وہ ساری تصویرے امیرا کے نمبر پر بھیجتی غرور سے مسکرائی

امیرا اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھی جب کے ادیان کمرے کی بالکنی میں صوفے پر بیٹھا لیپٹاپ پر مصروف تھا۔۔

امیرا اس وقت اے لی ڈی دیکھ رہی تھی اسلئے اُسے موبائل کی نوٹیفکیشن سنائی نہیں دی۔۔

ادیان لیپٹاپ پر مصروف تھا جب اُسکا فون بجا

کوئی رونگ نمبر دیکھ ادیان نے فون کان سے لگایا

ہیلو ادیان مائے لو۔۔۔اشمال کی آواز فون سے سنائی دی

What the hell

تمہارا دماغ ٹھک ہے یا ہو گئی ہو نفسیاتی۔۔۔۔ادیان کا لہجہ یک دم سخت ہوا تھا

ارے ادیان میں نفسیاتی نہیں پاگل ہُوں وہ بھی تمہارے پیچھے۔۔۔

دیکھو اپنی دیوانی کو جو تم سے شادی کرنے کیلئے بیٹھی ہے۔۔۔

اگر تم نے آئندہ مجھے کول کی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔

اُس امیرا میں کچھ بھی نہیں ہے ادیان اُس سے کئی زدہ محبت میں تم سے کرتی ہُوں چھوڑو اُسے اور مجھے اپناؤ

Stop it just stop it

بکواس بند کرو اپنی خبر دار جو امیرا کے خلاف اک لفظ بولا اُس دِن امیرا کی تعریفیں تمہیں یاد نہیں تم اُسکا اک حصہ بھی نہیں ہو بے شرم ہو تُم۔۔

ادیان جو بولنا ہے بولو بہت جلد امیرا تم سے دور ہو جائیگی اور تم صرف میرے ہو گے

چپ بلکل میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دونگا اگر تم نے یہ الفاظ بھی بولا کے امیرا مجھ سے دور ہو گی۔۔۔ادیان کا پارا ساتھوے آسمان پر تھا

میں تو پہلے ہی مر گئی ہُوں تمہارے لیے ادیان لیکن یہ بات جس کاغذ پر لکھنی ہے لکھ لو بہت جلد امیرا کی جگہ میں ہو گی میں اُسے تم سے دور کر دنگی تم صرف میرے ہو۔۔۔

اشمال نے کہتے ہی فون بند کیا تھا۔۔

اور ادیان نے بند فون کو دیکھا پھر شیشے کے دروازے سے نظراتی امیرا کو دیکھا جو اے لی ڈی میں مگن تھی۔۔

ادیان کو کچھ غلط ہونے کا خدشہ دل میں محسوس ہوا وہ اٹھا اور شیشے کا دروازہ کھولتے کمرے میں داخل ہوا

امیر امیری جان۔۔۔ادیان نے بیڈ کی جانب جاتے اُسے محبت سے پُکارا

جی۔۔۔اُس نے اے لی ڈی سے نظر ہٹاتے ادیان کو دیکھا

اِدھر آؤ میرا بچا۔۔۔ادیان نے اُسے اپنی گود میں بٹھایا اور خود بیڈ پر بیٹھا۔۔

امیر امیں تمہیں جو سمجھانے والا ہوں اُس پر عمل کرنا ٹھک ہے ؟؟ وہ امیرا کا سر اپنے سینے پر رکھ اُسکے بال سہلاتا بولا

جی۔۔۔

میری جان کوئی بھی تمہیں کچھ بھی بولیں تم کسی کا یقین نہیں کرو گی کچھ بھی فیصلہ لینے سے پہلے کچھ بھی سوچنے سے پہلے تم میرے پاس آو گی مجھ سے پوچھو گی کے کیا یہ سچ ہے ؟؟۔۔

کچھ بھی فیصلہ لینے سے پہلے میری جان میرے پاس انا۔۔ میرا انتظار کرنا ۔ادیان آنکھیں بند کئے بول رہا تھا اک ڈر سا اُسکے دل میں جاگا تھا امیرا کی

دوری کا سن ادیان شاہ اپنی زندگی میں پہلی بار ڈرا تھا ادیان کا دل کہے رہا تھا کے کچھ غلط ہونے والا ہے

ادیان آپ ایسے کیوں بول رہے ہے۔۔۔وہ چہرہ اوپر اٹھائے بولی

میری جان وقت انے پر شاید تمہیں پتہ لگ جائے لیکن میں نے جو کہا وہ میری جان کو سمجھ آیا ہے نہ۔۔ادیان نے اُسکی پیشانی پر لب رکھے

جی اگیّا۔۔۔سمجھ۔۔۔وہ واپس اپنا سر ادیان کے سینے پر رکھ بولی ادیان کی باتوں سے وہ بھی پریشان ہوئی تھی

امیرا تمہیں پتہ ہے ہمارے قریب ایسے لوگ ہوتے ہے جو ہمارے سب سے بڑے دشمن ہوتے ہے لیکن ہم انہیں اپنا سمجھتے ہے۔۔۔۔

ادیان آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں کیا ہوا ہے۔۔۔وہ پریشانی سے ادیان کو دیکھ بولی

کچھ نہیں ہوا میری جان۔۔۔

امیرا مجھ سے اک وعدہ کرو۔۔

جی بتائیے۔۔

وعدہ کرو کے تم کبھی مجھ سے دور نہیں جاو گی چاہے کچھ بھی ہو جائیں کتنی ہی غلط فہمیاں آجائے ہم اُسے ساتھ مل کر حل کرینگے۔۔۔

ادیان میں آپ کو چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤنگی میں آپ سے بہت پیار کرتی ہُوں۔۔۔

امیرا کے اظہار پر ادیان کے چہرے پر اک مسکراہٹ نے جگہ لی تھی۔۔۔

وہ ایسے ہی ادیان کے سینے پر سر رکھ بیٹھی تھی جب کے ادیان اُسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے آنکھیں مندے اُسکی موجودگی کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

سادان تیزی سے گاڑی چلاتا اُس جگہ جلد سے جلد پہوچنا چاہتا تھا۔۔۔

گھر پر بھی ازاار ہبا بیگم کو آہل بتا چکا تھا اور وہ دونوں پریشانی سے بیٹھی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔۔

ہیلو کیسا لگ رہا ہے ایسے قید ہوئے۔۔

انارا کی آنکھیں ابھی کھلی تھی جب اُس نے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔۔

اُسے دیکھ وہ کچھ جانی پہچانی لگی انارا نے آنکھیں پوری کھولتے ذہین پر زور ڈالا

۔۔

اس نے اُسے یونیورسٹی میں دیکھا تھا یہ علینا تھی جس سے پہلے دن یونیورسٹی میں سامنا ہوا تھا۔۔

انارا نے خوف سے اُسے دیکھا پھر نظر اٹھا کر اوپر دیکھا جہاں دو لڑکے کھڑے مسکرا رہے تھے۔۔

وہ اور کوئی نہیں وہی تھے جن سے یونیورسٹی میں سادان کی لڑائی ہوئی تھی

۔۔۔

انارا کی آنکھوں سے تیزی سے آنسوں انا شروع ہوئے تھے

تمہاری وجہ سے اس دن اُس پروفیسر نے مجھے وارننگ دی تھی تمہاری وجہ سے میرے دوستوں کی لڑائی ہوئی۔۔

ساری فساد ہی تم ہو اج تک پوری یونیورسٹی میں کسی کی ہمت نہیں تھی مجھے یا میرے دوستوں کے ساتھ ایسا کرنے کی جو تمہاری وجہ سے سادان نے کی یہ سادان کی غلطی تھی جسے تم بھگتو گی۔۔۔

میں جانتی ہُوں سادان کو جال میں پھسانہ اتنا آسان نہیں اسلیئے اُس سے بدلہ لینے کیلیئے ان دونوں نے جو اُس دِن بہت زدہ زخمی ہوئے تھے صرف تمہاری وجہ سے انہوں نے تمہیں اٹھالیا اب دیکھو مجھے نہیں پتہ یہ لوگ تمہارے ساتھ کیا کرینگے اب تمہاری وجہ سے سادان نے انہیں بہت مارا تھا تو اُسکا بدلہ یہ کس طرح لینگے مجھے نہیں معلوم۔۔۔ علینا بول رہی تھی اور انارا کی آنکھوں سے تیزی سے آنسوں نیچے گر رہے تھے وہ اس وقت خوف سے آری ہو رہی تھی۔۔۔

میں جاتی ہُوں تم لوگ اپنا بدلہ جیسے لینا چاہتے ہو لے لو۔۔

انارا اپنے رسّی سے بندھے ہاتھ ہلا کر کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

علینا کھڑے ہوتے مسکراتی ہوئی وہاں سے چل دی۔۔۔

پ۔ پلزم۔ مجھے چھوڑ دیں د۔ دور ر۔ رہے۔۔ وہ ان لڑکوں کو اپنے قریب اتا دیکھ روتی ہوئی بولی

نہیں چھوڑ سکتے حالانکہ تم نے کچھ نہیں کیا لیکن سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے ہمیں پتہ ہے سادان کی جان تم میں بستی ہے اور تمہیں جان سے مار کے ہم سادان سے بدلہ لینگے وہ تڑپے کا زندگی بھر ہمیں مارنے کی سزا تمہاری موت ملے گی اُسے جس طرح وہ تمہارے لیے ہم سے ٹکرایا تھا اُس وقت ہی ہم نے سوچ لیا تھا کے ہم کیسے بدلا لینگے سادان سے۔۔

اُن میں سے ایک لڑکا بولا جب پیچھے سے کچھ گرنے کی آواز پر دونوں پیچھے مڑے۔۔

انارا کے ہاتھ کی رسّی ڈھیلی ہو چکی تھی وہ لوگ جیسے پیچھے مڑے انارا ہمت سے رسّی خود سے دور کرتے کھڑی ہوئی انارا تیزی سے بھاگی جب وہ لڑکے اُسے بھاگتا دیکھ اُسے پکڑنے اُس کے پیچھے بھاگے

انارا کو نہیں پتہ تھا وہ کہا ہے اور کہا وہ بھاگ رہی ہے بس وہ خود کو بچانے کیلئے بھاگ رہی تھی۔۔۔۔

تیزی سے بھاگنے کی وجہ بنی انارا کے پیر مڑنے کی۔۔

وہ اچانک زمین پر گری پاس پڑی انٹ پر اُسکا سر جا لگا اُسکے لبوں کے قریب اور ماتھے پر خون کی آمد شروع ہوئی

انارا نے پیچھے دیکھا جہاں وہ لوگ اسکے قریب پہنچنے ہی والے تھے انارا نے ہمت کر کے کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن پاؤں میں شدید درد کی لہر دوڑی۔۔

انارا نے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا اور اپنے ہاتھ پر خون دیکھتے اُسکے آنسوں میں مزید روانگی ہوئی تھی

کہا جاؤ گی بھاگ کر بے بی اُس دن تو سادان نے تمہیں بچا لیا تھا آج کون بچائے گا۔۔۔اُن میں سے ایک لڑکا اُس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے بولا

انارا کے دل نے شدت سے سادان کو یاد کیا تھا۔۔

اُن میں سے ایک لڑکے نے اُس کے بال اپنے ہاتھوں سے پیچھے کیے جب انارا پیچھے کھسکی

نہیں بے بی کہا جا رہی ہو پیچھے ہو کر

وہ ہنستے ہوئے اُسکا دوپٹہ گلے سے کھینچتا بولا جب کے انارا اپنا دوپٹہ پکڑ چکی تھی اُس نے دوپٹہ اترنے نہیں دیا

لیکن گلے سے اس قدر تیزی سے تھوڑا دوپٹہ کھینچا تھا کے انارا کا گلے چھل کے لال ہو چکا تھا البتہ وہ اپنے دوپٹے کو مضبوطی سے پکڑ کر اترنے سے روک چکی تھی

انارا کے سر پر لگی چوٹ کی وجہ سے اُسکا سر گھومنے لگا تھا

ابھی وہ لڑکا اُسکا دوپٹہ پورا کھینچتا کہ اُسکا ہاتھ کسی مضبوط ہاتھ نے پکڑا اُس لڑکے نے چوک کر اوپر دیکھا جہاں سادان شاہ اپنا غصے سے لال ہوا چہرہ لیے

لال ہوتی آنکھوں سے چہرے پر سخت تاصور لیے اُسے اس طرح دیکھ رہا تھا
جیسے ابھی جان سے ماردیں گا

انارا نے نظر اوپر اٹھا کر دیکھا۔۔۔ سادان کو دیکھ مانو انارا کو نئی زندگی ملنے کا
احساس ہوا تھا۔۔۔

ہاتھ کیسے لگایا اُسے۔۔ سادان اس قدر تیزی سے دھاڑا تھا کے ایسا لگ رہا تھا
یہاں کی دیواریں بھی ٹوٹ جائیگی

سادان نے اک زوردار تھپڑ اُس لڑکے کے چہرے پر رسید کیا جس پر وہ
دونوں سادان کو مارنے اُس پر لپکے۔۔

انارا کے آنسوں مزید تیز ہوتے جارہے تھے وہ کھڑی ہوتی اپنا دوپٹہ خود پر
اچھے سے لیپٹی تھی جب کے ماتھے اور لبوں کے پاس سے اتا خون اُسے
کپکپانے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

سادان نے دونوں کا چہرہ پکڑتے اک ساتھ اک دوسرے سے دے مارا۔۔۔

وہ دونوں چکرا کر نیچے گرے ساداں نے لال آنکھیں لیے انارا کو دیکھا اُسکے چہرے پر خون دیکھ ساداں کو اپنا وجود بے جان محسوس ہوا جب اگلے ہی پل اُس نے اُن لڑکوں کو دیکھا اور اُن پر گھٹا کی طرح چھاتے ساداں نے پوری طاقت سے اپنے بھاری ہاتھوں کا پنچ مارتے انہیں بلکل ہی نڈھال کر دیا تھا

۔۔۔۔

ساداں کا خون کھول رہا تھا غصّہ تھا کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا وہ انہیں اج زندہ چھوڑنے کے موڈ میں بلکل نہیں تھا۔۔

اُن کے چہرے سے خون انے لگا تھا انارا خوف سے روتے کپکپاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔

جب بہت دیر بعد بھی ساداں کے دل کو انہیں بری طرح مارنے کے بعد سکون نہیں آیا تو انارا نے اُسے پُکارا

س۔۔سا۔داں۔۔۔اُس نے روتے ہوئے سسکی لے کر اُسے پُکارا جب ساداں کا ہاتھ رکا تھا۔۔

سادان نے اپنا چہرہ اٹھاتے اُس کا چہرہ دیکھا جب کے اب بھی سادان کا چہرہ غصے سرخ تھا۔۔

سادان نے کھڑے ہوتے اُسکی جانب قدم بڑھانا شروع کیے جب اک گولی کی آواز اُس گہری خاموشی میں گونجی تھی۔۔انارا کی چیخ گولی کی آواز پر گونجی تھی سادان اپنے بازو پر ہاتھ رکھ پیچھے مڑا

اُن میں سے ایک لڑکا جو زمین بوس تھا وہ گولی چلا چکا تھا جو سادان کے بازو کو چھو کر نکلی تھی لیکن خون کی قطار تیزی سے نکلتے اُس کی شرٹ کو لال کر گئی تھی۔۔

اتنا خون دیکھ انارا کا حال برا تھا۔۔

سادان نے غصے سے آگے بڑھتے اُس کے ہاتھ سے گن چھینتے دور پھینکی اور اُسے گریبان سے کھڑا کرتے سادان نے طاقت سے دور دھکیلا جس سے اُسکا سر دیوار میں جا لگا اور وہ وہی ڈھیر ہوتا بے ہوش ہو چکا تھا جب کے دوسرا تو پہلے ہی بیہوشی کی حالت میں پڑا تھا۔۔۔۔

انارا بھاگتی ہوئی آگے بڑھتی سادان کے سینے سے جا لگی۔۔

سادان جو مڑنے لگا تھا اچانک سے انارا کو خود کے سینے لگا دیکھ سادان حیران ہوا تھا

ا۔آپ کاہ۔ہاتھ خ۔۔خون۔وہ اُسکے ہاتھ پر خون دیکھ روتے ہوئے بولی جب کے سراب تک سینے پر تھا۔۔

سادان۔۔۔۔۔۔آواز دیتا آہل اُس جگہ داخل ہوا سامنے انارا جو سادان کے سینے سے لگی رو رہی تھی یہ منظر دیکھ اہل کو کچھ ہوا تھا۔۔

جب آہل کی آواز پر وہ دونوں سیدھے ہوئے اور سامنے دیکھا۔۔

سادان خون نکل رہا ہے تیرے بازو پر کیا ہوا۔۔سادان کے ہاتھ پر اتنا خون دیکھ آہل تیزی سے آگے آیا۔۔

گ۔گولی ل۔لگی ہے۔۔انارا روتے ہوئے بولی جب کے سادان خاموش تھا چہرے پر اب بھی غصّہ صاف دکھ رہا تھا

گولی۔۔۔سادان جلدی چل ہاسپٹل جانا ہے۔۔۔وہ سادان اور انارا کو لیے جلدی آگے بڑھا تینوں گاڑی میں بیٹھے جس پر آہل نے گاڑی تیزی سے ہاسپٹل کی جانب بڑھای گاڑی میں بلکل خاموشی تھی سادان سامنے نظر جمائے خاموشی سے سنجیدگی لیے بیٹھا تھا۔۔۔

انارا آپ کو بھی لگی ہے خون آرہا ہے۔۔۔آہل نے شیشے سے انارا کا چہرہ دیکھا اتنے میں ہاسپٹل انے پر اہل نے ہاسپٹل کے سامنے گاڑی روکی

سادان اب بھی خاموش تھا اک لفظ اُس نے نہیں بولا۔۔

ڈاکٹر نے اُس کے بازو کی ڈریسنگ کی اور اک ہفتے لگاتار روز ڈریسنگ چینج کرنے کا کہا جب کے انارا کے بھی ماتھے اور لبوں کے پاس لگے زخم پر ڈاکٹر دوا لگا رہے تھے۔۔۔۔

گولی چھو کر گزری ہے بازو سے لیکن خون بہت بہا ہے کھانا پینا آپ نے ٹھک سے لینا ہے باکی پھل آپ نے زدا سے زدا کھانے ہے اور میں کچھ میڈیسن

دے رہا ہوں وہ ذمے داری سے لینی ہے۔۔۔تینوں وہی بیٹھے تھے جب ڈاکٹر

سادان کو دیکھ بولی جسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا کے اُسے گولی لگی ہے۔۔۔

ڈریسنگ کراتے تینوں گھر کی جانب بڑھے انارا کے آنسوں اب بھی نہیں

رکے تھے وہ مسلسل رو رہی تھی اس وقت وہ اس قدر خوف میں تھی کے اُسکا

وجود لرز رہا تھا

اگر سادان نا پہچتا تو کیا ہو جاتا۔۔۔ماضی کی تکلیفیں اُسکا پیچھا چھوڑنے کو تیار

نہیں تھی آخر کب تک اُسے خود کو خود کی عزت بچانے کیلیئے لڑنا تھا؟؟؟اُسکا

ماضی اپنی تلخیاں اُس سے دور نہیں کر رہا تھا بار بار یہ سب ہو کر انارا کو

ڈپریشن میں ڈال رہا تھا۔۔

آہل نے بھی ابھی کچھ پوچھنا صحیح نہیں سمجھا۔۔۔

گاڑی گھر کے آگے رکی جس پر تینوں اندر داخل ہوئے اس وقت گھر میں

سب کو پتہ لگ چکا تھا اور سب ہول میں ہی پریشانی سے بیٹھے تھے سامنے سے

انہیں اتا دیکھ سب فوراً کھڑے ہوئے تھے سادان کے ہاتھ پر پٹی سے خون

اُبھرتا دیکھ ازا بیگم کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا جب کے دوسری طرف انارا کے ماتھے کی ڈریسنگ اور اُسے روتا دیکھ سب کو مزید پریشانی ہوئی تھی۔۔

سب آگے کی جانب بڑھے

سادان میرے بچے کیا ہوا۔۔ازا بیگم کی آنکھوں سے آنسوں گرنا شروع ہوئے تھے

جب کے امیرا اور اہانا نے انارا کو سمبھالا۔۔

ازا بیگم کی نظر اب انارا پر گئی۔۔

انارا میری بچی کیسے لگی تم دونوں کو۔ازا بیگم نے اُسے دیکھ پریشانی سے پوچھا

آپ بیٹھو ادھر۔۔۔دونوں کو صوفے پر بٹھائے سب وہی موجود تھے سب ہی دونوں کو دیکھ پریشانی کے عالم میں تھے۔۔۔

س۔سادان ک۔کو گولی ل۔لگی۔۔۔وہ سسکتے ہوئے بولی

گولی کا نام سن سب کی پریشانی مزید عروج پر پہنچی تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا میں ٹھک ہُوں چھو کر گزری ہے گولی۔۔۔بنا کوئی تاصور چہرے پر سجائے سادان سنجیدگی سے بولا جب کے نظر سامنے اک جگہ جمی تھی۔۔۔

بیٹا تم ٹھک ہو اتنا کیوں ڈری ہوئی ہو۔۔اُس کی کپکپاہٹ دیکھ ارہبا بیگم بولی جب کے سادان نے بھی نظر اُسکے ہاتھ پر ڈالی جو بری طرح کانپ رہا تھا۔۔۔۔

سادان اچھے سے جانتا تھا ایسا کیوں ہو رہا ہے اُن لڑکوں کا سوچ وہ پینک ہو رہی تھی۔۔۔

سادان جانتا تھا جب بھی ایسا کچھ ہوتا تھا اُسے اُس کا ماضی یاد اتا تھا۔۔۔

مجھے آپ لوگوں کو کچھ بتانا ہے۔۔۔

اُس کی بے قابو ہوتی حالت دیکھ سادان کی بھاری گھمبیر آواز وہاں گونجی تھی سادان اُسے ایسے کبھی نہیں دیکھ سکتا تھا جب کے آہل کا بھی یہی حال تھا اُسے دل میں تکلیف ہو رہی تھی انارا کی حالت دیکھ۔۔۔

کتنے دکھ انارا جھیل چکی تھی اور کتنے باکی تھے اُسکی محرومیوں کو سادان خود

میں سمیٹنا چاہتا تھا۔۔۔

انارا کی آنکھوں میں وہ منظر گھوم رہا تھا جب وہ لڑکے اسکے قریب آرہے تھے

تھے اُسے لگ رہا تھا وہ پاگل ہو جائیگی۔۔۔

سادان کی آواز پر سب اُسکی طرف متوجہ ہوئے جو سنجیدگی سے بھرا تھا آج

تک کسی نے سادان کو اتنا سنجیدہ کبھی نہیں دیکھا تھا وہ تو ہمیشہ شرارت میں

رہتا تھا لیکن آج اُس کی سنجیدگی دیکھ سب ہی پریشان تھے

میں نے جو فیصلہ لیا ہے وہ شاید آپ لوگوں کو حیرانی میں ڈالے لیکن میرا یہ

کرنا بہت ضروری ہے یہ فیصلہ اس وقت بلکل درست ہے۔۔۔

سادان کہے کر رکا جب کے باکی سب اُسکی باتوں سے بہت سی سوچو کا شکار

ہوئے تھے یہ ہو کیا رہا تھا کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

سب سادان کے بولنے کے انتظار میں تھے۔۔ سب پوری طرح سے سادان

کی جانب متوجہ تھے۔۔۔

میں آج اور اسی وقت انا سے نکاح کرونگا۔۔۔ بات تھی یا دھماکہ ؟؟ جو سب کے سر پر پھوٹا تھا

انارا نے فوراً نظر حیرانگی سے اٹھا کر اُسے دیکھا جب کے باکی سب کا بھی یہی حال تھا آہل کو لگ رہا تھا اُس کے پیر و تلے زمین کھسک رہی ہے۔۔

آہل کی زبان نے کچھ بھی بولنے سی نفی کی تھی وہ ساخت کیفیت میں کھڑا تھا

۔۔

ی۔ یہ ک۔ کیا کہے رہے ہے آپ۔۔۔ وہ اپنے آنسوں صاف کرتی سسکی لیتے بولی لیکن اُسکے آنسوں تھے کے بار بار نکلے جا رہے تھے۔۔

مجھے انا سے کچھ دیر اکیلے میں بات کرنی ہے۔۔۔

سادان کھڑا ہوا اور انارا کے قریب پہنچا

چلے۔۔۔ وہ اُسکا ہاتھ پکڑ کر آگے کی جانب بڑھا

اور پیچھے سب سادان کے نکاح والی بات پر حیرانگی سے بیٹھے تھے۔۔

آہل کا دل بلکل دھیما دھڑک رہا تھا اُسکے وجود نے چلنے سے انکاری کی تھی وہ اک ہی جگہ بت بنا کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

ا۔ آپ ک۔ کیا بول رہے ہے س۔ سادان۔۔۔ وہ دونوں لون میں آئے تھے جب انارا بولی

آپ نے جو سنا میں نے وہی بولا میں اسی وقت آپ سے نکاح کرونگا۔۔۔ سادان سنجیدگی سے بولا جب کے چہرے پر سخت تاصور تھے۔۔

ن۔ نہیں سادان ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔

کیوں کیوں نہیں ہو سکتا؟؟ سادان نے نظر اٹھا کر اُسکا چہرہ دیکھا جو رونے کی وجہ سے نڈھال پڑھ رہا تھا اور اب بھی آنسوں رکنے کا نام نہیں لے رہی تھے

۔۔

کیونکہ ہم آپ سے بڑے ہے۔۔۔ انارا نیچے چہرہ جھکائے بولی

کہا لکھا ہے کے لڑکی بڑی ہو تو شادی نہیں ہوتی؟؟ صرف دو سال بڑی ہے آپ۔۔۔۔

ا۔آپ سمجھ کیوں نہیں رہے م۔میں۔۔۔انارا کہتے کہتے رکی

کیا میں بولیں کیا میں اگر میں آپ کیلئے مر سکتا ہوں تو کیا آپ میرے لیے جی نہیں سکتی۔۔۔سادان تیز آواز میں بولا

اُسکا مزید سخت ہوتا لہجہ محسوس کرتے انارا کے آنسوں میں مزید روانگی ہوئی تھی۔۔۔اُسکے دل نے یہ بات قبول کی تھی کے وہ بھی سادان کو پسند کرنے لگی ہے لیکن وہ چاہتی تھی یہ نکاح نا ہو کیونکہ سادان بیس سال کا تھا جب کے وہ بائیس کی۔۔۔

اپنے تھوڑا سا بڑا ہونے کی وجہ سے وہ بار بار نکاح کیلئے انکار کر رہی تھی۔۔۔

ن۔نہیں ی۔یہ ن۔نکاح نہیں کرینگے آپ۔۔آپ کیوں نہیں سمجھ رہے میں بڑی ہُوں۔۔۔

تو آپ کیوں نہیں سمجھ لیتی کے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا چھوٹا بڑا ہونے سے۔۔۔اب کی بار سادان نے اپنا ہاتھ طاقت سے دیوار میں دے مارا اس وقت اُسے کتنا غصّہ تھا کوئی سادان سے پوچھتا

ا۔آپ کے گے۔ گولی لگی ہ۔ہے۔۔اُسکے دیوار میں ہاتھ مارنے سے انارا فوراً بولی

میری بات کا جواب دیں آپ۔۔۔

س۔سادان پ۔ پلز میری بات سمجھے ا۔ایسا نہیں ہوتام۔میں نکاح نہیں کرونگی۔۔۔

ٹھک ہے اگر آپ نے اندر جا کر نکاح کیلئے انکار کیا تو میں وعدہ کرتا ہوں کے میں اپنی جان اپنے ہاتھوں سے لونگا یہ گولی جو آپکو ابھی بازو پر چلتی دکھائی دی تھی اب وہ ڈائریکٹ میرے سینے میں اترے گی۔۔۔اندر جا کر اپنا فیصلہ رکھے اگر انکار کیا تو یہ چہرہ آپ مرا ہوا دیکھینگی۔۔۔سادان اپنی جانب اشارہ کرتا بولا

ن۔نہیں س۔سادان پ۔ پلز نہیں۔۔۔وہ سادان کی بات پر بے یقینی سے بولی

چلیے اندر اور اپنا جواب بتائے یاد رکھیے گا سوچ سمجھ کر جواب دیجئے گا۔۔۔وہ کہتا واپس لون کی جانب بڑھا جہاں سب اب تک ویسے ہی بیٹھے تھے۔۔۔۔

پیچھے انارا بے بس ہوتی اُسکے پیچھے چل دی۔۔۔

بیٹا سادان کیا یہ فیصلہ ٹھک ہے؟؟ ازا بیگم اُسکے انے پر بولی

جی مما یہ فیصلہ اس وقت بلکل ٹھک ہے آپ مجھ پر یقین رکھے کوئی تو وجہ ہو گی جو میں یہ کر رہا ہوں۔۔۔وہ اج ہوئے واقعے کے بارے میں سب کو نہیں بتانا چہار ہا تھا اسلئے سادان نے اس طرح کہا سب کو پتہ تھا انارا کیڈنیپ ہوئی ہے لیکن کوئی یہ نہیں جانتا تھا کے وہاں کیا ہوا۔۔۔۔

وہ لڑکا جب اپنے ہاتھوں سے انارا کے بال پیچھے کر رہا تھا اُسکا دوپٹہ کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا وہ منظر سادان پہلے ہی دیکھ چُکا تھا وہ چہا کر بھی سب نہیں بھولا پا رہا تھا۔۔

انارا بیٹا آپ اپنی رضامندی بتاؤ۔۔۔تابر صاحب نے اُسے دیکھا سب جانتے تھے سادان ایسا فیصلہ کبھی جذباتی پن سے نہیں کر سکتا کوئی نا کوئی وجہ ہے

اسکے پیچھے۔۔۔اور وجہ انارا کی محرومیاں اسکی تکلیفیں تھی جو سادان اُسکی زندگی سے ختم کرنا چاہتا تھا۔۔۔

بولو بیٹا۔۔۔انارا کو خاموش دیکھ ازا بیگم بولی

سادان اور آہل کے ساتھ سب کی نظریں اُس پر تھی سب اُسکے جواب کے منتظر تھے۔۔

م۔میں ک۔کرونگی ن۔نکاح۔۔۔۔اسکے علاوہ اُسکے پاس کوئی راستہ نہیں تھا

اُسکے جواب پر جہاں سب خوش ہوئے تھے وہی آہل کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

اگلے دس منٹ میں مولوی صاحب شاہ ویلا موجود تھے۔۔۔۔۔۔

سادان اب بھی بلکل سنجیدگی سے خاموش بیٹھا تھا۔۔

جب کے آہل بھی اک جگہ سٹل کھڑا تھا اُس نے اک بار جانے کی کوشش کی لیکن اُسکے پیروں نے چلنے سے پھر انکاری کی تھی۔۔

انا پلیز یار رو مت۔۔۔اہانا بار بار اُسکے آنسوں صاف کرتی بولی

لیکن آنسوں بھی ڈھیٹ قسم کی ڈوس لے کر آئے تھے جو کسی حال میں رکنے

کو تیار نہیں تھے۔۔۔

نکاح کا آغاز ہوا۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سادان شاہ ولد تابر شاہ آپ کا نکاح انارا ملک ولد آصف ملک سکّہ راج الوقت

دس لاکھ حق مہر قرار کیا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟؟

قبول ہے۔۔۔

اسی طرح یہ تصدیق تین دفعہ ہونے کے بعد مولوی صاحب نے پیپرز

سادان کی جانب بڑھائے جس پر اُس نے سائن کیا۔۔

آہل کو اپنی سانسیں نہایت دھیمی چلتی محسوس ہو رہی تھی مزید خود پر ضبط نا

رکھتے وہ تیزی سے باہر نکل گیا اپنی محبت کو وہ اپنے سامنے کسی اور کا ہوتے

کیسے دیکھ سکتا تھا ؟؟؟

انارا ملک ولد آصف ملک آپ کا نکاح سادان شاہ ولد تابر شاہ سکہ راج الوقت دس لاکھ حق مہر قرار دیا گیا ہے کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟

بولیں انا۔۔۔اہانا نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

ق۔قبول ہے۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے بولی

تینوں بار پوچھنے کے بعد پیپرز پر سائن کیا گیا۔۔اُس نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے سائن کیے یہ سائن یہ کہتے تھے کے اج سے وہ سادان شاہ کی ملکیت ہے

۔۔

انارا اچھے سے جانتی تھی اگر انارا منع کرتی تو سادان اپنے ساتھ وہ کرلیتا جو اُس نے کہا تھا۔۔۔اور وہ سادان کے جان کی بازی نہیں لگا سکتی تھی۔۔۔۔

سادان بیس سال کا اک عقلمند شہزادہ تھا وہ اتنا بھی چھوٹا نہیں تھا وہ اچھے برے صحیح غلط ہر چیز میں فرق سمجھتا تھا۔۔۔ہنسی مذاق کے وقت ہنسی مذاق لیکن ہمیشہ نہیں جیسے اج دیکھیں سادان کس قدر سنجیدگی سے بیٹھا تھا۔۔۔۔

کل دارم کے ولیمے کے ساتھ ان دونوں کا ولیمہ بھی مقرر کیا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب اپنے اپنے کمروں میں چل دیئے تھے باہر بیٹھے وقت کا پتہ ہی نہیں چلا اسلئے اس وقت رات بہت ہو گئی تھی۔۔۔

اہانا کمرے میں بیٹھی دارم کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

جواب تک نہیں آیا تھا حالانکہ وہ باہر ہول میں تھا۔۔۔

قریب اک بجے دارم کمرے میں داخل ہوا۔۔

بیڈ پر بیٹھی اہانا کو نظر انداز کرتے وہ فریش ہونے چل دیا۔۔

فریش ہو کر باہر آیا اپنے بالوں کو ہاتھ سے سیٹ کرتے دارم ریموٹ اٹھاتا لائٹ بند کرتے صوفے پر جا لیٹا۔۔

اہانا جو انتظار میں تھی دارم کو صوفے پر لیٹتے دیکھ اُسکی آنکھوں میں نمی اُتری تھی۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھی اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی دارم کی جانب بڑھی جو آنکھیں

مندے لیٹا تھا۔۔۔

دارم۔۔۔وہ صوفے کے پاس کھڑی آواز اور آنکھوں میں نمی لیے بولی

لیکن دارم خاموش رہا۔۔۔دارم آنکھیں مندے لیٹا تھا جیسے یہاں اُسکے

علاوہ کوئی نہیں۔

دارم مجھ سے بات تو کرے اک بار۔۔۔

اگر تمہیں برا لگ رہا ہے میرا اس کمرے میں رہنا تو میں یہاں سے بھی چلا جاتا

ہوں۔۔۔دارم کی گھمبیر آواز اُسے سنائی

ن۔نہیں م۔میں یہ نہیں بول رہی۔۔۔اُس کی آنکھ سے اک آنسوں گرا تھا

جاؤ یہاں سے ورنہ میں اس کمرے سے چلا جاؤنگا۔۔۔وہ بنا آنکھیں کھولیں

بولا

میں۔۔۔

لگتا ہے مجھے ہی جانا پڑے گا۔۔۔دارم آنکھیں کھولیں اٹھنے لگا

ن۔ نہیں دارم آپ سو جائے۔۔۔

وہ کہتی بیڈ کی جانب جاتے لیٹتی زبردستی آنکھیں موند گئی رونے کی وجہ سے اُس کی سسکیاں کمرے میں گنج رہی تھی۔۔ جسے سن دارم بے چین تھا۔۔

یہ رونا کیوں مجبوریوں کی شادی میں بھی رونا ہوتا ہے کیا؟؟۔۔۔دارم دل میں سوچ کر رہ گیا

وہ روتے روتے کب نیند کی گہرائیوں میں چلی گئی اُسے پتہ ہی نہیں چلا

دوسری طرف دارم سے نیند کوسو دور تھی۔۔۔

اک تو بے چینی دوسرا اُسے صوفے پر سونے کی عادت نہیں تھی وہ تو کبھی زندگی میں صوفے پر نہیں سویا تھا۔۔۔

بہت دیر بعد بھی جب اُسے نیند نا ائی تو دارم اٹھ کھڑا ہوا اور اک نظر بیڈ پر سوتی اہانا کو دیکھا پھر اک گہرا سانس لیتے وہ بیڈ کی دوسری جانب جا لیٹا کیونکہ اسکے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا اُسے نیند انی ہی نہیں تھی صوفے پر۔۔۔

لیکن اس کے کانوں میں اُس کی سسکیاں گنج رہی تھی۔۔

مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی اہانا کونسی جگہ میں اپنی محبت سے تمہارے دل میں تھوڑی بھی جگہ نہیں بنا پایا ہم دونوں شاید کبھی اک دوسرے کیلئے بنے ہی نہیں تھے۔۔

وہ اپنے دل میں سوچتا اُس سے رخ موڑتا دوسری جانب کیے آنکھیں مند گیا

۔۔۔۔۔

دوسری طرف آہل سمندر کنارے کھڑا اتھارات کی گہری خاموشی اکیلا پن صرف ہوا کی آواز سمندر کے سامنے وہ اپنی گاڑی سے ٹیک لگاے کھڑا اتھا۔۔ آنکھوں میں دنیا جہاں کا درد تھا آنسوں جیسے باڑ توڑ کرانے کو تیار تھے۔۔۔ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں کیا میری محبت میں کوئی کمی تھی اللہ میں نے تو ہمیشہ پاک محبت کی ہمیشہ اپنی محبت کو پاکیزہ رکھا پھر کیوں میری پہلی محبت مجھ سے چھین گئی اگر محبت کو میرا نہیں کرنا تھا تو محبت کرائی کیوں مجھے اس پاک جذبے سے کیوں ملایا۔۔۔

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گرتا آسمان کو دیکھ بولا آنسوں کسی پانی کی طرح بہے

رہے تھے آہل کو یاد تھا آخری بار وہ عالم صاحب کے انتقال پر رویہ تھا آج

پندرہ سولہ سال بعد اُس کی آنکھوں سے آنسوں بہے رہے تھے۔۔۔

میں تکلیف میں ہُوں کیا آپ کو میری تکلیف نہیں دکھتی زندگی میں پہلی بار

محبت کی تھی وہ بھی نہیں میسر ہوئی یک طرفہ پیار اتنا تکلیف دا ہوتا ہے مجھے

تکلیف ہو رہی ہے مجھے لگ رہا ہے میں مر جاونگا۔۔۔ آہل چیخ چیخ کر خود کا

سکون تلاش کر رہا تھا سمندر کی گہری خاموشی اس حسین مرد کو دیکھ رہی تھی

جو اپنی محبت کو کھو کر آیا تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے میں مرنے والا ہوں مجھے دل میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ رحم کر

اللہ مجھ پر میں بھی تو تیرا بندہ ہُوں۔۔۔۔۔ اُس پر آج کونسا قہر ٹوٹ رہا تھا

کوئی آہل شاہ سے پوچھتا

یک طرفہ محبت کے بارے میں سنا تھا آج آہل نے دیکھا بھی تھا اُسے لگ رہا تھا

عنقریب وہ اپنی زندگی کا سفر ختم کر جائے گا۔۔۔۔۔

وہ مزید خود پر ضبط نا رکھتے شدت سے رو دیا وہ انارا سے محبت سے بڑھ کر عشق کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

رات گواہ تھی سمندر گواہ تھا آہل شاہ کی یک طرفہ محبت کا وہ روتا رہا اپنے اللہ سے شکوہ کرتا رہا اُسے سکون نہیں مل رہا تھا وہ رویہ بہت رویہ لیکن اُسکا سکون شاید کہی کھو گیا تھا

میں کیسے گھر جاؤنگا میں کیسے دیکھونگا وہ سب نہیں میں پاگل ہو جاونگا میرا سر پھٹ رہا ہے اللہ تھوڑا تو رحم کر مجھ پر کونسی غلطی تھی میری جسکی آزمائش مجھ پر اس طرح آئی ہے کے میں برداشت نہیں کر پا رہا تُو تو سب جانتا ہے نہ پھر میرے اندر کی تکلیف دیکھ مجھے درد ہو رہا ہے یہاں دل میں۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔وہ قوت سے چلاتا بولا اور چہرہ نیچے جھکائے پھر شدت سے رویہ وہ نہیں جانتا تھا اُسے کیا ہو رہا ہے اُسکے رونے کی آواز گہری خاموشی میں اک منظر پیش کر رہی تھی یہ آواز اک محبت کرنے والے کی تھی جسکی محبت یک طرفہ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

امیر اادیان کمرے میں اتے ہی سو چکے تھے امیر ااپنا موبائل نہیں دیکھ پائی کیونکہ پہلے وہ ادیان کے ساتھ بیٹھی تھی پھر باہر ہول میں جو سب ہوا اُس کی وجہ سے رات لیٹ کمرے میں ائے اور اتے ہی ادیان امیر اسو چکے تھے اسلئے امیر اموبائل نہیں دیکھ پائی۔۔۔۔۔۔

سادان سامنے صوفے پر بیٹھا اک ہاتھ کی پشت صوفے سے ٹکائے بے بسی سے بیڈ پر بیٹھی انارا کو دیکھ رہا تھا جو مسلسل رو رہی تھی۔۔۔۔

کتنی ہی دیر وہ ایسے ہی بیٹھا اُسے دیکھتا رہا۔۔۔

اک تو سادان غصے میں تھا اوپر سے انارا کا مسلسل رونا دیکھ سادان نے اک گہرا سانس لیا۔۔۔۔

اور اٹھ کر بیڈ کی جانب بڑھا اور انارا کے سامنے جا بیٹھا۔۔

انا۔۔۔اُس نے پیار سے پُکارا

جب کے انارا رونے میں مگن تھی۔۔

انا میں آپ سے مخاطب ہُوں۔۔اُسے جواب نہ دیتا دیکھ سادان نے آنکھیں بند کر کے کھولی

مجھے ا۔آپ سے کوئی ب۔بات نہیں کرنی۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی

کیوں نہیں کرنی۔۔۔؟؟

کیونکہ آپ نے میری بات نہیں مانی۔۔۔وہ اپنے آنسوں صاف کرتی بولی

انا کیا آپ کو میرا یہ فیصلہ غلط لگ رہا ہے ؟؟؟

سادان اُسے دیکھ بولا

جی غلط ہے آپ کا فیصلہ آپ کیوں نہیں سمجھتے کے ہمارا کوئی جوڑ نہیں تھا آپ چھوٹے ہے ہم سے۔۔۔انارا اب تیز آواز میں بولی

انا پلز میں سمجھ سکتا ہوں آپ کی حالت لیکن یہ کہے کر میری محبت کی تذلیل مت کرے کے ہمارا جوڑ نہیں۔۔۔انارا کے اس طرح کہنے پر سادان نے مٹھیاں بھینچ ضبط کیا اُسے انارا کے یہ الفاظ برے لگے تھے کیونکہ یہ الفاظ غلط تھے

جب کے سادان کے محبت لفظ کہنے پر انارا کا دل اک لمحے کیلئے دھڑکنا بھول گیا تھا

انا میں جانتا ہوں یہ سب اتنا جلدی ہوا ہے کے آپ اس کو سمجھ نہیں پا رہی لیکن مجھ پر بھروسہ رکھے آپ ہر موڑ پر اپنے ساتھ مجھے کھڑا پاینگی آپ کو جتنا ٹائم چاہیئے اس رشتے کو سمجھنے کیلئے آپ لیں میں اک لفظ نہیں کہونگا کبھی بھی آپ کو چھونگا بھی نہیں لیکن میری اک بات یاد رکھیے گا اگر آئندہ آپ نے ایسا بولا کے ہمارا کوئی جوڑ نہیں تو میں بہت برا پیش آؤنگا آپ میرا وہ روپ دیکھینگی جو کبھی کسی نے نہیں دیکھا میں کبھی برداشت نہیں کرونگا کے آپ خود کو میرے ساتھ جوڑنے سے انکاری کرے۔۔۔سادان ساری بات ارام سے کہتے اخری باتیں سختی سے بولا جب انارا کو اپنے لفظوں پر شرمندگی ہوئی وہ شرمندہ سا چہرہ لیے نظر جھکا گئی

سادان اٹھا اور فریش ہونے چل دیا بازو میں لگی گولی کی وجہ سے اُسے تکلیف بھی ہو رہی تھی لیکن اس نے تکلیف محسوس نہیں کی۔۔۔

سادان فریش ہو کر آیا جب کے انارا اب بھی ویسے بیٹھی تھی۔۔۔

جائے فریش ہو جائیں۔۔۔۔ وہ اُسے بنا دیکھے بولا اور فرسٹ ٹیڈ بوکس اٹھا کر

صوفے پر بیٹھا۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ کی ڈریسنگ کھول رہا تھا تا کہ دوسری کر سکے کیونکہ فریش ہونے

میں وہ نم ہو چکی تھی۔۔

سادان کا ہاتھ اپنے زخم پر لگا جب اُس کے منہ سے بے ساختہ ہلکی سے اہ نکلی

جس پر انارا کو فریش ہونے جا رہی تھی فوراً مڑی۔۔۔

م۔میں ک۔کر دیتی ہُوں۔۔۔ وہ اُس سے کچھ فاصلے پر صوفے پر بیٹھتی بولی

اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے آگے کیا

نہیں انا میں کر لونگا۔۔۔۔

آپ کو کیا بیماری ہے کسی کی کوئی بات نا ماننے کی بول رہی ہوں میں کر دیتی

ہوں۔۔۔ اُسکے نفی کرنے پر انارا کا دماغ گھوما تھا یعنی اُسے خود کرنے میں

تکلیف ہو رہی تھی پھر بھی تڑی دکھانی تھی

انارا اُسکا بازو لیے اب ڈریسنگ کرنے لگی وہ سادان سے ناراض تھی لیکن وہ یہ ڈریسنگ کرنے میں اپنی ناراضگی کچھ دیر کیلئے بھول چکی تھی۔۔

سادان بھی خاموشی سے بیٹھا تھا ڈریسنگ کے بعد وہ اٹھی اپنی ناراضگی دکھاتی بنا سادان کو دیکھے وہ واشروم میں بند ہوئی اور پیچھے سادان نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔

قریب پندرہ منٹ بعد وہ ہلکے پھلکے سوٹ میں باہر ائی دوپٹہ وہ اپنے سر پر لے کر باہر ائی تھی۔۔۔

وہ بیڈ پر جا کر لیٹی جب سادان اٹھتا بیڈ کی جانب آیا اُسے اتا دیکھ انارا نے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔

ڈونٹ وری میں پلو لینے آیا ہوں صوفے پر سونگا۔۔ وہ اُسے حیران ہوتا دیکھ سنجیدگی سے بولا اور تکیا اٹھاتے صوفے پر جا لیٹا۔۔

جب انارا نے گہرا سانس لیا انارا کیلیئے اس رشتے کو سمجھنا اتنی جلدی آسان نہیں تھا وہ سادان سے سخت خفا تھی اُس کی نظر میں سادان نے نکاح غلط کیا تھا اُسکے دماغ میں اک رٹ تھی کے وہ بڑی ہے بڑی ہے۔۔

سادان بھی اُسے وقت دینا چاہتا تھا اس رشتے کو سمجھنے کیلیئے۔۔۔۔

قریب تین بجے تھے جب انارا کو برا خواب آیا۔۔۔

ن۔ نہیں مجھ۔ س۔۔سے دور رہو ق۔ قریب مت انا۔۔د۔ دور رہو۔۔۔وہ چیختی ہوئی اٹھی جب سادان نے اپنی آنکھیں کھولی وہ جلدی سے سیدھا ہو کر بیٹھا اور تیزی سے بیڈ کی جانب بڑھا۔۔

انا۔۔۔۔سادان اُسے تھامنے لگا تھا جب وہ دوبارہ چیخی

ن۔ نہیں دور ر۔ رہو م۔ مجھ سے قریب مت انا۔۔۔وہ پیچھے کھسکتی بولی اس وقت وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی وہ سادان کو بھی نہیں پہچان پا رہی تھی

۔۔۔

اُسکے ماضی اور حال میں ہوئے واقعے اُسے نیند میں بھی نہیں چھوڑ رہے تھے اُسکے دماغ میں اُن لڑکوں کا چہرہ بار بار آرہا تھا وہ منظر یاد کرتے وہ چیخی تھی۔۔

انا۔۔اُسے بے قابو ہوتا دیکھ سادان نے اُس کی کلائی پکڑی

جب کے وہ مسلسل چیختی پیچھے جارہی تھی۔۔

جب سادان نے ایک جھٹکے سے اُسے کھینچ اپنے سینے میں بھینچا۔۔

سادان کے سینے لگاتے ہی وہ اک دم خاموش ہوئی تھی۔۔

سادان اُسے ریلیکس کراتا اُسکے بال سہلانے لگا جب کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں گم ہوئی اُسے دیکھ سادان کو تکلیف ہورہی تھی۔۔اُسکے سینے سے لگنے پر سادان کی دھڑکنے بے ترتیب ہوئی تھی جب کے انارا تو ابھی ہوش میں نہیں تھی ہوتی تو اُس کی سانسیں بھی یقیناً بے ترتیب ہونی تھی۔۔

چن چن کر جان سے مارونگا جن کی وجہ سے میری انا کو یہ سب جھیلنا پڑھ رہا ہے۔۔۔

وہ اسکے بال سہلاتا سوچ رہا تھا۔۔۔

اُسکے کزنز جنہوں نے پہلی بار انارا پر غلط نظر ڈالی تھی اُن کو چن چن کر سادان نے سزا دینی تھی۔۔۔کیونکہ سادان دل میں عہد کر چکا تھا

انارا کی کچھ دیر پہلے ہوئی حالت کی وجہ سے سادان کو بہت بے چینی ہو رہی تھی وہ اُسے پر سکون سا سوتا دیکھ اب گہرا سانس لیتا ارام سے تکیے پر لیٹا گیا

۔۔۔

کمفرٹر اُس پر ٹھک سے ڈالتے سادان اٹھنے لگا جب نیند میں انارا نے سادان کا ہاتھ پکڑا سادان جو اٹھنے لگا تھا اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھوں میں دیکھ واپس بیٹھا۔۔۔

اور ارام سے اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے چھڑواتا سامنے صوفے پر جا بیٹھا۔۔۔

اُسے بہت پریشانی ہو رہی تھی اُس کی حالت دیکھ۔۔۔

اسلئے ہی میں نے آپ سے نکاح کیا ہے تاکہ آپ کو آپ کی ماضی اور حال کی ساری تلخیاں بھلا کر اک خوبصورت زندگی دوں جس کی آپ حقدار ہے مجھے یقین ہو گیا ہے میرا فیصلہ غلط نہیں تھا دیکھنا انا میں آپ کو اتنی خوشیاں دونگا کے آپ سب دکھ بھول جائینگی میں آپ کو کبھی ڈپریشن میں نہیں جانے

دونگا اپنی محبت سے میں آپ کو خود میں سمیٹ کر آپ کی زندگی سے تکلیف کا نام بھی مٹا دونگا یہ میرا وعدہ ہے آپ صرف میری ہے میں آپ سے بے پناہ محبت کرتا ہوں آپ کو تکلیف ہو یہ میں برداشت نہیں کر سکتا

۔۔۔۔۔ سادان اُس کے معصوم چہرے پر نظر جمائے بولا اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

آہل اب تک گھر نہیں آیا تھا اسلئے ازابیگم پریشانی سے ہول میں بیٹھی تھی وہ آہل کو دو تین کول کر چکی تھی لیکن فون بند جا رہا تھا کیونکہ آہل کا فون بند ہو چکا تھا۔۔۔

ازابیگم پریشانی سے دعا مانگتی دروازے پر نظر جمائے بیٹھی تھی۔۔۔

وہ پانی پینے کے غرض سے کچن میں اٹھ کر گئی جب انہیں کسی کی آہٹ محسوس ہوئی انہیں سمجھنے میں اک منٹ نہیں لگا کے آہل اچکا ہے۔۔

ازابیگم باہر نکلی تو آہل کے کمرے کا دروازہ بند ہو رہا تھا یعنی وہ کمرے میں داخل ہو چکا تھا۔۔۔۔

ازا بیگم اُسکے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔

اُنہوں نے دروازہ کھولا جہاں آہل کمرے کی لائٹ بند کر چکا تھا۔۔

آہل کی گہری سانسوں کی آواز سنتے ازا بیگم نے لائٹ کھولی جہاں وہ بیڈ کی

پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

آہل میرے بچے۔۔۔ازا بیگم اُسے دیکھ اُسکے پاس گئی

آہل نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا آہل کی لال ہوتی آنکھیں دیکھ ازا بیگم کو

تکلیف ہوئی۔۔

آہل میری جان بچے کیا ہوا۔۔۔ازا بیگم اُسکا چہرہ ہاتھ میں لیتی پریشانی سے بولی

جب آہل نے اک نظر انہیں دیکھا پھر اُنکے گلے لگا اپنی ماں کے گلے لگ اک

بار پھر اُسکا ضبط ٹوٹا تھا وہ اک بار پھر شدت سے رو یہ

اہل کیا ہوا بچے مجھے بتاؤ رو کیوں رہے ہو۔۔۔ازا بیگم کی آنکھوں میں اُسے

دیکھ فوراً نمی اترنے لگی

وہ ازا بیگم کے سینے سے لگا بلک بلک کر رونے لگا

مجھے درد ہو رہا ہے مما دل میں یہاں بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔

آہل میرے بچے اوپر تو دیکھو۔۔۔ازا بیگم کی انکھوں سے بھی آنسوں نکلنے لگے تھے

مما مجھے سانس نہیں آرہی میرا دم گھٹ رہا ہے مما میں نے اُسے ہمیشہ کیلئے کھو دیا میری پہلی محبت مجھ سے دور ہو گئی میں نے کیا کیا تھا مما جسکی اتنی بڑی سزا مجھے ملی۔۔۔وہ کہی سے بھی اک چھبیس سالہ مرد نہیں لگ رہا تھا وہ اک چھوٹا بچا لگ رہا تھا جو اپنی ماں سے شکوہ کر رہا تھا۔۔۔

آہل بیٹا میرا دل بند ہو رہا ہے مجھے بتاؤ کیا ہوا۔۔۔ازا بیگم نے اُسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔۔

مما مجھے سکون نہیں مل رہا کیا زندگی بھر میں ایسے ہی رہونگا؟؟

میرا بچا اپنی ماں کو بتاؤ تو ہوا کیا ہے مجھ سے ایسی حالت نہیں دیکھی جا رہی اپنے بچے کی۔۔۔ازا بیگم اُسکے آنسوں صاف کرتی بولی

مما پیار اتنا تکلیف دا کیوں ہوتا ہے۔۔۔آہل بچوں کی طرح اُن سے سوال کر رہا تھا

مجھے پہلی بار پیار ہوا وہ بھی یک طرفہ مما میں مر جاونگا مجھ سے سانس نہیں لیا جا رہا گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔۔ازا بیگم نے اُسے پھر سے گلے لگایا جب وہ دھاڑے مار مار کر رویہ

نہیں آہل ایسے بول کر اپنی ماں کو تکلیف مت دو کچھ نہیں ہو گا تمہیں بچے

۔۔۔۔

ازا بیگم کے آنسوں میں روانگی ہوئی تھی

مما مجھے میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتا محسوس ہو رہا ہے گھبراہٹ ہو رہی ہے سانس نہیں آ رہا دل میں درد ہو رہا ہے پھر مجھے کیسے کچھ نہیں ہو گا آج میں خود کو بہت کمزور محسوس کر رہا ہوں ماما میرا دل بند ہو رہا ہے میں خود کو اور خود کی محبت کو ہار گیا ہوں۔۔۔۔وہ اپنا سر نیچے گرائے بولا جب کے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا

ازا بیگم سے اُس کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔

مما وہ مجھے نہیں ملی وہ مجھ سے دور چلی گئی اُسکا جانا مجھے ختم کر گیا ہے وہ جاتے ہوئے میری روح خود کے ساتھ لے گئی مما میرا وجود بے جان ہو گیا

۔۔۔ مما سکون چاہیئے مجھے نہیں مل رہا کیا کروں

مجھے سکون نہیں مل رہا مما میں پاگل ہو جاوگا مما آپ کا بیٹا پاگل ہو جائیگا میرا سر پھٹ رہا ہے مجھے میرے وجود سے ہر لمحے جان نکلتی محسوس ہو رہی ہے

۔۔۔۔

اہل تمہیں میری قسم ہے بچے ایسی باتیں کر کے تُم مجھے بے جان کر رہے ہو

۔۔۔

اِدھر آؤ۔۔ ازا بیگم نے اُسے گلے لگاتے اُسکے بال سہلانا شروع کیے ایسا لگ رہا تھا کی چھوٹے سے بچے کو اُس کی ماں سلا رہی ہے۔۔۔

آہل خاموش ہوتا اب آنکھیں موند گیا تھا۔۔

اب کیا تھا،؟؟ ماں کی آغوش کے سامنے بے سکونی ہار گئی تھی۔۔۔

آہل نیند کی گہرائیوں میں اُتر چکا تھا جب کے ازابیگم کے آنسوں آہل کی شرٹ پر گر رہے تھے۔۔۔

وہ اپنی ماں کے گلے لگے اس وقت دنیا جہاں بھلا کر سو چکا تھا۔۔

ازابیگم کو اب تک پوری بات نہیں پتہ چلی تھی کے آہل کو محبّت کس سے ہے لیکن آہل کا اک اک لفظ اُن کی روح کو تکلیف دے رہا تھا وہ اپنے بیٹے سے بہت پیار کرتی تھی۔۔۔

اور اپنے بیٹے کو کھونے کا دکھ اک ماں جان سکتی ہے۔۔۔

کتنی ہی دیر ازابیگم اُسے ایسے ہی لگائے تھپتھپاتی رہی اور بار بار اُسکے بالوں پر لب رکھتی رہی۔۔۔

آہل کے کندھے کی شرٹ ازابیگم کے آنسوں سے نم تھی۔۔۔

امیر اکی آنکھ کھلی ادیان برابر کے موجود نہیں تھا اُس نے آنکھیں کھول کر ادھر اُدھر نظر دوڑائی جب نظر ادیان پر پڑی جو شیشے کے سامنے کھڑا آفس کیلئے تیار ہو رہا ہے۔۔۔

گڈ مارننگ ۔۔۔امیرا ادیان کو دیکھ بولی

گڈ مارننگ میری جان ۔۔

ادیان آپ اج بھی آفس جا رہے ہیں اج تو بھائی کا ولیمہ ہے ۔۔۔امیرا اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی

ہاں میری جان امپورٹڈ میٹنگ ہے جلدی اجاونگا ۔۔۔

ادیان خود پر پرفیوم چھڑکتا ہوا بولا ۔۔

اچھا رکے میں فریش ہو کے اتی ہُوں پھر چلتے ہے باہر ۔۔۔امیرا جلدی سے جا کے واشروم میں بند ہوئی

دس منٹ میں وہ باہر ائی جہاں اب ادیان بیڈ پر بیٹھ موبائل میں کچھ کر رہا تھا۔۔۔

امیرا کو ادیان پر ٹوٹ کے پیار آرہا تھا نجانے کیوں ۔۔

وہ خود پر جبر نا رکھتی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اُسکی جانب بڑھی ۔۔۔

اور ادیان کے ہاتھ سے موبائل لیتی اُس کی گود میں بیٹھ اُسکی گردن میں بازو حائل کرتی ادیان کی گردن میں چہرہ چھپا گئی۔۔

ادیان کو سمجھ ہی نہیں آیا کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

کیا بات ہے میری جان بڑا پیار آرہا ہے۔۔۔وہ مسکرا کر اُسکے گرد حصار بناتا بولا

جی ہاں کیونکہ میری ہبی ہے ہی اتنے پیارے۔۔۔وہ شرماتے ہوئے مزید اُس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپاتی بولی

ہائے میری جان کیوں خود کیلئے مشکل کھڑی کر رہی ہو۔۔وہ اُس کے گرد حصار مضبوط کرتا بولا

میں سوچ رہا ہوں آفس جانا کینسل کرتے ہے کمرے میں ہی رہتے ہیں۔۔

ن۔نہیں آپ جائے آفس۔۔۔وہ فوراً اپنا چہرہ نکالتی بولی

نہیں میری جان میرے سوئے ہوئے جذبات جگا کر تم دور نہیں جاسکتی۔۔۔

ادیان اُس کی گردن پر لب رکھ بولا

ادیان ر۔رات نہیں ہے یہ۔۔۔وہ اپنی گردن پر ہر جگہ ادیان کے لمس محسوس کرتی اپنی بے تاب ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتی بولی

پیار کرنے کا کوئی وقت نہیں ہوتا میری جان۔۔۔۔وہ پیچھے کو ہوتا اسے بیڈ پر گرائے خود اوپر آچکا تھا۔۔۔۔

ادیان اُسکی آنکھوں پر لب رکھتا لمس چھوڑنے لگا۔۔

وہ اُسکی گردن پر پھر سے جھکا تھا۔۔۔جب کے امیرا ابھی اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔

یک دم ادیان کو کچھ بہت برا ہونے کا دل میں احساس ہوا وہ اوپر اٹھا۔۔۔

میری جان۔۔۔

امیرا نے آنکھیں کھولی

امیر امیرا دل نہیں کر رہا آفس جانے کو اب۔۔۔وہ اپنے دل میں چھپے ایک عجیب ڈر کو امیرا کے سامنے واضح نہیں کرنا چہار ہا تھا ادیان کو لگ رہا تھا اگر وہ اج گیا تو امیرا اُس سے دور ہو جائیگی۔۔۔۔

ا۔آپ کی میٹنگ۔۔۔

چھوڑو میٹنگ کو میری جان۔۔۔وہ اُسکی گردن میں چہرہ چھپائے پر سکون محسوس کر رہا تھا۔۔

ادیان چلے جائیں آفس میٹنگ ہے نا آپ کی جلدی اجایئے گا۔۔۔اُسے پتہ تھا کوئی امپورٹنٹ میٹنگ ہو گی جبھی ادیان نے آج جانے کا بولا

جس پر ادیان نے گہرا سانس لیے اپنے دل کو سمجھایا کے یہ صرف اک وہم ہے لیکن یہ وہم سچ ہونے والا تھا اُس بات سے ادیان بے خبر تھا۔۔

او کے جاتا ہوں کچھ دیر تک۔۔۔ادیان کہتے ہی اُسکے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دارم کی آنکھ کھلی جب نظر برابر میں سوئی اہانا پر پڑی۔۔۔

اور وہ کچھ دیر تک اُسکا معصومیت سے بھرا چہرہ دیکھتا رہا۔۔۔

تم تو میری اہانا تھی نا میری معصوم اہانا پھر کیوں اس شادی کو مجبوری کا نام دیا تمہارے لفظ میرے کانوں میں ہر وقت گونجتے ہے۔۔تکلیف ہوتی ہے مجھے

ہمارے رشتے میں صرف ایک نے محبت کی وہ بھی بے پناہ لیکن تمہارے لیے وہ سب مجبوری تھی۔۔۔

دارم نے اُسے دیکھ کرب سے سوچا اُسکی آنکھوں میں نمی اُتری تھی جسے وہ اگلے ہی پل ضبط کرتا اٹھ کھڑا ہوا اور فریش ہونے چل دیا۔۔

جب دارم فریش ہو کر آیا تو اہانا بھی اٹھ چکی تھی وہ بیڈ کی ڈریسنگ کر رہی تھی کیونکہ شاور کی آواز سے وہ سمجھ چکی تھی کے دارم اندر ہے۔۔۔

دارم نے اک نظر اُسے دیکھا پھر شیشے کے سامنے جاتا اپنے بال سکھانے لگا

۔۔۔

اہانا نے اس دشمنِ جاں کو دیکھا اُسے دیکھ اہانا کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔۔

وہ ٹراوزر پہنے شرٹ لیس اپنی وجاہت کے ساتھ باہر نکل تھا

سفید رنگت پر پانی کی نمی۔۔۔۔

وہ اس قدر ہینڈسم لگ رہا تھا کے اہانا کا دل زور و شور سے دھڑک رہا تھا۔۔

د۔دارم۔۔۔اُسکی ناراضگی کا یاد ائے وہ فوراً اُسکے پاس گئ تھی۔۔

دارم آپ کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ ایسا کیوں بات نہیں کرتے آپ مجھ سے مجھے تکلیف ہوتی ہے آپ کی بے رخی دیکھ۔۔۔وہ اُسے جواب نہ دیا دیکھ اب بھرائی آواز میں بولی

آنکھوں میں اک لمحے کے اندر آنسوں کا جہاں آباد ہوا تھا

خود سے پوچھو یہ سب۔۔۔دارم نے اُس کے چہرے کی جانب نہیں دیکھا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ اہانا کے آنسوں نہیں دیکھ پایگا۔۔۔

دارم مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے کیا مجھے بتائے پلز کیا ہوا ہم مل کر بات کو ختم کرینگے آپ اک بار بتائے تو ہوا کیا ہے آپ کی بے رخی آپ کا نظر انداز کرنا مجھے تکلیف دے رہا ہے۔۔۔۔وہ دارم کے مزید قریب جاتی بولی آنکھوں سے آنسوں گر رہے تھے۔۔

آنسوں صاف کرو اپنے۔۔۔۔شیشے سے اک لمحے اُسے دیکھتے دارم نے اک لمحے میں نظر پھیر سنجیدگی سے کہا

د۔دارم۔۔۔

سنا نہیں میں نے کیا بکواس کی آنسوں صاف کرواپنے۔۔۔وہ دھاڑا تھا

جب کے اہانا نے سہمی نگاہ سے دارم کو دیکھا جسکے چہرے سے غصّہ صاف

ظاہر تھا اہانا نے اج تک دارم کو ایسے نہیں دیکھا تھا۔۔

اہانا نے فوراً آنسوں صاف کیے لیکن دارم کے دھاڑنے پر وہ مزید تیزی پکڑ

رہے تھے

وہ اپنے ہاتھوں سے بار بار آنسوں صاف کر رہی تھی جب کے آنسوں تھے

کے بار بار اپنی بے بسی پر نکل رہے تھے۔۔۔

مجبوری کے رشتوں میں اپنے قیمتی آنسوں ضایع نہیں کرتے۔۔۔دارم نے

نظر اٹھاتے اُسے دیکھا

جب کے دارم کی بات پر اہانا نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا

ک۔کیا مطلب۔۔وہ سسکی لیتی بولی

مطلب تم اچھے سے جانتی ہو اک بار بس اک بار تو مجھ سے آکر کہتی کے تم

اس شادی سے خوش نہیں ہو خدا کی قسم مر کر بھی تمہارے فیصلے کے خلاف

ناجاتا پھر کیوں ایسی کیا مجبوری تھی جس کی وجہ سے تمہیں مجبوراً یہ شادی کرنی پڑی۔۔۔دارم اک جگہ نظر جمائے بولا لہجے میں دکھ تھا تکلیف تھی

د۔دارم ک۔کیا بول رہے ہے آپ۔۔۔وہ اگے بڑھتی دارم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ بولی جب کے آنسوں اُس کی بات سنتے مسلسل بہے رہے تھے

دور۔۔۔دور رہو۔۔۔دارم نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا

جب کے اہانا نے بے یقینی سے دارم کو دیکھا تھا

میں اب بھی تمہارے ہر فیصلے کا احترام کرتا ہوں اگر یہ شادی تمہاری مجبوری تھی تو میں نہیں چاہتا کے ساری زندگی تم اک مجبوری کی شادی سے بندھی رہو بہت جلد میں تمہیں اس مجبوری سے آزاد کر دونگا میں کبھی نہیں چاہتا کے تم اپنی زندگی مجبوری سے گزارو کیونکہ میں نے تم سے محبت کی تھی اور کرتا ہونگا لیکن تمہاری رضامندی میرے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے اسلئے میں بہت جلد تمہیں اس مجبوری سے چھٹکارا دلوادونگا یہ مجبوری یعنی یہ

شادی تمہیں زدہ دیر نہیں نبھانی پڑے گی تم پریشان مت ہونا۔۔۔دارم نے

یہ بات کیسے کہی تھی کوئی دارم سے پوچھتا

دارم کا دل کیا وہ کھل کر روئے لیکن وہ نہیں رو سکتا تھا۔۔۔

وہ اہانا سے بے پناہ محبت کرنے لگا تھا لیکن اہانا کا فیصلہ اُس کے لیے پہلے تھا۔۔

اہانا تو تڑپ کر دارم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جواب چینجینگ روم میں بند ہو چکا تھا۔۔۔

اہانا کو اپنا وجود بے جان محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کھٹ کھٹ۔۔۔دروازہ کی آواز پر وہ چونکی

جلدی سے اپنے آنسوں صاف کرتی وہ دروازہ کھولنے گئی اہانا کا بھی حال وہی

تھا اُسکا دل کر رہا تھا کے وہ دھاڑے مار مار کر روئے یہ زندگی کس موڑ پر

لا کھڑی کر چکی تھی ان دو محبت کرنے والوں کو۔۔۔

اہانا بیٹا دارم اور آپ آجاؤ ناشتے پر اج ولیمہ ہے دن یونہی گزر جائیگا۔۔۔ارہبا

بیگم اُسے دیکھ بولی

جی چھوٹی مما۔۔

ارہبا بیگم جانے لگی تھی جب انکی نظر اس کی لال آنکھوں پر پڑی۔۔

اہانا بیٹا تمھاری آنکھیں اتنی لال کیوں ہو رہی ہے تم روئی ہو۔۔۔اُنہوں نے پریشانی سے پوچھا

ن۔نہیں چھوٹی مما وہ میری نیند بھی پوری نہیں ہوئی اور آنکھ میں بھی کچھ چلا گیا ابھی۔۔۔

اچھا بیٹا ناشتے کے بعد دو گھنٹے سو جانا پھر رات کو فنکشن ہے طبیعت خراب ہو جائیگی۔۔۔۔

وہ اُسکے سر پر ہاتھ رکھ پیار سے کہتی چل دی۔۔۔۔۔

اہانا اپنے انے والے آنسوں ضبط کرتی واشروم میں شاور لینے چل دی کیونکہ ناشتے پر سب انتظار کر رہے تھے۔۔۔

اور جب وہ باہر ائی تو دارم کمرے اور چینجینگ روم دونوں میں موجود نہیں تھا مطلب صاف تھا کے وہ باہر جا چکا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف انارا نے اپنی نیند سے بھری آنکھیں کھولی وہ اٹھ کر بیٹھی نظر فوراًہی سامنے سادان پر گئی جو صوفے پر بیٹھا تھا سر صوفے کی پشت پر گرائے وہ آنکھیں مندے بیٹھا تھا وہ سو رہا تھا کیا؟؟؟

انارا نے سوچا تھا۔۔ لیکن سادان سچ میں سو رہا تھا وہ رات بھر ایسی ہی بے سکونی سے سویا تھا رات سوچتے سوچتے اُس کی کب آنکھ لگی اُسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

انارا اٹھنے لگی جب اُسکا ہاتھ سائڈ پر رکھے کانچ کے گلاس پر لگا اور وہ دھڑام کر کے نیچے گرا جب سادان نے فوراً اپنی آنکھیں کھولی

انا آپ کو لگی تو نہیں۔۔۔ وہ پریشانی سے اٹھتا اُس کے پاس آیا اپنے لیے اُسے ایسا پریشان ہوتا دیکھ انارا کی سانسیں تیز ہوئی تھی۔۔

بولیں انا؟؟؟

ن۔ نہیں لگی۔۔۔ وہ ناراضگی جتاتی اٹھ کھڑی ہوئی اور سائڈ سے اگے بڑھنے لگی۔۔

اہ۔۔۔اُس کے پاؤں میں شدید درد کے لہر دوڑی اُسکے پاؤں میں موچ ائی تھی۔۔۔

انا سمبھال کے۔۔۔وہ گرتی اس سے پہلے سادان نے اُسے تھاما۔۔۔۔۔

اِدھر بیٹھے۔۔۔وہ اُسے بیڈ پر بٹھاتا بولا۔۔

اُس کا پاؤں اپنی گود میں رکھے وہ سہلانے لگا مقصد اُسکے درد میں کمی کرنا تھا۔۔

انارا تو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی جب کے سادان مکمل طور پر اُسکے پاؤں کی جانب متوجہ تھا۔۔۔

وہ اُسکا پاؤں سہلا رہا تھا۔۔

انارا نے فوراً پاؤں پیچھے کرنا چاہا اُسے شرمندگی ہو رہی اُسے اچھا نہیں لگا کے سادان اُسکے پاؤں پکڑے۔۔

سادان بنا کچھ بولیں اُس کی کوشش ناکام بناتا اپنے کام میں لگا رہا جب انارا ابھی ڈھیٹ بنی اپنا پاؤں دوبارہ پیچھے کرنے لگی

انا کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ درد ہو رہا ہے آپ کو وہی ٹھک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اگر آپ نے اب اپنا پاؤں پیچھے کیا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔وہ جو کب سے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوششیں کر رہا تھا اب سلگ کر بولا

م۔مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔وہ خفگی سے بولی

کیا اچھا نہیں لگ رہا کے میں آپ کا پاؤں پکڑا ہُوں؟؟ ٹھک ہے چھوڑ دیا اگر آپ کو اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔وہ اُسکا پاؤں چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے سے نکل گیا اور پیچھے انارا کا دل کیا اُس کا سر پھاڑ دے۔۔

یعنی وہ اُسکی بات بھی نہیں سن کر گیا اُسے یہ اچھا نہیں لگا کے سادان اُس کے پاؤں کو ہاتھ لگائے لیکن اس لہٰذ سے نہیں۔۔۔انارا سوچ کر ہی رہ گئی پھر اٹھ کر فریش ہونے گئی جب کے پاؤں میں اُسے بلکل درد نہیں ہوا یعنی سادان کا سہلانا فوراً کام کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر آئے تھے سوائے آہل کے ازا بیگم سوچ میں گم تھی اُن کے چہرے پر پریشانی صاف ظاہر تھی۔۔

آہل نہیں آیا ناشتے پر۔۔۔ادیان اُسے نا دیکھ بولا

سو رہا ہے بیٹا آہل۔۔ازا بیگم اُسے دیکھ بولی

اتنی دیر تک روز تو جلدی اٹھ جاتا ہے۔۔۔۔شاید دیر سے سویا ہو گا۔۔۔۔

ہاں بیٹا ہو سکتا ہے۔۔۔۔ازا بیگم نے کہتے نظر نیچے کی اور واپس سوچ میں گم ہوئی اُن کے ذہین سے آہل کی کل رات والی حالت نکل نہیں رہی تھی انہیں بہت تکلیف ہو رہی تھی آہل کی حالت دیکھ اُن کا بیٹا کس تکلیف میں تھا اُسے وہ محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

ازا بیگم کا آہل کی حالت سوچ ہی کلیجہ باہر انے کو تھا۔۔

آہل کو وہ رات خود ہی تو سلا کر آئی تھی۔۔۔۔۔۔

آہل کی آنکھ کھلی اُسے اپنے سر میں شدت سے درد محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ ایک مضبوط مرد تھا لیکن اج پیار نے اُسے کمزور کرنا شروع کر دیا تھا۔۔

آہل کو اب بھی دل میں بہت تکلیف تھی وہ اٹھا اور شیشے میں خود کو دیکھنے لگا

۔۔

کیا سے کیا ہو گیا تھا اسے ایک دن میں۔۔۔

وہ کہی سے بھی وہ آہل نہیں لگ رہا تھا جو پر سوتک تھا۔۔

میں کمزور نہیں پڑھ سکتا میں نے کیا حال کر لیا خود کا۔۔۔وہ خود کو دیکھ بولا

اور شدید درد کا احساس ہونے کے باوجود وہ فریش ہونے چل دیا۔۔

شاور لے کر اُسے سکون محسوس ہوا۔۔۔

آہل کو اپنا وجود بے جان محسوس ہو رہا تھا۔۔

ہمت کرتے وہ باہر نکلا جہاں سب بیٹھے ناشتا کر رہے تھے۔۔۔

گڈ مارننگ بھائی۔۔۔امیرا آہل کو دیکھ بولی

گڈ مارننگ۔۔۔وہ خود کو سنبھالتا بولا

جب نظر انارا پر گئی جو ناشتا کر رہی تھی آہل نے بے ساختہ اپنی سانس روکی

۔۔۔

اجا آہل بیٹھ بھی جا۔۔۔اُسے کھڑا دیکھ ادیان اُسے دیکھ بولا

جس پر آہل اسباب میں سر ہلاتا بیٹھا۔۔۔

ازا بیگم کی نظریں اُس پر ہی تھی۔۔۔

ناشتا کرو بچے۔۔۔

نہیں مما مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔آہل نے جواب دیا

تھوڑا سا تو کھالو بیٹا۔۔۔

سب کے کہنے پر آہل نے جوس کا گلاس اٹھایا لیکن اس سے نہیں پیا جا رہا تھا

۔۔۔

اُس کی نظر بار بار سامنے بیٹھی انارا پر جا رہی تھی جو اس کے نصیب میں نہیں تھی۔۔

مزید وہ یہاں بیٹھ خود پر ضبط نہیں رکھ سکتا تھا۔۔

میں اتا ہُوں۔۔۔وہ اٹھا اور تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

پیچھے سب کو بھی تھوڑا عجیب لگا اس طرح آہل کا جانا۔۔ خیر سب اپنے اپنے کاموں میں لگے تھے اج دارم اور سادان کا ولیمہ تھا۔۔

ادیان آفس جا چکا تھا جب کے دارم گھر پر موجود نہیں تھا وہ بھی باہر گیا تھا۔۔

آہل اور سادان اپنے کمرے میں موجود تھے جب کے ساری لڑکیاں باہر ازا

ارہبا بیگم کے ساتھ۔۔۔

کیا مصیبت ہے اس نے اب تک موبائل کیوں نہیں دیکھا اپنا۔۔۔اشمال امیرا

کو دیکھ دل میں سوچ رہی تھی

جلدی دیکھو امیرا موبائل میرا کام تمہاری وجہ سے رکا ہے۔۔۔۔

اشمال بیٹا اِدھر آؤ۔۔۔وہ سوچ رہی تھی جب ارہبا بیگم نے اُسے بلایا

جس پر وہ بے ذاریت سے آگے بڑھی۔۔۔

امیرا ابھی اپنے کمرے میں اچکی تھی۔۔۔

اُس نے اپنا موبائل ڈریسنگ سے اٹھایا۔۔۔۔

وال پیپر پر لگی ادیان کی تصویر دیکھ وہ گہرا مسکرائی اور اپنے لب اُس کی تصویر

پر رکھ پیچھے ہوئی۔۔۔

میں آپ سے بہت بہت بہت زدہ پیار کرتی ہوں ادیان میں بہت خوشنصیب

ہُوں جو مجھے آپ ملے۔۔۔

اُس نے مسکراتے ہوئے اپنا موبائل کھولا۔۔

کسی رونگ نمبر سے بہت ساری تصویرے بھیجی گئ تھی۔۔

امیرا نے نا سمجھی سے دیکھا پھر اُس چیٹ کو کھولا

وہ تصویریں دیکھ امیرا کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا وہ نیچے کرتی اور تصویرے دیکھنے لگی اُس کے ہاتھ باقاعدہ کپکپا رہے تھے۔۔

وہ کمپیوٹر سے بنائی گئ تصویریں بلکل اصلی لگ رہی تھی اُس میں ادیان اور اشمال کی ساتھ تصویریں تھی جو اس طرح صفائی سے بنائی گئ تھی کے پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کے یہ نقلی تصویریں ہے۔۔

نہیں۔۔۔۔امیرا کے ہاتھ سے موبائل چھٹتا نیچے گرا تھا۔۔

ن۔ نہیں آ۔۔ایسان۔ نہیں ہ۔ ہو سکتا۔۔

نہیں یہ جھوٹ ہے اُنہوں نے کہا تھا کچھ بھی ہو پہلے مجھ سے پوچھنا ہاں میں ادیان سے پوچھونگی یہ ج۔ جھوٹ ہے۔۔۔وہ اپنے دل کو سمجھاتی ادیان کی باتیں یاد کرتی کھڑی ہوئی۔۔

اپنی شول نکالتے وہ خود پر اچھے سے لیتی کمرے سے باہر نکلی۔۔

جب کے اشمال جسے چیٹ پر سین ہونے کا میسج ریسیو ہو چکا تھا اور اُسے امیرا کے اگلے قدم کا اچھے سے پتہ تھا وہ پہلے ہی گاڑی لیتی ادیان کے آفس کی جانب نکل چکی تھی۔۔۔

ڈرائیور انکل جلدی ادیان کے آفس لے کر چلے مجھے۔۔۔وہ گاڑی میں بیٹھتی بولی امیرا کا وجود ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا دل میں ڈر نے اپنے بسیرا کیا تھا۔۔

گاڑی آفس کے سامنے رکی۔۔

ہیلو میم۔۔۔

ہاں بولو۔۔

گاڑی میں سے اک لڑکی اُتر کر آفس کے اندر گئی ہے۔۔۔

اوکے گڈ۔۔۔اشمال نے مسکراتے ہوئے فون رکھا۔۔

اور تیزی سے بڑھ کے ادیان کے آفس روم میں داخل ہوئی جہاں ادیان لیپٹاپ پر پوری توجہ سے مگن تھا کیونکہ ادیان کو جلدی گھر جانا تھا۔۔۔

ادیان کو محسوس ہی نہیں ہوا کے کوئی اندر داخل ہوا ہے اشمال پورا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔۔

سنے ادیان کہا ہے۔۔امیرا نے مینیجر سے پوچھا

میم آپ کون۔۔۔اُس نے پوچھا کیونکہ امیرا کو اُنہوں نے نہیں دیکھا تھا اج تک

Mrs Adyan shah

امیرا نے جواب دیا۔

Oh I am really sorry mam I apologize for asking

میم سر اپنے آفس میں ہے اوپر تیسرے فلور پر۔۔۔

اُس نے احترام سے نظریں جھکائے جواب دیا

جس پر امیرا جلدی سے آگے بڑھی۔۔۔

امیرا کو اتا دیکھ اشمال فوراً ادیان کے اوپر گری تھی۔۔۔

ادیان نے چونک کر اُسے دیکھا جب کے دوسری طرف امیرا جو دروازے پر پہنچ چکی تھی اُس کے قدم رکے تھے۔۔

اُسے اپنی آنکھوں پر بھروسہ نا ہوا۔۔۔

وہ اس طرح گری تھی کے اُس نے اپنے دونوں بازو ادیان کی گردن میں حائل کیے تھے جب کے اُس کی گود میں گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی۔۔

امیرا کی آنکھ سے اک آنسوں ٹوٹ کر گرا وہ اُن تصویروں پر یقین نہیں کرتی لیکن جواب وہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی ہے اُسے اپنا وجود گھلتا ہوا محسوس ہوا

اُس کے دل نے سسک کر یہ سب دیکھا۔۔اور وہ اگلے ہی پل واپس مڑتی تیزی سے روتے ہوئے بھاگتی گاڑی کی جانب بڑھی۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی ڈرائیور نے گاڑی گھر کی جانب بڑھای۔۔۔

ہٹو یہاں سے پاگل ہو۔۔۔۔ کیا طریقہ ہے یہ۔۔۔ادیان فوراً کھڑا ہوتا اُسے دور جھٹکتا بولا ادیان کا چہرہ غصے کی لپیٹ میں آرہا تھا۔۔

میرے ادیان تم صرف میرے ہو بتایا تھا نہ میں نے۔۔

چپ بکواس بند کرو اپنی۔۔۔میں تمہیں جان سے مار دونگا۔۔۔

ادیان بہت جلد امیرا دور ہو جائیگی تم سے اور پھر میں اور تم۔۔۔۔

چپ بلکل چپ اک لفظ اور نہیں امیرا کبھی دور نہیں ہو گی مجھ سے اور اگر کوئی ہمارے بیچ میں آیا تو اپنے ہاتھوں سے قبر خود کر اُسے دفناونگا اگر تم نے کچھ بھی الٹا سیدھا کیا تو یاد رکھنا اُس دن تمہارا اس دنیا میں آخری دن ہو گا دفاع ہو جاؤ یہاں سے اور آئندہ اگر تم ادھر نظر آئی تو وہ کرونگا جس سے زندگی بھر میرے آفس میں انے سے ڈرو گی۔۔۔ادیان دھاڑا تھا

جب کے اُس کی دھاڑ سے اشمال اک پل کو سہمی تھی لیکن اگلے ہی پل مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی کیونکہ اس کا کام ہو چکا تھا۔۔

سر آپ نے بلایا۔۔(ہمدان) مینیجر نے داخل ہوتے ہوئے کہا

میری اجازت کے بغیر وہ کیسے یہاں ائی۔۔ادیان نے طاقت سے اپنا ہاتھ ٹیبل پر مارتے پوچھا

س۔ سر ہم لوگوں نے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں رکی۔۔۔۔

کیا مطلب نہیں رکی تم لوگو سے اک کام نہیں ہوتا ڈھنگ سے اتنی سکیورٹی ہے اتنے سارے تم لوگوں کو میں نے رکھا ہے اسلئے کے تم لوگ کام بھی ٹھک سے نہ کرو۔۔۔ادیان اشمال کی وجہ سے کافی غصے میں تھا

سوری سر آئندہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

وہ نظر جھکائے بولا

جاؤ یہاں سے۔۔۔ادیان کی بھاری گھمبیر آواز سنتے وہ فوراً باہر جانے کیلئے مڑا

۔۔

سر اک اور چیز بتانی۔۔۔

سنا نہیں میں نے کیا کہا جاؤ یہاں سے۔۔۔ ہمدان اُسے امیرا کے بارے میں بتانے لگا تھا جب کے ادیان غصے میں اتنا تھا کے اُس نے سرد لہجے میں کہا

جی سر۔۔۔ وہ اسباب میں سر ہلاتا باہر چل دیا

امیر ابھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں داخل ہوئی بیڈ پر گرتی وہ بے لگام ہوتے انسوں کے ساتھ رونے لگی۔۔۔

ا۔۔یسا کیسے ہو۔۔ سکتا ہے۔۔۔یعنی ا۔ادیان م۔ مجھ سے پیار نہیں کرتے ۔۔۔یہ سوچ ہی اُس کے لیے جان لیوا تھی

آپ ن۔۔نے تو کا۔ کہات۔ تھا کے آپ مجھ سے۔ع۔۔ عشق کرتے ہے

۔۔۔۔وہ اپنا چہرہ تکیے میں دیتی زور زور سے رودی۔۔۔۔

وہ اپنے معصوم دل میں کیا کیا سوچ چکی تھی جو آنکھوں سے اُس نے دیکھا تھا وہ اُس کیلئے بہت دردناک تھا تصویریں اس کی آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دن گزرتا جارہا تھا شام کے چھے بجے تھے۔۔۔

جب ساری لڑکیاں پولر جارہی تھی۔۔۔۔ سوائے اشمال کے۔۔

امیرا کا دل بلکل نہیں تھا وہ تو رو رو کر نڈھال پڑھ چکی تھی لیکن جیسے ہی ازا بیگم ائی وہ خود کو سنبھالتی اب نا چاہتے ہوئے بھی جا رہی تھی۔۔ادیان اب تک آفس سے نہیں آیا تھا۔۔

نہ اہانا نے دارم کو دیکھا تھا۔۔۔

امیرا مسلسل سوچ میں گم تھی اُس کا دل اکیلے رہنے کو کر رہا تھا شادی والے میں وہ تو رو کر بھی ٹھک سے اپنا درد کم نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

رات نو بجے ڈرائیور انہیں لینے آیا تھا۔۔۔

انارا اہانا اور امیرا اب ڈائریکٹ ہول میں ہی جا رہی تھی کیونکہ پہلے ہی سب جا چکے تھے۔۔

امیرا کیا ہوا میری جان ٹھک ہو۔۔۔اہانا اُسے کب سے پریشان دیکھ رہی تھی

ج۔جی میں ٹھک ہُوں۔۔۔وہ اپنے انسوں جو گلے میں اٹکے تھے اُن کا گلا گھوٹتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔۔

ہول میں پہنچ کر دونوں دلہنوں کو اسٹیج پر لایا گیا۔۔۔۔

جس پر دارم اور سادان نے ہاتھ آگے کرتے دونوں کو تھاما۔۔

دارم کوئی بھی بات باہر نہیں بننے دینا چاہتا تھا اسلئے وہ نارمل دکھا رہا تھا خود کو

۔۔۔۔۔

دارم نے نظر اٹھا کر اُسے دیکھا اور وہ کچھ لمحے اُسے دیکھتا ہی رہا اہانا سلور رنگ کی میکسی میں نہایت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

پھر اگلے ہی پل اپنی تمام سوچ کو ترک کرتا وہ اگے بڑھا۔۔

یہ ساری تیاریاں میرے لیے نہیں مجبوری کیلئے ہے۔۔۔دارم کے دل نے پھر سوچا اور پھر اک تکلیف کی لہر اُس کے دل میں دوڑی تھی۔۔۔۔۔

دوسری طرف سادان نے بے ساختہ سانس لینی چھوڑی تھی انارا گرے رنگ کی میکسی میں بلکل پری لگ رہی تھی جب کے وہ سادان سے بڑی کہی سے بھی نہیں لگ رہی تھی وہ چھوٹی ہی لگ رہی تھی۔۔

دونوں ہی خاموشی سے بیٹھے تھے دونوں میں سے کسی کے پاس کچھ بھی بولنے کیلئے نہیں تھا۔۔۔

انارا تو اب بھی سادان سے سخت خفا تھی

آہل کی نظر نا چاہتے ہوئے بھی اسٹیج پر گئی انارا کو دیکھ اُس کا دل زور و سے دھڑ کا پھر جب نظر برابر میں بیٹھے سادان پر گئی تو آہل کی دھڑ کنے یک دم دھیمی تھی اُسے شدید آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی وہ تیزی سے آگے بڑھتا باہر نکلا اور کھلی فضا میں گہرے گہرے سانس لینے لگا۔۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے یا خدا یا رحم کر مجھ پر نہیں برداشت ہو رہا مجھ سے اگر میری زندگی کا سفر ختم ہو گیا تو مجھے ایسے ہی اپنے پاس بلا لیں لیکن ایسی تکلیف مت دیں مجھے سانس لینے میں بہت مشکل ہو رہی ہے۔۔۔ وہ دل میں سوچ رہا تھا آنکھوں میں پھر نمی اتر رہی تھی۔۔۔

کاش مجھے پہلے پتہ ہوتا کے سادان اور میں اک ہی کشتی کے دو مسافر ہے میں اسی وقت پیچھے ہٹ جاتا اپنے بھائی کیلئے میں سب بھول جاتا لیکن مجھے اُس لڑکی کے روح سے پاک عشق کراتے چھین لیا گیا یہ میرے لیے بہت جان لیوا ہے۔۔۔

یہ عادت پیار محبت انسان کی کمزوری اور طاقت دونوں ہوتی ہے لیکن میرا پیار میری کمزوری تھی۔۔۔۔

آہل اپنے دل والے مقام پر ہاتھ رکھے بولا جب کے سانس لینے میں نہایت دشواری کا سامنا ہو رہا تھا۔۔

امیرا کی آنکھیں ادیان کو ڈھونڈ رہی تھی وہ اک بار پوچھنا چاہتی تھی لیکن ادیان اُسے نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

ادیان باہر سارے لڑکوں کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا۔۔

ابھی ادیان اندر داخل ہوتا کے سامنے سے اشمال آکھڑی ہوئی۔۔

ہیلو میرے ادیان تم تو بہت ہینڈسم لگ رہے ہو۔۔۔وہ ادیان کے کندھے پر ہاتھ رکھ بولی

اور عین اسی وقت امیرا کی نظر اُدھر پڑی۔۔اشمال کا ہاتھ ادیان کے کندھے پر دیکھ امیرا کا نازک سا وجود لرز اٹھا تھا

انسوں آنکھوں کی باڑ توڑنے لگے اتنے مہمانوں کا لحاظ کرتی وہ اک لمحے میں برائیڈل روم کی جانب بھاگی تھی۔۔

ادیان نے پیچھے ہوتے اُس کا ہاتھ جھٹکا۔۔

یہاں بہت مہمان ہے اپنا تماشا مت بنواؤ میں بہت لحاظ کر رہا ہوں یہاں سب کا لیکن اگر تم اپنی حد سے نکلی تو یاد رکھنا میرا نام بھی ادیان شاہ ہے کسی چیز کا لحاظ نہیں کرونگا اور تمہیں دھکے مار کر ادھر سے نکالونگا۔۔۔

ادیان اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ بولا مقصد اپنے غصے پر قابو پانا تھا

ادیان کہتا فوراً آگے کی جانب بڑھا وہ امیرا کو دیکھنے اندر آیا تھا اور اتے ہی اس چوڑیل سے واسطہ پڑا تھا اب ادیان کا رخ امیرا کو ڈھونڈھنے کی جانب تھا جو اُسے ہول میں دکھائی نہیں دے رہی تھی

چھوٹی مما امیرا کہا ہے نظر نہیں آرہی۔۔۔ادیان ارہا بیگم کے پاس اتا بولا

بیٹا ابھی تو برائیڈل روم میں جاتا دیکھا تھا میں نے۔۔۔

ادیان اسباب میں سر ہلاتا اب چینجنگ روم کی جانب بڑھا۔۔۔

امیرا کسی کے انے کی آہٹ محسوس کر چکی تھی اُس نے فوراً اپنا رخ موڑا اور اپنے انسوں صاف کیے جب کے اندر داخل ہوتے شخص کی تیز پرفیوم کی خوشبو محسوس کرتے امیرا کو اپنا دل ڈوپتا ہوا محسوس ہوا۔۔

میری جان۔۔۔ادیان اُس کی پشت دیکھ مسکرا کر بولا

جب کے اُس کے اس طرح محبت سے کہنے پر امیرا نے کرب سے آنکھیں بند کر کے اپنے انسوں روکے تھے۔۔

جی۔۔۔وہ پیچھے مڑی اور سامنے دیکھا پھر وہ نظر ہٹانا ہی بھول گئ۔

ادیان بلیک فور پیس سوٹ میں ملبوس اپنی وجاہت کے ساتھ کھڑا تھا اُس کی گوری رنگت پر کالا رنگ غضب ڈھا رہا تھا۔۔

واللہ امیرا کے دل نے بٹ مس کی تھی۔۔۔

میرا بچا۔۔۔ادیان نے اُس کی جانب قدم بڑھاے

جب امیرا نے بے ساختہ اپنے قدم پیچھے لیے۔۔

پ۔ پیچھے رہے۔۔۔اُس کی آنکھ سے اک انسوں نکلا تھا

جب کے ادیان کے قدم رکے تھے

کیا ہوا میری جان۔۔۔

ک۔کچھ نہیں۔۔۔اُس کی آنکھوں سے ادیان کو دیکھ اب انسوں ٹپ ٹپ گر رہے تھے اور اُس کے انسوں دیکھ ادیان تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

امیر امیری جان میرا بچا رو کیوں رہی ہو۔۔۔ادیان تڑپ کر آگے بڑھا۔۔

امیر ااُسے اپنے پاس انے سے نہیں روک پائی لیکن اُس کے قریب انے پر اُس کی آنکھوں کے انسوں میں مزید روانگی ہوئی تھی وہ منظر وہ تصویریں اُسے پاگل کر رہی تھی وہ یہ سوچ کر اندر سے پل پل مر رہی تھی کے ادیان اس سے دور ہو جائیگا۔۔۔

ادیان نے اُسے سینے میں بھینچا اور یہاں امیر اکا بچا کچا ضبط ٹوٹا تھا وہ شدت سے ادیان کے سینے سے لگی رو دی۔۔۔

امیرا کیا ہوا میری جان مجھے تکلیف ہو رہی ہے تمہارا رونا دیکھ۔۔۔ادیان کو واقعی بہت تکلیف ہو رہی تھی اُس کا اک اک انسوں ادیان کو اپنے دل پر گرتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

د۔دور رہے اور ک۔ کتنی عادت بنائے گے خود کی مجھے ک۔کے میں ا۔آپکی د۔۔دوری برداشت نا کر سکوں۔۔۔وہ فوراً ادیان سے پیچھے ہوتی بولی اُسے ادیان کی عادت ہو چکی تھی اور وہ مزید عادت لگنے سے روک رہی تھی اس بات سے انجان یہ اُس کے لیے ممکن نہیں۔۔۔

امیرا کیا ہوا بچے بتاؤ تو مجھے۔۔۔اُس کے دور جانے پر ادیان پریشانی سے بولا ک۔کچھ نہیں ہوا۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی اور برائیڈل روم کے واشروم میں بند ہوئی کیونکہ اس کی حالت ابھی باہر جانے والی نہیں تھی کوئی اس طرح اُسے دیکھ لیتا تو سوال کرتا۔۔

ادیان پریشانی سے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا آخر ہوا کیا تھا اُسے۔۔۔۔۔۔

انا آپ اب تک ناراض ہے مجھ سے۔۔۔سادان نے سامنے نظر جمائے کہا

جس پر وہ خاموش رہی

انا آپ میری بات کا اک بار میں کیوں جواب نہیں دیتی۔۔۔ سادان سنجید گی سے بولا

ہاں ہُوں ناراض اور ہمیشہ رہو نگی۔۔۔

نہیں رہ پاینگی آپ ہمیشہ مجھ سے ناراض۔۔۔ سادان مسکرایا

اور انارا نے بے ساختہ اُسے دیکھا جو اتنے یقین سے کہے رہا تھا

اور ایسا آپ کو کیوں لگتا ہے؟؟؟ اُس نے پوچھنا ضروری سمجھا

کیونکہ میں جانتا ہوں میں آپ کی ناراضگی بہت جلد ختم کر لونگا ۔۔۔۔ سادان یقین سے بولا

اتنا یقین بھی خود پر اچھا نہیں ہوتا۔۔۔۔

اور اگر میں کہوں کے یہ یقین بہت اچھا ہے تو؟؟؟ , سادان نے جھک کر اُس کے کان کے قریب کہا

دیکھتے ہے۔۔۔ انارا سامنے دیکھ بولی جس پر سادان مسکراتا ہوا سر جھٹک گیا

انارا نکاح کیلئے سادان کو معاف کرنے کے موڈ میں بلکل نہیں تھی حالانکہ وہ بھی سادان کو پسند کرنے لگی تھی لیکن اُس کے لیے سب سے پہلے عمراتی تھی

ادیان کب سے امیرا کا انتظار کر رہا تھا لیکن امیرا نے تو جیسے قسم کھا رکھی تھی کے وہ باہر نہیں آئیگی۔۔۔

میری جان باہر آؤ۔۔۔ کافی انتظار کے بعد ادیان نے خود آواز لگائی

ن۔ نہیں آپ جائے۔۔۔

امیرا کیا ہوا ہے بتاؤ تو سہی میری جان۔۔۔

ادیان بول رہا تھا جب اُسکا فون بجا۔۔

اوکے میں اتا ہُوں۔۔۔ آگے سے آہل کی کول تھی جو بول رہا تھا کے ادیان کو بابا بلا رہے ہے۔۔

امیرا امیرا اچھا مجھے بابا بلا رہے ہے تُم باہر آو ہم بات کرتے ہیں۔۔

ن۔ نہیں آپ جائے پہلے۔۔۔ امیرا کی بات پر ادیان نے گہرا سانس لیا

اوکے میں جارہاہُوں۔۔۔ادیان نے کہے کر باہر کی جانب قدم بڑھاے کیونکہ امیرا کے ضدی پن سے وہ اچھی طرح واقف تھا۔۔۔۔

ولیمے کا بھی اختتام ہونے لگا تھا۔

امیرا باہر آچکی تھی لیکن ادیان کو موقع نہیں ملا اُس سے بات کرنے کا اسلئے گھر پر بات کرنے کا فیصلہ ہوا۔۔

سب اب گھر کو روانہ ہو چکے تھے۔۔۔

دارم اہانا کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔

دارم فریش ہو کر باہر نکلا جہاں اہانا شیشے کے سامنے بیٹھی اپنے بالوں میں سے پنز نکال رہی تھی جب کے دوپٹہ وہ پہلے اُتار کر بیڈ پر رکھ چکی تھی۔۔۔

دارم نے اُسے دیکھ اک گہرا سانس لیا اپنے جذباتوں پر باندھ باندتے وہ بیڈ کی جانب آیا

جب کے اہانا پوری طرح اپنی پنو میں اُلجھی تھی۔۔۔۔

یااللہ۔۔۔ تنگ آکر اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا

جب کے دارم جو صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا اُس کی آواز پر اُسے دیکھا

جو کافی بے زار لگ رہی تھی اپنے بالوں کی پنو سے۔۔۔۔

دارم اٹھا اور قدم اُس کی جانب بڑھائے۔۔

اہانا نے نظر اٹھائی شیشے میں دکھتے دارم کے عکس کو دیکھ اُس کے ہاتھ رکے تھے۔۔۔

دارم نے خاموشی سے اُس کے بالوں سے پن نکالنا شروع کی۔۔۔۔

اور اہانا سٹل بیٹھی شیشے سے اس خوبرو مرد کو دیکھ رہی تھی جسکا سارا دھیان پینے نکالنے کی جانب تھا۔۔۔۔

کیسے رہو گی اکیلے پنے تو سنبھلتی نہیں۔۔۔دارم دکھ سے مسکرایا

جب کے اُس کی بات پر اہانا نے حیران ہوتے اُسے دیکھا

کیا مطلب اکیلے آپ کے ساتھ رہو نگی نا۔۔۔

یعنی تم چاہتی ہو تم مجبوری کی زندگی گزارو؟؟ لیکن میں ایسا نہیں چاہتا

وہ اس کے بالوں سے آخری پن نکلتا ہوا بولا

دارم آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔۔۔وہ کھڑی ہوتی دارم کے قریب جاتی بولی

اسلئے کیونکہ شاید ہم لوگ اک دوسرے کیلئے بنے ہی نہیں تھے۔۔۔

دارم کی بات پر اہانا نے تڑپ کر اُسے دیکھا جو پہلے ہی اُسے دیکھ رہا تھا

اہانا کی آنکھوں میں تڑپ دیکھ دارم کو کچھ ہوا تھا

ک۔کیا مطلب۔۔؟؟

مطلب میں تمہیں تمھاری زندگی واپس دینا چاہتا ہوں جس میں کوئی مجبوری نا ہو میں تمہیں اس مجبوری کی شادی سے آزاد کرنا چاہتا ہُوں لیکن گھر والوں کا سوچ میں خاموش ہو جاتا ہُوں۔۔۔سب گھر والوں پر کیا گزرے گی لیکن میرا وعدہ ہے میں تمہیں اس مجبوری سے بہت جلد آزاد کر دونگا۔۔۔

د۔دارم ا۔آپ۔۔۔اہانا کہتے کہتے رکی جب کے دارم کی بات پر انسوں تو آنکھوں میں جمع تھے۔۔۔

دارم آپ کو ہوا کیا ہے اک بار بتائیے تو مجھے آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں

۔۔وہ دارم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی بولی

چھوڑو۔۔۔۔تم اب بھی مجھ سے پوچھ رہی ہو مجھے کیا ہوا ہے تم خود سے

پوچھو کے کیا ہوا ہے۔۔۔دارم اپنا ہاتھ پیچھے کرتا سنجیدگی سے بولا

آپ میرے ساتھ ایسا مت کرے دارم میں مر جاونگی آپ کے بغیر

۔۔۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی

مر تو میں گیا ہُوں اہانا تمہیں مزید یہ مجبوری کے تحت باتیں کرنے کی

ضرورت نہیں ہے اک بار میں نے پہلے بھی یقین کیا تھا لیکن اب نہیں میں

جانتا ہوں یہ شادی تم نے گھر والوں کے کہنے پر مجبوری سے کی ہے۔۔۔۔۔

ن۔نہیں دارم ا۔ایسا نہیں ہے۔۔۔

کیسا ہے کیسا نہیں میں اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔وہ کہتے کمرے سے باہر نکل

چکا تھا

اور پیچھے اہانا کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کے یہ کیا ہو رہا ہے۔۔

ا۔اشمال ا۔اپی ہ۔ہاں اُنہوں نے اُس دن ریکارڈنگ کی تھی و۔ودارم کو دکھا دی۔۔۔اُس کے ذہین میں اچانک آیا اور اُسے ساری بات سمجھ آئی

م۔میں کیسے یقین دلاؤں دارم کو۔۔۔وہ زمین بوس ہوتی اپنے گھٹنوں میں چہرہ دیئے اپنی بے بسی پر زور زور سے رونے لگی۔۔۔۔۔۔

ادیان جب کمرے میں داخل ہوا تو امیرا بیڈ پر لیٹی تھی وہ پہلے ہی جلدی سے فریش ہوتی سونے کیلئے لیٹ چکی تھی۔۔

ادیان نے اُسے دیکھا پھر فریش ہو کر اُس کے پاس آیا۔۔۔

آج اُسے ہوا کیا تھا ادیان کو سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

وہ بیڈ کی دوسری جانب لیٹتا امیرا کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچ اُسے اپنے سینے سے لگاتا آنکھیں موند گیا۔۔۔

جب کے امیرا جو جاگی ہوئی تھی اُس کے انسوں پھر سے نکلے تھے۔۔

ادیان نے اپنی شرٹ پر نمی محسوس کرتے آنکھیں کھولی اور اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے سامنے کیا۔۔۔

امیر امیر ابچا میرا شہزادہ کیا ہوا کیوں رو کر مجھے اذیت دے رہی ہو۔۔ادیان اُس کے انسوں لبوں سے چنتا بولا

جب کے امیرا نے ادیان کو دیکھا۔۔

آپ چاہتے ہیں کے میں مر جائوں ؟؟وہ بہتے انسوں کے ساتھ سوال کرتی بولی جب کے اسکا سوال مقابل کی دھڑکنے روک گیا تھا وہ تو کبھی امیرا کو خود سے اک انچ دور جانے نا دیتا۔۔۔

امیرا پاگل ہو گئی ہو کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔

پھر کیوں مجھے اتنے پیار کا عادی بنا رہے ہیں کے میں آپ کے دور جانے پر برداشت نہ کر سکوں۔۔۔

میری جان میں کہا جا رہا ہوں تم سے دور۔۔۔

دور چلے تو گیے ہے آپ مجھ سے۔۔وہ دور ہوتی بولی

جب ادیان نے اُسے واپس کھینچا۔۔

ہٹے ادیان دور رہے۔۔ وہ اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ دور کرتے روتے ہوئے بولی

امیرا میری جان مجھے بتاؤ تو ہوا کیا ہے ؟ادیان کو اُس کے اس طرح کرنے کہا مقصد سمجھ نہیں آرہا تھا۔

میں آپ کے ساتھ نہیں رہونگی اب۔۔۔ وہ انسوں صاف کرتی بولی

کیا؟؟ کیا کہا۔۔۔ ادیان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہوا تھا

میں آپ کے ساتھ نہیں رہونگی اب۔۔۔ اُس نے دوبارہ کہا

امیرا آئندہ اگر تم نے یہ لفظ اپنے منہ سے نکالا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔ ادیان اپنے غصے پر قابو نہ رکھ سکا کیونکہ اُس نے بات ہی ایسی کہی تھی

کیوں کیوں نا کہوں ؟؟ میں کہونگی کیونکہ میں اب آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔ یہ بات امیرا نے کیسے کہی تھی کوئی اُس سے پوچھتا

امیرا امیرا صبر مت آزماؤ۔۔۔ ادیان نے گہرا سانس لیتے اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

ا۔اگر آپ کو م۔۔ مجھ سے پیار نہیں تھات۔ تو کیوں کہا آپ ن۔نے

۔۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھتی بولی جب کے رونا اب بھی جاری تھا

کس نے کہا تُم سے کے مجھے تم سے پیار نہیں میری جان تمہارے اندر میری جان بستی ہے۔۔۔وہ امیرا کی کلائی پکڑتا اُسے اپنی جانب کھینچتا ہوا بولا جس سے وہ لہراتی ہوئی اُس کے سینے سے جالگی۔۔

ہ۔ہٹے د۔دور ر۔رہے۔۔۔وہ ادیان کے سینے پر ہاتھ رکھ اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جب کے ادیان نے اُس کے گرد حصار مضبوط کیا

چھوڑے مجھے۔۔۔وہ روتے ہوئے خود کو ادیان سے دور کرنے کی کوشش میں تھی جب کے ادیان اُس کی کمر پر ہاتھ رکھے اُسے مزید خود میں بھنچ گیا تھا

۔۔۔

ادیان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے اسے ہوا کیا ہے اچانک اُس کا اس طرح بدلتا روپ ادیان کی سمجھ سے باہر تھا۔۔

آخر جب ہزار مزاحمتو کے بعد بھی وہ خود کوادیان سے دور نہیں کر پائی تو تھک ہار کر مزاحمت چھوڑ گئی۔۔

وہ اس قدر تھکی ہوئی تھی کے کچھ ہی دیر میں روتی روتی نیند کی آغوش میں چلی گئی جب ادیان نے اُسے لیٹاتے اُسکا سر اپنے سینے پر رکھ اُسے خود میں بھینچا لیکن ادیان بہت پریشان تھا آج امیرا کا بدلہ روپ دیکھ اُس کے انسوں ادیان کو بے چین کر رہے تھے اُسے ہوا کیا تھا ادیان کو بلکل اندازہ نہیں تھا ادیان اُس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا اور ساتھ ساتھ اُس کی پیشانی پر لب رکھ بار بار لمس چھوڑ رہا تھا

ادیان کو نیند انا مشکل تھی بہت سی سوچو نے اُسے اگھرا تھا۔۔

اب امیرا کسی بھی حال میں ادیان سے دور جانا چاہتی تھی۔۔

انا اٹھ جائے صبح ہو گئی۔۔۔ قریب دو پہر کے بارہ بجے تھے جن سادان شیشے کے سامنے کھڑے اپنے بال بناتا بولا کیونکہ ناشتے کیلئے دو بار ملازمہ پہلے بلانے اچکی تھی۔۔۔

انا۔۔۔اُسے اب بھی نا اٹھتا دیکھ سادان نے اُسے پھر پُکارا

جس پر انارا کی اپنی نیند کی بھری آنکھیں کھولی

صبح ہو گئی۔۔۔وہ آنکھیں رگڑتی ہوئی بولی

صبح ہو کر بھی نکل چکی۔۔۔سادان ٹیبل سے اپنی گھڑی پہنتا بولا

انارا نے اُسے دیکھا جو پورا تیار ہوئے اپنی بے تحاشا وجاہت کے ساتھ کھڑا تھا

۔۔۔

سادان بہت ہینڈ سم تھا اس میں کوئی شک نہیں تھا۔۔۔

انا آپ فریش ہو جائے ناشتا کرنے باہر جانا ہے۔۔۔سادان آخری نظر خود پر مارتا بولا

ا۔آپ مجھے تم کہے کر بلا سکتے ہیں۔۔۔۔انارا نے نجانے کیا سوچ بولا

جب کے اس کی بات پر سادان نے چونک کر اُسے دیکھا

پھر اک گہرا سانس لیتے اگے آیا۔۔۔

ابھی نہیں۔۔۔اُس کا جواب لفظی تھا جب کے انارا نے بے ساختہ اُسے دیکھا تھا

میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں انا میں آپ کو تم نہیں بلا سکتا اور ابھی نہیں میں نے اسلئے کہا کیونکہ تھوڑا بڑا ہونے کے بعد جب ہم دونوں میں اچھی بونڈنگ ہو جائیگی جب ہم اچھے دوست بن جائینگے تب میں شاید بولوں کیونکہ دوستی میں بے تکلّفیا ہوتی ہے۔۔۔سادان کی بات پر انارا مسکرائے بنا رہ نا اسکی۔۔

انا آپ مجھے تم کہے کر بلا سکتی ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔وہ اُسے چہرہ جھکائے مسکراتا دیکھ بولا

ا۔آپ کو تم کیسے کہوں۔۔۔۔

اچھا پریشان مت ہو آپ جو آپکو ٹھک لگے آپ وہ بولیں آپ جو مجھے بولو نگی وہ مجھے قبول ہے۔۔۔وہ اُسے اس چھوٹی سی بات پر پریشان ہوتا دیکھ بولا

اچھا جیسے میں آپ کو انا کہے کر پُکار رہا ہوں اس طرح آپ بھی کسی نام سے مجھے پُکارا کرے۔۔۔

اممم دان۔۔ دان کہے کر بلایا کرے آپ مجھے۔ سادان خودی کہتا اور سوچتا ہوا بولا

ٹھک ہے انا؟؟؟ وہ اُسے خاموش دیکھ بولا

جی ٹھک ہے۔۔۔ وہ اسباب میں سر ہلاتی بولی اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ ایسے نارمل اتنی جلدی کیسے ہو گئی کل تک وہ کہتی تھی کے وہ اُس سے ہمیشہ ناراض رہے گی کبھی بھی اس نکاح کیلئے اپنی ناراضگی ختم نہیں کرے گی اج وہی انارا خودی اُس کی طرف کھینچی چلی جا رہی تھی پتہ ہے کیوں؟؟؟ کیونکہ بیچ میں حلال رشتا محرم کا پاک رشتا تھا محرم کی پاک محبت خدا نے دل میں اُجاگر کی تھی وہ سادان کو پسند تو پہلے ہی کرتی تھی لیکن سادان کی محبت کا رنگ اُس کے خدا نے انارا کے دل میں ڈالنا شروع کر دیا تھا۔۔

چلے بہت باتیں ہو گئی اٹھے فریش ہو جائے پھر ناشتا۔۔۔وہ گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

جس پر انارا اٹھتی فریش ہونے چل دی۔۔۔۔۔۔۔

ازا بیگم آہل کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

کمرہ بلکل بے ترتیب ہوا تھا کیونکہ آہل ہر وقت کمرے میں بند تھا اسلئے ملازمہ کے دو تین بار کمرے کی صفائی کیلئے انے پر بھی آہل منع کر چکا تھا۔۔

وہ بے حال سی حالت میں صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

رف سا حلیہ بال ماتھے پر بے ترتیبی سے پھیلے تھے آہل کی بے حال ہوئی حالت دیکھ ازا بیگم اس کے ٹھک ہونے کی دعا ہی کر سکی۔۔

آہل میری جان میرا بچے۔۔۔۔ازا بیگم کی آواز پر آہل نے اپنی آنکھیں کھولی

ازا بیگم اُس کے برابر میں جا بیٹھی۔۔۔

مما۔۔۔آہل نے کرب سے کہا جس پر اگلے ہی پل ازا بیگم اُسے اپنے سینے میں بینچ گئی تھی۔۔

میرے بچے مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے تمہیں آہل تمہاری حالت دیکھی نہیں جارہی مجھ سے بچے۔۔۔۔

ازابیگم آہل کے بال سہلاتی بھی بولی

مما آپ کو پتہ ہے بچپن سے مجھ سے سب کچھ چھینتا ہوا آیا ہے۔

پہلے ماما پھر بابا اور اب میرا پیار میں اج سے بہت سال پہلے جب میری ماما مجھے پیدا کرتے ہی چھوڑ کر گئی تھی تب بچپن میں بھی میں ایسے ہی اکیلا محسوس کر رہا تھا اور آج بھی اکیلا محسوس کر رہا ہوں۔۔۔آہل ہوش میں نہیں تھا اُسے نہیں پتہ تھا وہ کیا بول رہا ہے جب کے اُس کی یہ بات سن ازابیگم کے دل میں تکلیف ہوئی تھی

یعنی آہل خود کو تنہا محسوس کر رہا تھا اور اُسے ماں کی کمی اب بھی محسوس ہو رہی تھی کونسی جگہ ازابیگم سے غلطی ہوئی جس کی وجہ سے آہل اپنی اُس ماں کو یاد کر رہا تھا جو اُسے جنم دیتے ہیں اس دنیا سے رخصت ہو چکی تھی۔۔۔

آہل کے الفاظ ازابیگم کو نہایت تکلیف دے چکے تھے

ازابیگم نے اُس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اُس کی پیشانی پر لب رکھے اور اٹھ کھڑی ہوئی وہ مزید یہاں نہیں بیٹھ سکتی تھی انہیں اپنی پرورش پر دکھ ہوا یعنی آہل اُنھیں اب تک اپنی سگی ماں ہونے کا رتبہ نہیں دے پایا تھا؟؟؟

ازابیگم کھڑی ہوتی اگے بڑھی وہ دروازہ کھولتی ابھی ہول میں پہنچی تھی جب انہیں اپنے سر میں شدید درد کا احساس ہوا وہ چکراتے سر کے ساتھ زمین بوس ہوئی تھی۔۔

مما۔۔۔اہانا کی چیخ پر آہل نے آنکھیں کھولی اور تیزی سے آگے بھڑ کر کمرے سے نکلا

سامنے کا منظر دیکھ وہ بھاگتا ہوا اگے بڑھا

اہانا جو اُنہیں سمبھال رہی تھی اُس کی چیخ پر سادان اور انارا جو ہول میں ہی آرہے تھے اب تیزی سے آگے بڑھے

مما۔۔ مما آنکھیں کھولیں۔۔۔آہل نے ازابیگم کا سر اپنی گود میں رکھا

چیخوں کی آواز سنتے سب یہاں آرہے تھے ادیان بھی کمرے سے نکل رہا تھا جب اس کی نظر سامنے پڑی۔۔۔ازا بیگم کو زمین بوس دیکھ وہ تیزی سے آگے بڑھا

مما۔۔۔ کیا ہوا مما کو۔۔۔ادیان نے گال تھپتھپائیں

ہاسپٹل جلدی گاڑی۔۔۔ تیزی سے ازا بیگم کو لیے سب آگے بڑھے جب کے احسن اور تابر صاحب جو آفس میں تھے اُن کو سادان کول کر رہا تھا۔۔

امیرا اس وقت سوئی ہوئی تھی اور کمرہ وائس پروف ہونے کی وجہ سے اُسے کچھ اواز نہیں گئی تھی۔۔

ہاسپٹل میں ادیان آہل اور ارہا بیگم تھے۔۔۔ازا بیگم کو آہل کے ہاسپٹل ہی لایا گیا تھا اور ان کا علاج کرنے بھی آہل اندر گیا تھا

ازا بیگم کو اندر لیجایا گیا۔۔۔

احسن اور تابر صاحب بھی ہاسپٹل کیلئے نکل چکے تھے باکی پیچھے سب پریشانی سے گھر میں چکر کاٹ رہے تھے جب کے اہانا کا تو رو رو کر برا حال تھا انارا

اُسے سمبھال رہی تھی اس کے علاوہ دارم صبح ہی جا چکا تھا اسلئے وہ بھی ان سب سے بے خبر تھا۔۔

اہانا نے اپنا فون نکالتے دارم کو کول ملای لیکن آگے سے کول نہیں اٹھائی گئ اُسے اس وقت دارم کی ضرورت تھی جو اتنی ساری کولز کے بعد بھی فون نہیں اٹھا رہا تھا

اہانا کو مزید رونا آیا وہ فون صوفے پر پٹھکتی سادان کے کندھے پر سر رکھ رونے لگی

جو فون پر بات کرتے ازا بیگم کی طبیعت پوچھ رہا تھا۔۔۔

اہل اپنے ہاتھوں سے ازا بیگم کا علاج کر رہا تھا اُسے یہ بات سمجھنے میں اک لمحہ نہیں لگا کے ازا بیگم نے کس چیز کا صدمہ لیا ہے۔۔

یہ میں نے کیا کر دیا مما ایسے الفاظ بول کر آپ کو اتنی تکلیف دی جب کے آپ نے تو ہمیشہ مجھے بے تحاشا پیار دیا۔۔۔ آہل کا اپنی بے خودی پر دل کیا کے خود کو گولی مار لے۔۔۔

احسن اور تابر صاحب بھی ہسپتال اچکے تھے

آہل۔۔آہل مما کیسی ہے۔۔۔ادیان اُس کے باہر نکلنے پر بولا

ٹھک نہیں ہے مما گہرا صدمہ لینے کی وجہ سے دماغ پر زور پڑا ہے اور اگلے دو گھنٹے مما کے سیریس ہے ہوش اتا تو ٹھک ورنہ۔۔۔آہل سے آگے بولا نا گیا

وہ کرب سے آنکھیں بند کر گیا۔۔

آہل سمبھال خود کو ٹھک ہو جائیگی مما۔۔

یہ میں نے کیا کر دیا ادیان میں ایسا کیسے بول سکتا ہوں مما کو۔۔آہل نے ادیان کا سہارا لیا تھا ساری پریشانیاں اک بار ہی آہل پر ٹوٹ رہی تھی

کیا مطلب آہل۔۔۔ادیان اُس کی بات پر بولا

جس پر آہل نے اُسے ساری بات بتائی۔۔

یار اگر مما کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف کر پاونگا۔۔۔

آہل سمبھال خود کو مما ٹھک ہو جائیگی۔۔۔اس وقت تو ادیان بھی کمزور پڑھ رہا تھا لیکن اُسے ہی سب کو سہارا دینا تھا اسلئے وہ کمزور نہیں پڑھ سکتا تھا۔۔۔

امیرا کی آنکھ کھلی ادیان کمرے میں موجود نہیں تھا۔۔

صبح ہی صبح مجھے چھوڑ کر چلے گئے پہلے تو کبھی ایسا نہیں کرتے تھے وہ پیار نہیں کرتے مجھ سے۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھتی سوچنے لگی جب کے یہ سوچ آنکھوں میں بھرائی کر چکی تھی۔۔۔

امیرا نے بھی سوچ لیا تھا اج وہ کمرے سے باہر نہیں نکلے گی۔۔۔وہ اٹھی فریش ہوتی واپس بیڈ پر لیٹ گئی۔۔

بے شمار سوچو نے اُسے گھرا ہوا تھا وہ نجانے کیا کیا سوچ رہی تھی۔۔۔

پہلے ادیان مجھ سے ملے بغیر آفس نہیں جاتے تھے اج چلے گئے ارام ارام سے وہ مجھ سے دور ہوتے جارہے ہیں کیونکہ وہ تو ا۔اشمال ا۔اپی سے پ۔پیار ۔۔۔وہ اتنا کہتی اپنا چہرا تکیے میں دیئے زور زور سے رونے لگی۔۔۔

بہار سب اتنے پریشان تھے کے کسی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے

آہل ازا بیگم کے بیڈ کے پاس والی کرسی پر بیٹھا تھا۔

مما آنکھیں کھولیں سوری مجھے معاف کر دیں مجھے نہیں پتہ میں نے کیسے بولا میں جانتا ہوں آپ مجھ سے بہت پیار کرتی ہے اور آپ نے یہی زور دالا ہے خود پر کے آپ اک ماں ہونے کا فرض نہیں نبھا پائی۔۔

لیکن مما آپ اس دنیا کی بیسٹ مما ہے بلکہ میں اک اچھا بیٹا ہونے کا فرض نہیں نبھا پایا مما مجھے معاف کر دیں آنکھیں کھولیں۔۔۔وہ ازا بیگم کا ہاتھ اپنے چہرے سے لگاتا بولا آنکھوں کی نمی گر کر ازا بیگم کے ہاتھ پر گری۔۔

وہ اُن کے ہاتھ کو پکڑا ہوا تھا جب ازا بیگم کے ہاتھ میں حرکت ہوئی۔۔

آہل نے فوراً اپنی بند آنکھیں کھولی اور ازا بیگم کا ہاتھ دیکھا پھر نظر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔

جو ہلکے ہلکے اپنی آنکھیں کھول رہی تھی۔۔

ادیان باہر مزید ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا کیونکہ اہل نے اسے پوری بات نہیں بتائی تھی کیونکہ آہل سے بتایا ہی نہیں جا رہا تھا جب کے ارہا بیگم احسن اور تابر صاحب بھی باہر پریشانی سے بیٹھے تھے۔۔۔

م۔۔ مما۔۔۔آہل نم آنکھوں سے مسکرایا

مما مجھے معاف کر دیں مجھے ایسا نہیں بولنا چاہیئے تھا مجھے نہیں پتہ تھا میں کیا بول رہا ہوں سچ میں۔۔۔وہ اُنکے ہاتھ اپنے لبوں سے لگاتا بولا

ا۔آہل میرے بچے۔۔۔ازابیگم نے دھیما سا مسکرا کر کہا

سوری مما۔۔۔۔اُس کی آنکھوں سے مزید انسوں ٹوٹ کر ازابیگم کے ہاتھ پر گرے تھے

بس۔۔بس میرے بچے رونا نہیں۔۔۔۔۔۔ازابیگم نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن نہیں اٹھ پائی

مما لیٹی رہے آپکی طبیعت ٹھک نہیں۔۔۔۔

اتنے میں روم سے آوازوں کو اتا دیکھ سب اندر داخل ہوئے۔۔

مما کیسی ہے آپ۔۔۔ادیان خوشی سے آگے اتا بولا

میں ٹھک میری جان۔۔ازابیگم نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھ مسکرا کر کہا ازابیگم کے بچے ان کی زندگی تھے

بھابھی طبیعت کیسی ہے آپ کی۔۔۔ارہبا بیگم مسکرا کر بولی

ٹھک ہُوں ارہبا۔۔

ازا بیگم مسکرائی

اچھا گھر چلتے ہے مجھ سے یہاں نہیں لیٹا جا رہا۔۔۔ازا بیگم سب کو دیکھ بولی

نہیں ممازدہ نہیں تو اک دو دن تو یہاں رہ کر آپ کا علاج ہو جائیں۔۔۔

اک دو دن بلکل نہیں میں بلکل ٹھک ہُوں پھر میرا بیٹا خود ڈاکٹر ہے وہ گھر پر بتادے گا جو ہو گا۔۔۔

لیکن مما یہاں۔۔۔

لیکن کچھ نہیں مجھے یہاں گھبراہٹ ہو رہی ہے گھر جا کے سکون ملے گا۔۔

اچھا اوکے مما چلتے ہے۔۔۔

بالآخر حامی بھری۔۔۔۔۔

بھائی طبیعت کیسی ہے مما کی۔۔۔۔سادان نے ادیان کو کول ملای

ہاں مما ٹھک ہے ہم گھر آرہے ہے اک گھنٹے تک۔۔۔۔

ادیان نے مسکرا کر کہا جس پر سب نے خوشی کا کلمہ پڑھا

اچھا سادان سن امیرا اٹھ گئی ؟؟ادیان جو کب سے امیرا کے بارے میں پوچھنا چہار ہا تھا اب بولا

نہیں بھائی اب تک تو امیرا کمرے سے نہیں آئی یعنی سوئی ہو گی ورنہ تو فوراً آتی ہے۔۔۔

ہاں چلو ٹھک ہے۔۔ادیان نے فون رکھا۔۔

اتنی دیر تک تو نہیں سوتی امیرا۔۔۔ادیان نے سوچا پھر گھر جا کے دیکھنا کا ارادہ رکھتے وہ ازا بیگم کے روم کی جانب چل دیا جہاں پہلے سب موجود تھے

سب ہاسپٹل سے گھر بس ابھی ائے ہی تھے سب ہول میں بیٹھے تھے جب دارم گھر میں داخل ہوا سب کو ہول میں دیکھ وہ اُس جانب آیا

السلام علیکم۔۔۔دارم نے سلام کیا

جس کا سب نے جواب دیا

بڑی مما کیا ہوا آپکو۔۔۔اُن کے ہاتھ پر ڈرپ لگی دیکھ دارم پریشانی سے آگے آیا

کچھ نہیں بیٹا بس طبیعت خراب ہو گئی تھی اب ٹھک ہُوں۔۔۔ازا بیگم مسکرا کے بولی

جب دارم کو پتہ چلا کے اہانا کی کالز اسلئے آرہی تھی

ارام کرے آپ بڑی مما پھر۔۔۔دارم اُن کے برابر میں بیٹھتا پریشانی سے بولا

ہاں بیٹا بس جاتی ہُوں پریشان نہ ہو آپ لوگ میں ٹھک ہُوں۔۔۔سب کو پریشان دیکھ ازا بیگم پھر بولی

پانچ دس منٹ بعد ازا بیگم کو اُن کے کمرے میں ارام کرنے کے غرض سے اہانا چھوڑ ائی تھی۔۔۔

امیرا کو ہول میں بھی نا پا کر اب ادیان کو پریشانی ہوئی تھی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

کمرے کا دروازہ کھولتے اُس نے سامنے دیکھا جہاں امیرا بیڈ پر الٹی لیٹی تھی

۔۔

چہرہ تکیے میں دیئے وہ خاموش تھی۔۔

ادیان نے آگے بڑھتے نرمی سے اُسے سیدھا کیا وہ روتے روتے سو چُکی تھی

اور اب وہ گہری نیند میں تھی۔۔

اُس کے چہرے پر آنسوں کے مٹے مٹے نشان دیکھ ادیان نے آنکھیں بند

کر کے اک گہرا سانس لیا۔۔

آخر ہوا کیا تھا امیرا کو جو وہ رو رہی تھی اُسے اٹھانا ادیان نے مناسب نہیں

سمجھا اور خود فریش ہونے چل دیا آج سے اُسے آفس جانا تھا لیکن ازا بیگم کی

طبیعت کی وجہ سے وہ نہیں جا پایا۔۔

ادیان بہت زدہ تھکاوٹ بھی محسوس کر رہا تھا شادی نے سب کو بہت تھکا دیا

تھا اسلئے شاور لیتے وہ بیڈ پر آلیٹا۔۔۔

امیرا کو بازو سے پکڑ کر ادیان نے اپنے بے حد قریب کیا۔۔

اُس کے انسوں کے مٹے نشان پر اپنے لب رکھے پھر پورے چہرے پر محبت سے لمس چھوڑتا ادیان نے اُس کی پیشانی پر لب رکھے۔۔۔

اور کروٹ لیتا ادیان تقریباً اپنا سارا وزن اُس پر ڈال چکا تھا وہ اوپر اتا اُس کی گردن میں چہرہ چھپائے آنکھیں موند گیا۔۔

سکون کی نیند کچھ ہی دیر میں اُسے اپنی آغوش میں لیچکی تھی۔۔۔۔

اہانا کمرے میں داخل ہوئی جہاں دارم صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔۔۔

د۔دارم۔۔وہ اُس کے برابر میں بیٹھتی بولی

جب دارم نے اپنی آنکھیں کھولی

د۔دارم میں۔۔۔

اہانا اگر تُم مزید کوئی صفائی دینے آئی ہو تو مت دو کیوں کر رہی ہو یہ سب ؟؟؟

بلکہ میں ہی غلط تھا جس دن تم نے کہا تھا کے تمہیں مجھ سے محبت ہے یا نہیں تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں پتا مجھے تب ہی سمجھ لینا چاہیے تھا کے تم اس

سب سے خوش نہیں۔۔۔دارم سنجیدگی سے بولا اور ساتھ فون بجنے کی آواز پر فون لیتا باہر کی جانب بڑھ گیا

دارم کہی یہ نا ہو جب تک آپکو سچ پتہ چلے تب تک آپ مجھے خود سے دور کر چکے ہو۔۔۔۔وہ کرب سے آنکھیں بند کرتی بولی

اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے۔۔۔

دارم کا یہ ریکشن جائز تھا کیونکہ وہ پیار کے بدلے پیار کی چھار کھتا تھا لیکن اُس ریکارڈنگ میں اُس کی محبت کو اُس کی شادی کو مجبوری کا نام دیا تھا اور اس میں احساسات سے پاک اہانا کی اواز سن دارم کا یہ سب کرنا جائز تھا

۔۔۔۔

ہیلو اہانا۔۔۔اشمال اُس کے کمرے میں داخل ہوتی بولی

جس پر اہانا نے فوراً اپنے انسوں صاف کیے

اور رو رہی تھی۔۔۔تو پھر کیسی چل رہی ہے تمہاری میریڈ لائف مجھے بھی تھوڑی ٹپس دیدو اب دیکھو نا ادیان سے میری شادی ہو گی تو اُس کیلئے مجھے معلومات ہونی چاہیئے۔۔۔وہ اُسکے انسوں دیکھ طنزیہ مسکرائی

کیا بکواس کر رہی ہے آپ ادیان بھائی کی شادی ہو چکی ہے وہ بھی امیرا سے اور بھائی اور امیرا ساتھ بہت خوش ہے۔۔۔اشمال کی بات سن اہانا کو بے تحاشا غصّہ آیا

نانانا۔۔میری جان غصّہ کرنا تمہارا کام نہیں اور فضول بولنا تو بلکل نہیں ادیان امیرا بس کچھ دن کے ساتھی ہے خیر تم اپنا بتاؤ دارم تمہیں کب چھوڑ رہا ہے۔۔۔

آپ جیسی گری ہوئی لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔

چپ بلکل چپ بکواس بند کرو اپنی بہت ہو گیا تمہارا اگر اب اک اور لفظ بولا تو تمہارا یہی کام تمام کر دو نگی

اشمال غصے سے چیخی تھی

تمہیں پتہ ہے ناسب کچھ میرے ہاتھوں میں ہے تم نے کوئی بھی بکواس کی یا اپنا منہ کھولا کسی کے بھی سامنے تو میں اپنی دھمکی پر اب بھی قائم ہُوں تمہیں امیرا زندہ نہیں ملے گی۔۔۔۔اشمال اُس کی کلائی طاقت سے پکڑتی بولی اور اُسے اک جھٹکا دیتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

اور پیچھے اہانا نے نم آنکھوں سے اپنی بے بسی دیکھی تھی۔۔۔۔

امیرا کی آنکھ کھلی کیونکہ اُسے سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا کیونکہ ادیان پورا اس کے اوپر تھا۔۔۔

امیرا نے ادیان کو دیکھا جو اُس کی گردن میں چہرہ چھپائے سکون سے سویا تھا۔۔

امیرا نے مسکرا کر دیکھا اگلے ہی پل وہ سب یاد اتے اُس کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔

میں کیسے رہو نگی آپ کے بغیر ادیان آپ کے بغیر رہنے کی سوچ بھی میری سانسیں بند کرنے لگتی تھی لیکن شاید یہی صحیح ہے وہ سب جو میں نے دیکھا

اُس سے مجھے پتہ لگا ہے کے آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے۔۔ گرتے انسوں کے ساتھ وہ ادیان کا خوبصورت چہرہ دیکھ سوچ یہی تھی جو سوتے ہوئے بھی امیرا کی سانسیں بے ترتیب کر گیا تھا۔۔۔

امیرا کو سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا۔۔

ا۔ادیان۔۔۔۔اُس نے کندھے پر ہاتھ رکھ ادیان کو اٹھانا چاہا کیونکہ وہ پورا امیرا پر جمان تھا۔۔۔

ادیان۔۔۔۔اُسے نا اُٹھتا دیکھ امیرا نے پھر کہا جس پر ادیان نے اپنی آنکھیں کھولی۔۔

اور اس کی گردن سے چہرہ نکالتے امیرا کو دیکھا ادیان کی آنکھوں میں نیند کی وجہ سے آئے لال ڈورے اُس کی آنکھوں کو مزید پرکشش بنا رہے تھے۔۔
یہ شخص اس قدر خوبصورت تھا کے امیرا کو سمجھ نہیں آتی تھی کیا کوئی انسان اتنا وجیہہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

ہ۔ہٹے مجھے سانس نہیں آرہی۔۔۔۔وہ ادیان کو خود کو دیکھتا پا کر بولی

میری جان دیکھو میں ہٹ تو سکتا نہیں البتہ میں تمہیں سانسیں دے سکتا ہوں۔۔۔

ادیان اسے ونگ کرتا بولا

ہ۔ہٹے۔۔۔وہ ادیان کی بات کا مطلب سمجھتی اب پھر سے ہٹنے کا بولی

بولتے ہوئے اُس کی آواز میں بھرائی تھی

تم پھر روئی ہو؟؟؟آنکھوں میں نمی دیکھ ادیان نے سنجیدگی سے پوچھا

آپکو کوئی فرق پڑتا ہے؟؟؟بدلیں میں اُس نے بھی سوال کیا

بہت فرق پڑھتا ہے تمہارا اک بھی انسوں برداشت نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔۔

جھوٹ۔۔ جھوٹ بول رہے ہیں آپ ہٹے دور مجھ سے۔۔۔۔وہ اٹھنے کی کوشش کرتی بولی

امیرا کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ مجھے بتاؤ ہوا کیا ہے۔۔۔اُس کے دور ہٹنے کی بات پر ادیان کا دماغ سر کہ تھا

دیکھا اب غصّہ بھی کرنے لگے ہے آپ پہلے نہیں کرتے تھے جہاں پیار نہیں ہوتا وہاں یہی تو ہوتا ہے۔۔۔۔ وہ اپنے انسوں اپنے ہاتھ سے صاف کرتی بولی

امیرا میری جان تمہیں پیار سے بھی تو رات سے سمجھا کر پوچھ رہا ہوں کہ ہوا کیا ہے۔۔۔ادیان نے اک گہرا سانس لیا

ادیان نے کبھی بھی اپنی زندگی میں غصے پر قابو پانا نہیں سیکھا تھا لیکن ہمیشہ اس کی بیوی اُسے بے بس کر دیتی تھی ادیان اس پر غصّہ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن امیرا اُس کے غصے کو کل سے بڑھاوہ دے رہی تھی۔۔۔

ہٹے۔۔۔۔اس نے پھر مزاحمت کی

امیرا اگر تم نے اک بار اور ہٹنے کا بولا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔ادیان کے لہجے میں اب سختی تھی

جس پر امیرا خاموش ہوئی وہ ادیان کے غصے سے اچھی طرح واقف تھی اور اس کے غصے سے اس کی جان نکل جاتی تھی

ادیان کا فون بجا۔۔۔

ادیان نے اک نظر امیرا کو دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا جب امیرا ابھی فوراً بیٹھتی لمبی سانس لیتی اپنی سانسیں ترتیب کرنے لگی

فون پر جگمگاتا نمبر دیکھ ادیان کے چہرے کے تصورات مزید سخت ہوئے تھے وہ فون کاٹتا وہی رکھ چینجینگ روم میں چینج کرنے بند ہوا۔۔

جب پیچھے وہ فون پھر بجا۔۔امیرا نے اک بار پھر دوبار نہیں اٹھایا لیکن تیسری بار بجنے پر امیرا گہرا سانس لیتی فون کے پاس گئی فون کو اٹھا کر سامنے کیا۔

سامنے جو نمبر جگمگا رہا تھا اُسے دیکھ امیرا نے کرب سے آنکھیں میچی۔۔

کیونکہ سامنے جو نمبر تھا وہ اشمال کا تھا ادیان نے اُس کا نمبر سیو تو نہیں کیا تھا لیکن امیرا اشمال کا نمبر اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔

امیرا نے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔۔

ہیلو ادیان مائے لو۔۔۔۔اشمال کی آواز فون سے آئی

جب کے امیرا نے اشمال کی بات سنتے فوراً فون بند کیا اور اپنا توازن بگاڑتے وہ بیڈ پر بے جان سی بیٹھی تھی اپنا سر دونوں ہاتھوں میں لیے وہ کرب سے آنکھیں مینچ گئی

آنکھوں سے انسوں اک بار پھر برسنے لگے تھے۔۔

یہ زندگی کیا کھیل کھیل رہی تھی امیرا کے ساتھ۔۔۔

اشمال کے الفاظ اُس کے کان میں گنج رہے تھے۔۔

وہ کبھی ادیان کی اجازت کے بغیر فون نہیں اٹھاتی لیکن نمبر اشمال کا تھا اسلئے بے ساختہ اٹھالیا گیا۔۔۔

چینجنگ روم کا کھلتا دروازہ دیکھ امیرا نے فوراً اپنے انسوں صاف کیے اور منہ دھونے چل دی۔۔۔

پانچ منٹ بعد باہر اتے اُس نے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور باہر چل دی

انا۔۔۔۔۔ سادان نے انارا کو پُکارا جو بیڈ پر بیٹھی پڑھ رہی تھی

جی۔۔۔انارانے اوپر دیکھا

آپ ریڈی ہوجائے ہم باہر جارہے ہے مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔۔

سادان اُس کے پاس پاس آیا

لیکن کہا۔۔۔

وہ چل کے بتاتاہُوں جلدی ریڈی ہو جائیں۔۔۔

اوکے۔۔۔انارااسباب میں سرہلاتی ریڈی ہونے چل دی تقریباًپانچ منٹ بعد وہ تیار تھی۔۔

چلے۔۔۔سادان نے اُسے دیکھا جو میکپ کے نام پر بس ہلکی سے لپسٹک لگا کر بھی نہایت خوبصورت لگ رہی تھی خود کو شول سے ڈھاپے وہ تیار تھی

سادان اُسے دیکھ بے اختیار مسکرااٹھا۔۔

چلے۔۔۔سادان کھڑاہوا جس پر دونوں نے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔۔۔

گاڑی اک سمندر کے کنارے رکی گاڑی سے اترتے دونوں آگے بڑھے شام کا ڈھلتا سورج گہری خاموشی صرف پانی کی آوازیں اک خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔

آئیے۔۔۔ سادان نے اُس کے آگے اپنا ہاتھ کیا جس پر اُس نے پہلے سادان کے ہاتھ کو دیکھا پھر سادان کو جو انتظار میں تھا۔۔۔

انارا نے ارام سے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں رکھا جسے سادان مضبوطی سے تھام گیا۔۔۔

آگے بڑھتے سمندر کے تھوڑے فاصلے پر وہ دونوں نیچے پتھر پر ساتھ بیٹھے ان دونوں کے علاوہ وہاں کوئی موجود نہیں تھا لہروں کی خوبصورت آواز سکون کا باعث بن رہی تھی۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے مجھے سمندر بہت پسند ہے۔۔۔۔

انارا سامنے اس خوبصورت منظر کو دیکھ بولی

اور آپ کو پتہ ہے مجھے آپ بہت پسند ہے۔۔۔ سادان نے اُس کے چہرے پر نظریں جمائے کہا

جب کے انارا نے اُس کی بات پر اُسے دیکھا دونوں کی آنکھیں اک دوسرے سے ملی تھی اور ایسا لگ رہا تھا وقت وہی تھم گیا ہو پانی کی لہریں وہی رک گئی ہو سادان نے دعا کی تھی کے یہ پل کبھی اُس سے دور نا جائے۔۔۔

پھر انارا نے شرم سے چہرہ جھکا یا جب کے اس کی حرکت پر سادان دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔۔

انا آپ جانتی ہے میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں پہلے دن سے جب سے آپکو دیکھا ہے۔۔۔ سادان اُسے کہے بنا رہ نا سکا جب کے اُس کے اظہار پر انارا کا دل پسلیاں توڑ کر باہر انے کو تھا

آپ کو پتہ ہے مجھے کبھی نہیں پتہ تھا کے میں بھی کبھی کسی سے محبت کرونگا اور مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کے محبت اک اتنا پاک جذبہ ہے۔۔۔ سادان سرشاری سے بولا

لیکن آپ کے انے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ یہ محبت کیا ہوتی ہے محبت کسی سے بھی ہو جاتی ہے اور بلکل بے اختیار میں خوش نصیب ہُوں جو میری محبت کو خدا نے میرا کیا۔۔۔۔ سادان دل میں اک بار پھر اللہ کا شکر ادا کرتا بولا

انارا کو سادان اب بہت زدہ اچھا لگنے لگا تھا اُس کا خیال رکھنا اُسے اتنی عزت دینا اُسے تین چار دنوں میں ہی سادان کی عادت ہو چکی تھی جب کے پسند گی تو پہلے سے مہربان تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے اک فیصلہ لیا ہے انا۔۔۔۔ سادان اُسے دیکھ بولا

کیسا فیصلہ۔۔۔۔ وہ ناسمجھی سے بولی

پہلے آپ وعدہ کرے آپ منع نہیں کرینگی۔۔ جو میں بولنے والا ہوں اُس کیلئے۔۔۔ سادان محبت سے اُسے دیکھ رہا تھا

جی بولیں۔۔۔۔ انارا ابھی پوری طرح اُس جانب متوجہ ہوئی

میں چاہتا ہوں آپ اپنی ہائی اسٹڈیز کیلئے لندن جائے۔۔۔ چار سال کی پڑھائی جو بہت ضروری ہے آپ کے ڈاکٹر کریئر کیلئے اُسے پوری کرنے۔۔۔۔

سادان نے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا جب کے انارا کا رنگ اک دم پھیکا پڑا تھا

ل۔ لیکن چار سال۔۔۔انارا کو حیرت اور پریشانی ہوئی

جی چار سال۔۔

آپ جائینگے نا میرے ساتھ؟؟انارا نے تسلی کرنا چاہی

نہیں انا ڈاکٹر بننا آپ کی خواہش ہے اور میں آپ کی یہ خواہش ہر حال میں پوری کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

آپ کو وہاں چار سال میں سب کچھ آجائیگا جو آپ نے یہاں سے اپنی پڑھائی چھوڑی تھی وہاں سے آپکو ہر چیز پڑھائی جائیگی لندن میں بابا کے دوست کی یونیورسٹی ہے اُن سے میری بات ہوگئی ہے۔۔۔میں چاہتا ہوں کے آپ اک ڈاکٹر بنے سب آپ کو جانے میری انا کی اک پہچان ہو۔۔ کتنا اچھا لگے گا نا آپ کا نام "ڈاکٹر انارا سادان شاہ" تھوڑا بڑا ہے لیکن پیارا ہے

۔۔۔سادان اُس کا پریشان چہرہ دیکھ اُس کا موڈ ٹھک کرنے کیلئے ہنستا ہوا بولا

جب کے اپنے نام کے ساتھ سادان کا نام جوڑنے پر انارا بے ساختہ مسکرا دی آئے۔۔۔ سادان کھڑا ہوا اور ہاتھ انارا کی جانب بھڑاے۔۔۔ جس پر انارا نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دیا۔۔

وہ دونوں اس خوبصورت جگہ پر ٹہلنے لگے۔۔۔

انا میں چاہتا ہوں اب ہم تب ملے جب ہم دونوں کچھ بن چکے ہو۔۔ آپ کو لگتا ہے کے میں چھوٹا ہُوں اسلئے آپ نکاح کیلیۓ راضی نہیں ہو رہی تھی تو میں چاہتا ہوں ہم دونوں اپنی اپنی خواہش پوری کر کے کامیابی کی سیڑھیوں پر قدم رکھے۔۔

انا میں آپ سے چھوٹا ہُوں لیکن بچا نہیں ہوں میں نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر لیا تھا اور مجھے اپنے نکاح والے فیصلے پر اب بھی سرشاری ہوتی ہے کیونکہ وہ فیصلہ میرا بلکل ٹھک تھا۔۔۔۔

آپ کا ڈر خوف جو بھی آپ کے دل میں ہے وہ سب میں ہمیشہ کیلیۓ آپ سے دور کرنا چاہتا ہوں اسلئے میں آپکو لندن آپکی پڑھائی کیلیۓ بھیج رہا ہوں۔۔۔۔

ابھی جاتے ہوئے پاسپورٹ کیلئے چلینگے میں نے بننے پہلے دیا ہوا آپ کا پاسپورٹ بس آپ کی پکچر چاہیئے۔۔۔

پرسو آپ کی فلائٹ ہے۔۔۔۔

سادان بول رہا تھا اور انارا غور سے سن رہی تھی۔۔

پ۔پرسو اتنی جلدی۔۔۔وہ اُداسی سے بولی

جب کے اُس کی اُداسی دیکھ سادان مسکرایا

جی انا پرسو مجھے نہیں پتہ یہ چار سال میں کیسے گزارونگا آپ کے بغیر۔۔لیکن اب ہم دونوں کا پرسو کے بعد سامنا تب ہو گا جب آپ انارا سے ڈاکٹر انارا بن چکی ہونگی اور میں سادان سے۔کیپٹن سادان۔۔۔۔

میری بھی کشمیر کی دو دن بعد فلائٹ ہے آپ کے جانے کے اک دن بعد۔۔

میں نے سوچا تھا میں صرف اک پائلٹ بنونگا لیکن اب میں اک آرمی پائلٹ بنونگا۔۔۔۔

ہم دونوں بہت محنت کرینگے انااور جب ہم دونوں چار سال بعد ملینگے تو ہم اپنے رشتے کے تقاضوں کو سمجھے گی۔۔۔اور تب میں بھی چوبیس سال کا ہو جاونگاتوتب آپ یہ بھی نہیں بول سکتی کے میں چھوٹا ہُوں۔۔

میں اب بھی چھوٹا نہیں وہ توبس آپ کہتی ہے۔۔۔۔

سادان سر جھٹک کر مسکرایا۔۔۔

میں آپ کو خود سے دور تو کر رہا ہوں لیکن صرف اسلئے کے مجھے میری بیوی اپنی خوابوں کو پوری کرتی دکھنی چاہیئے انا مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے اپنے اور میرے لیے بہت محنت کرّیے گا کیونکہ میں اُس دِن کا انتظار کرونگا جب آپ کے پاس وائٹ کوٹ ہو گا۔۔۔

میں آپ کو بہت مس کرونگا۔۔۔سادان ساری بعد کہتے اب اُداس ہوا تھا اُس کیلیئے بہت مشکل تھا انارا کو دور کرنا

ا۔آپ بھی مجھ سے اک وعدہ کرے۔۔۔انارا نے جھجھک کر کہا

حکم۔۔۔۔

کے آپ بھی بہت محنت کرینگے اور اک آرمی آفیسر پائلٹ بنینگے۔۔۔۔

وعدہ میری جان۔۔۔۔ سادان بے ساختہ بولا جب کے اپنی بات پر غور کرتے اپنا لب دانتوں تلے دبا گیا

جب کے انارا نے پہلے سادان کو دیکھا پھر خود شرما کے چہرہ جھکا گئی

اومائی گوڈ انا آپ شرماتی بھی ہے۔۔۔۔ سادان مسکرایا

اچھا چھوڑے نکلتے ہے پھر پاسپورٹ کیلئے تصویر دیتے گھر نکلنا ہے۔۔۔۔

سادان گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

جس پر دونوں نے قدم گاڑی کی جانب بڑھائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امیرا کمرے سے باہر نکلی جہاں ہول میں کوئی موجود نہیں تھا۔۔۔

سنے سب کہا ہے۔۔۔ امیرا نے ملازمہ سے پوچھا

امیرا بی بی وہ بڑی بی بی کی طبیعت خراب ہوگئی تھی اسلئے سب ہسپتال سے اکر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے ارام کرنے۔۔۔۔۔

ک۔ کیا بڑی مما کی طبیعت خراب ہے۔۔۔ امیرا نے پریشانی سے پوچھا

جی۔۔۔۔

امیرا فوراً قدم لیتی ازا بیگم کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔

کمرے کا دروازہ بجایا جس پر ازا بیگم نے انے کی اجازت دی۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔امیرا نے اندر داخل ہوئے سلام کیا

وعلیکم السلام کیسی ہے میری بچی۔۔۔۔ازا بیگم جو لیٹی تھی اب امیرا کو دیکھ مسکرا کر بولی

میں ٹھک ہُوں بڑی مما لیکن آپ کی طبیعت خراب ہے مجھے ابھی پتہ چلا کیسی ہے آپ کیا ہوا تھا۔۔۔وہ پریشانی سے ازا بیگم کے پاس جاتی بولی

میں ٹھک ہُوں بچے بس سر درد کر گیا تھا اب ٹھک ہُوں۔۔۔۔وہ اُسے پریشان دیکھ بولی

شکر ہے اللہ کا آپ ٹھک ہے۔۔۔۔امیرا نے شکر ادا کیا

ادھر آؤ بیٹھو بچے۔۔۔۔ازا بیگم نے اُسے اپنے پاس بٹھایا

امیرا میرے بچے کچھ ہوا ہے کیا؟؟ میں دیکھ رہی ہوں کل سے تم پریشان ہو

۔۔۔

نہیں بڑی مما ایسا کچھ نہیں ہے میں ٹھک ہُوں بس شادی کی تھکن ہے

۔۔اُس نے جھوٹ بولا کیونکہ وہ ازابیگم کو نہیں بتا سکتی تھی

ہمم تو بیٹا ارام کرو اپنی صحت کا خیال رکھا کرو۔۔۔

جی۔۔۔امیرا نے اسباب میں سر ہلایا۔۔۔

ایسے ہی دن گزر گیا تھا امیرا ازابیگم کے ساتھ تھی جب کے ادیان بھی آفس کے کاموں میں بزی تھی اس وقت رات کے نو بج رہے تھے جب سب ہول میں بیٹھے تھے۔۔

مجھے آپ لوگوں کو کچھ بتانا ہے۔۔۔سادان سب کو دیکھ بولا جب کے تابر صاحب پہلے جانتے تھے۔۔۔

سب سادان کی جانب متوجہ ہوئے۔۔

اناڈاکٹر بننا چاہتی ہے تو میں اُنہیں اسٹڈیز کیلئے لندن بھیج تھا ہُوں تاکہ وہاں جاکرانا اپنا خواب پورا کر سکے۔۔۔۔

سادان مسکرا کر بولا جس پر سب نے مسکرا کر اُنھیں دیکھا

ماشاءاللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔ازا بیگم مسکرائی

واؤانا کتنا اچھا لگے گا جب آپ ڈاکٹر بن جائینگی۔۔۔اہانا مسکرا کر بولی

جب کے سب بے حد خوش تھے

اور اک اور بات۔۔۔سادان کچھ دیر بعد بولا

میں بھی دو دن بعد کی فلائٹ سے کشمیر جا رہا ہُوں اپنے پیشن کو اپنا کریئر بنانے

سادان بول کر خاموش ہوا پھر سب کو خود کو دیکھتا پا کر مسکرایا

آرمی آفیسر پائلٹ بننے۔۔۔سادان کا کہنا تھا سب بے اختیار مسکرااٹھے

سب جانتے تھے سادان کو پائلٹ بننے کا شوق ہے لیکن آرمی پائلٹ کا سن سب مزید خوش ہوئے تھے

ماشاءاللہ اللہ میرے دونوں بچوں کو کامیاب کرے۔۔۔ازا بیگم کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔

امین۔۔سب نے مشترکہ کہا

کب کی فلائٹ ہے پھر۔۔۔۔

انا کی پر سو میری اُس کے اگلے دن۔۔۔۔

ٹائم تو بہت کم ہے بس کل کا دن ہے۔۔۔۔۔

ہمم بس تیاری شروع کرینگے۔۔۔

کتنے وقت کیلئے جا رہے ہو آپ دونوں۔۔۔اہانا کچھ دیر بعد پوچھتی بولی

انا چار سال اور میں تین سال۔۔۔۔سادان اُداسی سے بولا

جب کے آہل خاموش بیٹھا تھا آہل کے مطابق اب صرف اُسکا وجود تھا اس میں جان نامی کوئی چیز ہی نہیں تھی۔

محبت میں ٹوٹنے والے کیسے ہوتے ہے کوئی آہل کو دیکھتا۔۔۔

اتنے سال دور رہو گے بچوں۔۔۔ازا بیگم کے ساتھ باقی سب بھی اُداس ہوئے تھے کیونکہ سادان اتنا لمبا تو کبھی گھر سے گیا نہیں تھا اب ڈائریکٹ تین سال۔۔۔

جی مما قربانی تو دینی پڑے گی لیکن جب ہم لوگ واپس آئینگے تو اج والے سادان یا انارا نہیں ہونگے بلکہ اک نئے اپ لوگوں کو دیکھنے ملینگے۔۔۔

سب دونوں کیلئے بہت خوش تھے کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چل دیئے۔۔۔

انا ہم لوگ کل شاپنگ پر جارہے ہے جو جو آپکی ضرورت کی چیزیں ہے وہ سب اپ نے لینی ہے اور کل کا پورا دن ہم ساتھ میں اسپینڈ کرینگے کیونکہ پھر یہ دن مجھے چار سال بعد نصیب ہو گا۔۔۔۔

سادان کے لہجے میں اُداسی تھی

اگر آپ کہتے ہے تو میں نہیں جاتی۔۔۔وہ اُسے خود کیلئے اُداس دیکھتی بے ساختہ بولی

نہیں انا آپ جائینگی اور ضرور جائینگی میں رہ لو نگا۔۔۔

تین سال تو میری بھی محنت ہو گی لیکن جو باکی کا اک سال بچے گا میرا خواب پورا ہونے کے بعد اپکے انے کا وہ میرے لیے گزارنا مشکل ہو گا لیکن میں گزار لو نگا۔۔۔۔

لیکن ہم دونوں کول پر بات کرینگے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔انارا مسکرای

چلے سو جائے پھر کل کا دن ہم نے یاد گار بنانا ہے جو ہم چار سال تک نا بھولے۔۔۔۔ سادان گھڑی میں وقت دیکھتا بولا

سادان اُداس تھا انارا کو چار سال دور بھیجنے کیلئے لیکن وہ انارا کا خواب پورا کرنے کے ساتھ اُسے اک کامیاب ڈاکٹر دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

امیرا پہلے کمرے میں اچکی تھی۔۔۔۔

ادیان کمرے میں داخل ہوا تو وہ شاور لیتی باہر نکلی ہی تھی۔۔۔۔۔

نہانے کی وجہ سے نکھرا نکھرا اُس کا سراپا دیکھ ادیان کی آنکھوں میں خمارِ
اترنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

ادیان کو خود کو دیکھتا پا کر وہ فوراً شیشے کے سامنے جاتی اپنے بال خشک کرنے
لگی

جب ادیان دو تین ڈھنگ بھرتا ہے اُس کے نزدیک پہنچا تھا۔۔۔۔
اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اُسے کھینچتا اپنے سینے سے لگا گیا۔
ادیان نے اُس کے نم بالوں میں اپنا چہرہ چھپاتے اُس کی خوشبوں خود میں
اتاری۔۔۔

ہ۔ہٹے۔۔۔وہ پیچھے ہوتی بولی
جب ادیان اُس کی بنا بات سنے اسکی کوشش ناکام بنا گیا۔۔

ا۔ادیان ہٹے۔۔۔۔۔وہ طاقت سے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ دور کرتی بولی
جس پر ادیان کی آنکھوں سے خمارِ اک سیکنڈ میں اُتری تھی اور ادیان کی
آنکھوں میں فوراً خون اُترا تھا۔۔

ادیان نے خونخوار نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔

جب کے ادیان کی آنکھوں میں غصّہ دیکھ امیرا کا وجود ہلکا ہلکا کانپنا شروع ہوا تھا۔۔

آئندہ مجھے خود سے دور مت کرنا کل سے برداشت کر رہا ہوں بار بار دور کرے جا رہی ہو امیرا تم میری نرمی کا غلط فائدہ اٹھا رہی ہو۔۔۔ادیان اُس کے چہرے پر غرایا تھا۔۔

جب کے امیرا کی آنکھوں میں فوراً نمی اُتری تھی کہا برداشت کر سکتی تھی وہ ادیان کا غصّہ اُسے تو ادیان کے پیار کی عادت ہو چکی تھی۔۔

م۔میں ن۔۔ نہیں رہنا چاہتی آپ کے ساتھ۔۔۔۔وہ اشمال کی باتیں یاد کرتی فوراً تھوڑی سی ہمت جمع کرتی بولی لیکن ادیان کے سامنے یہ ناممکن تھا

امیرا کی آنکھوں میں ادیان کے غصے کا خوف تھا وجود کانپ رہا تھا انسوں مسلسل بہے رہے تھے لیکن وہ رکی نہیں۔۔۔

جب کے امیرا کی بات پر ادیان کا بچا کچا ضبط بھی ختم ہوا تھا۔۔۔

امیر امیں نے کہا تھا دوبارہ اپنے منہ سے یہ الفاظ نہیں نکالنا میں نے تمہیں پہلے بھی بولا تھا کے میں بار بار ہر غلطی کی معافی نہیں دیتا۔۔۔ادیان اُسکا بازو پکڑ کر کھینچتا سرد لہجے میں اُس کے چہرے پر چیخا تھا

م۔مجھے ن۔ نہیں رہنا آپ کے ساتھ م۔مجھے چ۔۔ چھوڑ د۔دیں آپ ۔۔۔وہ اپنے بے لگام ہوتے انسوں کے ساتھ بولی

امیر ابس۔۔۔میں تمہیں بتا رہا ہوں اگر میں نے چھوڑ دیا تو تمہیں یہ دنیا دنیا نہیں لگیگی اور رہی بات دور کرنے کی تو میں تمہیں خود سے اک انچ دور نہیں کرونگا میرا صبر مت آزماؤ پیار کرتا ہوں تم سے صرف اسلئے خاموش ہُوں ورنہ میں ابھی کیا کر گزرتا میں نہیں جانتا۔۔۔۔ادیان اپنی لال انگارا آنکھیں اُس کی آنکھوں میں گاڑے شیر کی طرح دھاڑا تھا۔۔۔

اور امیرا کا وجود اُس کا ساتھ چھوڑ رہا تھا وہ باقاعدہ اب خوف سے کانپ تھی تھی اتنا غصّہ اُس نے کبھی ادیان کا نہیں دیکھا تھا لیکن اس کی حرکتوں کی وجہ سے ادیان بے حد غصے میں تھا۔۔۔۔۔.

ج۔ جھوٹ ا۔ آپ پیار نہیں ک۔۔ کرتے م۔ مجھ سے ا۔ آپ اش۔۔۔ وہ اشمال کا نام لیتی لیتی رکی

تمہیں کس نے کہا میں تم سے پیار نہیں کرتا؟؟؟ادیان اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا

ا۔ آپ کسی اور سے پیار کرتے ہے۔۔۔ وہ روتے ہوئے اپنے انسوں صاف کرتی بولی

اچھا یہ احلام کب آیا تمہیں۔۔۔اس کا یہ کہنا کے ادیان کسی اور سے پیار کرتا ہے ادیان کا دماغ بری طرح گھما گیا تھا

م۔مجھے پتہ ہے ا۔ آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے ا۔۔ آپ ن۔۔نے مطلب کیلئے م۔مجھے محبت کا۔ج۔ جھوٹا د۔ دلاسہ دیا۔۔۔

امیرا کی بات تھی یا نوکیلے پتھر۔۔

کیا؟؟کیا کہا تم نے کس مطلب کیلئے؟؟

ا۔ آپ اچھے سے جانتے ہیں کونسے مطلب کی میں بات کر رہی ہوں۔۔۔

یہ امیرا کے الفاظ تھے اور ادیان اُسے بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔۔

امیرا کیا تمہیں سچ میں یہ لگتا ہے؟؟؟ادیان نے بے یقینی سے سوال کیا اُسے امیرا سے یہ امید تو نہیں تھی۔۔۔

ہاں مجھے لگتا نہیں یہی سچ ہے اسلئے میں آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ۔۔۔امیرا اپنے انسوں صاف کرتی ہمت سے بولی

ادیان نے اُسکا بازو پکڑ کے گرفت سخت تھی

چپ بلکل۔۔۔ادیان اُس کے چہرے پر دھاڑا تھا

یہ الفاظ کا مفہوم جانتی ہو تم؟؟ادیان کی آنکھیں سرخ ہو رہی چہرہ غصے کی شدت سے لال تھا۔۔

تم نے سوچ بھی کیسے یہ لفظ۔۔۔ادیان اُس کے چہرے پر مزید قوت سے دھاڑتا بولا

م۔مجھے د۔درد ہو رہا ہے۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی کیونکہ اُس کے بازو پر ادیان کی گرفت سخت تھی۔۔

مجھے بھی ہو رہا ہے تمہارے ان گھٹیا الفاظوں سے جو تم نے میرے لیے استعمال کیے۔۔۔تم نے سوچا بھی کیسے میرے بارے میں یہ گھٹیا الفاظ۔۔ کہا سن سکتا تھا ادیان خود کیلئے ایسے الفاظ ادیان کو بلکل اُمید نہیں تھی کے امیرا کچھ ایسا بھی بول سکتی ہے

میں اب تمہیں کوئی صفائی نہیں دونگا کھو دیا تم نے میرے دل میں اپنا مقام اور یاد رکھنا خود سے دور تمہیں اک انچ نہیں کرونگا اگر آئندہ تم نے دور جانے کی بات کی تو اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لونگا اور تم جانتی ہو یہ میرے لیے مشکل نہیں اج سے تم نے میرے دل میں اپنا مقام ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کھو دیا امیرا احسن شاہ۔۔۔ادیان اُس کے چہرے پر غراتے اُس کا بازو جھٹکے سے چھوڑتا کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔

اور امیرا کو اپنے اندر سب کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔اُسے اپنے الفاظوں کا مفہوم سمجھ ایا جو وہ بول چکی تھی۔۔۔

وہ زمین بوس ہوتی بچوں کی طرح شدت سے رونے لگی جو وہ کر چکی تھی اُس کے بعد وہ ادیان کے دل سے پوری طرح اُتر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح کا آغاز ہوا۔۔

انا چلے جلدی دیکھے اک بج گیا ہم اب تک نہیں نکلے اس دن کو اسپیشل کیسے بنائینگے۔۔۔۔

سادان کھڑا انارا کا انتظار کر رہا تھا جو جلدی جلدی تیار ہو رہی تھی۔

بس میں ریڈی ہو گئی۔۔۔وہ پانچ منٹ بعد آئی جس پر دونوں نے گاڑی کی جانب قدم بڑھاے۔۔

انا پہلے ہم شاپنگ پر جا رہے ہے آپ اپنی ضرورت کا سارا سامان لے لیں پھر میں آپ کو سرپرائز دونگا۔۔۔۔

سادان نے آج کا پلین بتایا اور گاڑی اک شاپنگ مول کے آگے روکی۔۔۔

دونوں گاڑی سے اترتے اندر داخل ہوئے۔۔

سادان نے مزید بہت سارے کپڑے اور سارا سامان لیا تاکے کچھ رہ نا جائے کل انارا کی فلائٹ تھی اور آج سب کچھ فائنل کرنے کا آخری دن تھا دو گھنٹے بعد دونوں بہت ساری شاپنگ کے بعد شاپنگ سے فری ہوئے۔۔۔

ہم کہا جا رہے ہیں؟؟ انارا سادان کو دیکھ بولی

سرپرائز انا۔۔۔۔۔ سادان کی بات پر انارا نے مسکراتے ہوئے اسباب میں سر ہلایا

آجائے انا۔۔۔ سادان نے گاڑی سے اترتے اُس کی جانب کا دروازہ کھولا جس پر انارا باہر ائی۔۔۔۔۔

سادان اُسے لیے اندر داخل ہوا۔۔۔

اک لڑکی کو اشارہ کیا جس پر وہ انارا کو اپنے ساتھ لے جانے لگی جب انارا نے سادان کو دیکھا۔

انا ٹینشن مت لیں یہ آپکو ریڈی کرینگی۔۔۔اُس کے بولیں بنا ہی اُس کی پریشانی سمجھتے سادان مسکرا کر بولا

جب وہ لڑکی اُسے اندر لیے اگے بڑھی اتنے سادان وہی بیٹھے انتظار میں تھا

کیونکہ وہ پہلے تیار ہو کے بیٹھا تھا۔۔۔

قریب آدھے گھنٹے بعد سامنے سے انارا اتی محسوس ہوئی جب سادان نے نظر

اٹھائی اور وہ پھر نظر جھکا نا سکا۔۔۔

انارا لونگ سفید رنگ کی میکسی میں ملبوس بال جس کا ڈیزائن جوڑا بنا کر اگے

سے بال نکالیں ہوئے تھے ہلکا پھلکا سا میکپ۔۔

وہ بلکل آسمان سے اُتری ہوئی کوئی اپسرا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔سادان کے لبوں نے حرکت لی تھی۔۔۔

وہ ہوش میں آیا جب انارا اُسکے قریب ائی۔۔۔

سادان نے مسکرا کر اُسے دیکھا۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہے آپ۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔وہ مسکرائی

سادان نے اپنا ہاتھ آگے کیا جس پر اُس نے اپنا ہاتھ سادان کے ہاتھ پر رکھا

جب دونوں نے قدم گاڑی کی جانب بڑھائے۔۔۔۔۔

پہاڑوں کے قریب اک خوبصورت جگہ پر سادان نے گاڑی روکی۔۔۔

دونوں گاڑی سے اترتے آگے بڑھے۔۔۔

انا اپنی آنکھیں بند کرے جب میں بولوں تب کھولیے گا ٹھک ہے؟؟

جی۔۔۔انارا نے اپنی آنکھیں بند کی جب سادان اُس کا ہاتھ پکڑے آگے

بڑھا۔۔۔

Open your eyes Ana

سادان کی پر کشش آواز اُس کی سماعتوں سے ٹکرائی جس پر انارا نے اپنی آنکھیں کھولی

اور سامنے کا یہ منظر دیکھ اُسکی آنکھیں چمکی تھی۔۔

سامنے ہر طرف روشنی تھی رنگ برنگی لائیٹو سے سب جگمگا رہا تھا۔۔۔

سامنے اک بورڈ پر رنگ برنگی لائٹوں سے۔۔(آئی لو یو انا) لکھا تھا۔۔

دونوں سائڈ پر پھولوں کے بڑے بڑے سیٹ رکھے تھے نیچے سب کچھ پورا الگ الگ رنگ کے غباروں سے بھرا تھا سامنے رکھی اک شاندار میز پر کیک کے ساتھ کینڈلز رکھی گئی تھی

پیچھے اک بڑا بیئر رکھ اُس کو مزید خوبصورت بنایا گیا تھا ہلکی آواز میں چلتا گانا ماحول کو مزید نہار رہا تھا۔۔۔

یہ منظر اک خواب کی طرح لگ رہا تھا۔۔۔

دونوں آگے بڑھے جب کے انارا کی آنکھیں نم ہوئی تھی

انا یہ سب آپ کے لیے اس دن کو آپ اور میں ان چار سالوں میں کبھی نہیں بھولیں گے۔۔۔

انارا اپنی قسمت پر رشک کرتی نم آنکھوں سے مسکرائی

نو انا یہ غلط ہے رونا نہیں ہے یہ خوشی کا دن ہے۔۔۔وہ انارا کی آنکھ سے انسوں نکلتا دیکھ بولا

چلے کیک کٹ کرتے ہے۔۔۔

کے ساتھ بیچ میں بنا دل دیکھ انارا کی مسکراہٹ (S or A) کیک پر لکھا

گہری ہوئی

دونوں نے کیک کٹ کیا۔۔

سادان نے پیس اٹھا کر انارا کے لبوں کے قریب کیا جس پر وہ مسکرا کر تھوڑا

سا کیک کھاتی اب کیک لیتی سادان کے آگے بڑھانے لگی۔۔

جب سادان نے مسکرا کر کیک کھایا۔۔۔

سادان انارا کو لیے بیچ میں آیا۔۔۔

انارا کا اک ہاتھ اپنے کندھے پر اور دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما۔۔۔

جب کے اپنا اک ہاتھ اُس کی کمر میں ڈالتے دوسرے ہاتھ سے اُسکا ہاتھ پکڑا

تھا۔۔۔

دونوں کی سانسیں ہی بے ترتیب ہو چکی تھی۔۔۔

دونوں ہلکے ہلکے گانے کے اسٹیپ لینے لگے۔۔۔

گانے کے خوبصورت بول چل رہے تھے جب کے وہ دونوں اسٹیپ لے رہے تھے دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

سادان نے اُس کے ہاتھ کی انگلی سے اُسے گھمایااور اس کے گرد گھومتے اک نہایت خوبصورت یادگار بنائی۔۔۔

دونوں نے قدم پیچھے لیےاور پھرانارا کو گھماتے دونوں نے قدم اگے کی جانب بڑھاے۔۔

یہ منظر واقعی خوبصورت تھااور اسے سادان اور انارا کبھی نہیں بھولنے والے تھے۔۔۔

چلے انا کچھ کھاتے ہے۔۔۔

کافی دیر ڈانس کے بعد سادان نے پاس رکھی ٹیبل کی کرسی کھسکا کر انارا کو بیٹھنے کااشارہ کیااُس کے بیٹھتے ہی سادان سامنے والی کرسی پر بیٹھا۔۔۔

جب دونوں نے کھاناشروع کیا کھانے کیلیۓ مختلف قسم کے آئٹم تھے۔۔

کھانے کھانے کے بعد دونوں کھڑے ہوئے۔۔۔

جب اک پاس بنے خوبصورت پہاڑ کی جانب دونوں نے قدم بڑھائے۔۔۔

وہ لوگ اس وقت تھوڑی اُچائی پر تھے تو آسمان کا منظر کھل کر دونوں کو دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

دونوں وہی کونے پر نیچے بیٹھے۔۔۔۔

جب انارا نے سادان کے کندھے پر سر رکھا۔۔

دونوں چاند کو دیکھ رہے تھے سادان کا دل کیا اس لمحے کو یہی روک دے کتنا خوبصورت تھا یہ لمحہ۔۔

انا۔۔۔سادان نے محبت سے اُسے پُکارا

جی۔۔۔وہ بنا اُس کے کندھے سے سر اٹھائے بولی

سادان کی محبت کل کے بعد اُس کے دل میں مزید بڑھی تھی اور آج کا دن تو انارا کیلئے سب سے خاص دن تھا۔

I love you Ana

سادان کے لہجے میں اداسی تھی کیونکہ کل انارا پورے چار سال کیلئے اُس سے دور ہونے والی تھی۔۔۔

جب کے انارا اُس کی بات پر مسکراتی چہرہ جھکا گئی۔۔

مجھے اس دن کا انتظار ہے جب مجھے میرے پیار کا اظہار کرنے پر آپ کی جانب سے جواب ملے گا۔۔۔ سادان مسکرایا

انا آپ کو پتہ ہے چار سال بہت ہوتے ہیں مجھے سمجھ نہیں آرہا میں آپ کے بغیر کیسے رہونگا۔۔۔ سادان نے آنکھیں بند کی تھی۔۔

جب کے انارا خاموش ہوئی تھی۔۔۔۔

کئی دیر دونوں وہی بیٹھے اک دوسرے کی خاموشی سنتے رہے دونوں کو اک دوسرے کی سانسوں کی آواز میں بہت کچھ سننے کو مل رہا تھا۔۔

سادان اُداس تھا بہت اُداس تھا یہ چار سال اُسے چار صدیوں کی طرح معلوم ہورہے تھے۔۔

چلے انا چلتے ہے راستے سے اپنے پاسپورٹ پک کرنے ہے پھر گھر جا کے پیکنگ فائنل کرنی ہے ہم نے اپنی۔۔۔

سادان نے دل پر پتھر رکھ کہا

دونوں اٹھے اور گاڑی میں بیٹھتے منزل کو روانہ ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راستے سے انارا اور اپنا پاسپورٹ پک کرتے گھر کیلئے روانہ ہوئے۔۔۔

گھر میں داخل ہوئے تو ہول میں ہی سب بڑے بیٹھے تھے۔

السلام علیکم۔۔۔ سلام کیا جسکا سب نے مشترکہ جواب دیا

دونوں وہی جا کر بیٹھ چکے تھے۔۔

پاسپورٹ لے آئے بیٹا۔۔۔

جی بابا لے ائے۔۔۔

بچے فلائٹ کتنے بجے کی ہے کل انارا کی۔۔۔ ازا بیگم مسکرا کر بولی

مما صبح پانچ بجے کی ہے۔۔۔۔

ہمم پھر رات جلدی اٹھنا ہو گا میں بھی الارم لگا دونگی پھر ہم اپنی بیٹی کو ایئرپورٹ چھوڑ کر آئینگے۔۔۔ازا بیگم نے اُسکے سر پر پیار کیا

چلو بیٹا آپ دونوں جا کے سو جاؤ پھر رات اٹھنا بھی ہے نیند پوری نہیں ہو گی ورنا۔۔۔ازا بیگم دونوں کو دیکھ بولی

جی مما۔۔۔دونوں اپنے کمرے کی جانب بڑھے۔۔۔۔

دونوں نے اپنی پیکنگ کرنا شروع کی کیونکہ سادان کی بھی پرسو صبح فلائٹ تھی تو آج ہی سب فائنل کرنا تھا۔۔۔

انا پکا سب ہو گیا کچھ بھول تو نہیں رہے نا ہم ؟؟؟ وہ انارا کا سوٹ کیس دیکھ بولا

جی دان تقریباً سب ہو گیا اور مجھے کچھ یاد نہیں آرہا۔۔۔وہ سوچتی ہوئی بولی

جب کے اُسکے منہ سے دان سن سادان زندگی سے بھرپور مسکرایا

بس ٹھک ہے انا ہم تین بجے اُٹھینگے پھر اُسکے بعد آپ پیٹ بھر کر کھانا کھائینگی پھر ہم سب ایئرپورٹ کے لیے نکلیں گے اوکے۔۔۔سادان نے فیصلہ سنایا

اناجب آپ لندن ایئرپورٹ اترینگی تو بابا کے دوست کی بیٹی وہ آپکو پک کر لینگی اورتا کے آپ اکیلی فیل نا کرے اُس گھر میں جو میں نے آپ کیلیئے وہاں لیا ہے وہاں وہ بھی آپکے ساتھ رہینگی اسکے علاوہ میڈ اور ڈرائیور کا بھی انتظام ہو گیا ہے آپ کو وہاں کوئی پریشانی نہیں ہو گی اور اگر کوئی بھی مشکل ہو تو آپ مجھے کول کریے گا۔۔

یہ لیں۔۔۔ سادان نے سائڈ ڈرور سے اک باکس نکالتے آگے بڑھایا۔۔

انارا جو سادان کی باتیں سن اُسے محبت سے دیکھ رہی تھی کے اُس کے باکس آگے بڑھانے پر جھٹ سے ہوش میں آتی باکس تھام گئی

کیا ہے یہ دان۔۔۔

موبائل جس سے ہم رابطے میں رہینگے۔۔۔

یونیورسٹی جانا ہو یا کہیں بھی تو ڈرائیو آپکو چھوڑ کر آئینگے۔۔۔۔

اور یونیورسٹی آف ہونے تک وہ وہی آپکا انتظار کرینگے اپ نے اُنکے ساتھ ہی واپس انا ہے۔۔

آپکو عادت ہو جائیگی انشاللہ اور کوئی بھی مسئلہ ہو میں دوبارہ بول رہاہُوں آپ مجھے بتاینگی آپ میری امانت ہے جسے میں آپکو سونپ رہاہوں چار سالوں کیلئے ٹھک ہے؟؟؟ سادان تنقید کرتا بولا

جی۔۔۔اُس نے اسباب میں سر ہلایا سادان کا ہر عمل انارا کے دل میں اُس کی محبّت پیدا کر رہا تھا انارا خود کو خوشنصیب محسوس کر رہی تھی جو اُسے سادان ملا تھا

اہانا اس وقت کمرے میں بیٹھی دارم کا انتظار کر رہی تھی۔۔

جب دروازہ کھولتے دارم اندر داخل ہوا۔۔۔

سوئی نہیں اب تک۔۔۔گھڑی میں وقت دیکھتے دارم بے ساختہ پوچھ پڑا

نہیں آپ کا انتظار کر رہی تھی دارم آپ اک بار میری بات سن لیں پلز جیسے آپ سوچ رہے ہیں ویسا بلکل نہیں ہے۔۔۔اہانا اُسکے سامنے جاتی بولی

تم پھر شروع ہو گئی اہانا؟؟ دارم نے گہرا سانس لیا

دارم اک بہت بڑی غلط فہمی ہمارے بیچ ائی ہے آپ میری بات تو سنے۔۔۔۔

اہانا میں ہر چیز برداشت کر سکتا ہوں سوائے اپنی محبّت کو اک مجبوری کا نام سنتے دیکھ۔۔۔

اور ایسا ہو چکا تم نے میری محبت کو اس شادی کو مجبوری کا نام دیدیا ہے تو یہ کافی ہے میری اہمیت مجھے بتانے کیلیئے۔۔۔۔۔

دارم مجھے خود سے دور نا کرے اتنا۔۔۔ وہ کرب سے بولی

اور کتنا دور ہو گی تم اہانا مجھ سے؟؟ تم خود دور ہوئی ہو مجھ سے اور بہت زدہ دور ہوئی ہو جس کی واپسی شاید ممکن نہیں۔۔۔

دارم کے لہجہ بلکل ٹوٹا ہوا تھا اندر سے وہ بھی پل پل ٹوٹ رہا تھا۔۔۔

اور اہانا دارم کا ٹوٹا ہوا لہجہ اچھے سے سمجھ پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج صبح امیرا کے اٹھنے سے پہلے ادیان آفس جا چکا تھا جب کے رات میں بھی وہ بھی لیٹ کمرے میں آیا تھا۔۔

رات بھر وہ لون میں گہری خاموشی میں بیٹھا تھا۔۔

امیرا کے الفاظ اُس کا یقین توڑ چکے تھے امیرا ادیان کی پہلی اور آخری محبت تھی یہ جانتے ہوئے بھی امیرا یہ الفاظ کیسے بول سکتی تھی۔۔۔

خیر ان الفاظوں کے بعد امیرا ادیان کے دل سے مکمل اُتر چکی تھی اور واپس وہ مقام پانا ناممکن تھا۔۔۔

ابھی بھی امیرا سو چکی تھی کیونکہ رات کافی ہو چکی تھی اور ادیان کمرے میں نہیں آیا تھا۔

چلے انا کھانا پکا ٹھک سے کھایا ہے؟؟؟ سادان اُسے دیکھ بولا

جی جی میں نے کھالیا۔۔۔

سادان سوٹ کیس پہلے ہی سارے گاڑی میں رکھوا چکا تھا اور اب بس سب نکل رہے تھے ایئر پورٹ کیلئے۔۔۔

چلے۔۔۔انارا آگے بڑھنے لگی جب سادان اُسکا ہاتھ کھینچ اُسے اپنے سینے سے لگاتے آنکھیں بند کر گیا جب کے انارا کا دل دو سو کی سپیڈ سے دھڑکنے لگا

۔۔۔

انا میں آپ کو بہت مس کرونگا۔۔۔سادان کے لہجے میں دنیا جہاں کی اُداسی تھی

جب کے انارا نے بھی سکون سے آنکھیں بند کی تھی۔۔

م۔میں ب۔بھی آپ کو مس کرونگی۔۔۔وہ اپنے دل کی بات بے ساختہ زبان پر لای تھی

جب کے انارا کے الفاظوں پر سادان گہرا مسکرایا تھا

انا اپنا بہت خیال رکھیے گا۔۔۔وہ اُسے سامنے کرتے بولا

آپ بھی اپنا بہت خیال رکھیے گا۔۔۔

آجاؤ بچوں ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔ازا بیگم کی آواز پر دونوں اک دوسرے میں کھوئے واپس آئے تھے۔۔۔

اور دونوں نے مشترکہ قدم باہر کی جانب بڑھائے۔۔

انا اپنا بہت بہت سارا خیال رکھیے گا۔۔۔اہانا اُس کے گلے لگتی بولی

انارا سب سے ملتی اب باہر کی جانب بڑھی۔۔

ایئر پورٹ تک چھوڑنے۔۔

سادان کے ساتھ ازا اور ارہبا بیگم تابر اور احسن صاحب آئے تھے۔۔۔

گاڑی ایئر پورٹ کے آگے رکی جس پر سب گاڑی سے اترے۔۔۔

فلائٹ میں دس منٹ بچے تھے اور ان کے پہوچتے ہی کنٹرول روم سے جہاز میں بیٹھ جانے کا الارم آیا تھا۔۔

بیٹا اپنا بہت خیال رکھنا۔۔۔انارا ازا بیگم کے گلے لگی تھی جب ازا بیگم اُس کی پیشانی پر لب رکھتی بولی

انارا آگے بڑھتی ارہبا بیگم سے ملی۔۔۔

تابر اور احسن صاحب نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھ دعائے دی۔۔

چلو بیٹا جلدی سادان سے مل لو فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔ازا بیگم انارا سے بولی اور ساتھ سارے بڑے تھوڑے آگے کی جانب بڑھے تھے تا کے پیچھے دونوں کمفرٹیبل مل لیں۔۔۔۔

سادان اُسے دیکھ رہا تھا وہ چاہتا تھا وہ ہمیشہ اُسے ایسے ہی دیکھتا رہا چار سال کیسے رہیگا وہ اس لڑکی کے بغیر۔۔۔سادان کے دل میں یہی بات گھوم رہی تھی

۔۔

اپنا بہت خیال رکھیے گا آپ اور اک بہادر پائلٹ بن کر دکھایے گا۔۔۔اُسے خاموش دیکھ انارا نے خود بات شروع کی۔۔

انا۔۔۔سادان کی آواز میں ہلکی ہلکی نمی تھی

جو انارا نے اچھے سے محسوس کی تھی۔۔

جی۔۔۔۔

میں آپ کا انتظار کرونگا مجھے اس دن کا انتظار رہے گا جب ٹھک چار سال ہم اسی جگہ پر اک دوسرے کو دیکھنگے۔۔۔۔

انشاءاللہ آپ اُداس نا ہو ہم لوگ فون پر رابطہ رکھیں گے نا۔۔۔انارا بے ساختہ سادان کا ہاتھ پکڑتی بولی ایسا نہیں تھا کے انارا اُداس نہیں تھی وہ

اندر سے بہت اُداس تھی لیکن وہ شاید اپنے جذبات کو ابھی کھل کر ظاہر نہیں کر پا رہی تھی۔۔

ابھی آگے بات ہوتی مائک سے دوبارہ بیٹھنے کا سائن دیا گیا۔

اللہ حافظ ۔۔۔انارا اُسے خود کو دیکھتا پا کر بولی

جب سادان نے ایک بار پھر بے ساختہ اُسے اپنے سینے میں طاقت سے بھینچا

۔۔

سادان کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی جسے وہ اگلے ہی پل ضبط کر گیا تھا۔۔۔

اللہ حافظ انا بہت خیال رکھیے گا اپ مجھے بہت یاد ائیں گی۔۔۔وہ اُسے اپنے سامنے کرتا بولا لہجے میں بے تحاشا اُداسی تھی۔۔

سادان نے اپنے لب اُسکی پیشانی پر رکھے۔۔۔

جب کے انارا کا دل مانو دھڑک دھڑک کے باہر انے کو تھا۔۔۔انارا کا چہرہ شرم سے لال ہونے لگا

آجائے۔۔۔سادان اُسکا ہاتھ پکڑے آگے بڑھا۔۔۔

اب جہاز اپنی پرواز چھڑنے کیلیئے بلکل تیار تھا اور کچھ ہی لمحوں میں جہاز ہوا کا ساتھی بنا تھا۔۔

سادان نے اوپر اڑتے جہاز کو دیکھا اور اسکی آنکھوں سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا

اے لویوانا آپ مجھے ہر لمحے یاد آئینگی یا اللہ کچھ ایسا کر میں پلک جھپکاوں اور چار سال گزر جائے۔۔۔ وہ اُداسی سے بولا جب پیچھے از ا بیگم کی اوازائی۔۔ آجاؤ بچے گھر چلے۔۔

سادان فوراً انسوں صاف کرتا پیچھے مڑا اور جانے کیلیے قدم بڑھائے۔

دوسری طرف پہلی بار جہاز میں بیٹھنے پر انارا کو ڈر لگا لیکن وہ صرف سادان کی یادوں میں گم تھی اُس کی آنکھوں میں بھی بھرائی اناشروع ہوئی تھی

یہ سفر کافی لمبا تھا جسے دونوں کیلیئے تے کرنا تھوڑا مشکل تھا۔۔ کیونکہ معاملہ بیچ میں محبت کا تھا۔۔۔۔

امیرا اور ادیان کا سامنا باہر ہی ہوا تھا جس میں ادیان نے امیرا کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا اور اُس کے بعد ادیان اب تک کمرے میں نہیں آیا تھا۔۔۔

سادان جب اپنے کمرے میں داخل ہوا اُسے ہر جگہ انارا محسوس ہو رہی تھی اُسے بہت یاد آ رہی تھی ابھی سے اُسکی تو یہ چار سال کا سفر کیسے کٹنا تھا۔۔۔۔

صبح کا آغاز ہوا۔۔۔

اہانا اس وقت کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی آنکھوں میں اُداسی نمی تھی۔۔

اشمال جو وہی سے گزر رہی تھی اہانا پر نظر پڑھتے خطرناک مسکراہٹ کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔۔

ہیلو سویٹ ہارٹ ہر وقت روتی رہتی ہو تم اب بس دارم تمہیں جلدی چھوڑ دے مجھے تو بس اُس وقت کا انتظار ہے۔۔۔

بکواس بند کریں اپنی دارم مجھے کبھی نہیں چھوڑ نگے وہ پیار کرتے ہے مجھ سے اور میں بھی ان سے پیار کرتی ہوں۔۔۔

بولا تھا نہ میرے سامنے زدہ اکڑ نہیں دکھانی۔۔۔اشمال غصے سے چیخی

دفاع ہو جائے یہاں سے نکلے میرے کمرے سے۔۔۔اہانا دروازہ کی جانب اشارہ کرتی شیرنی کی مانند چیخی تھی

لگتا ہے تمہاری زبان کچھ زدہ ہی چل رہی ہے اسے لگام لگانے کی ضرورت ہے اور تم تو اچھے سے جانتی ہو میں کچھ بھی کر سکتی ہُوں۔۔

دیکھو نا پہلے وہ ریکارڈنگ جو میں نے امیرا کو جان سے مار دینے کی دھمکی سے تُم سے زبردستی کروائی تھی وہ ریکارڈنگ میں نے اینڈ شادی کے دن دارم کو دکھادی جس سے وہ تم سے دور ہو گیا اور بہت جلد طلاق بھی دے دے گا۔۔ اور دوسری طرف امیرا اور ادیان کو الگ کا پورا کام ہو گیا ہے۔۔

جانتی ہو میں نے کیا کیا؟؟ بتاتی ہُوں تمہیں تو ویسے بھی کافی کچھ پتہ ہے میرے بارے میں۔

میں نے ادیان اور اپنی فیک تصویریں بنا کے امیرا کو دکھادی پھر جب وہ ادیان سے پوچھنے آفس ائی کے کیا یہ سچ ہے تو میں فوراً جاتی ادیان کی گود میں گر گئی اور اُس سے اُسے یقین ہو گیا کے ادیان مجھ سے پیار کرتا ہے۔۔

اب بس ادیان بھی جلدی امیرا کو چھوڑے تا کے ہم شادی کرے میں تو بہت بے صبری سے انتظار کر رہی ہوں اُس پل کا۔۔

اشمال فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولی

وہ کہاوت تو سنی ہو گی نا آپ نے ؟؟ کے چاہے مجرم جتنا بھی ہوشیار کیوں نا ہو کوئی نا کوئی غلطی تو کر ہی جاتا ہے۔۔۔

اہانا مسکرائی۔۔

کیا مطلب۔۔اُس کی مسکراہٹ دیکھ اشمال کا خون کھولا تھا۔۔

مطلب یہ ہو گئی ریکارڈ نگ۔۔۔آپ کو کیا لگتا ہے یہ کام صرف آپ کر سکتی ہے۔۔۔اہانا موبائل سے ریکارڈ نگ بند کرتی بولی

کیا بکواس کر رہی جو اِدھر دو اسے۔۔۔اشمال اگے بڑھتی موبائل چھیننے کی کوشش کرنے لگی

تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔اشمال نے اُسے تھپڑ مارنے کیلئے اپنا ہاتھ اٹھایا جب وہ ہاتھ ہوا میں ہی رہ چکا تھا پیچھے سے اُسکا ہاتھ کسی مضبوط ہاتھ کے ہتھے چڑھا تھا۔۔

اشمال نے حیرانی سے پیچھے دیکھا۔۔۔

جہاں دارم اپنی خون کھولتی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

دارم جو کمرے میں آرہا تھا کمرے سے اوازیں اتا دیکھ دروازے پر رکا تھا اور ساری بات دارم سن چکا تھا۔۔

چلو۔۔۔دارم اشمال کو کھینچتا باہر ہول میں آیا۔۔

اہانا سب کو بلا کر لے آو۔۔۔

جی۔۔۔اہانا تیزی سے بڑھتی سب کو بلانے گئی۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ دارم۔۔۔اشمال بھاگنے کے چکر میں تھی لیکن وہ اپنی کلائی نہیں چھڑوا پا رہی تھی کیونکہ اس کی کلائی دارم نے مضبوط گرفت میں لے رکھی تھی۔۔

اگلے پانچ منٹ میں سب ہول میں جمع تھے۔۔

کیا ہوا دارم بیٹا۔۔۔یہ دیکھ سب کو پریشانی ہوئی تھی

بتاتا ہُوں مما۔۔۔اہانا ریکارڈنگ پلے کرو۔۔۔

دارم کے کہتے ہی اہانا نے ریکارڈنگ پلے کی۔۔

اور اشمال کی باتیں جیسے جیسے چل رہی تھی سب کی آنکھیں حیرت سے پھیل رہی تھی۔۔

جب کے اشمال کی بات کے امیرا کے دل میں غلط فہمی اُس نے ڈالی ہے اور وہ تصویریں نقلی تھی امیرا کو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا کیونکہ وہ ادیان کو اسکے بدلے کیا کیا بول چکی تھی۔

اُس نے ادیان کو دیکھا جو اُسے ہی بے یقینی سے دیکھ رہا تھا یعنی امیرا کو اُس پر بلکل بھروسہ نہیں تھا؟؟؟

ادیان نے فوراً نظریں پھیری۔۔۔

اشمال۔۔۔ارہبا بیگم نے آگے بڑھتے اُس کے چہرے پر اک تھپڑ رسید کیا

تمہیں شرم نہیں ائی میرے بچوں کی زندگی برباد کرتے ہوئے

۔۔۔۔دارم اُس کی کلائی چھوڑ چکا تھا اور یہی سب سے صحیح موقع تھا اشمال کیلئے۔۔۔

اشمال نے برابر میں کھڑی اہانا کا ہاتھ کھنچا اور اپنی جیب سے گن نکالتے اُس کے ماتھے پر تانی۔۔

جب سب کی چیخ بلند ہوئی

چھوڑو اہانا کو اشمال خبر دار جو تم نے اہانا کو کچھ بھی کیا۔۔دارم غصے سے دھاڑا تھا

آواز نیچے کرو سب اگر میرا سارا بھانڈا پھوٹ رہا ہے تو کیوں نہ اک آدی لاش گرا کر پھوٹے۔۔۔

اشمال اہانا کو چھوڑو۔۔۔ پیچھے سے ادیان کی آواز ہول میں گونجی تھی

نہیں نہیں یہ تو ممکن نہیں۔۔۔

دوسری طرف اہانا کے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے بندوق اُس کی کنپٹی پر
تھی ازاار ہبا بیگم اور امیرا کے انسوں بھی تیزی سے بہے رہے تھے
سب اک گولی کا کھیل تھا اک گولی چلتی اور اہانا کی زندگی کا سفر ختم ہو جانا تھا

--

اشمال ایسے تو نہیں چھوڑنے والی تھی وہ کچھ نہ کچھ تو کر کے ہی رہتی سب کی
سانسیں اک جگہ اٹکی تھی
کیونکہ اس وقت سب کو اشمال اک سائیکو نظر آرہی تھی جو کچھ بھی کر سکتی
تھی

اشمال اہانا کو چھوڑو اُسے کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔ آہل آگے بڑھتا بولا
پیچھے پیچھے رہو جو آگے آیا اُسی وقت یہ ساری گولیاں اس کے اندر ہو گی۔۔۔
اشمال چیخی تھی۔۔۔
ذرا سا ہاتھ بریکر پر لگتا وہ گولی اہانا میں اتر جانی تھی اشمال اتنی گھٹیا ہو گی کسی
نے سوچا نہیں تھا

ارہبا بیگم کو تو شرم آرہی تھی اسے اپنی بھانجی کہتے ہوئے اُن کی بہن کی تربیت میں کیا کمی رہ گئی تھی جو اشمال اک حیوان بن چکی تھی

ادیان نے آہل اور دارم کو آنکھوں سے اشارہ کیا جسے سمجھتے دونوں نے نا محصوس اسباب میں سر ہلایا۔۔۔

ادیان نے پیچھے سے جاتے گن کو پکڑ کر کھینچا جب دارم اہانا کا ہاتھ پکڑتے اُسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا

جب کے اشمال سامنے امیرا کا نشانہ لیتی ٹریگر دبا چکی تھی لیکن بیلنس آؤٹ ہونے کی وجہ سے وہ گولی چلی تھی لیکن امیرا کے نہیں اہانا کے۔۔

اک بولی کی آواز نے وہاں خاموشی کر دی تھی اہانا نے اپنا ہاتھ اپنے پیٹ سے تھوڑا اوپر رکھا۔۔

اور اپنا ہاتھ سامنے کرتے دیکھا ہاتھ پورا خون میں لد پر رہا اُس نے نیچے چہرہ جھکائے دیکھا جہاں اُس کے کپڑے اب خون الوداع ہو رہے تھے اُس کی آنکھوں سے انسوں ٹوٹ کر گرے

اہانا۔۔۔جب کے سب کی چیخ مشترکہ ہول میں گنجِ تھی۔۔

ادیان اشمال سے گن چھینتا بھاگتا ہوا اہانا کے پاس آیا تھا جب اشمال موقع دیکھتی فوراً گھر سے بھاگی تھی۔۔۔

اہانا۔۔۔دارم کی چیخ بلند ہوئی تھی دارم نے اُسے تھاما وہ نیچے گھٹنے کے بل بیٹھا تھا جب کے اہانا کا سر اُس کی گود میں تھا۔۔

اہانا میری جان آنکھیں کھولو۔۔۔شاہ ویلا میں شور شرابا ہوا تھا۔۔

جلدی ہاسپٹل۔۔۔دارم اُسے بانہوں میں اٹھاتا اگے بڑھا۔۔

د۔دارم۔۔وہ اپنی بند ہوتی آنکھیں کھولتی بمشکل بولی

جی میری جان اہانا آنکھیں بند مت کرنا۔۔۔وہ اس کی بند انکھوں کو دیکھ بولا جلدی سے گاڑی میں بیٹھتے ادیان نے گاڑی ہاسپٹل کی جانب بڑھائی اور پیچھے دارم اہانا کو لیے بیٹھا تھا جب کے برابر میں ازابیگم تھی۔۔

اہانا آنکھیں بند مت کرنا میری جان میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دونگا

۔۔۔۔دارم نے اُسکے پیٹ پر ہاتھ رکھا جب اُس کا ہاتھ خون سے شرابور ہوا

تھا

دارم اہانا کی حالت دیکھ سانس نہیں لے پا رہا تھا۔۔

د۔دارم م۔مجھے ک۔کچھ ب

بتانا ت۔تھا۔آپ۔کو۔۔۔وہ شدید درد سے کراہتی بولی

ہ۔ہاں ب۔بولو۔۔۔دارم کی اواز بھی لڑکڑائی تھی

م۔میں ا۔آپ س۔سے ب۔بہت۔۔پ۔پیار۔ک۔کرتی۔۔۔۔اہانا کہے

رہی تھی جب اس کی آنکھیں بند ہوئی تھی اس کا چہرہ اک طرف گرا تھا۔۔۔

اہانا۔۔دارم کے انسوں اہانا کے چہرے پر گرے تھے۔۔۔

اہانا آنکھیں کھولو۔۔۔وہ تڑپ کر بول رہا تھا اس وقت دارم کا کیا حال تھا کوئی

اُس سے پوچھتا

ہاسپٹل اتے ہی تیزی سے بڑھتے اہانا کو اندر لیجایا تھا۔۔

آہل کا ہاسپٹل تھا اسلئے فوراً آپریشن تھیٹر میں شفٹ کیا گیا بنا اک لمحے کی دیری کے۔۔

آپریشن تھیٹر میں جاتے وقت دارم کے ہاتھ میں پکڑا اہانا کا ہاتھ چھٹا تھا اور شاید وہ ہاتھ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چھوٹ چکا تھا۔۔

دارم اپنا توازن بگاڑتے پیچھے کو لڑکھڑایا تھا جب آہل اُسے سمبھال چکا تھا

آہل نے دارم کی حالت دیکھ اُسے سینے میں بھینچا جب دارم کے انسوں جو برسنے کیلئے تیار تھے اب قطرہ قطرہ آہل کی شرٹ پر گرے تھے

بس دارم انشاءاللہ ٹھک ہو جائیگی اہانا۔۔ کسی سے بھی دارم کی حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی

دارم کچھ نہیں ہو گا ہماری اہانا کو۔۔ پیچھے سے ادیان کی آواز پر دارم نے چہرہ اٹھاتے اُسے دیکھا

جب دونوں گلے لگے اس وقت سب پر قہر ٹوٹ رہا تھا۔۔۔۔۔

اُس وقت اہانا کو اندر لے جائے دو گھنٹے ہو چکے تھے آہل خود نہیں گیا تھا کیونکہ اُس سے اپنی بہن کی یہ حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی اسلئے آہل کے ہاسپٹل کے مزید ڈاکٹرز آپریشن کر رہے تھے۔۔

باہر سب بیٹھے دعائے مانگ رہے تھے اہانا کی صحتیابی کی۔۔

دارم کی تو جیسے سانس ہی اک جگہ اٹکی ہوئی تھی۔۔۔

دو گھنٹے بعد ڈاکٹرز آپریشن تھیٹر سے باہر نکلے۔۔

ا۔اہانا کیسی ہے۔۔۔دارم کے ساتھ سب آگے بڑھے تھے

اک بری خبر ہے آپ لوگوں کیلیئے۔۔۔ڈاکٹر افسردگی سے بولیں اور یہاں سب کا بچا کچھ ضبط ٹوٹا تھا

دارم کو لگا وہ کبھی بھی زمین بوس ہو جائے گا جب کے باکی سب کا بھی یہی حال تھا۔

ک۔کیا ہوا۔۔۔آہل نے ڈاکٹر سے پوچھا آہل خود اک ڈاکٹر تھا روز کئی مریضوں کو اس طرح دیکھنے والا لیکن اج جو مریض تھا وہ اسکی بہن تھی۔۔۔

ڈاکٹر آہل آپ کی بہن کے جو گولی لگی ہے اُسے تو ہم نے نکال لیا لیکن آپ کی بہن کومے میں جاچکی ہے۔۔۔

ڈاکٹر کی یہ بات نہیں تھی یہ اک خنجر تھا جو سب کے دلوں پر پھیرا تھا

ک۔کیا کو۔کوما۔۔۔دارم سے کھڑا رہنا مشکل تھا دارم نے برابر میں کھڑے ادیان کا سہارا لیا تھا جب کے ازا بیگم کو تو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی اور باکی سب کا حال بھی یہی تھی امیرا کو تو یقین نہیں آیا اُس کی دوست جیسی بہن کومے میں جاچکی تھی اور سادان تو بے یقینی سے کھڑا تھا۔۔۔

اُسے تو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا لیکن جب آیا تو اُسے اپنے پیر و تلے زمین کھسکتی محسوس ہوئی۔۔

ک۔ب تک ہوش ائے گا میری بچی کو کچھ بتائے۔۔۔تابر صاحب اپنے دل پر ہاتھ رکھ بولیں

کچھ نہیں بتا سکتے اک مہینہ اک سال دو سال یا ساری زندگی ہم کچھ نہیں کہے سکتے۔۔۔۔

بچا کچا سہارا ڈاکٹر کی اس بات نے توڑا تھا

آپ لوگ چاہے تو کچھ دیر تک انہیں گھر لے جا سکتے خون بہنے کی وجہ سے ابھی ڈرپ لگی ہے خون چڑھایا جا رہا ہے لیکن گھر پر پوری احتیاط سے انکا خیال رکھیے گا۔۔۔ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہے کر جا چکا تھا

دارم ادیان کے گلے لگ اپنا ضبط توڑتے کسی چھوٹے بچے کی طرح شدت سے روکر اپنے دل کے درد کو کم کرنے لگا لیکن یہ ناممکن تھا۔۔۔

دارم دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا جہاں اسکی اہانا مشینوں میں جکڑی پڑی تھی۔۔

دارم نے اُسے دیکھ آنکھیں بند کی وہ اہانا کو ایسے نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔

دارم چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اُس کے بیڈ کے برابر میں رکھی کرسی پر جا بیٹھا۔۔

ا۔۔اہانامیری جان۔۔۔دارم نے اُسکاڈرپ والاہاتھ اٹھایاتھا

اوراس کاہاتھ اپنے چہرے سے لگاتے اک بار پھر وہ اپنی محبت کوایسے دیکھ رو

دیا۔۔

دارم اپنی چھبیس سالہ زندگی میں کبھی ایسے نہیں رویہ تھایہ پہلی بار تھاجب

دارم بچوں کی طرح رورہاتھا۔۔۔

کیونکہ اُسے اہاناکوایسے دیکھ اپنی جان نکلتی محسوس جارہی تھی۔۔

ا۔آنکھیں کھولواہانا۔ابھی توسب پتہ چلاتھااب تووقت تھاہمارے بیچ ساری

غلط فھمیاں دورہوکرخوش رہنے کااور تم اپنے دارم سے بات بھی نہیں کر

رہی۔۔۔۔

آنکھیں کھولونااہاناتم مجھے سن سکتی ہوناتوکچھ بول کیوں نہیں رہی۔۔۔وہ اُس

سے اس امید سے بات کررہاتھاکے ابھی کوئی کرشمہ ہواوراہانابول پڑے۔۔

کومے میں انسان سب سن پاتا ہے اسی طرح اہانا بھی سب سن پا رہی تھی لیکن قسمت نے زندہ لاش بنا کر رکھ دیا تھا نا وہ بول سکتی تھی نا کوئی حرکت کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

ادیان اس وقت ہاسپٹل میں بنے باہر گارڈن کی بینچ پر بیٹھا تھا۔۔

آنکھوں کے سامنے اہانا کی ہنستی مسکراتی تصویر چل رہی تھی ادیان کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

ادیان کو اپنے سر میں شدید درد کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

ابھی وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں دیئے بیٹھا تھا جب کسی نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کندھے پر ہاتھ رکھنے والے کو تو بنا دیکھے وہ محسوس کر چکا تھا

۔۔۔

ادیان نے بنا اُسے دیکھے اپنا چہرہ پھیرا۔۔

ا۔ادیان۔۔۔امیر اُس کا برابر میں بیٹھتی بھرائی آواز بولی

جب کے ادیان کی جانب سے کوئی جواب نہ آیا۔۔۔

میری طرف دیکھینگے بھی نہیں آپ۔۔۔وہ دکھ سے بولی

تم نے اس لائق ہی نہیں چھوڑا کے تمھیں دیکھوں کیا وہ سب کافی نہیں تھا جو تم نے بولا تھا؟؟جواب پھر کچھ بولنے آگئی ہو؟؟ادیان نے اپنے سر میں ہوتے شدید درد کو آنکھیں بند کرکے برداشت کیا تھا

ا۔ادیان س۔سوری۔۔۔وہ اپنے الفاظوں کو یاد کرتی نہایت شرمندہ ہونے کے ساتھ ساتھ بے بس بھی تھی۔۔

کس لیے؟؟؟سوری اس لیے کے تم نے وہ الفاظ استعمال کیے یا اسلئے کے تم نے میرا بھروسہ نہیں کیا؟؟؟ادیان نے اُسے دیکھا تھا

س۔۔سب ک۔کیلئے۔۔وہ ادیان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتی بولی اس کے انسوں ادیان کے ہاتھ پر گرے تھے اس کے انسوں دیکھ ادیان نے کرب سے آنکھیں میچی اور اپنا ہاتھ اک جھٹکے سے اُس سے چھڑوایا

نہیں چاہیئے تمہارا سوری اگر اج اشمال کی سچائی سامنے نا آتی تو تمھیں اب بھی مجھ پر یقین نہیں ہونا تھا میں نے تم سے کہا تھا میرا کچھ بھی سوچنے یا فیصلہ لینے

سے پہلے ایک بار میرے پاس انا مجھ سے پوچھنا لیکن تُم نے تو میری بات ہی معائنے نہیں رکھی۔۔

تم نے ان تصویروں کا یقین کیا جن کا حقیقت سے کوئی لینا دینا نہیں تھا تم نے اشمال کی ہر حرکت پر یقین کیا بس تم نے اک چیز پر یقین نہیں کیا اور وہ تھا میں

۔۔۔۔

تم نے مجھ پر نا صرف یقین نہیں کیا بلکہ میری محبت کو مطلب کا نام دیا مجھے یقین نہیں آتا تم بھی کبھی ایسا بول سکتی تھی لیکن اچھی بات ہے جو تمہارے دل میں تھا اُسے تم زباں پر تو لائی مجھے سمجھ اگیا ہے میری چاہت میری محبّت تمہیں مطلب لگتی تھی۔۔۔

تم نے سب ختم کر دیا امیرا کیا سے کیا کر دیا تم نے ہمارے رشتے کو۔۔اب سب چھا کر بھی کبھی ٹھک نہیں ہو سکتا۔۔

تم جانتی تھی تم میری زندگی میں ائی پہلی اور آخری لڑکی ہو اُس کے بعد بھی یہ سب۔۔۔

اور تم نے جو الفاظ میرے لیے استعمال کیے تھے کے میں نے مطلب کیلئے تم سے محبت کا اظہار کیا تھا تُم جانتی ہو تمہارے یہ الفاظ میری روح کو چھلنی کر رہے تھے۔۔۔

جسے میں اب نہیں جوڑ سکتا۔۔

ہم ساتھ رہینگے لیکن اب ہمارے بیچ وہ پیار وہ رشتا وہ مقام نہیں ہو گا اور نا میں تمہارے کبھی قریب آؤنگا۔۔۔

میں تمہیں خود سے دور نہیں جانے دونگا لیکن تمہارے قریب بھی کبھی نہیں آؤنگا۔۔۔

ہم اک کمرے میں رہتے ہوئے بھی خود سے بے حد دور ہونگے جانتی ہو کیوں؟؟

کیونکہ محبّت روح سے کی جاتی ہے اور تم نے میری روح کو ہی مجھ سے دور کر دیا۔۔۔

تم میری بیوی تھی حق رکھتا تھا تم پر اُس کے باوجود یہ کہنا کے میں نے مطلب کیلئے تم سے محبت کا اظہار کیا تو پھر لعنت ہے مجھ پر جو میں نے کسی سے محبت کی تم میری زندگی کی پہلی محبت تھی امیرا اور مجھے کم سے کم تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔

مجھے تمہاری روح سے عشق تھا نہ کے اُس چیز سے جس کو تم نے مطلب کا نام دیا۔۔۔

خیر چھوڑو خوش رہو تم اپنی زندگی میں جیسے مرضی اپنی زندگی گزارو۔۔۔ادیان اپنے ٹوٹے لہجے میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور چلتا ہوا اندر داخل ہوا ادیان کس قدر تکلیف میں تھا کوئی اُس سے پوچھتا اک طرف اُس کی پہلی محبت جو اپنے الفاظوں سے اُسے توڑ گئی تھی دوسری طرف اُس کی بہن

۔۔۔۔

پیچھے امیرا کو اپنا آپ ختم ہوتا محسوس ہو رہا تھا انسوں تیزی سے بہے رہے تھی

یہ م۔میں نے ک۔۔کیاک۔کر دیا۔۔۔وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں گرائے رونے لگی

ادیان اُس سے دور ہو چکا تھا اور اس کے الفاظ سن امیرا کو اپنا وجود بے جان محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ا۔ادیان م۔مجھ سے دور ہو گئے م۔میں ن۔۔نے کیا کر دیا یہ۔۔ا۔اپنے ا۔الفاظوں سے اُنہیں توڑ دیا۔۔۔م۔میں نے ا۔اپنا مقام کھو دیا ادیان کے دل میں۔۔۔وہ ادیان کے الفاظ یاد کرتی مزید شدت سے رونے لگی

یااللہ۔۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی

جو وہ کر چکی تھی اُس کے بعد ادیان کا پھر سے ٹھک ہونا مشکل تھا۔۔۔

ادیان اپنے دل میں رکھی ہر بات کو کھل کر بتا چکا تھا۔۔۔

جن دو پیار کرنے والوں کو لوگ دیکھ کر اش اش کر رہے تھے اج اُنکے بیچ سب ختم ہو چکا تھا۔۔۔

نظران پیار کرنے والوں کی خوشیوں کو کھا گئی تھی۔۔۔

آہل اہانا کی رپورٹس دیکھ رہا تھا جس پر گولی کافی گہرائی تک لگی تھی اور رپورٹ میں صاف لکھا تھا کے کومے سے باہر انے کیلئے کتنا بھی وقت لگ سکتا ہے۔۔۔

وہ ڈاکٹر جو سب کی جان بچاتا تھا اج وہ اپنی کومے میں گئی بہن کیلئے کچھ نہیں کر پا رہا تھا کیونکہ آگے ڈاکٹرز کا کام ختم ہو چکا تھا۔۔

اب اللہ جب چاہتا اُسے کومے سے باہر لاتا۔۔۔

آہل نے رپورٹس کو دیکھ اپنے دل پر ہاتھ رکھ اوپر آسمان کو دیکھا تھا۔۔۔

قریب مزید دو گھنٹے بعد سب گھر کیلئے نکل رہے تھے

گھر پر خاص خیال رکھنے کا کہا گیا تھا اور سب جانتے تھے آہل ہر چیز بتاتا رہیگا۔۔

دارم کو اپنا وجود ہی بے جان لگ رہا تھا اُسے یقین نہیں آ رہا تھا ابھی کل تک ہنسنے بولنے والی اُسکی بیوی اج اس حالت میں ہے۔۔۔۔۔

ابھی سب گھر آئے تھے۔۔۔

سادان نے فوراً جاتے فون اٹھاتے انارا کو کول ملای۔۔

سادان یہ جانتا تھا کے وہ وہاں پہنچ چکی ہے اُس نے عائشہ (بابا کے دوست کی بیٹی) سے کہا تھا انارا کے پہنوچتے ہی وہ اُسے میسیج کرے تو اُسکا میسیج اچکا تھا لیکن سادان کی بات اب تک انارا سے نہیں ہوئی تھی۔۔

سادان نے کول ملای جب دوسری رنگ پر ہی سامنے سے فون اٹھالیا گیا۔۔

السلام علیکم۔۔۔ سامنے سے انارا کے چہرے پر سادان کا نام فون پر جگمگاتا دیکھ مسکراہٹ ائی تھی۔

وعلیکم السلام انا کیسی ہے آپ پہنوچ گئی؟؟ سادان کا لہجہ بجھا ہوا تھا اور کیسے نا ہوتا اُس کی بہن کومے میں تھی۔۔۔

میں ٹھک ہوں جی پوھوچ گئی آپ ٹھک ہے پریشان لگ رہے ہے؟؟؟ انارا بے ساختہ پوچھ پڑی۔۔

جب کے سادان کے آنکھوں میں بس اہانا چل رہی تھی اُس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھی۔۔

جی اناسب ٹھک ہے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔وہ اُسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا

انااج آپ ریسٹ کرے کل سے آپ کی یونیورسٹی شروع ہے۔۔۔

جی ٹھک ہے۔۔۔

اوکے اللہ حافظ خیال رکھیے گا اپنا۔۔۔ساداں سے اس وقت بولا نہیں جا رہا تھا

اسلئے وہ جلد اللہ حافظ کہتے فون رکھ گیا تھا۔۔

اللہ حافظ ۔۔انارا نے بھی مسکرا کر کہتے فون بند کیا۔۔۔۔

اہانا میری جان۔۔۔۔دارم اس وقت مشینوں میں جکڑی اہانا کے پاس بیٹھا

اُسے دیکھ رہا تھا

سب کچھ کمرے میں لگوادیا گیا تھا۔۔

جن جن مشینوں کی ضرورت تھی۔۔۔

دارم اُسے نم آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اہانا کب اٹھو گی میری جان۔۔۔۔دارم نے آنکھیں میچی تھی جب کے انسوں

ٹوٹ کر اہانا کے ہاتھ پر گرا تھا۔۔

دوسری طرف اہانا جو سب سن پا رہی تھی لیکن نا کچھ بول سکتی تھی نہ ہاتھ پیر ہلا سکتی تھی دارم کی آوازے سن وہ چاہتی تھی ابھی اُسکے سینے سے لگے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔۔

اُس کا دل خون کے انسوں رو رہا تھا دارم کی نم آوازیں سنتے۔۔۔

اے ایم سوری میری جان تم مجھے بولتی رہی کے وہ سب جھوٹ ہے لیکن وہ ریکارڈنگ کے بعد مجھے کچھ دکھا ہی نہیں پلز اٹھ جاؤنا تم اس طرح خاموش ہو کر مجھے تکلیف دے رہی ہو۔۔۔

میں تمھیں خاموش نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔

وہ اُس کے ڈرپ لگے ہاتھ پر لب رکھتا بولا

کتنی ہی دیر وہ بیٹھا اُسے دیکھتا رہا اُس سے باتیں کرتا رہا اس اُمید سے کے ابھی وہ بولے لیکن آگے سے کوئی جواب نہ آیا۔۔۔۔

دارم بہت تکلیف میں تھا اج شاہ ویلا کے خوبصورت چراغوں پر نظر نے بسیرا کیا تھا اج خوش رہنے والے جوڑے بلکل ٹوٹ چکے تھے۔۔

آج شاہ ویلا میں صرف خاموشی کا بسیرا تھا۔۔۔

کسی قسم کی خوشی نہیں تھی جس گھر میں کل تک چہک تھی اج اسی گھر میں اک اُداسی کا سما تھا۔۔

یہ کیا کھیل کھیل رہی تھی زندگی ان خوبصورت جوڑوں کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔

ادیان امیرا کمرے میں داخل ہوئے تھے جب ادیان فوراً فریش ہونے چل دیا تھا جب کے اُس کے باہر انے کے بعد امیرا ابھی فریش ہونے جا چکی تھی۔۔۔

امیرا جب فریش ہو کر باہر نکلی تو ادیان صوفے کی پشت سے ٹیک لگاے آنکھیں مندے بیٹھا تھا۔۔۔

امیرا نے ادیان کو دیکھا اور پھر اُسکی باتیں یاد کرتی اک بار پھر رونے کی تیاری کر چکی تھی۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ادیان کی جانب ائی۔۔۔

اوراس کی تھائی پر بیٹھتی اُس کی گردن میں بازو حائل کرتے اپنا چہرا اُس کے سینے پر رکھ گئی۔۔

ادیان نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولی۔۔

اٹھو امیرا یہاں سے۔۔۔ادیان کی سنجیدہ آواز اُس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔

جب کے امیرا نے نفی میں سر ہلایا

میں نے کہا اٹھو یہاں سے۔۔ادیان کا لہجہ اب بے انتہا سخت تھا۔

نہیں۔۔۔وہ مزید اُس کی گردن میں بازو حائل کرتی سخت گرفت کر گئی

۔۔

جب ادیان اک جھٹکے سے اُسے خود سے دور کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

یہ مقام تم کب کا کھو چکی ہو۔۔ادیان اپنے لہجے سے اُسے باور کرواتا اب بالکنی کا دروازہ کھولتے وہاں داخل ہو چکا تھا جب کے امیرا کشن میں اپنا چہرہ دیئے پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

ادیان اُسے کبھی معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا کیونکہ امیرا کی غلطی کی ادیان کے نزدیک کوئی معافی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا میں اپنی کل کی فلائیٹ کینسل کر رہا ہوں۔۔ سادان تابر صاحب کے پاس اتا بولا جو ازابیگم کے ساتھ بیٹھے تھے جب کے ازابیگم کی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو رہی جب کے تابر صاحب بھی بڑے ضبط سے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا تم جاؤ تمہارا جو پائلٹ بننے کا خواب ہے اُسے پورا کرو۔۔۔ تابر صاحب اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ ہولے

لیکن بابا اہانا۔۔۔

ہم ہے بیٹا اہانا کے پاس تم جاؤ تمھیں پتہ ہے نا یہ سلیکشن چھے سال میں اک دفعہ ہوتا ہے بیٹا یہ موقع مت جانے دو تم جاؤ۔۔۔ تابِر صاحب نے اُسے تسلی دی۔۔

نہیں بابا میں کیسے جا سکتا ہوں ایسے۔۔۔ سادان راضی ہونے کو تیار نہیں تھا

بیٹا سادان ہم سب ہے اہانا کے ساتھ ہے ہم لوگ فون پر بتاتے رہینگے تمہیں انشاءاللہ ہماری اہانا کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

لیکن بابا۔۔۔۔

سادان آپ کے بابا ٹھک کہے رہے ہے بچے جاؤ آپ جو بننا چھاتے ہو بنو ۔۔۔اب کی بار ازا بیگم بولی

جی مما۔۔ بالآخر سادان کو حامی بھرنی پڑی۔۔۔۔

دو ماہ بعد۔۔۔۔

ان دو ماہ میں کسی اک دن بھی شاہ ویلا میں کوئی نہ مسکرایا سب کی زندگیوں نے اک الگ موڑ لیا تھا۔۔۔

یہ دو مہینے کیسے سب نے گزارے تھے یہ شاہ ویلا کے لوگ جانتے تھے۔۔۔

اہانا کو اب تک ہوش نہیں آیا تھا دارم روز کئی گھنٹے اُس سے بات کرتا تھا لیکن اہانا کے وجود میں کوئی حرکت نہیں تھی وہ ریکور نہیں ہو پا رہی تھی۔۔

دوسری طرف امیرا ادیان اک ساتھ رہتے ہوئے بھی بے حد دور تھے ادیان امیرا سے بلکل بات نہیں کرتا تھا جب کے امیرا کی ساری کوششیں رائیگاں جارہی تھی۔۔

وہ ادیان کی بے رخی پر روتی لیکن غلطی اُس کی تھی یہ سوچ وہ مزید ہر لمحے شرمندہ ہوتی تھی۔۔۔

دوسری طرف اشمال کی کوئی خبر نہیں تھی پولیس کو اُسے ڈھونڈھنے پر لگایا گیا تھا لیکن اُس کی فلحال کوئی خبر نا تھی۔۔۔

سادان اُس دِن کے اگلے روز ہی کشمیر جاچکا تھا اور اُسکی ٹرینگ بھی شروع ہوچکی تھی جب کے انارا ابھی لندن میں بہت دل لگا کر پڑھ رہی تھی۔۔۔

آہل پورا دن ازابیگم کے ساتھ گزارتا تھا اور رات ہاسپٹل چلا جاتا تھا مجال ہے کوئی دن ایسا ہو جس میں کسی کی نیند پوری ہوئی ہو سکون تو جیسے سب کی زندگیوں سے کوسو دور جاچکا تھا۔۔۔۔۔

ابھی دارم اہانا کے پاس ہی بیٹھا تھا جب اُس کا فون بجا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔سلام کیا گیا جس کا دارم نے جواب دیا

کیا۔۔۔اوکے۔۔۔دارم نے حیرانی سے فون رکھتے بند فون کو دیکھا۔۔۔

دارم ارہبا بیگم کے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

مما۔۔۔دارم نے اُنھیں پُکارا جس پر اُنہونے اوپر دیکھا۔۔

ہاں بیٹا۔۔۔ارہبا بیگم ازابیگم کے ساتھ بیٹھی تھی

مما اشمال کا ایکسڈنٹ ہوا ہے اور سیریس کنڈیشن کے ساتھ وہ ہاسپٹل میں ہے

۔۔۔

یااللہ۔۔۔ارہبا اور ازا بیگم بیگم نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ بے ساختہ مشترکہ کہا۔۔

اُس نے جو بھی کیا تھا لیکن تھی تو وہ ارہبا بیگم کی بہن کی بیٹی۔۔

دارم ہمیں ہاسپٹل لے چلو۔۔۔ازابیگم کھڑی ہوتی بولی

کیا؟؟ بڑی مما کیا بول رہی ہے آپ وہ لڑکی ہماری زندگیوں کو تباہ کرنے والی مجرم ہے۔۔دارم اُن کو دیکھ بولا

بیٹا جو بھی ہوا وہ اللہ کو منظور تھا لیکن اُس کا کوئی نہیں ہے دنیا میں۔۔۔ازا بیگم پھر بولی جب کے ارہبا بیگم خاموش بیٹھی تھی۔۔

بڑی مما اُس کی وجہ سے میری بیوی کی یہ حالت ہے اُس کی وجہ سے ادیان امیرا کے رشتے میں کتنی دوریاں ائی ہے آپ نے دیکھا نہیں؟؟؟ ہمارا اُس سے کوئی تعلق نہیں وہ جیے یا مرے ہم نہیں جائینگے میں بس آپ لوگوں کو بتانے ایا تھا نا کے یہ کے ہم اُس سے ملنے جائے۔۔۔دارم سنجیدگی سے بولا

نہیں دارم بچے بات کو سمجھو اُس نے جو کیا وہ ہم نہیں کرینگے اللہ کی رضا کیلئے چلو اُس کا کوئی نہیں ہے۔۔۔ازا بیگم اُسے سمجھاتی ہوئی بولی

بھابھی ٹھک کہے رہی ہے دارم ہمیں جانا چاہیئے۔۔۔اب ارہبا بیگم کھڑی ہوتی بولی

لیکن مما۔۔۔

دارم بچے اُس نے جو کیا اُس کیلئے ہم اُسے کبھی معاف نہیں کرینگے لیکن ہم اپنا ظرف بڑا کر کے اس کو دیکھنے جا سکتے ہیں۔۔۔ازا بیگم مسلسل اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

ٹھک ہے آپ لوگوں کو جانا ہے جائے لیکن میرا ظرف اتنا بڑا نہیں ہے میری بیوی کو اس حال میں کرنے والے شخص کو میں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا ڈرائیور آپ لوگوں کو لے جائیں گا۔۔۔دارم کہتا اب کمرے سے نکل چکا تھا

۔

جب کے ازا اور ارہا بیگم نے شول لیتے باہر کی جانب قدم بڑھائے

۔۔۔۔۔۔۔۔

ازا اور ارہا بیگم ہاسپٹل پہنچی۔۔۔

اندر داخل ہوتے اشمال کا پوچھا۔۔

جی آپ کے پیشنٹ اُس روم میں ہے۔۔۔کاؤنٹر پر بیٹھی لڑکی نے سامنے بنے روم کی جانب اشارہ کیا

جس پر ازا اور ارہبا بیگم آگے بڑھی کمرے کا دروازہ کھولتے دیکھا جہاں اشمال آنکھیں بند کئے لیٹی تھی۔۔۔

ڈاکٹر کیسی ہے اشمال۔۔ پاس کھڑے ڈاکٹر کو دیکھ پوچھا جب کے اشمال ارہبا بیگم کی آواز سنتے جھٹ سے آنکھیں کھول چکی تھی۔۔

آپ لوگ کون؟؟

یہ میری بھانجی ہے۔۔۔ارہبا بیگم ڈاکٹر کو دیکھ بولی جب کے اشمال کی آنکھوں سے تیزی سے انسوں برس رہے تھے۔۔۔جو اتنا سب ہونے کے بعد بھی ازا اور ارہبا بیگم اُسے دیکھنے ائی تھی۔۔

آپ کی پیشنٹ اپنے ایکسڈنٹ میں اپنے دونوں پیر کھو چکی ہے

۔۔۔۔ڈاکٹر کی بات پر اشمال نے بے یقینی ڈاکٹر کو دیکھا کیونکہ اب تک اُسے بھی نہیں پتہ تھا کے اُسے ہوا کیا ہے۔۔۔

یااللہ۔۔

ارہبا اور ازا بیگم آگے بڑھی۔۔

خ۔۔خالا۔۔۔اپنے سامنے ارہبا بیگم کو دیکھ بولی

ک۔خالہ ا۔ایسا نہیں ہو سکتا میں چ۔۔چل سکتی ہوں یہ ڈاکٹر غ۔۔غلط بول رہا ہے۔۔۔اشمال اٹھنے کی کوشش کرتی بولی

لیٹی رہو اشمال۔۔

ن۔نہیں خالام۔میں چل کر دکھاتی ہُوں۔۔۔اشمال روتے ہوئے کھڑی ہوئی اُس نے اک قدم بڑھانے کی کوشش کی تھی جب اُسے اُس کے پیر بے جان محسوس ہوئے وہ اک جھٹکے سے زمین بوس ہوتی نیچے گری تھی۔۔ اہ۔۔۔نیچے گرنے سے بیڈ کے لوہے کا کونا اُس کی کمر پر لگا تھا اور وہ چیختی ہوئی رونا شروع ہوئی تھی جب سب نے اُسے سمبھالا۔۔

نرس نے اُسے واپس بیڈ پر لٹایا تھا

ہٹوں ی۔یہ جھوٹ ہے میں چل سکتی ہوں۔۔۔۔وہ چیختی ہوئی نرس کو خود سے دور کر رہی تھی۔۔۔

اشمال سنبھالو خود کو۔۔۔اُس کی غیر ہوتی حالت دیکھ ازا بیگم بولی

ہٹو۔۔م۔میں چ۔۔چل سکتی ہوں ا۔ایسا نہیں ہ۔ہو سکتا۔۔۔وہ چیخ رہی تھی چلا رہی پورے ہاسپٹل کا تمام اسٹاف وہاں اچکا تھا وہ کہیں سے بھی اک نارمل انسان نہیں لگ رہی تھی اُس کے دماغی توازن پر سب کو شک ہو رہا تھا۔۔

چھ۔چھوڑو مجھے۔۔۔بہت ساری نرس اُسے قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

انجیکشن جلدی۔۔۔

اشمال اپنے بال نوچ رہی تھی جب کے مسلسل تیزی سے رو کے چلا رہی تھی

۔۔

جب نرس نے اک انجیکشن جھٹکے سے اُسے لگایا جس سے اگلے ہی پل وہ بے ہوشی کی حالت میں بیڈ پر گری تھی۔۔۔

ایسی حالت دیکھ کوئی بھی رو پڑتا ازا اور ارہا بیگم کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی۔۔۔

یہ بات اشمال کیلئے قبول کرنا مشکل تھی کے وہ کبھی چل نہیں سکتی۔۔۔

ٹرک کے بڑے ایکسڈنٹ نے اُسے معذور کر دیا تھا۔۔

معذوری میں انسان سب کا محتاج ہوتا ہے اور اللہ کے سوا کسی کا محتاج ہونے

سے اچھا تو موت ہے۔۔۔۔

آپ کی پیشنٹ اس بات کو قبول نہیں کر پا رہی لیکن جیتنا جلدی ہو سکے

انہیں قبول کرنا ہو گا ورنہ اگر ایسے ہی رہا تو انکا دماغی توازن بھی بگڑ سکتا ہے

۔۔۔ڈاکٹر اشمال کی حالت پر بولیں تھے۔۔۔۔۔

ازا اور ارہا بیگم وہی بیٹھ چکی تھی کیونکہ اُنہیں ابھی جانا مناسب نہیں لگا۔۔۔

آہل اس وقت اپنے ہاسپٹل میں تھا جب اُسے باہر شور کی آوازے سنائی

دی۔۔۔۔۔

آہل اٹھتا روم سے باہر نکلا جہاں سامنے اک تقریباً اٹھارہ سالا لڑکی سٹریچر پر

لیٹی اپنی ماں کیلئے چلا رہی تھی۔۔

ڈ۔ڈاکٹر ڈاکٹر د۔دیکھے میری ماما کو انہیں کیا ہو رہا ہے۔۔۔وہ چیختی ہوئی بولی

آہل نے فوراً اشارہ کیا جس سے اُس کی ماں کو اندر آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا۔۔

ڈاکٹر پلز بچالیں میری ماما کو۔۔۔۔وہ آہل کے پاس اتی بولی اُس کے حواس قابو میں بلکل نہیں لگ رہے تھے

آپ فکر نا کرے ریلیکس میں دیکھتا ہوں آپ رکے یہی۔۔۔آہل کہتا تیزی سے آپریشن تھیٹر کی جانب بڑھا

جہاں نرسز اُنہیں مصنوعی آکسیجن لگا رہی تھی۔۔

آہل نے آگے بڑھتے اُن کی سانسیں چیک کی۔۔

She's already death

آہل نے اُن کی کھلی آنکھیں بند کرتے افسوس سے کہا

وہ راستے میں ہی اپنا دم توڑ چکی تھی۔۔۔

آہل آپریشن تھیٹر سے باہر نکلا۔۔

ڈ۔ڈاکٹرک۔کیسی ہے م۔میری ماما۔۔۔وہ آہل کے پاس اتی روتے ہوئے بولی

وہ اٹھارہ سال کی اک لڑکی تھی جو جوانی میں قدم رکھ رہی تھی اُس کی گوری سفید رنگت سرخ تھی اُس کی سیاہ آنکھوں میں انسوں کا بسیرا تھا۔۔وہ دکھنے میں نہایت خوبصورت اور معصوم لگ رہی تھی۔۔

آپ کی ماما کی شاید اتے وقت ہی ڈیتھ ہو گئی تھی وہ جا چکی ہے اس دنیا سے۔۔۔آہل اُس کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ ارام سے بولا

ک۔۔کیان۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ہٹو یہاں سے۔۔۔وہ تیزی سے آپریشن تھیٹر کے اندر بھاگی تھی جہاں اُس کی ماں کے چہرے پر کپڑا ڈالا جا رہا تھا

ماما۔۔۔ماما اٹھے آنکھیں کھولے ماما کیسے چھوڑ کر جا سکتی ہے آپ مجھے اٹھے نا۔۔۔۔وہ روتے ہوئے انکا چہرہ تھپتھپا رہی تھی جب کے آہل بھی اندر اتے آپریشن تھیٹر کے دروازے پر کھڑے یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔

ماما آپ کیسے مجھے اس ظالم دنیا کے حوالے کر کے جا سکتی ہے آپ جانتی ہے آپ کے علاوہ میرا کوئی نہیں اٹھے نا ماما۔۔۔وہ چیخ چیخ کر انہیں پُکار رہی تھی

جب نرس نے اُسے سمبھالا

چھوڑو نہیں م۔ میری ماما کے منہ پر یہ نہ ڈالو کچھ نہیں ہوا اُنہیں و۔ وسو رہی ہے بس۔۔۔۔اُس نے کپڑے کو پیچھے کیا تھا

دیکھے آپ کی ماما کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔۔اک نرس نے اُسے پیچھے کرتے کہا

ن۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا جھوٹ بول رہے ہو ماما اٹھے نا دیکھے یہ لوگ کیا بول رہے ماما۔۔۔وہ چیختی ہوئی رو رہی تھی اُس کا گلا بھی بیٹھنے لگا تھا

مس سمبھالیں خود کو۔۔۔آہل اُس کی مزید بگڑتی حالت دیکھ بولا

لیکن وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔

نرس نے اُسے اٹھایا اور تھوڑا آگے کو بڑھی۔۔۔

ن۔ نہیں م۔ میری ماما کو لیے بغیر میں نہیں جا سکتی م۔ مجھے اُن سے باتیں کرنی ہے۔۔۔وہ واپس بھاگتی اُن کے پاس پہنچی تھی۔۔

جب آہل نے نرس کو اشارہ کیا کے اُسے بات کرنے دو مت دور کروا بھی

۔۔۔

جس پر نرس اسباب میں سر ہلاتی خاموشی سے سر جھکائے کھڑی ہوئی۔۔

ماما آنکھیں کھولیں نام۔ میں کیا کرونگی آپکے بغیر اس دنیا میں آپ کے علاوہ کوئی نہیں میرا۔۔۔ ماما آپ جانتی ہینام۔۔۔ میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر ۔۔۔ آپ مجھے اپنے ساتھ لیجاتی نا اکیلی چھوڑ کر کیوں چلی گئ۔۔۔۔ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھتی بیڈ پر ہاتھ رکھ روتے ہوئے چیخی تھی

م۔۔ میں بھی ا۔ آپ کے پاس اجاونگی ماما۔ اس ظالم دنیا میں اکیلی نہیں رہونگی میں۔۔۔ وہ اپنے انسوں صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اور پاس رکھی ٹول ٹرے سے اک کھینچی اٹھاتی اپنے ہاتھ کی نس اک جھٹکے سے کاٹ گئی یہ سب اتنی جلدی ہوا تھا کے کسی کو کچھ سمجھنے کا موقع نا ملا۔۔۔

اُس کی کلائی سے خون بہنا شروع ہوا۔۔

او نو۔۔۔ آہل تیزی سے آگے بڑھا تھا۔۔

اور اس لڑکی کی کلائی پکڑتے اپنے اگے کی۔۔

آہل اُس کے ہاتھ پر پٹی کرنے لگا تاکے فوراً خون رکے کیونکہ خون بہت تیزی سے بہے رہا تھا لیکن لڑکی نے اپنی کلائی پیچھے کی۔۔

ن۔ نہیں پیچھے ہو جاؤ مت بچاؤ مجھے میں اپنی ماما کے پاس جانا چاہتی ہوں۔۔۔ وہ روتے ہوئے تیز اواز میں بولی

خودکشی حرام ہے اللہ کو کیا منہ دکھاینگی آپ۔۔۔ وہ اُس کی کلائی پر سخت گرفت کرتا بولا

چ۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ وہ اپنی کلائی چھڑوا رہی تھی

آہل نے نرس کو اشارہ کیا جس پر اُنہوں نے آکر اُس لڑکی کو پکڑا

خون پانی کی طرح بہے رہا تھا اور کچھ ہی لمحے میں وہ لڑکی بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔

جلدی سے اُسے بیڈ پر شفٹ کرتے اُس کا علاج شروع ہوا۔۔

خون کافی بہے جانے کی وجہ سے خون چھڑایا جا رہا تھا۔۔

Now she's fine

ان کو جیسے ہوش آئے مجھے بتایئے گا۔۔اور انکو اک لمحے بھی اکیلامت چھوڑیے گا ورنہ اگر یہ پھر ایسا کوئی قدم اٹھائینگی۔۔۔آہل کہے کر روم سے نکلتا اپنے ڈاکٹر روم کی جانب بڑھا تھا

اُس کی آنکھوں میں وہی لڑکی چل رہی تھی جس نے اک لمہا نا لگایا خود کو مارنے کی کوشش کرنے میں۔۔

کوئی اپنی جان اتنی آسانی سے کیسے لے سکتا ہے۔۔۔آہل نفی کرتا سوچو میں گم تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اشمال کو قریب دو گھنٹے بعد ہوش آیا ازا اور ارہبا بیگم جو سامنے ہی صوفے پر بیٹھی تھی اُسے ہوش میں اتا دیکھ اٹھ کے اُس کی جانب ائی۔۔

خ۔خالا۔۔۔اُس کی آنکھوں سے انسوں بہنا پھر شروع ہوئے تھے

خالہ م۔میں کبھی نہیں چل س۔سکتی م۔میں کہاج۔جاؤنگی خالا۔۔۔وہ اپنے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں جکڑے بولی۔۔

تم ہمارے ساتھ چلو گی اشمال۔۔۔ازا بیگم اُسے دیکھ بولی

جب ارہبا بیگم نے ازا بیگم کو دیکھا۔۔

جیسے کہنا چہار ہی ہو بچے راضی نہیں ہونگے اشمال کے انے پر۔۔

ازا بیگم نے اسباب میں سر ہلا یا جیسے کہنا چھار ہی ہو کچھ نہیں ہو گا۔۔

ن۔ نہیں م۔ میں نہیں س۔ سب وہاں مجھے مار دینگے۔۔۔اشمال روتے

ہوئے بولی

ہمارے بچے تمہاری طرح نہیں ہے اشمال جو کسی کی جان لینگے۔۔۔ارہبا

بیگم اُس کی بات پر طنز سے بولی کہاسن سکتی تھی وہ اپنے بچوں کیلئے ایسے الفاظ

جب کے اشمال اُن کے طنز پر شرمندہ ہوئی تھی۔۔

م۔ میں نے جو بویا تھا و۔ وہی کاٹ رہی ہُوں یہ دنیا مکافات عمل ہے م۔ میں

نے س۔ سب کے ساتھ ب۔ برا کیا خدا نے مجھ سے م۔ میرا چلنا چھین

لیا۔۔۔

وہ اک بار پھر قوت سے روتی ہوئی بولی

اشمال سنبھالو خود کو اور چلو ہمارے ساتھ وہاں ہم تمہارا خیال رکھینگے۔۔۔ازا بیگم اُس کے بال اُس کے ہاتھوں سے چھڑواتے ہوئے بولی

خ۔خالا۔۔۔اشمال نے ارہبا بیگم کو دیکھا

جس پر خاموشی سے ارہبا بیگم نے اُسے دیکھا

م۔مجھے معاف کردیں خالا۔۔۔وہ اپنے دونوں ہاتھ اُن کے سامنے جوڑتی روتے ہوئے بولی

معافی مجھ سے نہیں خدا سے مانگو اور اُن سے مانگو جن کے ساتھ وہ سب کیا تھا جب تک وہ معاف نہیں کرینگے تم بوج تلے دبی رھوگی۔۔۔

ارہبا کی بات پر وہ مزید شدت سے رونے لگی

بس اشمال چلو گھر چلے۔۔۔

اُسے وھیل چیئر پر بیٹھا کر ازا ارہبا بیگم گھر کیلیئے بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

سر۔۔۔نرس آہل کے الشان ڈاکٹر روم میں داخل ہوتی بولی

آہل جو کرسی کی پشت سے ٹیک لگاے سوچ میں گم تھا اوپر متوجہ ہوا۔۔

سر اُنہیں ہوش آگیا ہے۔۔۔

او کے میں اتا ہُوں۔۔۔نرس اسباب میں سر ہلاتی واپس جا چکی تھی جب آہل اٹھتا باہر نکلا۔۔

وہ اُس روم میں پہنچا جہاں وہ لڑکی ساخت سی کیفیت میں بیٹھی تھی اُس کے انسوں نہیں نکل رہے تھے وہ زندہ لاش معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

آہل آگے بڑھا۔۔

مس؟؟ آہل نے اُسے پُکارا جس پر اُس نے آنکھیں گھماتے آہل کو دیکھا۔۔

دیکھے آپ کی ماما کی زندگی یہی تک تھی اللہ کو یہی منظور تھا اک نا اک دن تو ہم نے بھی جانا ہے ہم سب اللہ کی امانت ہے میں جانتا ہوں ماں کو کھونا آسان نہیں لیکن آپ سمبھالیں خود کو۔۔۔آہل اُسے ارام سے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا نجانے کیوں۔۔

اور وہ ساخت سے کیفیت میں آہل کی بات سن رہی تھی۔۔

کوانفورم (relative's) یہ لیں میرا فون یوز کر لیں اپنے ریلیٹوز کرنے کیلئے۔۔۔آہل اُس کی جانب اپنا موبائل بھڑاتا بولا

کوئی نہیں ہے میرا اکیلی رہ گئی میں اس دنیا میں صرف میری ماں تھی اور اب وہ بھی مجھے اس ظالم دنیا کے حوالے کر کے چلی گئی۔۔۔اُس کی آنکھوں سے انسوں پھر سے برسنے شروع ہوئے تھے

آپ تو بہت چھوٹی ہے ابھی کوئی تو رشتے دار ہو گا آپ کا۔۔۔آہل کو تھوڑی حیرت ہوئی تھی

ن۔نہیں ہے کوئی۔۔۔وہ اپنے انسوں صاف کرتی بولی

آہل اب کافی پریشان تھا کے وہ کیا کرے وہ مسلسل رو رہی تھی کیونکہ اُسکا دکھ ہی دنیا کا سب سے بڑا دکھ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ازا اور ارہا بیگم اشمال کو لیے اندر داخل ہوئی۔۔۔

دارم جو صوفے کے پاس کھڑا فون پر سادان سے بات کر رہا تھا اچانک نظر دروازے پر جاتے سامنے اشمال کو دیکھ دارم کی آنکھوں میں خون اُترا تھا۔۔

یہ یہاں کیا کر رہی۔۔۔دارم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی

جب کے ادیان جو کمرے سے نکل کر ہول میں آرہا تھا سامنے کا منظر دیکھ اُس

کا غصّہ ساتھ آسمان چھو چکا تھا

یہ سب کیا ہے مما۔۔۔ادیان ازابیگم کو دیکھ بولا

جب کے اشمال کی آنکھوں سے آنسوں تیزی سے نکل رہے تھے اُسے پتہ تھا

یہی ہو گا۔۔

بیٹا میں سمجھاتی ہُوں آپ لوگوں کو میری بات سنو۔۔۔ازابیگم آگے اتی بولی

بیٹا اشمال نے ایکسڈنٹ میں اپنی چلنے کی نعمت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کھودی۔۔۔

مما اس کا مطلب یہ یہاں رہیگی؟؟ مما یہ مت بولیے گا۔۔۔ادیان نے نفی کی

بیٹا یہ یہی رہیگی۔۔۔ازابیگم دونوں کو دیکھ بولی

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا بڑی مما اسکو نکالیں یہاں سے یہ ہماری اہانا کی حالات

کی ذمے دار ہے ہماری خوشیاں کھا گئی یہ۔۔۔دارم غصے سے بولا

بیٹا اللہ نے اُس کے کیے کی سزا اُسے دیدی وہ شرمندہ ہے اپنے کیے پر۔۔

اُس کے شرمندہ ہونے سے کیا سب پہلے جیسا ہو سکتا ہے ؟؟؟؟ نہیں اس کو نکالیں میں اسکو اک منٹ برداشت نہیں کرونگا۔۔۔دارم کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

بیٹا وہ چل نہیں سکتی کہا جائیگی وہ اُسکا کوئی نہیں ہے۔۔۔ازا بیگم دونوں کو دیکھ بولی

اس نے جو کیا تھا یہ وہی بھگت رہی ہے۔۔۔۔۔ادیان اپنی سرخ آنکھیں لیے بولا

بیٹا آؤ بیٹھو آپ لوگ تھوڑا ٹھنڈے دماغ سے سوچو اس کا کوئی نہیں ہے وہ چل نہیں سکتی کہا جائیگی وہ۔۔۔

ٹھک ہے لیکن اس سے کہے دیں یہ ہماری نظروں کے سامنے کبھی نا آئے ورنہ میں اک منٹ نہیں لگاونگا اسکو باہر نکالنے میں۔۔۔دارم کہتا اب بڑے بڑے قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا جب ادیان بھی واپس مڑتا اپنے کمرے کی جانب گیا تھا۔۔۔

اور پیچھے اشمال اپنی بے بسی پر تلخیٔ سے مسکرائی

جو تم نے کیا اشمال وہی کاٹ رہی ہو۔۔وہ دل میں سوچتی بولی آنکھوں سے انسوں تیزی سے بہے رہے تھے۔۔۔۔

ادیان کمرے میں داخل ہوا اور غصے سے صوفے پر جا بیٹھا۔۔

امیرا جو نماز پڑھ کر اٹھ رہی تھی ادیان کو غصے میں دیکھ اُس کے پاس آئی۔۔

ا۔آپ غ۔غصے میں ہے س۔سب ٹھک ہے۔۔۔وہ ہچکچاتے ہوئے بولی

باہر جا کے دیکھو کیا ہوا ہے۔۔۔۔ادیان غصے سے بولا وہ غصّہ اشمال کے یہاں انے پر تھا۔۔

امیرا فوراًکمرے سے نکلتی بہار گئی اور ہول میں اشمال کو دیکھ اُس کے قدم رکے تھے۔۔

وہ واپس جانے کیلیۓ پلٹی جب اشمال کی آواز آئی۔

ا۔امیرا۔۔۔اُس کی بھرائی آواز پر امیرا کو قدم رکے

وہ پیچھے مڑی

ا۔اِدھر آؤ۔۔اشمال نے اُسے اشارہ کیا

جب کے امیرا نے ازابیگم کو دیکھا جو اشارے سے انے کا کہے رہی تھی۔امیرا ازابیگم کے کہنے پر آ گے ائی

م۔مجھے معاف کر دو امیرا پلز۔۔وہ ہاتھ جوڑیں روتے ہوئے بولی

میں کون ہوتی ہوں معاف کرنے والی۔۔۔وہ چہرہ پھیر گئی

امیرا خدا کیلئے مجھے معاف کر دو۔۔وہ پھر سے گڑگڑا کر بولی

امیرا یا اس گھر کا کوئی فرد تمہیں کبھی معاف نہیں کریگا۔۔پیچھے سے ادیان کی آواز آئی تھی

چلو امیرا۔۔ادیان نے سرد نگاہ اُس پر ڈالی

جس پر وہ فوراً اسباب میں سر ہلاتی اُس کے پاس آئی جب دونوں اپنے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا آپ کا نام کیا ہے۔۔۔آہل نے اُسکا دھیان بھٹکانے کیلئے پوچھا

م۔میرب۔۔۔وہ اپنے انسوں صاف کرتی بولی

ابھی آہل اگے کچھ بولتا کے اک آدمی اور عورت اندر داخل ہوئے۔۔

کون؟؟نرس نے اُن سے پوچھا

میرب میری بچی۔۔۔وہ آنٹی بھاگ کر اُس کے قریب گئی

د۔دور رہے ہ۔ہٹے۔۔۔۔وہ ایک دم چیخنا شروع ہوئی تھی۔۔

آپ پیچھے ہو جائے وہ پینک ہو رہی ہے۔۔۔آہل اُس عورت کو دیکھ بولا

نہیں یہ اپنے ماں کے صدمے میں ہے ورنہ یہ کیوں مجھ سے دور بھاگے گی بینا

میرب۔۔۔وہ ایبر واچکا کے بولی

آپ ہے کون؟؟

میں اس کی چاچی ہوں۔۔

لیکن ابھی میرب نے کہا انکی کوئی فیملی نہیں۔۔۔

وہ حالت ایسے بینا بچی کو بتانا یاد نہیں رہا ہو گا چلو میرب ہمارے ساتھ

گھر۔۔۔وہ عورت میرب کا ہاتھ پکڑتی بولی

ن۔نہیں چھوڑو د۔ڈاکٹر پلز بچایے۔۔۔وہ بھاگتی ہوئی آہل کے پاس آئی تھی

ریلیکس ہوا کیا ہے مجھے بتائیں۔۔۔

وہ یہ۔۔۔۔وہ بول رہی تھی جب اُس آدمی نے بات کاٹی

وہ ابھی اپنی دماغی حالت میں نہیں ہے اسلئے کچھ بھی بولے گی آپ چھوڑے ہم اسے گھر پر دیکھ لینگے۔۔۔وہ مرد تقریباً پینتیس سالہ تھا جب کے شکل سے ہی گنڈا معلوم ہو رہا تھا کرتے کے دو بٹن کھلے آستینیں بے ترتیبی سے اوپر چڑھی تھی اور چہرے پر غلاظت صاف ظاہر تھی وہ دکھنے میں ہی سہی معلوم نہیں ہو رہا تھا۔۔

ایکسکیوز می یہ بلکل ٹھک ہیں اب مجھے ان سے پوچھنے دیں۔۔

جی بتائے میرب کیا ہوا۔۔۔آہل میرب کی طرف متوجہ ہوا

ا۔۔انہونے مجھے اور ماما کو گھر سے نکالا تھا اور یہ م۔میری ش۔شادی ان سے ک۔۔کروا رہی ہے۔۔۔وہ اُس آدمی کی طرف اشارہ کرتی بولی

جب آہل کی آنکھیں حیرت سے پھٹی اُس آدمی اور میرب کا کوئی جوڑ نہیں تھا سترہ سال چھوٹی لڑکی اُسکے سامنے بچی معلوم ہو رہی تھی۔۔

دیکھے ڈاکٹر یہ بکواس کر رہی ہیں اسے ہمیں دیں ہم اسکو لے کر جا رہے ہیں

۔۔۔عورت اُسکا ہاتھ کھینچنے کیلئے آگے بڑھی۔۔

پیچھے رہے اک قدم آگے نہیں۔۔۔آہل کی گھمبیر آواز وہاں گونجی تھی جب

اُس عورت کے قدم رکے۔۔۔

ڈ۔ڈاکٹر م۔مجھے نہیں جانا۔۔انکے ساتھ۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی

میرب آپ لوگوں کے ساتھ نہیں جائیگی۔۔۔۔آہل دونوں کو دیکھ اٹل لہجے

میں بولا

کیوں کس بنیاد پر تم رکھو گے میرب کو؟؟ قانونی اور شرعی طور پر میرب

ہمارے ساتھ رہیگی ماں باپ کے مرنے کے بعد رشتے دار ہوتے ہیں تمہارا

کوئی حق نہیں اُسے ہمارے ساتھ بھیجنے سے روکنے کا۔۔۔وہ آدمی اپنی

غلاظت بھری آواز میں بولا

میں نے کہے دیا میرب نہیں جائیگی کیونکہ وہ خود جانا نہیں چاہتی۔۔۔

اُس کے چاہنے نا چاہنے سے کچھ نہیں ہو گا وہ تو ہے ہی منحوس ہم لے کر ضرور جاینگے اُسے۔۔۔۔ عورت پھر سے میرب کی جانب لپکی تھی۔۔

جب آہل میرب کا ہاتھ پکڑ اسے پیچھے کر چکا تھا۔۔

میرب کو ہمیں دو تمہارا کوئی حق نہیں اُس پر۔۔۔آدمی پھر سے بولتا اگے بڑھا

جب کے آہل کا دماغ گھما تھا

نہیں ہے نہ کوئی حق بنا لیتے ہیں حق رکو۔۔۔

آہل اگلے ہی پل اپنا فون نکالتا کان سے لگا کر کچھ بات کرتے فون واپس رکھتا اُن کی جانب متوجہ ہوا۔۔

اگلے پانچ منٹ میں مولوی صاحب یہاں موجود تھے۔۔

نکاح کر رہا ہوں میں میرب سے پھر میرا پورا حق ہو گا اور خبر دار جو تم نے اُسے زبردستی لیجانے کی کوشش کی۔۔۔آہل غصے سے سرخ آنکھیں اُس آدمی کے چہرے پر گاڑے غرایا تھا

نہیں ایسا نہیں کر سکتے تم۔۔۔

میں سب کر سکتا ہوں۔۔۔آہل حکم دار لہجے میں بولا

تم۔۔۔وہ کچھ بول رہا تھا جب آہل نے بات کاٹی

چپ بلکل چپ اب اگر اک بار اور اواز ائی تو اگلے منٹ میں تُم اسی ہاسپٹل کے بیڈ پر خستہ حالت میں ملو گے۔۔

آہل اُس کے بار بار بولنے پر غصے سے دھاڑا تھا۔۔

میرب ادھر آؤ۔۔۔آہل میرب کو الگ لے کر آیا۔۔

آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں مجھ سے نکاح کرنے میں کیونکہ آپ کی رضامندی ضروری ہے اور مجھے یہ کرنا پڑے گا کیونکہ اگر نکاح نا ہوا تو یہ لوگ آپکو اپنے ساتھ لیجاینگے کیونکہ یہ بات سچ ہے کے میرا کوئی حق نہیں جس کی بنا پر میں آپکو روکوں۔۔۔آہل اُسے دیکھ ارام سے بولا

م۔میں ک۔کرونگی نکاح ا۔آپ اُنکے س۔ساتھ م۔مت بھیجنا م۔مجھے۔۔۔وہ اپنے مسلسل بہتے انسوں کی وجہ سے سسکی لیتی بولی

آپ رونا بند کرے کوئی نہیں لے کر جائیگا آپکو ریلیکس کرے آپ

۔۔۔۔۔چلے آجائے۔۔

آہل نے فون نکالتے ازا بیگم کو کول ملای اتنا بڑا فیصلہ وہ اپنی ماں کو بتائے بغیر نہیں لے سکتا تھا کیونکہ اُس کی زندگی پر اُس کی ماں کا حق تھا۔۔۔

السلام علیکم مما۔۔۔آہل نے سلام کیا

وعلیکم السلام کیسے ہو آہل میرے بچے۔۔۔

میں ٹھک مما مجھے اک چیز بتانی تھی۔۔

جی جی بچے بولو۔۔۔ازا بیگم بولی جس پر آہل نے میرب کے بارے میں سب کچھ ازا بیگم کو بتایا۔۔

تو مما میں نکاح کر رہا ہوں اُس سے ورنہ وہ لوگ اسے لیجائینگے کر لوں نا ؟؟؟آہل کسی بچے کی طرح اپنی ماں سے پوچھ رہا تھا جیسے کسی چیز کی چھوٹا بچا اجازت مانگتا ہے جب کے اس کے اس طرح پوچھنے پر ازا بیگم کو اپنے بیٹے پر مزید ٹوٹ کر پیار آیا تھا آہل واقعی اک بہترین بیٹا تھا۔۔

ہاں بچے بلکل ٹھک فیصلہ لیا ہے میں جانتی ہوں میرا بیٹا کبھی غلط فیصلہ نہیں لے سکتا چلو پھر جلدی سے نکاح کر کے میری بہوں کو گھر لے آؤ۔۔۔ازا بیگم مسکرا کر بولی جس پر آہل بھی بے اختیار مسکرا اٹھا

نکاح کا آغاز ہوا اور دونوں کی رضامندی اور اللہ کے کرم سے نکاح ہوا۔۔۔

جب وہ آدمی اور عورت غصے سے ہاسپٹل سے جا چکے تھے کیونکہ اب اُن کے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا۔۔۔

چلے آجائے گھر چلتے ہے۔۔۔وہ میرب کو دیکھ بولا

ن۔نہیں گ۔گھر نہیں۔۔وہ سمجھ رہی تھی کے اس کی چاچی کے گھر کی بات ہو رہی۔۔

نو میرب ریلیکس وہ والا گھر نہیں میرے گھر جہاں میری مما ہے بابا ہے بہنے ہے بھائی ہیں پوری فیملی ہے۔۔۔آہل اُسے ریلیکس کرتا بولا

ماما۔۔۔وہ آہل کو دیکھ معصومیت سے روتے ہوئے اپنی ماں کو یاد کرتی بولی

جب آہل نے آنکھیں بند کر کے کھولی۔۔۔۔

آ جائے۔۔۔وہ اُس کا دھیان تھوڑا بھٹکا نا چھا رہا تھا کیونکہ اس کی حالت رو رو کر خراب ہو رہی تھی۔۔۔

آہل اُسے لیے گاڑی کی جانب بڑھا۔۔

گاڑی کے آگے کا دروازہ کھولتے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر وہ ارام سے بیٹھی جب آہل نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی

اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہی دونوں اندر داخل ہوئے جہاں ہول میں سارے بڑے بیٹھے تھے ازا بیگم سب بڑوں کو پہلے بتا چکی تھی۔۔

السلام علیکم۔۔۔آہل نے سلام کیا جس کا سب نے مشترکہ جواب دیا آہل نے میرب کو سلام کرنے کا اشارا کیا۔

ا۔اسلام علیکم۔۔۔۔وہ چہرہ جھکائے بولی

وعلیکم السلام ماشاءاللہ ماشاءاللہ آپ تو بہت پیاری ہو۔۔ازا بیگم اُس کے پاس اتی مسکرا کر بولی

آجاؤ بچوں بیٹھو۔۔۔آہل اور میرب بھی صوفے پر بیٹھے تھے میرب کافی گھبرائی ہوئی تھی اُس کے چہرے پر ڈر صاف ظاہر تھا۔

جسے بخوبی سب محسوس کر رہے تھے۔۔۔

آہل بیٹھا تھا جب اُس کی نظر سامنے سے اتی اشمال پر پڑی جو اپنے ہاتھوں سے وہیل چیئر چلاتی آ رہی تھی۔۔

یہ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔آہل کا چہرہ غصے سے آری ہوا تھا

آہل بیٹا ٹھنڈے دماغ سے کام لو میں بتاتی ہُوں۔۔۔ازا بیگم نے ارام سے آہل کو سب بتایا

مما آپ لوگ اسے گھر کیوں لے کر آئے۔۔

میری بہن کے کومے میں جانے کی وجہ ہے یہ۔۔آہل سرد نگاہ سے اُسے دیکھ بولا

جب کے اشمال اک بار پھر سے شرمندہ ہوتی چہرہ جھکا چکی تھی جب کے انسوں پھر بہے رہے تھے۔۔

آہل غصے سے اٹھتا فوراً اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔

اشمال کو دیکھ اُسکا موڈ بری طرح خراب ہوا تھا

آجاؤ بیٹا میں آپ کو آہل کا کمرہ دکھاتی ہوں فریش ہو کر ارام کر لو۔۔۔ ازا بیگم اُسے لیے کھڑی ہوئی اور آہل کے کمرے سے کچھ فاصلے پر اُسے کمرہ بتاتی واپس ہول میں مڑی۔۔۔۔

میرب چھوٹے چھوٹے قدم لیتی گھبراتی ہوئی اندر داخل ہوئی جہاں آہل بیڈ پر دونوں پاؤں بیڈ سے نیچے رکھے بیٹھا تھا چہرے پر غصّہ صاف ظاہر تھا

م۔میں۔۔۔۔ میرب کی آواز پر آہل نے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا جو خود میں ہی سمٹی کھڑی تھی۔۔

میرب۔۔۔ آہل کی آواز پر اُس نے اوپر دیکھا

اِدھر آؤ۔۔ آہل اُسے اس قدر خوف میں دیکھ اک گہرا سانس لیتا بولا

میرب چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اُس کی جانب ائی۔۔

بیٹھو اِدھر۔۔ آہل نے اپنے برار میں بیڈ پر بیٹھنے کا اشارا کیا۔۔

جب کے وہ اپنے ہاتھوں کو مسلتی گھبراتی ہوئی بیٹھی۔۔۔۔

کیوں ڈر رہی ہو اتنا۔۔آہل نے ارام سے پوچھا جب کے میرب کے پاس اس بات کا بلکل جواب نہیں تھا

گھبراؤ نہیں یہاں تمہیں کوئی پروبلم نہیں ہو گی تم جیسے مرضی یہاں رہو گھبرانا اور ڈرنا بند کرو میرب اب یہ تمہارا ابھی گھر ہے۔۔۔۔آہل اُسے دیکھ نرمی سے بولا

ٹھک ہے؟؟؟اُسے خاموش دیکھ آہل نے تصدیق کی جس کا وہ ہلکے سے اسباب میں سر ہلا گئی۔۔

آہل اُس کی حالت اچھے سے سمجھ پا رہا تھا۔

اچھا آپ فریش ہو کر آئے او ویٹ آپ کے پاس تو یہاں کپڑے ہی نہیں رکے میں لے کر اتا ہُوں۔۔۔۔آہل یاد انے پر کہتا کمرے سے نکلتا ادیان امیرا کے کمرے کی جانب بڑھا تھا جب اُسے امیرا ہول میں ہی نظر ائی۔۔۔

ابھی رات زدا ہونے کی وجہ سے آہل اُسے کل شاپنگ کروانے کا فیصلہ کر چکا تھا

امیرا بیٹا اِدھر انا۔۔۔ آہل نے اُسے پُکارا

جی بھائی۔۔۔ وہ فوراً آہل کے پاس اتی بولی

بھائی بہت بہت مبارک ہو نکاح ہو گیا بھئی بھابھی کہاں ہے۔۔۔ آہل کچھ بولتا کے امیرا خوشی سے بول پڑی

کیونکہ اُسے ہول میں اکر پتہ لگ چکا تھا۔۔۔

شکریہ بچے میرب کمرے میں ہے اور مجھے ہیلپ چاہیئے تھی تمہاری۔۔۔

بھائی غلط بات ہیلپ بہن بھائیوں میں تھوڑی ہوتی ہے آپ حکم کرے ۔۔۔امیرا کی بات پر آہل مسکرایا

میرب کے پاس فلحال کوئی کپڑے نہیں جو وہ فریش ہو کر پہن سکے تو کوئی ڈریس۔۔۔ آہل کی بات امیرا نے کاٹی تھی

بس بھائی اتنی سی بات آپ کمرے میں جائیے میں دو منٹ میں لے کر اتی۔۔ وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں گئی جب آہل بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔

کھٹ کھٹ۔۔ امیرا نے دروازہ نوک کیا

آجاؤ بچے۔۔۔ آہل جانتا تھا سامنے کون ہے

امیرا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔

بھائی یہ لیں ڈریس او ماشاءاللہ آپ کی بیگم تو بہت پیاری ہے اور چھوٹی سی بھی۔۔۔ امیرا اُسے دیکھ مسکرا کر بولی

میں کیا بولوں آپکو بھابھی یا میرب آپ تو مجھ سے بھی چھوٹی ہے۔۔۔ امیرا میرب کے پاس جاتی بولی

م۔میرب۔۔۔۔ وہ ہلکی آواز میں بولی

اوکے میرب تو یہ لیں آپ فریش ہو کر باہر یہ ڈریس پہن لیں۔۔۔ وہ اُسے ہینگ ہوئی ڈریس تھماتی ہوئی بولی

اوکے میں جاتی ہوں۔۔۔امیرا کہے کر کمرے سے نکل چکی تھی۔۔

جائے میرب شاور لے لیں آپ۔۔۔آہل باتھ روم کی جانب اشارہ کرتا بولا جس پر وہ ہچکچاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اگے بڑھتی باتھ روم میں بند ہوئی۔۔۔

اتنے آہل چینجینگ روم میں جاتا اپنی ٹیشرٹ کے ساتھ ٹراوزر لیتا باہر آیا کیونکہ میرب کے انے کے بعد اُسے فریش ہونے جانا تھا۔۔

آہل بیڈ پر بیٹھا موبائل میں مصروف ہوا تھا جب تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ باہر ائی۔۔

ہلکی پھلکی سی بلیک اور وائٹ شرٹ جو گھٹنوں تک آرہی تھی اس کے ساتھ کیپری میں بلبّوس کوئی چھوٹی سی گڑیا معلوم ہو رہی تھی آہل نے نظر اٹھائی اور اُس کا دل زوروسے دھڑکا تھا اک بار آہل کا دل انارا کو دیکھ دھڑکا تھا اور آج تاریخ پھر سے دوہرای گئی تھی اج آہل کا دل میرب کو دیکھ زوروسے دھڑکا تھا

میرب کی سیاہ آنکھیں اُس پر خوب بچ رہی تھی۔۔

اُس کے بال بری طرح اُلجھے تھے وہ شیشے کے سامنے جاتی اپنے بال سلجھانے لگی

لیکن بال تھے کے سلجھنے کا نام نہیں لے رہے تھے اتنی کوشش کے بعد بھی

جب نا ہوا تو اُس کی آنکھوں سے انسوں بہنا شروع ہوئے۔۔

کیا ہوا بے بی گرل کیوں رو رہی ہو۔۔آہل فوراً اُٹھ کر اُس کی جانب آیا

م۔میرے بال۔۔وہ روتے ہوئے معصومیت سے بولی

میں سلجھا دیتا ہوں۔۔۔آہل اُسے اتنی چھوٹی سی بات پر روتا دیکھ اب خود

آگے بڑھتا اُس کے بال سلجھانے لگا۔۔۔۔۔

آہل آگے بڑھتا اُس کے بال سلجھانے لگا جب کے میرب نیچے نظریں کیے بیٹھی تھی۔۔

آہل نے کچھ ہی دیر میں اُس کے بال سلجھا دیئے تھے

اب کیا کرنا ہے؟؟ بال سلجھانے کے بعد آہل اُسے شیشے میں دیکھ بولا

پ۔پونی م۔میں باندھ لو نگی۔۔۔وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے بالوں کو پکڑتی بولی

اوکے آپ کرے میں فریش ہو کر اتا ہُوں۔۔۔۔آہل اپنے کپڑے لیتا اب فریش ہونے جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اہانا میری جان اج پورے دو مہینے تین دن اور بیس گھنٹے ہو چکے ہیں۔۔جب تم نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔۔

میں ترس رہا ہوں تمہاری اواز سننے کیلیئے تم سے بات کرنے کیلیئے۔۔۔
تمہیں مسکراتا دیکھنے کیلیئے اور کتنے امتحان لو گی میرے کیا اتنا امتحان کافی نہیں

اٹھ جاؤ نا یار۔۔۔وہ اہانا کو دیکھ تڑپ سے بول رہا تھا
دارم کی بس ہو رہی تھی اُس سے اب برداشت نہیں ہو رہا تھا اہانا کی خاموشی دیکھ وہ ہر دن اُسے دیکھ قطرہ قطرہ ٹوٹ رہا تھا۔۔۔

دارم نے تڑپ کر آنکھوں میں نمی لیے نرمی سے اُس کے پیٹ پر اپنا سر رکھا اور آنکھیں موند گیا۔۔

جب کے دارم کے انسوں ٹوٹ کر اہانا کی شرٹ پر گرے تھے۔۔۔

ابھی دارم آنکھیں مندے لیٹا تھا جب اُسے کچھ حرکت محسوس ہوئی دارم نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر اہانا کو دیکھا جو ہلکے ہلکے اپنی آنکھیں کھولنے لگی تھی۔

ا۔اہانا۔۔۔دارم کی آواز لڑکھڑائی تھی

اہانا نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولی لیکن وہ پھر سے اک دم اپنی آنکھیں بند کر گئی کیونکہ دو مہینے بعد آنکھیں کھلی تھی اور اک دم سے روشنی آنکھوں پر جاتے اُس نے آنکھیں بند کی تھی۔۔

آنکھیں کھولو اہانا۔۔۔دارم کی بھرائی آواز سنتے اہانا کی آنکھیں پھر سے کھلنا شروع ہوئی تھی

دھیرے دھیرے اُس نے اپنی آنکھیں پھر کھولی اور اپنے ہاتھ کو ارام سے اٹھاتے آنکھوں کے سامنے کیا

دارم کی سانسیں تیز ہونے لگی اُس کی دھڑکنے دو سو کی سپیڈ سے دھڑک رہی تھی۔۔

دو مہینے بعد آنکھوں کے سامنے روشنی ائی تھی کچھ دیر میں اُس کی آنکھیں جب روشنی کو برداشت کرنے لگی اُس نے نظر اٹھا کر برابر میں بیٹھے دارم کو دیکھا جو آنکھوں میں انسوں لیے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

د۔دارم۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرائی تھی جب کے لبوں نے حرکت لی تھی۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھنے لگی جب اُسے تھوڑی مشکل پیش آئی کیونکہ دو ماہ سے جسم اک ہی سمت میں تھا۔۔

دارم نے فوراً اُسے سہارا دے کر بٹھایا۔۔

اور مزید اک لمحے کی دیری کیے بغیر آگے جھکتا اُسے اپنے سینے سے لگاتے اک بار پھر شدت سے اُسے محسوس کرتا دارم شاہ رویا تھا۔۔

جب کے اہانا کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی تھی وہ ہر روز دارم کو سنتی تھی جو اُس سے کئی گھنٹے باتیں کیا کرتا تھا اور ہمیشہ کوئی نہ کوئی بات کرتے اُس کی

آنکھیں نم ہوتی تھی وہ اہانا سے عشق کرتا تھا اور عشق میں مبتلا ہونے کے بعد دیدارِ یار اک اہم ترین کردار ادا کرتا تھا۔۔

د۔دارم۔۔۔وہ اپنے ہاتھ کو آرام سے اٹھاتی اُس کے گرد حصار باندھنے کی کوشش کرتی بولی لیکن وجود کو حرکت دینا تھوڑا مشکل ہو رہا تھا۔۔

جی میری جان۔۔۔۔دارم پیچھے ہوتا اُس کی پیشانی پر لب رکھتا محبت سے چور لہجے میں بولا

اب تو اٹھ گئی ہوں نہ۔۔۔اہانا معصومیت سے نم آواز میں بولی جب کے اشارا اُس کی آنکھوں میں نمی کی طرف تھا

دارم اُس کے معصومیت سے کہنے پر مسکرائے بنا رہ نا سکا۔۔

میں نے تمہاری آواز تمہیں بہت یاد کیا میری جان۔۔وہ اُس کی پیشانی سے اپنی پیشانی جوڑتا ہوا بولا دونوں کی آنکھیں بند تھی اک دوسرے کی سانسیں دونوں اپنے چہرے پر محسوس کر رہے تھے۔

جانتی ہُوں دارم میں سب سن سکتی تھی لیکن آپ جانتے ہے مجھے کتنی تکلیف ہوتی تھی آپکو روتا دیکھ اور سب سے زدہ تکلیف کے میں کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔وہ دکھ سے بولی

دارم نے کتنی بار اُس کی پیشانی کو چُوما تھا۔۔

آؤ کھڑی ہو تھوڑا واک کرتے ہے کمرے میں تا کے ہاتھ پیر حرکت میں ائے پھر باہر چل کر سب کو خوشخبری دینگے۔۔۔دارم اک بار پھر اُس کی پیشانی پر لب رکھتا بولا

جس پر اہانا نے اسباب میں ہلکے سے سر ہلایا۔۔

دارم نے اُسے سہارا دیتے کھڑا کیا۔۔

اور اک ہاتھ اُس کی کمر میں ڈالتے خود کے قریب کیا جب کے اہانا کا اک ہاتھ دارم کے ہاتھ میں تھا جب کے دوسرا ہاتھ دارم کے گرد حصار بنایا ہوا تھا اب وہ ارام ارام سے چلنا شروع ہوئی شروع میں تھوڑی مشکل پیش ائی لیکن

دارم ساتھ تھا تو اُس نے سمبھال لیا پھر کافی دیر وا لک کے بعد اہانا کا وجود نارمل ٹیمپریچر میں اتا ارام سے حرکت کر رہا تھا۔۔۔۔۔

چلے باہر اب ٹھک ہُوں میں۔۔۔ کافی دیر والک کے بعد اہانا بولی جس پر دارم نے اسباب میں سر ہلایا۔۔

وہ دونوں باہر نکلے جہاں چاروں بڑے اور امیر اہول میں موجود تھے۔۔۔۔

امیر اکی نظر اوپر پڑی سامنے کا منظر دیکھ اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نا ہوا۔۔

اہانا۔۔بے ساختہ اُس نے الفاظ ادا کیا جب سب نے اہانا کا نام سنتے اُس جانب دیکھا جہاں اہانا دارم کے ساتھ کھڑی سب کو نم انکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔

اہانا میری بچی۔۔سب آگے بڑھے تھے اور سب کی ہی آنکھیں نم تھی تابر صاحب نے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔

ازا بیگم نے اہانا کو اپنے سینے میں بھینچا۔۔

جب کے انسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے۔۔

میری بچی۔۔۔۔دو مہینے بعد سب کو یہ نصیب ہوا تھا

اہانا سب سے ملی۔۔

ادیان آہل بھائی اور سا کہا ہے۔۔۔اہانا نے نظر دوڑائی

میں بلا کر لاتی ہوں آہل بھائی اور ادیان کو اور سا تو کشمیر گیا۔۔۔

کشمیر کیوں۔۔۔اہانا نے نا سمجھی سے پوچھا

آرمی پائلٹ بننے۔۔۔ازا بیگم مسکرائی تھی

ماشاءاللہ۔۔۔اہانا بھی بے ساختہ کہتے مسکرائی

امیر ا اندر کمرے میں داخل ہوئی جہاں ادیان فریش ہو کے بس ابھی نکلا تھا

ادیان جلدی باہر آئے۔۔۔

کیا ہوا باہر ؟؟؟ادیان نے ایبرو اچکای

آئے تو سہی۔۔۔

ادیان گہرا سانس لیتا باہر آیا۔۔

بھائی۔۔اہانا مسکرا کر ادیان کے پاس ائی تھی

اہانا۔۔۔ادیان نے اُسے اپنے سینے سے لگا یا

کیسی ہو گڑیا تمہیں پتہ ہے ہم سب نے تمہیں کتنا یاد کیا۔۔۔ادیان اُس کے بال سہلاتا بولا اُس کی اواز میں اپنی بہن کو دیکھ خوشی صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

میں نے بھی آپ سب کو بہت مس کیا تھا بھائی۔۔۔وہ بھرائی آواز میں بولی

۔۔۔

آہل اور میرب جواب فریش ہو کر باہر ہی آرہے تھے سامنے کا منظر دیکھ آہل کی جیسے جان میں جان آئی تھی۔۔

آہل بھائی۔۔اہانا نے پیچھے کھڑے آہل کو دیکھا اور اُس کی جانب جاتے اُس کے سینے لگی۔۔۔۔

اللہ کا شکر ہے بچے تم ٹھک ہو۔۔۔آہل نے مسکرا کر اُسے سینے سے لگایا تھا

یہ کون ہے۔۔۔آہل سے ملتے اہانا نے پیچھے کھڑی میرب کو دیکھا۔۔

یہ ہمارے آہل بھائی کی دلہن ہے۔۔۔امیرا مسکرا کر بولی

بھائی آپ نے شادی بھی کرلی۔۔۔اہانا نے اُداسی سے پوچھا

بچے لمبی سٹوری ہے نکاح ہوا ہے اہانا کا بھائی دھوم دھام سے شادی اپنی بہن کے بغیر کر سکتا ہے کیا۔۔۔آہل اُس کی اُداسی پر مسکرایا

کیسی ہے آپ۔۔اہانا اگے بڑھتی اُس سے گلے ملی

سب کی خوشی عروج پر تھی۔۔

کافی دیر سب نے باتیں کی۔۔

آج پھر سے شاہ ویلا خوشی سے جگمگایا تھا جب کے سادان سے ویڈیو کول پر بات ہو چکی تھی سادان بھی بے حد خوش تھا ان دو مہینے اُس کے دماغ میں اپنی بہن چل رہی تھی جس سے وہ بہت دور بیٹھا تھا لیکن اج اہانا کو دیکھ اُسے سکون ملا تھا۔۔۔

سب کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے ان دو مہینوں میں اج سب پیٹ بھر کر کھانا کھانے والے تھے۔۔۔

اہانا سے ابھی کھایا نہیں جارہا تھا اسلئے اُس نے سوپ پیا تھا۔۔۔

کافی رات ہو جانے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چل دیئے تھے

آہل کب سے بیٹھا میرب کو دیکھ رہا تھا جو کافی کنفیوز نظر آرہی تھی وہ اپنے ہاتھوں کو بار بار مسلتی اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔

بے بی گرل کیوں اتنا کنفیوز ہو۔۔اہل گہرا سانس لیتا بولا

و۔وہ م۔مجھے پ۔پانی چاہیئے۔۔۔

میرب اس میں اتنی کنفیوز ہونے والی بات کیا ہے ادھر آو۔۔۔آہل اُس کا ڈر خوف نکالنا چاہتا تھا

میرب چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اُس کی جانب ائی۔۔

جب آہل نے اُس کا ہاتھ کھینچ کر اُسے اپنی تھائی پر بٹھایا

جب کے آہل کے عمل سے میرب کا دل

پسلیاں توڑ کر باہر انے کو تھا اس اچانک ہونے والے حملے سے وہ بلکل باخبر تھی آہل کی اتنی نزدیکی سے اُس کا دل تیزی سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔

تم جانتی ہو نہ میں تمہارا کون لگتا ہُوں ؟؟ وہ اس کی کمر کے گرد اپنا حصار بناتا بولا

ج۔جی۔۔۔میرب اپنے خشک لبوں پر زبان پھیرتی بولی

تو پھر بتاؤ میں کیا لگتا ہُوں میرب کا۔۔۔اہل اُس کے معصوم چہرے کو دیکھ بولا

ڈ۔ڈاکٹر۔۔۔اُس کے الفاظ ٹوٹے تھے کیونکہ آہل کی اتنی نزدیکی پر اُس کی حالت غیر ہو رہی تھی

جب کے اس کے معصومانہ جواب پر آہل گہرا مسکرایا

ہاں یہ تو ٹھک کہا میرب نے میں میرب کا ڈاکٹر ہی تو لگتا ہوں۔۔۔آہل نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلایا

ہاں جی۔۔۔وہ بھی اسباب میں سر ہلاتی بولی جیسے اس نے جواب بلکل ٹھک دیا ہو۔۔

ڈاکٹر کے علاوہ میں میرب کا کچھ نہیں لگتا کیا لیکن مجھے تو لگتا ہے میں کچھ اور بھی لگتا ہُوں ؟؟؟ آہل مصنوعی سوچتے ہوئے بولا

ک۔۔ کیا لگتے ہے۔۔۔۔ وہ حلق تر کرتی بولی

نہیں بھئی یہ تو میرب بتائیگی کے میں کیا لگتا ہُوں میرب کا۔۔ آہل جانتا تھا اُسے اتنا تو پتہ ہے کے وہ اسکا کیا لگتا ہے۔

ج۔جی ہ۔ ہسبینڈ۔۔۔ وہ نظریں جھکائے بولی

ہمم گڈ واہ بھئی میرب کو تو سب پتہ ہے۔۔ آہل اُس کی ادا پر پھر سے مسکرایا کتنے مہینوں بعد وہ کھل کر مسکرا رہا تھا

اچھا تو جیسے میں میرب کا ہسبنڈ ہُوں تو میرا سب کچھ میرب کا ہے جیسے کے میرا کمرہ یہ میرب کا بھی ہے میری فیملی میرب کی بھی فیملی ہے اور میں ۔۔ میں بھی میرب کا ہُوں۔۔ آہل سر جھٹک کر بولا

سمجھانے کہا مقصد ہے کے اب میرب کسی بھی چیز سے نہیں گھبرائے گی۔۔

اگر پانی پینا ہے تو بنا کسی ڈر خوف کے پیو کچھ کھانا ہے بنا گھبرائے کھاؤ یا کچھ بھی چاہیئے بنا جھجھک مجھے بتاؤ میں آپ کا شوہر ہُوں اور اپنے شوہر سے کچھ بھی بات کرتے ہوئے بلکل نہیں گھبراتے کچھ بھی مسئلہ ہو میرب مجھے بتا یگی ٹھک ہے ؟؟ اور گھبرانا یا ڈرنا یہ سب بلکل نہیں کرینگی آپ اوکے بے بی گرل ؟؟؟؟ آہل اُسے پیار سے سمجھاتا بولا

جب کے میرب بہت غور سے آہل کی بات سن رہی تھی

ہاں جی ٹھک ہے۔۔ وہ فوراً حامی بھرتی بولی

آپ کو پتہ ہے لٹل گرل آپ بہت چھوٹی ہو لیکن بہت پیاری ہو۔۔ وہ اُس کی چھوٹی سی ناک پر انگلی رکھ مسکرا کر بولا

جب میرب بھی ہلکا سا بے اختیار مسکرا دی اور آہل نے اتنے گھنٹوں میں پہلی بار اُسے مسکراتا ہوا دیکھا تھا وہ چھوٹی سی میرب اک بار آہل شاہ کی دھڑکنے بے ترتیب کر چکی تھی آہل کا دل اتنا تیزی سے دھڑک رہا تھا کے میرب

صاف سن پا رہی تھی لیکن اسکے پیچھے کی وجہ میرب سمجھ نہیں پا رہی تھی

۔۔۔

آہل نے دل میں عہد کیا تھا کے وہ میرب کو ہمیشہ ایسے ہی مسکراتا ہوا رکھے گا اُس کی زندگی کے سارے دکھ ختم کریگا جو وہ تھوڑی دیر میں کافی حد تک کر چکا تھا۔۔

اچھا بتائے پھر میرب کو کھانے میں کیا کیا پسند ہے جو وہ کھائے گی۔۔۔ا

مجھے تو بہت ساری چیزیں پسند ہے۔۔۔وہ آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے بولی جب کے میرب یہ کرتی ہوئی بہت زدہ کیوٹ لگ رہی تھی۔۔

ہمم جیسے کے کیا کیا۔۔۔

آہل اُس کی ادا پر دلو جان سے قربان ہوتا بولا

چاکلیٹ۔۔ بریانی۔۔پیزا۔۔زنگر برگر۔۔۔پاستا۔ بروسٹ۔۔۔ فنگر فرائیز ۔۔رول۔۔ سموسے۔۔۔ سینڈوچ۔۔۔کباب۔۔اور۔۔۔وہ اک سانس

میں بولتی پھر تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ سوچنے لگی جب کے آہل نے اس کا چھوٹا سا وجود دیکھا پھر اُس کی پسند جو وہ کھانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔

ہمم میرب ہے تو چھوٹی سی اتنا سب کیسے کھائیگی۔۔۔

میں سب کھا لیتی ہوں میرا پیٹ اندر سے بہت بڑا ہے باہر سے چھوٹا دکھتا ہے

۔۔۔وہ آہل کی بات پر ہنستے ہوئے بولی

اب مجھے کیسے پتہ ہو گا کے میرب کا پیٹ کتنا ہے میں نے کونسا دیکھا ہے

۔۔۔آہل اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبائے اپنی ہنسی ضبط کرتا بولا

جب کے میرب نے شرم سے سرخ ہوتا چہرہ فوراً جھکایا

اچھا یار اس طرح شرماؤ تو نہیں پھر بتاؤ میرب جو میں نے سمجھایا وہ سمجھ آیا نا اب نہیں گھبراؤ گی آپ او کے۔۔۔

میرب نے اسباب میں سر ہلایا

گڈ گرل۔۔۔آہل اُس کے بال پیچھے کرتا مسکرا کر بولا۔۔۔

بے شک اللہ بہتر لے کر بہترین سے نوازتا ہے یہ چیز آہل کو دیکھ معلوم ہوئی تھی۔۔۔

سادان رات میں جب ٹرینگ سے فری ہوتا تھا تو وہ روز انارا کو کول کر لیتا تھا

۔۔

لیکن پچھلے تین دن سے ٹرینگ میں بزی ہونے کی وجہ سے سادان بلکل بات نہیں کر پایا اُس نے اپنا موبائل ہی ان تین دن کھول کر نہیں دیکھا اج جب اُس نے دیکھا تو انارا کی بہت ساری کالز ائی ہوئی تھی سادان نے دیکھ کر انارا کو کول ملای جسے فوراً ہی سامنے سے اٹھالیا گیا تھا۔۔۔

السلام علیکم انا کیسی ہے آپ۔۔۔ سادان بیڈ پر گرتا ہوا بولا

ٹھک ہُوں۔۔۔ وہ ناراضگی جتاتی ہوئی بولی

میرا حال نہیں پوچھینگی۔۔۔

نہیں۔۔۔ وہ خفگی سے بولی جب کے اُس کی ناراضگی پر سادان کے لبوں پر اک مسکراہٹ نے اپنا بسیرا کیا تھا

اومائے گوڈانا آپ کو تو ناراض ہونا بھی آگیا۔۔۔ سادان سر جھکتا مسکرا کر بولا

جس پر انارا خاموشی سے منہ پھلائے فون کان سے لگائے بیٹھی رہی۔۔

سوری نا یار بزی تھا بہت ٹریننگ میں۔۔۔ بالآخر سادان اپنے بالوں میں

ہاتھ پھیرتا بولا

اب بھی کیوں کی کول۔۔۔انارا کی ناراضگی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی

تھی۔۔

مجھے میری بیوی کو کول کرنے کیلئے کوئی وجہ نہیں چاہیئے۔۔۔اب سادان

کھڑا ہوتا اپنے لیے کافی بنانے کیلئے آگے بڑھا تھا۔۔

تب یاد نہیں ائی بیوی کی آپ کو جب تین دن سے کول نہیں اٹھائی اور نا کی

۔۔۔۔

انا پلز نا یار سوری۔۔۔ سادان موبائل کو بلوٹوتھ سے کنیکٹ کرتا اب ساتھ

ساتھ کافی بناتا بولا۔۔

اچھا پڑھائی کیسی جا رہی ہے آپ کی۔۔۔۔

ٹھک جا رہی ہے۔۔۔

مجھ سے نہیں پوچھینگی۔۔۔۔

جی بتائے کیسی جا رہی آپ کی ٹریننگ۔۔

بہت ٹف۔۔۔۔ یہاں کی روٹین اتنی خطرناک ہے میں آپکو کیا بتاؤں اور جو کام میں نے اپنے گھر پر ان بیس سالو میں نہیں کیے وہ یہاں کرنے ہوتے ہے یہاں کافی بھی خود بناؤ جو کھانا ہے وہ بھی خود بناؤاور صبح جہاں میں گھر پر گیارہ بجے اٹھتا تھا یہاں صبح پانچ بجے اٹھ کر جوگنگ پر جانا ہوتا ہے پھر جوگنگ کے بعد جو ٹریننگ سٹارٹ ہوتی ہے وہ رات کو ختم ہوتی ہے پھر تھک ہار کر اکے سو جاتا ہوں۔۔۔ سادان اپنی نہایت بزی روٹین بتاتا اب کافی کا مگ اٹھائے کمرے میں آیا تھا۔۔

آپ اپنا خیال تو رکھ رہے ہے نا کھایا پیا کرے ٹھک سے۔۔۔ اُس کی روٹین سن انارا پریشانی سے بولی۔۔

ہائے انا اتنی فکر مندی سے بولیں گی تو یہ تین سال دس مہینے جو بچے ہے آپ کے انے میں وہ کیسے گزار نگا میں ویسے ہی یہ دو مہینے بہت مشکل سے گزارے ہے۔۔۔۔

سادان گہرا سانس لیتا بولا جب کے اس کی بات پر انارا بے ساختہ مسکرادی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ادیان امیرا کمرے میں داخل ہوئے تھے جب ادیان سونے کے غرض سے بیڈ پر لیٹنے لگا جب امیرا کی آواز آئی۔۔

ادیان۔۔۔۔ وہ پکارتی اُس کے پاس اتی بیڈ پر بیٹھی جب ادیان نے سنجید گی سے سوالیہ نظریں لیے اُسے دیکھا۔۔

امیرا سے اب ادیان کی بے رخی مزید برداشت نہیں ہو رہی تھی وہ ادیان سے بے پناہ محبّت کرتی تھی ان دو ماہ میں ادیان کی دوری نے اُسے بہت کمزور کر دیا تھا نا وہ ٹھک سے کھاتی تھی نا سوتی تھی زدہ دیر وہ ادیان کی بے رخی دیکھ روتی تھی۔۔

جب کے ادیان بھی اتنی ہی تکلیف میں تھا اُس سے امیرا کا رونا نہیں دیکھا جاتا تھا اسلئے وہ ہمیشہ کمرے سے نکل جایا کرتا تھا کیونکہ امیرا کے کہے الفاظوں کے بعد گنجائش نہیں تھی کے ادیان اُس کے پاس جا کر اُسے چپ کروائے

--

امیرا ہر لمحے اپنے کہے الفاظوں پر شرمندہ ہوتی تھی اُسے خود سے بھی ایسی اُمید نہیں تھی لیکن نجانے کب کیسے وہ یہ سب بول گئی تھی۔۔
جہاں دو ماہ پہلے ادیان کے پیار سے وہ مزید کھل رہی تھی مزید خوبصورت ہو رہی تھی وہی ان دو ماہ میں ادیان کی دوری نے اُسے بہت کمزور کر دیا تھا

ادیان کیا آپ مجھے کبھی معاف نہیں کرینگے۔۔۔وہ بھرائی آواز میں بولی
تمہیں کیا لگتا ہے؟؟ بدلے میں ادیان نے بھی سوال کیا
میں جانتی ہُوں میں نے جو الفاظ استعمال کیے تھے وہ غلط تھے بلکہ بہت غلط تھے لیکن ادیان وہ حالات ایسے تھے مجھے سمجھ نہیں آیا میں کیا بول رہی ہوں

میں آپ سے بہت کرتی ہُوں اور آپ کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا میرے لیے کس قدر تکلیف دا تھا یہ میں جانتی ہوں اُن تصویروں کو دیکھ پھر آفس میں وہ سب دیکھ میں ان سب کو قبول نہیں کر پا رہی تھی کے آپ مجھ سے دور ہو جائینگے میں کبھی آپ سے دور جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی یہ سوچ کے آپ مجھ سے دور ہو جائینگے میری سانسیں روک دیتی ہے اسلیئے اُس وقت سمجھ ہی نہیں آیا کے میں کیا بول رہی ہوں۔۔۔وہ نظریں جھکائے اپنی بھگی پلکوں کے ساتھ بول رہی تھی

لیکن تم ہو چکی ہو دور مجھ سے اور شاید بہت زدہ۔۔۔ادیان آنکھیں بند کر کے کھولتا بولا

آپ کی دوری سے اچھا ہے میں مر جاؤں میں نے آپ کا دل دکھایا ہے شاید میری غلطی کی کوئی معافی نہیں میں مزید آپ کی دوری برداشت نہیں کر سکتی ادیان آپ کے بغیر میری زندگی میرے لیے کوئی معائنے نہیں رکھتی ایسی زندگی کا کیا فائدہ جس میں آپ نا ہو۔۔۔وہ اپنے انسوں صاف کرتی بولی

جب کے اس کی باتوں سے ادیان کو کچھ عجیب لگا۔۔

امیرا اٹھی اور تیزی سے بھاگتی کمرے سے باہر نکلی ادیان کو کچھ غلط ہونے احساس ہوا وہ امیرا کو اچھے سے جانتا تھا وہ اپنے ساتھ کچھ بھی کر سکتی تھی ادیان فوراً اُٹھتا اُس کے پیچھے گیا۔۔

امیرا اوپر چھت پر جاتی اب تیزی سے آگے بڑھتی بالکنی کی جانب پہنچی۔۔

اُس نے آنکھیں بند کی آنکھوں کے سامنے پہلی اور آخری تصویر ادیان کی تھی اُس کی آنکھوں سے اک انسوں ٹوٹ کر گرا وہ اوپر چڑھتی آگے کو اتنی اچائی سے کودنے لگی تھی اُس نے اک قدم آگے اٹھایا جب پیچھے سے ادیان نے اُس کی کلائی پکڑ کر پیچھے کھینچی جس سے وہ فوراً ادیان کے مضبوط چوڑے سینے سے جا لگی۔۔۔

امیرا فوراً ادیان کے مزید سینے سے لگتی زور زور سے شدت سے رونے لگی یہ سکون وہ دو ماہ بعد محسوس کر رہی تھی وہ ترس گئی تھی ادیان کے سینے لگنے سے اور آج اُسے سکون نصیب ہوا تھا ادیان اُسے اپنے سینے میں طاقت سے

بھینچ گیا جب کے امیرا شدت سے روتی خود کو ادیان کی پناہوں میں محفوظ محسوس کر رہی تھی امیرا کے بے تحاشا انسوں گر کر ادیان کی شرٹ کو بھگو چکے تھے۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو یہ کیا کرنے چلی تھی تم اک بار بھی کسی کے بارے میں نہیں سوچا تمھیں کچھ ہو جاتا تو میرا کیا۔۔۔ادیان کہتا کہتا رکا اُس کے لہجے میں امیرا کو کھو دینے کا ڈر تھا

ادیان مجھے معاف کر دیں اُس سب کیلئے پلز۔۔۔وہ روتے ہوئے ادیان کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ بولی

بولیں نا کچھ پلز مجھے معاف کر دیں ورنہ میں مر جا۔۔۔۔۔۔وہ بول رہی تھی جب ادیان اُس کی گردن میں ہاتھ ڈالتا اُس کا چہرہ اپنے سامنے کرتا اُس کے لبوں پر شدت سے جھکا تھا۔۔۔۔

امیرا نے مضبوطی سے ادیان کا کندھا تھاما تھا۔۔۔

اتنے دن کی دوری ادیان اُس کے لبوں پر جھکتا اچھے سے پوری کر رہا تھا۔۔۔

کتنے دنوں کے بعد دونوں کو اک الگ ہی دل میں سکون ملا تھا۔۔۔

امیرا کی سانسیں رکتی دیکھ ادیان نے امیرا کے لبوں کو آزاد کرتے اُسے واپس اپنے سینے میں بھینچتا آنکھیں بند کر گیا۔۔۔۔

امیرا ادیان کے سینے سے سر ٹکائے اپنی سانسیں درست کرنے لگی۔۔۔۔

شاید میں تُم سے ناراض تو کبھی تھا ہی نہیں بس میں یہ دیکھ رہا تھا کے کیا میری دوری تم برداشت کر سکتی ہو جس چیز کو تم نے مطلب کا نام دیا اُس پیار کے بغیر تم رہ سکتی ہو حالانکہ میں تمہارا شوہر ہُوں اور حق رکھتا ہوں تم پر خیر اب میری بیوی کو سمجھ آگیا ہو گا کے جب اک شوہر اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے تو اُس کی محبّت اُس کی بیوی کیلیئے کتنی اہم جگہ رکھتی ہے۔۔۔ادیان اُس کے بال سہلاتا بولا

اے ایم سوری میں ہی پاگل ہُوں پتہ نہیں کیا کیا بول گئی۔۔۔وہ اب بھی اپنے الفاظوں پر خود کو کوس رہی تھی

مجھے ان دو مہینوں میں آپ کی دوری نے کیا سے کیا بنا دیا ادیان آپ نہیں تو امیرا بھی نہیں۔۔۔ وہ اپنا چہرہ ادیان کے سینے سے نکالتے اُسے دیکھتے ہوئے بولی

اچھا ویسے میں کیا سوچ رہا ہوں۔۔۔ ادیان شوخی لہجے میں بولا

جی۔۔ وہ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ بولی

یہی کے جیسے ہم نے یہ دو مہینے دور گزارے ہے کیوں نا دو مہینے اور صحیح ۔۔۔ ادیان اپنی مسکراہٹ دباتا بولا

ادیان۔۔۔ وہ چیخی تھی

سوری میری جان مذاق کر رہا تھا۔۔۔ ادیان ہنستے ہوئے واپس اُسے اپنے سینے سے لگا گیا

ادیان جانتا تھا اُس کی دوری سے امیرا کس قدر بے چین ہے جب کے ادیان بھی امیرا سے دور رہ کر کافی بے سکون تھا۔۔

میری جان نیچے چلتے ہے رات بہت ہو رہی یہ نہ ہو کسی بھوتنی کو مجھ سے پیار ہو جائے۔۔۔

ادیان اپنے لب مینچ اپنا انے قہقہ ضبط کرتا بولا

ٹانگیں نا توڑ دوں اُس بھوتنی کی۔۔۔امیرا غصے سے ادیان کے سینے پر سر رکھ بولی۔

ہاں یہ تو سہی کہا میری بیوی نے کونسی چوڑیاں پہنی ہے جو وہ بھوتوں سے لڑ نہیں سکتی۔۔۔۔۔

لیکن میں نے پہنی ہے چوڑیاں۔۔۔وہ اپنے ہاتھ آگے کرتی بولی جس میں پانچ چھے چوڑیاں تھی کیونکہ اُسے زدہ چوڑیاں پہننا پسند نہیں تھا اور خالی ہاتھ وہ رکھ نہیں سکتی تھی۔۔

ہائے میری جان کوئی بات نہیں اگر کسی بھوتنی کو مجھ سے پیار ہو بھی گیا تو میں بول دونگا کے کہی اور چانس مارو کیونکہ میری اک عدد بہت غصے والی بیوی ہے ٹھک ہے؟؟

ہاں یہ آئیڈیا اچھا ہے۔۔۔امیرا خوشی سے بولی

اچھا اب نیچے چلیے یا ساری رات ایسے ہی کھڑے رہنے کا ارادہ ہے۔۔ادیان اُس کے کان میں سرگوشی کرتا بولا

جی چلیے۔۔۔وہ اسباب میں سر ہلاتی بولی

جب ادیان نے جھک کر اُسے بانہوں میں اٹھایا

ہمم چلتے ہے۔۔۔ادیان مسکرا کر اُسے لیے نیچے کی جانب بڑھا جب امیرا ابھی مسکراتی ادیان کی گردن میں بازو حائل کر چکی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں سیڑھیوں سے اترتے نیچے پہنچے تھے جب سامنے دارم اور اہانا جوازا بیگم کے کمرے میں گئے تھے اور اب واپس آ رہے تھے دونوں کی نظر اُن پر پڑی۔۔

اہم اہم۔۔۔۔دارم اور اہانا جو انہیں دیکھ اپنی مسکراہٹ دباتے اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اب دارم گلے پر ہاتھ رکھ اُن دونوں کو اک دوسرے میں کھوئے دنیا سے باہر لانے کی کوشش کرتا بولا

جب ادیان اور امیرا نے فوراً سامنے دیکھا۔۔

ا۔ادیان ن۔یچے اتاریں۔۔۔سامنے اپنے بھائی اور اہانا کی معائنے خیز مسکراہٹ دیکھ امیرا جلدی سے بولی

کیوں بھئی میری بیوی ہے کسی اور کی تھوڑی ہے جو نیچے اُتار دوں اور ویسے بھی یہ دونوں بھی شادی شدہ ہے۔۔ادیان اک نظر امیرا کو دیکھتا پھر دونوں کی طرف اشارہ کرتا بولا

اگر ہمارے علاوہ بابا مما یا بڑے بابا اور بڑی مما دیکھ لیتی تو۔۔دارم اور اہانا اب بھی اپنی ہنسی ضبط کر رہے تھے

اور دارم اگر کوئی گھر کا ملازم دیکھ لیتا تو۔۔اہانا نے بھی حصہ ڈالا

جب کے امیرا نہایت شرم سے سُرخ ہوتی بار بار ادیان کو نیچے اتارنے کے اشارے کر رہی تھی لیکن وہ بھی ادیان تھا۔۔۔

ادیان نے دونوں کو ایبرو اٹھائے دیکھا۔۔۔

جو چہرہ جھکائے معائنے خیزی سے مسلسل مسکرا رہے تھے

ا۔ادیان اتاریں۔۔۔امیرا نے مزید مزاحمت کی

اوکے فائن۔۔۔ادیان نے گہرا سانس بھرتے اُس کی اتنی مزاحمت پر اُسے نیچے اُتارا

ویسے آپس کی بات ہے چھت پر کیا کر رہے تھے دونوں۔۔۔دارم آنکھ ونگ کرتا بولا

کیا کر سکتے ہیں بقول تیرے۔۔۔

میرے بقول تو بہت کچھ کر سکتے ہو۔۔۔

کمینے بے شرم انسان شرم نہیں آتی۔۔۔ادیان سلگ کر بولا

تُو بے شرم میں نہیں میں نے تو بولا کے بہت کچھ کر سکتے ہو اب اُس بہت کچھ میں تُو نے غلط سوچا تو میں کیا کروں میری بات کا مطلب تھا چھت پر ٹھنڈی ہوا انجوائے کر رہے ہو گے یا پھر چھت پر ٹہلنے گئے ہو گے اب بھئی تُو نے بے شرموں والا سوچا تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔دارم نے کندھے اُچکائے

جب کے اہانا نیچے چہرہ کیے ہنسنے میں مصروف تھی

دفاع ہو جا کمینے۔۔۔ادیان کہتا امیرا کا ہاتھ پکڑتا آگے کی طرف بڑھا جب اہانا امیرا کے کان میں جھکی۔۔

اُمید ہے یہ رات اچھی ہو گی میری دوست۔۔۔اہانا نے ہنستے ہوئے سرگوشی کی جو بس امیرا سن پائی تھی امیرا مزید شرم سے سرخ ہوتی ادیان کے ساتھ چل پڑی جب پیچھے دارم قہقہ لگاتا اہانا کو لیے اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا امیرا کو شرم بے انتہا آ رہی تھی کیونکہ سامنے اس کا بھائی تھا اوپر سے اہانا اور دارم کی معائنے خیز مسکراہٹ دیکھ وہ مزید سرخ پڑھ چکی تھی۔۔

دارم خوش تھا دونوں کو پھر سے خوش دیکھ کیونکہ ان دو مہینوں میں ان دونوں کا ایک ساتھ رہتے ہوئے بھی اک دوسرے سے دور رہنا دونوں کو بے سکون دیکھنا دارم بغور محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

اہانا دارم کمرے میں داخل ہوئے تھے جب اہانا فریش ہونے گئی تھی اور دارم فون میں میلز دیکھ رہا تھا کیونکہ ان دو ماہ وہ آفس کی طرف بلکل دھیان نہیں دے پایا تھا۔۔۔

اہانا فریش ہو کر باہر نکلی اور سامنے دیکھا جہاں دارم صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

دارم۔۔۔وہ صوفے پر اُس کے پاس جاتی بیٹھی

جی میری جان۔۔۔دارم نے فون رکھ اُس کے گرد حصار بنایا

جب اہانا نے اُس کے سینے پر سر رکھا۔۔

اشمال اپی اب کبھی نہیں۔۔۔۔اہانا بول رہی تھی جب دارم نے بات کاٹی

ششش میری جان اُس کے بارے میں بات مت کرنا۔۔۔دارم نے اُس کا

نام سنتے ضبط سے کہا

اوکے دارم میں نہیں کرتی۔۔۔دارم کو غصا ہوتا دیکھ اہانا فوراً بولی

جب کے دارم کا موڈ اشمال کا نام سنتے بلکل خراب ہو چکا تھا

اہانا اوپر کو ہوئی اور دارم کے گال پر لب رکھ شرماتی ہوئی پیچھے ہوئی

دارم نے اُسے دیکھا پھر گہرا مسکرایا

یہاں بھی۔۔۔دارم نے دوسرا گال اگے کیا جس پر اہانا شرماتی ہوئی دھیرے

سے وہاں بھی لب رکھ پیچھے ہوئی۔۔

یہاں بھی میری جان۔۔۔دارم نے اپنے لبوں کی جانب اشارہ کیا

جس پر اہانا شرماتی ہوئی نفی میں سر ہلاتی چہرہ جھکا گئی

نو میری جان یہ غلط ہے ان کی کیا غلطی تھی۔۔۔۔دارم مسکرا کر بولا

اچھا چلو کرو یار کس میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔دارم اُس کی جانب چہرہ جھکائے بولا

ا۔آپ آنکھیں بند کریں۔۔۔اہانا دارم کو دیکھ بولی

اوکے میری جان۔۔۔دارم نے مسکرا کر کہتے آنکھیں بند کی

جب کے اہانا اک لمحے میں لب رکھ پیچھے ہوتی دارم کے سینے میں چھپی جب دارم نے اپنی آنکھیں کھولتے اُسے گھورا

یہ کیا تھا؟؟دارم نے ایبرو اٹھائی

وہی جو۔ا۔آپ نے مانگا تھا۔۔اہانا سمجھ چکی تھی دارم کیا کہنا چہار رہا ہے۔

اُف میری جان تم کتنی انرومنٹک ہو کبھی تو اپنے شوہر پر پیار ظاہر کر لیا کرو

مجھ سے نہیں ہوتا۔ آپ ہے نہ پیار کرنے کیلئے کافی ہے۔۔ وہ اک ادا سے کہتی دارم کے سینے میں چہرہ چھپا گئی

ہائے میری جان چلو آؤ میں تمہیں کس کرنا سکھاتا ہُوں۔۔۔

جو تم نے کی اُسے کس نہیں کہتے اُسے کس دکھا کر بھاگنا کہتے ہیں اب جو میں کر کے دکھاؤ نگا اُسے کہتے ہے کس۔۔۔۔

دارم پیچھے صوفے پر اُسے گراتا اس کے لبوں پر شدت سے جھکا تھا۔۔

اور پھر دارم شاید پیچھے ہونا ہی بھول چکا تھا اپنے دو ماہ سے بے چین ہوتے دل کو قرار وہ اُس کی سانسیں خود میں اُتارتے دے رہا تھا۔۔۔۔

کتنی ہی دیر وہ اُس کے لبوں سے اپنے دل کو سکون دلاتا رہا جب کے اہانا نے بھی کوئی مزاحمت نہیں کی وہ جانتی تھی دارم کی تڑپ اُس کے لیے۔۔۔

دارم خود پر باندھ باندھتے اُس کی رکتی ہوئی سانسوں کو محسوس کرتے پیچھے ہوا

اور بغور اُس کا چہرہ دیکھنے لگا جو شرم سے دھک رہا تھا۔۔

ابھی سے اتنا شرما رہی ہو میری جان۔۔۔وہ اُس کے کان کی لوں پر لب رکھتا معائنے خیزی سے بولا

جب کے اہانا مزید سرخ پڑھ رہی تھی۔۔

کیا خیال ہے میری جان اج اپنا راشتہ مکمل نا کر دیں۔۔۔۔دارم کی آواز میں نہایت خمارِ تھی اُس کے لہجے میں اہانا کو پورا اپنا بنانے کی تڑپ تھی۔۔۔

جب کے اُس کی بات سے اہانا کا چہرہ مزید دہک اٹھا تھا۔۔۔

اور دارم کو یہ منظر نہایت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

دارم نے جھک کر اُس کی گردن پر لب رکھے۔۔اُس کی بیوٹی بون کو دیکھ دارم گہرا مسکرایا اور جھک کر اُس پر شدت بھرا لمس چھوڑا۔۔

پوری گردن پر لمس چھوڑتے دارم نے چہرہ اٹھاتے اُسے دیکھا جو سرخ چہرہ لیے آنکھیں بند کئے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔

دارم نے اُس کی دونوں آنکھوں پر لب رکھے۔۔

جانے دارم اب کیا تمہاری شرم کو میں حامی سمجھوں ؟؟؟دارم اُس کی پیشانی پر لب رکھ بولا

اہانا نے بمشکل آنکھیں کھول کر دارم کو دیکھا جو اُس کے جواب کے انتظار میں تھا۔۔

اہانا اوپر کو ہوتی دارم کے سینے سے لگی۔۔۔

دارم کیا یہ کافی نہیں کے آپ میری پوری دنیا ہے آپ کے بغیر میں اپنی زندگی کا تصوّر بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔

دارم اُس کی بات پر زندگی سے بھرپور مسکرایا تھا۔۔

اُسے بانہوں میں اٹھاتے وہ بیڈ کی جانب بڑھا۔۔

اُسے بیڈ پر لیٹاتے وہ اُس کے اوپر جھکا تھا۔۔

دارم نے اُس کی پیشانی پر لب رکھے اور پورے چہرے پر محبت سے اپنا لمس چھوڑنے لگا

اک بار پھر دارم اُس کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔

اہانا کا چہرہ سرخ تھا جب کے اسکی سانسیں بے ترتیب ہو رہی تھی۔۔

دارم اُس کے کندھے پر جھکتا شدت بھرا لمس چھوڑتے اُسے سسکنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

دارم اُسے نہایت محبت سے خود میں سمیٹتا چلا گیا۔۔۔

رات گواہ کی اک اور محبت کی داستان کو مکمل ہوتا دیکھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح کا آغاز ہوا آہل کی آنکھ کھلی جہاں میرب اُس کے بازو پر سر رکھ گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔

آہل نے قریب ہوتے اُسے دیکھا جو معصومیت سے بھری سو رہی تھی اُس کے چہرے پر صرف معصومیت تھی۔۔

اُس کے بال اُس کے چہرے پر پھیلے تھے میرب کی گوری رنگت صبح بھی کسی چاند کی منند کھل رہی تھی۔۔۔

آہل کتنی ہی دیر اُسے دیکھتا رہا پھر اُس کے بال چہرے سے ہٹانے لگا۔۔۔

اور خود پر ضبط نا رکھتے اپنی دل کی بات مانتے آہل نے اپنے لب اُسکی پیشانی پر رکھے تھے

آہل کو اپنے وجود میں سکون کی اک لہر دوڑتی محسوس ہوئی۔۔

میرب نیند میں کسمکسای اور کروٹ لیتی آہل کی گردن میں چہرہ چھپا گئی۔۔

اُسے بلکل ہوش نہیں تھا کیونکہ وہ گہری نیند سو رہی تھی۔۔

جب کہ آہل کی دھڑکنے اک بار پھر تیز ہوئی تھی۔۔۔

اُس کے سینے تک اتی میرب اج آہل شاہ کی دل کی دنیا بری طرح ہلا گئی تھی۔

بے بی گرل۔۔۔اپنی گردن میں چھپا اُس کا چہرہ دیکھ آہل آنکھیں بند کر کے کھولتا بولا

میرب کی جانب سے کوئی جواب نا آیا وہ گہری نیند سو رہی تھی۔۔

میرب۔۔۔۔آہل نے اُس کے بالوں پر ہاتھ رکھ

پھر پُکارا

جس پر میرب نے اپنی نیند سے بھری آنکھیں کھولی۔۔

کچھ دیر غائب دماغی سے دیکھتی اُسے سب سمجھ آیا جب وہ فوراً اپنا چہرا آہل کی گردن سے نکالتی اپنی ہی حرکت پر شرم سے سرخ ہوتی چہرہ جھکا گئی۔۔

جب آہل اُس کی حرکت پر مسکراتا اُسے واپس اپنے قریب کر گیا۔۔

بے بی گرل اب اتنی چھوٹی باتوں پر شرماؤ گی تو مشکل ہو جائیگی میرے لیے ۔۔۔آہل اُس کی آنکھوں میں دیکھ بولا

ڈ۔ڈاکٹر جی۔۔۔میرب اُسے دیکھ بولی جب کے اُس کے معصومیت سے بولنے پر آہل کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا

آہل شاہ۔۔آہل نام ہے میرا بے بی گرل۔۔۔آہل مسکرا کر بولا

بے بی گرل بولو میرا نام۔۔۔۔۔

ن۔نہیں۔۔۔اُس نے نفی میں سر ہلایا

کیوں نہیں بے بی گرل۔۔۔

م۔میری م۔ماما بولتی تھی اپنے ہ۔ہسبینڈ ک۔کا نام نہیں لیتے۔۔۔۔وہ معصومیت سے اپنی آنکھیں رگڑتی بولی

آپ کیوں ہو اتنی پیاری۔۔۔آہل اس کی بات پر فدا ہوا تھا

ش۔شاہ جی۔۔۔بلاؤں میں آپ کو۔۔۔وہ کچھ سوچتی ہوئی پھر معصومیت سے بولی

اوکے بے بی گرل جو ٹھک لگے آپ کو۔۔۔آہل مسکرا کر بولا

چلے اٹھے ناشتا کر کے ہم لوگ شاپنگ پر جائینگے اوکے۔۔۔آہل اٹھتا ہوا بولا

ٹھک ہے۔۔۔وہ اسباب میں سر ہلاتی بولی رات آہل کی بات کے اپنے شوہر سے بلکل نہیں گھبراتے اُس کے دماغ میں اچھے سے گئی تھی۔۔۔

آہل فریش ہونے گیا تھا جب کے میرب آہل کی جاتی پشت کو دیکھ بے ساختہ مسکرای تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ادیان کی آنکھ کھلی امیرا اُس کے برابر میں موجود نہیں تھی۔۔

ادیان اٹھا ادھر اُدھر نظر دوڑائی لیکن وہ کمرے میں موجود نہیں تھی

ادیان کو اُسے نا پا کر بے تحاشا غصّہ آیا وہ فوراً فریش ہوتا باہر نکلا۔۔

ادیان صوفے کی جانب پہنچا جہاں امیرا اکیلی بیٹھی اے لی ڈی دیکھ رہی تھی

۔۔

ادیان کا غصّہ تو اب بڑھا تھا وہ صبح صبح اُس سے دور نکلتی یہاں بیٹھی مزے سے اے لی ڈی دیکھ رہی تھی اصل بات تو یہ تھی امیرا اسے ادیان کا سامنا نہیں کیا جا رہا تھا اُسے بہت شرم آ رہی تھی۔۔۔۔

ادیان بڑے بڑے قدم لیتا اُس کی جانب پہنچا اور غصے سے اُسے گھورنے لگا امیرا فوراً کھڑی ہوئی اور حلق تر کرتی ادیان کو دیکھنے لگی جو ہاتھ باندھے غصے سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

میری اجازت کے بغیر صبح صبح کیوں کمرے سے نکلی۔۔۔ادیان کو بہت غصّہ تھا وہ اٹھتے ہی سب سے پہلے امیرا کو اپنے پاس محسوس کرنا چاہتا تھا اور یہاں امیرا نے باہر آ کر بہت بڑی غلطی کی تھی۔۔۔

ادیان کو غصے میں دیکھ امیرا کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔

ا۔ادیان م۔میں تو۔۔۔وہ کہتی رکی ادیان کے غصے سے تو اُس کی جان نکلتی تھی۔۔

میں نے پوچھا کیوں ائی۔۔ادیان کا لہجہ اب مزید سخت تھا

وہ امیرا کو لے کر بہت حساس تھا اور اس کے بیچ اگر امیرا خود بھی اتی تو ادیان اُس پر بھی غصّہ کرتا جیسے ابھی بھی کر رہا تھا۔۔

امیرا نے نم آنکھیں اٹھا کر ادیان کا غصے سے بھرا چہرہ دیکھا پھر خاموشی سے آگے ہوتی اُس کے سینے سے لگی۔۔

پیچھے ہٹو امیرا میری بات کا جواب دو۔۔۔اُس کے سینے لگنے سے ادیان کا غصّہ تو کم ہوا تھا لیکن وہ کم نہیں کرنا چہار رہا تھا وہ امیرا کو اس بات پر غور کروانا چہار رہا تھا تا کہ آگے وہ ایسا نا کرے۔۔

ادیان نے اُسے دور کرنا چاہا۔۔جب کے امیرا ادیان کی شرٹ مزید مضبوطی سے تھامتی مزید اُس کے قریب ہوئی اور یہاں ادیان شاہ کی بس ہوئی تھی وہ گہرا سانس لیتا اب امیرا کے گرد اپنا حصار بنا گیا ادیان خود بھی نہیں جانتا تھا

جب سے امیرا ائی تھی ادیان کا غصّہ اُسے دیکھ ہی اڑ جاتا تھا کبھی کبھی ادیان کو خود بھی حیرانگی ہوتی تھی کے یہ وہی ادیان ہے جسے غصّہ بلکل برداشت نہیں ہوتا تھا۔۔

ویسے میری جان یہ صحیح طریقہ ہے تمہارا امیرا غصّہ ختم کرنے کا لیکن پھر بھی اج کے بعد میں جب اٹھوں مجھے تُم میری سانسوں سے زدہ قریب چاہیئے ہو ٹھک ہے۔۔۔ادیان اُسے پھر باور کرواتا بولا جس پر امیرا نے زور و شور سے اسباب میں سر ہلایا

وہ کہا ادیان کو ناراض کر سکتی تھی بھلا۔۔۔

اچھا چلو آجاؤ کمرے میں۔۔۔۔امیرا ادیان کمرے میں آئے۔۔

جب ادیان کی نظر ڈریسنگ پر رکھی کتابوں پر پڑی ادیان اُنہیں دیکھتا ان کی جانب بڑھا۔۔۔

جب امیرا نے ادیان کو بوکس کی جانب دیکھ اپنے زبان دانتوں تلے دبای اور بھاگ کر ادیان کے سامنے آئی۔۔

ا۔ادیان کیا کر رہے ہے چلے نا ناشتا کرتے ہے۔۔۔وہ جلدی سے بولی

ہاں میری جان چلتے ہے میں ذرا وہ بوکس۔۔۔ادیان کہے رہا تھا جب امیر انے بات کاٹی

ا۔آپ کو پتہ ہے سا تین سال بعد آئیگا۔۔اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا بول رہی تھی

ہاں مجھے پتہ ہے۔۔ادیان کہتا سائڈ ہوتا اگے بڑھنے لگا جب امیر اپھر راستے میں ائی

ا۔ادیان ا۔آپکو کو پتہ ہے ا۔اہانا و۔وہ۔۔۔اُسے آگے سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولے

ہاں اہانا؟؟؟ادیان اُس کے رکنے پر بولا

ک۔کچھ نہیں وہ اہانا اور دارم بھائی کتنا خوش ہے نہ۔۔۔۔

ہاں ماشاءاللہ سے اچھا امیر ہٹو تو میں وہ بوکس۔۔۔پھر بات کاٹی

ا۔ادیان چلے نا مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔وہ پھر بولی

اک منٹ امیرا کیا ہوا ہے تمہیں؟؟ تم مجھے وہ بوکس کیوں نہیں دیکھنے دے رہی اور اتنا گھبرا کیوں رہی ہو؟؟

ادیان نے ایبرو اٹھائی

ن۔ نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے۔۔۔امیرا نے نفی کی

اوکے پھر ہٹو میں وہ دیکھ لوں۔۔۔ادیان اُسے سائڈ کرتے اگے بڑھنے لگا

جب امیرا نے فوراً ادیان کا ہاتھ پکڑتے اپرا ٹھتے اُس کے لبوں پر لب رکھے

۔۔۔

ادیان پوری آنکھیں کھولے حیرانگی سے اُسے دیکھ رہا تھا جو آنکھیں بند کیے اُس کے لبوں پر جھکی تھی۔۔۔

جب ادیان نے پیچھے ہوتے اُسے ڈریسنگ ٹیبل سے لگایا اور اُسے پوری آنکھیں کھولے دیکھنے لگا۔۔

کچھ دیر بعد امیرا سرخ چہرہ لیے پیچھے ہوئی اور اپنا چہرا ادیان کے سینے میں چھپا گئی۔۔۔۔

ادیان کو پتہ تھا وہ بوکس اُس سے چھپا رہی ہے۔

کیا بات ہے بیگم صبح صبح رومینٹک موڈ ہو رہا ہے اگر ہو رہا ہے تو بتا دو مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ادیان اُس کے چہرے کو دیکھ بولا جو ادیان کے سینے میں چھپا تھا

امیرا خاموش رہی۔۔اور چور نظر سے اُس کے سینے سے ادیان کو دیکھنے لگی ادیان جس کی نظریں بوکس پر ہی تھی امیرا اُسے دیکھ فوراً پیچھے ہوتی اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔

وہ اُس کا دھیان بھٹکنا چھا رہی تھی جو ادیان اچھے سے سمجھ رہا تھا

اُدھر کیا دیکھ رہے ہیں آپ مجھے دیکھے نا۔۔وہ اوپر کو اٹھتی ادیان کے گال پر لب رکھتی بولی

ادیان تو بس اپنی بیوی کی چالا کیاں دیکھ رہا تھا۔۔

ادیان نے کمر سے تھام کر اُسے اپنے قریب کیا پھر جھک کر اُس کی گردن پر لب رکھے جب امیرا نے فوراً آنکھیں میچی۔۔۔

ادیان نے اُس کی گردن پر لمس چھوڑتے اک لمحے کیلئے پیچھے ہٹ امیرا کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔۔

اور یہی صحیح موقع تھا ادیان کے پاس ادیان واپس اُس کی گردن پر جھکتا پیچھے سے ہاتھ بڑھاتا اُن بوکس کو اک جھٹکے سے اٹھاتے پیچھے ہوا۔۔

آنکھیں کھول لو بیوی۔۔۔ادیان پیچھے ہوتا بوکس کو اپنے سامنے کرتا بولا جب کے ادیان کے ہاتھوں میں وہ بوکس دیکھ امیرا کی آنکھیں پھیلی تھی۔۔

ا۔ادیان یہ مجھے۔۔۔وہ فوراً آگے بڑھتی ادیان کے ہاتھ سے بوکس لیتی آگے بڑھی ادیان جس نے بوکس کو ڈھیلا پکڑا تھا اچانک امیرا کے کھینچنے پر وہ آسانی سے کھینچی چلی گئی۔۔

ادیان نے امیرا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا جس سے اُس کی پشت ادیان کے سینے سے آ لگی ادیان نے پیچھے سے اُس کے بال اٹھاتے پچھلی گردن پر اپنے لب رکھے

۔۔

جب کے پیٹ پر ہاتھ رکھ اُسے مزید قریب کیا اور اک جھٹکے سے اُسے اپنی جانب گھماتے ادیان اُس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔امیرا کی بس تو ادیان کے قریب انے سے ہی ہو جاتی تھی اب اُسے بلکل کسی چیز کا ہوش نہیں تھا وہ آنکھیں بند کئے اپنی تیز ہوتی سانسوں کو سمبھال رہی تھی۔۔

جب کے ادیان آنکھیں کھولتا اُس کے ہاتھ سے بوکس لے چکا تھا اور امیرا کو ذرا سا بھی علم نہیں ہوا۔۔۔

ادیان پیچھے ہٹا۔۔

ہمم ایسا کیا ہے ان بوکس میں جو میری جان مجھے دیکھنے نہیں دے

رہی۔۔۔ادیان امیرا کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ بولا

جب امیرا فوراً آنکھیں کھولتی ادیان کو دیکھنے لگی اک بار پھر ادیان کے ہاتھ میں بوکس دیکھ اُس کی آنکھیں پھیلی تھی۔۔

ادیان اُس کے چہرے کو دیکھ ایبرو اٹھائے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگا کے ایسا کیا ہے ان بوکس میں۔۔

ا۔ادیان چھوڑے نا آجائے ہم رومینس کرے۔۔۔اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بول رہی ہے بس وہ کتاب ادیان سے لینا چاہتی تھی جب کے اس کی بات پر ادیان نے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔

جو اُس کے قریب انے سے ہی لال ٹماٹر بن جاتی تھی اور آج وہ کیا کیا بول رہی تھی۔۔۔

لگتا ہے بہت بڑا کوئی راز ہے ان بوکس میں اب تو مجھے انہیں دیکھنا ہے اور رہی بات رومینس کی تورات والا کافی نہیں تھا اگر کم تھا تو رکو پانچ منٹ ذرا یہ بوکس دیکھ لوں پھر کنٹینیو کرتے ہے۔۔۔ادیان گھمبیر آواز میں بولا

ن۔نہیں مجھے ابھی کرنا ہے۔۔۔امیرا دو قدم آگے ہوئی

کیا کرنا ہے؟؟؟ادیان دو قدم پیچھے ہوا کیونکہ اُسے پتہ تھا کے امیرا پھر کتابے اُس سے چھینے گی۔۔۔

ا۔آپکو پیار۔۔۔امیرا کچھ بھی بول کر بس ادیان سے بوکس لینا چاہتی تھی

بیوی رک جاؤ کر لینا ایسی بھی کیا جلدی ہے تمہارا ہی ہوں کرتی رہنا پہلے ذرا ان بوکس پر تو میں نظریں کرم دالوں۔۔۔ادیان امیرا کی چالا کی بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکا تھا کے وہ اُس کا دھیان بھٹکنا چھا رہی تھی۔۔

ا۔دیان۔۔

ششش اک لفظ نہیں اگر اک اور آواز آئی تو تمھارے نازک سے وجود کو بہت بھاری پڑے گا میری جان۔۔۔ادیان آنکھ ونگ کرتے اُس کے وجود کو معائنے خیزی سے دیکھ بولا

جب امیرا کی زبان کو بریک لگی۔۔

اوکے تو چلو جی ہمیں بھی تو پتہ چلے کیا ہے ان میں جس نے میری انرومنٹک بیوی کو اک لمحے میں رومینٹک بنادیا۔۔۔

ادیان کہتا اب پہلی بک کو کھولنے لگا جب کے امیرا نے اپنا لب دانتوں میں طاقت سے دبایا اور چور نظروں سے ادیان کے حسین چہرے پر نظریں جمای

ادیان نے بک کے صفحے پلٹتے پڑھنا شروع کیا اور جیسے جیسے ادیان پڑھ رہا تھا اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل رہی تھی ادیان نے نظر اٹھا کر امیرا کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی

ادیان نے اُسے گھورا پھر دوسری بک کھولی اُسے پڑھتے ادیان نے پھر سے امیرا کو گھورا جب کے امیرا کی حالت ادیان کی گھوریوں سے ہی خراب ہو رہی تھی اُس نے چہرہ جھکائے چور نظر سے دوبارہ ادیان کو دیکھا جو تیسری اور آخری بک کھولنے لگا تھا۔۔

ادیان نے اُس کے کچھ صفحے پڑھے اور اک جھٹکے سے کتاب بند کرتے امیرا کو دیکھا جو نہایت گھبرائی ہوئی کھڑی تھی

ادیان اُنہیں ڈریسنگ پر پٹکتا اب قدم با قدم اُس کی جانب آیا پھر اُس کے گرد چکر کاٹتا اُسے گھورنے لگا۔۔۔

جب کے امیرا نیچے چہرہ لیے اپنے لبوں کو اپنے دانتوں سے زخمی کر رہی تھی۔۔۔

وہ بوکس نہایت بولڈ ناول کی تھی ادیان نے ایک بار پہلے بھی امیرا کو رومینٹک ناول پڑھتے پکڑا تھا لیکن وہ بولڈ نہیں تھا لیکن آج والی یہ تینوں بوکس نہایت بولڈ ناول سے بھری تھی۔۔۔

ادیان کو اب سمجھ آیا یہ کیوں ادیان کو نہیں دیکھنے دے رہی تھی

ادیان اُسے خاموشی سے مسلسل گھور رہا تھا۔۔۔

کیا ہے یہ ؟؟؟ادیان کی سخت سنجیدہ آواز اُس کی کانوں سے ٹکرائی

جس پر امیرا نے اپنی قمیض پر اپنی گرفت سخت کی

الٹو جلال تُو آئی بلا کو ٹال تُو۔۔۔امیرا منہ میں بڑبڑا رہی تھی

یا اللہ بچالے ایک بار بچالے پلز۔۔۔امیرا مسلسل دعائے کر رہی تھی

میں نے پوچھا کیا ہے یہ۔۔۔اب کی بار ادیان کی اواز تیز تھی

چہرہ اوپر کرو اپنا۔۔۔

امیرا نے نفی میں سر ہلایا ادیان کا سامنا کرنے کی اُس میں ہمت نہیں تھی وہ ناول غلطی سے ڈریسنگ پر رکھ گئی تھی جو ادیان کی نظروں میں اچکے تھے

میں نے کہا اوپر اٹھاو چہرہ۔۔۔ادیان کی اواز مزید تیز اور سخت تھی

جس پر امیرا نے کپکپاتے ہوئے اپنا چہرہ آہستہ سے اوپر اٹھایا لیکن آنکھیں بند رکھی۔۔

آنکھیں کھولو۔۔۔ادیان کی جانب سے دوسرا حکم حاضر ہوا جس پر امیرا نے ارام ارام سے اپنی آنکھیں کھولی

ادیان نے اُس کے لبوں کی جانب دیکھا جہاں وہ اپنا لب اب بھی دانتوں میں دبائے بری طرح زخمی کر رہی تھی

یہ دیکھ ادیان کا غصّہ مزید ساتھ آسمان چھو چکا تھا۔

ادیان اُس کے لب اُسکے دانتوں سے آزاد کرواتا اب خود شدت سے اُس نے لبوں پر جھکا تھا

ادیان کے لمس میں اس قدر شدت تھی کے اک لمحے میں امیرا کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔

ادیان اُس کے لبوں پر شدتیں دکھائے اُسے اپنے لبوں کو زخمی کرنے کی سزا دے رہا تھا۔۔۔

ادیان اک ہاتھ اُس کی کمر میں ڈالے جب کے دوسرا ہاتھ اُس کی گردن میں ڈالیں پوری شدت سے اُس کے لبوں پر جھکا اُس کی سانسیں روک چکا تھا ۔۔۔

امیرا ادیان کی شدت برداشت کرتی کرتی اب ہلکان ہو چکی تھی۔۔اور اوپر سے اُسے سانس نہیں آرہی تھی جب کے ادیان کا پیچھے ہٹنے کا کوئی ارادہ دور دور تک نظر نہیں آرہا تھا

سانس نہ انے کی وجہ سے اُس کی آنکھوں سے تیزی سے انسوں بہنے لگے اُس کی کوئی مزاحمت کام نہیں آرہی تھی۔۔

آخر جب امیرا کی بلکل مدھم ہوتی سانسیں دیکھی تو ادیان پیچھے ہوا جس پر امیرا نے گہرا سانس لیا۔۔

اُس کی سانسیں بری طرح بے ترتیب ہو چکی تھی جب کے لبوں پر خون کی ننھی ننھی بندے تھی۔۔

ادیان اک بار پھر اُس کے لبوں پر جھکتا اپنی سانسیں اُسے دینے لگا۔۔

امیرا کی سانسوں کو نارمل ہوتا دیکھ ادیان پیچھے ہوا اور پھر سے اسے گھورنے لگا

یہ تمہارے اپنے لبوں پر ظلم کرنے کی سزا اس کے لیے میں ہُوں تمہیں یہ کرنے کی ضرورت نہیں آئندہ نا دیکھوں میں ورنہ انجام تم بھگت چکی ہو

اب چلو ذرا اُن گھٹیا نولز پر آتے ہے۔۔

جنہیں تم میری غیر موجودگی میں پڑھتی ہو۔۔۔

ادیان کا چہرہ بے انتہا کا سنجیدہ تھا

بولو یہ سب پڑھتی ہو تم۔۔۔ادیان نے اپنے دانت پیسے

ن۔نہیں م۔میں وہ۔۔امیرا کو سمجھ نا آیا وہ کیا بولے وہ نولز حد سے زدہ بولڈ تھے جنھیں دیکھ ادیان کا پارا ہائی ہو چکا تھا۔۔

کیا میں ؟؟؟ مجھے نہیں پتہ تھا تم یہ سب پڑھتی ہو۔۔۔۔

ن۔ نہیں یہ میرے نہیں ہے۔۔۔ آخر امیرا نے بولا

پھر کس کے ہے؟؟ ادیان نے فوراً پوچھا

م۔ مطلب میرے ہے لیکن یہ ن۔ نہیں۔۔ امیرا کو نہیں پتہ تھا وہ کیا بول رہی ہے

امیرا ٹھک سے بولو بتاؤ کس کے ہے۔۔۔ ادیان دھاڑا تھا

و۔ وہ م۔ میں نے د۔ دوسرے نولز منگائے تھے آن لائن و۔ وہاں س۔ سے غلط آئے ہ۔ ہے۔۔۔ وہ ادیان کی دھاڑ پر روتے ہوئے بولی

جب ادیان اپنے غصے پر قابو پانے کیلئے کمرے میں چکر کاٹنے لگا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا امیرا اس طرح کے نہایت بولڈ ناول پڑھے جو بے شرمی کے زمرے میں آئے۔۔

وہ رومینٹک ناول نہیں تھا وہ بولڈ ناول تھا۔۔۔

م۔ میں سچ بول ر۔ رہی ہ۔ ہُوں میں نے د۔ دوسرے منگائے تھے۔۔۔ وہ روتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی پشت سے اپنے انسوں صاف کرتی بولی وہ سچ ہی

تو کہے رہی تھی یہ غلط بوکس ائی تھی جنہیں امیرا واپس کرنے کا ارادہ رکھتی تھی اسلئے وہ ادیان کو پڑھنے نہیں دے رہی تھی کیونکہ اُسے پتہ تھا ادیان کا یہی ردعمل ہونا ہے وہ کب سے ادیان کو بتانا چہا رہی تھی لیکن بتا نہیں پا رہی تھی

ادیان نے اُس کا چہرہ دیکھا جو رو رو کر لال ہو رہا تھا رونے کی وجہ سے اُس کی سانسیں مدھم چل رہی تھی۔۔

ادیان نے گہرا سانس لیا اور اُس کے قریب جاتے اُس کی کلائی پکڑتے کھینچی اور اُسے اپنے سینے سے لگایا۔۔

جس پر امیرا کو مزید شدت سے رونا ایا

بس میری جان۔۔۔ادیان نے اُس کی کمر سہلای

پگلا امیرا وہ تمہارے نولز نہیں تھے تم نے یہ والے نہیں منگائے تھے

۔۔ادیان نے تصدیق کی ورنہ وہ امیرا کی اچھی خاصی کلاس لینے والا تھا

جی م۔میرے نہیں ہے میں نے دوسرے منگائے تھے۔۔۔وہ ادیان کے سینے پر سر ٹکائے بولی

جب ادیان نے اُسکا چہرہ سامنے کرتے اپنے لبوں سے اُس کے انسوں چُنے ۔۔جس پر امیرا سکون سے آنکھیں بند کر گئی۔۔

تم کبھی بھی ایسے نولز نہیں پڑھو گی ٹھک ہے؟؟؟اور ان نولز کو تو نہیں پڑھا تم نے؟؟؟

ن۔نہیں پڑھا ب۔بس اک پیج پڑھا تھا پ۔پھر بند کر دیا۔۔امیرا نے بلکل سچ بتایا جب اُس نے ناول کا صفحہ پڑھا تو شرم سے اُس کی حالت بری ہوئی تھی ۔۔

گڈ ان کو اٹھا کر پھینکو۔۔۔ادیان نے اُن نولز کی جانب اشارہ کیا

امیرا کے انسوں اب بھی بہے رہے تھے وہ ادیان کے غصے سے بہت ڈرتی تھی۔۔

بس میری جان۔۔۔ادیان نے واپس اُسے سینے میں بھینچا

ا۔آپ غ۔عصام۔مت کیا کرے۔۔۔۔وہ سسکی لیتی بولی

اوکے میری جان نہیں کرونگا چلو شاباش چپ ہو جاؤ۔۔۔ادیان اُس کے انسوں صاف کرتا پیار سے بولا

اتنے میں دروازہ بجا جس پر ملازمہ ناشتے کیلئے بلانے ائی تھی۔۔

چلو جاؤ میری جان منہ دھو کر آؤ۔۔۔ادیان کے کہنے پر وہ منہ دھونے گئی اُس کے واپس آنے پر دونوں ساتھ آگے بڑھے۔۔

ناشتے کی ٹیبل پر دارم اہانا کے علاوہ سب تھے یقیناً دونوں سوئے ہوئے تھے

۔۔

میرب آہل کے ساتھ بیٹھی بہت خوبصورت لگ رہی ازا بیگم بار بار اپنے بیٹے اور بہو کی دل میں بلائے لے رہی تھی یہ جوڑی واقعی اک خوبصورت جوڑی تھی

آہل نے میرب کے سامنے ناشتے کی پلیٹ بڑھائی۔۔

اور اُسے کھانے کا اشارہ کیا جس پر میرب اتنا سارا ناشتا دیکھ جو آہل نے اُس کی پلیٹ میں نکالا تھا منہ پھلا گئی جب کے اُس کی حرکت پر آہل اپنی مسکراہٹ نا روک پایا وہ خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ مسکرانے لگا

بے بی گرل کھاؤ گی یا میں کھلاؤں۔۔۔آہل جھک کر شرارت سے بولا

م۔میں کھالیتی ہُوں۔۔۔وہ فوراً کہتی کھانے لگی جب اُس کی فرمابرداری پر اہل کی مسکراہٹ گہری ہوئی جس پر ازابیگم سمید سب ان کے خوبصورت جوڑے کو دیکھ مسکرائے تھے۔۔۔

دارم کی آنکھ کھلی اُس نے چہرہ جھکائے دیکھا جہاں اہانا اُس کے سینے پر سر رکھ سکون سے سو رہی تھی۔۔

دارم کے چہرے پر اک جاندار مسکراہٹ نے جگہ لی تھی۔۔۔

دارم نے گھڑی میں وقت دیکھا پھر اہانا کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔

اہانا میری جان۔۔۔دارم نے اُس کا چہرہ اپنے سینے سے اٹھاتے اپنے بازو پر رکھ اپنے قریب تر کیا

جس پر اہانا نے اپنی آنکھیں کھولی اور سامنے دارم کو دیکھا جو مسکراتی انکھوں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اہانا کا چہرہ سرخ ہونے لگا وہ پھرتی سے اپنا چہرہ دارم کے سینے میں چھپا گئی جب کے دارم کا قہقہ بے اختیار تھا۔۔

ہاہا۔۔ میری جان ایسی ادائے مت دکھایا کرو۔۔۔ دارم قہقہ لگاتا اُسے حصار میں لیتا بولا

چ۔۔۔چلے۔۔۔

کہا میری جان۔۔۔

و۔و باہر جانا ہے نہ اسلئے ف۔فریش ہو جاتے ہیں۔۔۔ وہ دارم کے سینے پر انگلیاں چلاتی بولی

ہم ساتھ فریش ہونے کا ارادہ ہے۔۔۔۔ وہ شرارت سے بولا

ن۔نہیں میرا مطلب پہلے ا۔آپ ہو جائے پھر میں۔۔۔

یار شادی کے بعد اکیلے کون شاور لیتا ہے آجاؤنا ساتھ فریش ہوتے ہیں

۔۔۔۔

ن۔ نہیں دارم۔۔۔وہ اک جھٹکے سے اٹھتی بھاگ کر باتھ روم میں بند ہوئی تھی ورنہ دارم کا کیا بھروسہ وہ کچھ بھی کر جائے۔۔۔۔

جب کے اہانا کی پھرتی دیکھ دارم کا اک اور جاندار قہقہ گنجا تھا۔۔۔۔

اہانا فریش ہو کرائی جس پر دارم فریش ہونے گیا۔۔

اہانا شیشے کے سامنے جاتی خود کو دیکھنے لگی اج وہ خود میں کچھ الگ الگ محسوس کررہی تھی اج وہ مزید کھل رہی تھی یقیناً دارم کے پیار سے۔۔

خود کو آئینے میں دیکھتی پھر رات کا منظر یاد کرتی وہ شرم سے سرخ پڑھتی اپنا چہرہ ہاتھوں میں گرائے مسکرانے لگی۔۔

اس بات سے بے خبر دارم اُس کی ہر حرکت دیکھ رہا ہے۔

دارم دور کھڑا اُس کی حرکت پر گہرا مسکرایا۔۔

کیا بات ہے میری جان اکیلے اکیلے شرمایا جارہا ہے۔۔دارم پیچھے سے اُس کے پیٹ پر دونوں بازو باندھتا ہوا بولا

جب اہانا نے جھٹ سے آنکھیں کھولی

ا۔آپ ف۔فریش ہونے نہیں گیے۔۔

نہیں میری جان جانے لگا تھا جب میں نے تمہیں دیکھا ویسا اتنا شرما کیوں رہی ہو۔۔۔دارم نے جان بوجھ کر چھیڑا وجہ وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔

ا۔ایسے ہی آپ جائے فرش ہو کر آئے باہر سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔وہ فوراً بولی

اوکے میری جان۔۔۔دارم اُس کے گال پر لب رکھتا اب فریش ہونے گیا کیونکہ پہلے ہی کافی دیر ہو چکی تھی

جب کے اہانا پھر شرماتی ہوئی اپنے بال بنانے لگی۔۔۔

وہ دونوں ڈائننگ ٹیبل پر پہنچے جہاں سب پہلے ہی ٹیبل پر موجود تھے

السلام علیکم گڈ مارننگ۔۔۔دونوں نے سلام کیا جس کا سب نے مشترکہ جواب دیا۔۔۔

ازا اور ارہا بیگم نے دونوں کو دیکھا اور دونوں کے کھلتے چہرے دیکھ وہ سمجھ چکی تھی کے وہ لوگ اپنے رشتے کو آگے بڑھا چکے تھے۔۔۔۔۔

سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ناشتا کر رہے تھے جب اشمال اپنی وہیل چیئر چلاتی وہاں ائی۔۔

دارم کی نظر اس پر پڑی دارم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی جب اہانا فوراً اُسے غصے میں دیکھ اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ گئی۔۔۔

جب کے ادیان اور آہل کا بھی یہی حال تھا اشمال کو دیکھنے کے بعد۔۔

میں نے بولا تھا تُم ہم لوگوں کی نظروں کے سامنے مت انا۔۔۔دارم غصے سے بولا

م۔مجھے معاف کر دو آپ سب پلز۔۔۔اشمال کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی

ا۔اہاناخدا کیلئے مجھے معاف کر دو میں بوج میں دبی ہُوں مجھے سکون نہیں مل رہا مجھے معاف کر دو۔۔۔وہ روتے ہوئے اہانا کے اگے ہاتھ جوڑ کر بولی

جب اہانا نے اُس کے ہاتھ پکڑ کر نیچے کیے

آپ معافی ناما نگے اپی آپکو آپ کی غلطی کا احساس ہے میرے لیے وہی کافی ہے۔۔۔اہانا اُسے دیکھ بولی

امیرا مجھے معاف کر دو تم بھی میں نے بہت غلط کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔

میں نے معاف کیا آپ کو اس طرح نا روئے پلز۔۔امیرا فوراً بولی

جب اشمال کا رخ ادیان آہل دارم کی جانب ہوا جب وہ تینوں نظریں پھیر گیے

مجھے معاف کر دیں آپ لوگ میں بہت تکلیف میں ہُوں رحم کرے مجھ پر ۔۔۔وہ گڑ گڑا کر بولی

جب امیرا میرب اہانا نے اپنے اپنے شوہروں کو اشارہ کیا معاف کرنے کا۔۔۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگا اشمال تمہاری وجہ سے میری اہانا دو مہینے

اتنی تکلیف میں رہی تمہاری وجہ سے میں اہانا سے دور رہا۔۔۔دارم اٹھنے لگا تھا

جب اہانا نے اُس کا ہاتھ پکڑا

اور التجائیں آنکھوں سے دارم کو دیکھا کے وہ اشمال کو معاف کردے

دارم نے نفی میں سر ہلایا

دارم پلز۔۔۔وہ نمی لیے بولی

صرف اہانا کے کہنے پر اُس کے صدقے میں تمہیں معاف کر رہا ہوں

۔۔۔دارم کی بات پر اہانا مسکرائی۔۔

ادیان اور آہل نے بھی اُسے معاف کر دیا تھا

اب اشمال کے اوپر سے بوج ہٹا تھا۔۔۔۔۔

سب کی زندگیاں نہایت پر سکون ہو چکی تھی بے انتہا محبت سے بھری۔۔۔

چار ماہ بعد۔۔۔۔

میرب اس وقت ازابیگم کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی

میرب نے سب کے دلو میں اپنی معصومیت سے بہت جگہ بنائی تھی۔۔

وہ ایسے معصومانا باتیں کرتی تھی کے سب کو اس پر ٹوٹ کر پیار اتا تھا۔۔

ازابیگم تو بلکل اُسے اپنی بیٹیوں جیسا پیار کرتی تھی وہ روز کئ گھنٹے جب آہل گھر پر نہیں ہوتا تھا تب وہ ازابیگم کے ساتھ باتیں کرتی تھی اور ازابیگم اُس کی معصوم باتوں کو سن کر ہنس پڑتی تھی۔۔۔

ابھی بھی میرب ازابیگم کی گود میں سر رکھے ہنس ہنس کر اُن سے باتیں کر رہی تھی۔۔

میرب میری بچی۔۔۔ازابیگم نے کچھ یاد انے پر اُسے پیار سے پُکارا

جی مما۔۔۔اُس نے اوپر دیکھا

میری بیٹی نے آہل کو اُس کا حق دیا؟؟ازابیگم اُس کے بال سمیٹتی ہوئی بولی

کونسا حق مما۔۔۔میرب ناسمجھی سے بولی

بیٹامیں آپ کو جو سمجھانے جارہی ہوں اُسے غور سے سننا میری بچی ٹھک ہے؟؟ازابیگم اُس کے بالوں میں اب انگلیاں چلانے لگی تھی۔۔

اوکے مما۔۔۔میرب پوری طرح اپنی آنکھیں کھولے ازابیگم کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

ازابیگم نے اُسے بتاناشروع کیااور جیسے جیسے وہ بتارہی تھی میرب کا چہرہ شرم سے سرخی برسارہاتھا۔۔

اُس کی پیشانی پر پسینوں کی ننھی ننھی بندے تھی۔۔

اُس کا چہرہ شرم سے لال ٹماٹر ہوتا جارہاتھا۔۔

آیا سمجھ میری بیٹی کو۔۔ازابیگم اُس کا سرخ چہرہ دیکھ مسکرائی

جس پر اُس نے شرم سے آنکھیں بند کی۔۔۔۔۔۔۔

ادیان امیرا کو حصار میں لیے بیٹھا تھا جب اچانک امیرا کو الٹی ائی۔۔

وہ بھاگتی ہوئی واشروم میں بھاگی جب ادیان جلدی سے اُسکے پیچھے گیا۔۔

امیرا امیری جان میرا بچاٹھک ہو۔۔۔ادیان اُس کی کمر سہلاتاپریشانی سے بولا

کچھ دیر بعد امیرا امنہ دھوتی پیچھے مڑی ابھی وہ لوگ باہر نکلے تھے کے اُسے پھر الٹی ائی وہ فوراً پیچھے مڑتی واشروم میں گئی۔۔۔

ادیان پریشانی سے اُس کی پشت سہلا رہا تھا۔۔۔

جب کچھ دیر بعد وہ بلکل نڈھال ہوئی تو ادیان نے اُسے سمبھالا

اب تو نہیں آرہی۔۔۔اُس نے نفی میں سر ہلایا

آؤ باہر چل کر والک کرتے ہے تُم نے کھانے کے بعد والک نہیں کی تھی نا تبھی ہو رہا ہے ایسا۔۔۔ادیان اُسے لیے باہر ہول میں آیا جہاں ازا ار ہبا بیگم اور میرب بیٹھی تھی۔۔

کیا ہوا بیٹا امیرا بچے ٹھک ہو۔۔۔اُس کی حالت کو دیکھ ازا بیگم فوراً بولی اور ساتھ ازا اور ار ہبا بیگم آگے بڑھی۔۔

ہو رہی ہے امیرا کو۔۔ادیان پریشانی سے (vomit) پتہ نہیں مما وومٹ اُس کی پشت مسلسل سہلاتا اُس کی پیشانی کو چوم رہا تھا۔۔

طبیعت امیرا کی خراب تھی لیکن تکلیف ادیان کو ہو رہی تھی۔۔

جب کے ادیان کی بات پر ازاا اور ارہبا بیگم اک دوسرے کو دیکھ بے اختیار مسکرائی اور دعا کی جیسا وہ سوچ رہی تھی ویسا ہی ہو۔۔

میں ڈاکٹر کو کول کرتی ہُوں۔۔ازا بیگم مسکرا کر کہتی ڈاکٹر کو کول کرنے لگی۔۔۔

جب ادیان اور امیرا ابھی وہی صوفے پر بیٹھے۔۔

جب کے میرب بھی امیرا کے برابر آکر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

میرب اور امیرا کی بھی بہت اچھی دوستی ہو چکی تھی

ڈاکٹر کے انے پر سب کمرے سے باہر اچکے تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر نے سب کو اندر بلایا جس پر ادیان فوراََ بیڈ پر بیٹھی امیرا کے پاس جاتا اُسے اپنے سینے سے لگا گیا۔۔

امیرا سب کے سامنے شرم سے ڈوبی لیکن ادیان کو کہا پرواہ تھی۔۔

ٹھک ہو نہ میری جان وومٹ اور تو نہیں آرہی۔۔۔ادیان اُس کے بالوں پر لب رکھتا بولا

جس پر امیرا نے شرما کر نفی میں سر ہلایا

ڈاکٹر سمید ازاا رہبا بیگم اور میرب بھی انہیں دیکھ مسکرا رہے تھے۔۔

مسٹر ادیان آپ کی مسز بلکل ٹھک ہے۔۔بلکہ خوشی کی بات ہے آپ باپ بننے والے ہے۔۔۔ڈاکٹر مسکرا کر بولی

ادیان جو ڈاکٹر کو دیکھ ان کی بات سن رہا تھا اب ادیان کو اپنے کانوں پر بھروسہ نا ہوا۔۔

اُس نے فوراً امیرا کو دیکھا جو شرما کر مسکرا رہی تھی۔۔

ادیان نے آنکھوں سے اشارے کرتے امیرا سے پوچھنا چاہا۔۔ادیان کو یقین آ رہا تھا وہ بلکل ساخت کیفیت میں امیرا سے اشاروں میں پوچھ رہا تھا

جس پر امیرا نے ہلکے سے اسباب میں سر ہلایا جب ادیان نے اُسے اپنے سینے میں بھینچا۔۔

جب کے ازا بیگم اور ارہبا بیگم اک دوسرے کے گلے لگی پھر میرب آگے بڑھتی اُن کے گلے لگی میرب بھی بہت خوش تھی۔۔

میرب آگے ائی اور امیرا کے گلے لگی۔۔

بہت مبارک ہو بھائی بھابھی آپ دونوں کو کتنا مزا آئیگا چھوٹے چھوٹے بے بی سے میں کھیلونگی۔۔۔ میرب خوشی سے چیخی جس پر سب بے اختیار مسکرا اٹھے ۔۔

ازاا ور ارہا بیگم نے آگے بڑھتے امیرا کو گلے لگایا

ازا ارہا بیگم اور میرب کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اب کمرے سے نکلی۔۔۔ کیونکہ ادیان کے چہرے پر بے قراری وہ دیکھ چکی تھی اسلئے دونوں کو اکیلا چھوڑ سب باہر نکلے جب ادیان فوراً امیرا کے پاس آیا۔۔

میری جان میں تمہیں بتا نہیں سکتا میں کتنا خوش ہوں۔۔۔ ادیان نے اُسے سینے میں بھینچا۔۔ اور اُس کی پیشانی پر لب رکھے۔۔

ویسے تمہارا پیٹ تو چھوٹا سا ہے ہمارا بے بی کیسے رہیگا۔۔۔ ادیان اُس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ شرارت سے بولا

جس پر امیرا نے شرما کر چہرہ اُس کے سینے میں چھپایا

ادیان بہت خوش تھا اتنا خوش کے وہ اپنی جذبات اپنے الفاظوں سے ظاہر نہیں کر پا رہا تھا اُس کے دل کا حال دل کی خوشی بس ادیان اور اُس کا خدا جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس نعمت کی خوشی دنیا کی سب سے بڑی خوشی ہوتی ہے اور اج ادیان اور امیرا یہ خوشی محسوس کر پا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

آہل رات کے وقت اتا اپنے کمرے میں داخل ہوا جہاں میرب بیڈ پر بیٹھی شاید آہل کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔

السلام علیکم۔۔ میرب نے فوراً کھڑے ہوتے بولی

وعلیکم السلام کیسی ہو گڑیا۔۔۔ آہل اُس کا ہاتھ کھینچ قریب کرتا بولا

م۔ میں تو ٹھک ہُوں آپ کیسے ہے۔۔۔

میں بھی ٹھک۔۔۔ کیسا دن گزرا میری بے بی گرل کا۔۔۔ آہل نے پیار سے پوچھا

بہت اچھا تھا۔۔۔ وہ چہک کر بولی

اور اس کی مسکراہٹ دیکھ آہل کو سکون ملا تھا ساری تھکن اک جھٹکے میں اُتری تھی۔۔۔۔

آپ فریش ہو جائے۔۔۔ میرب آہل کو دیکھ بولی جو تھکا ہوا بھی لگ رہا تھا

اوکے۔۔۔ آہل کہتا اُس کے گال پر لب رکھ اب فریش ہونے گیا میرب پہلے آہل کے کپڑے نکال چکی تھی پیچھے میرب اپنے گال پر رکھ آہل کی پشت دیکھ رہی تھی پھر شرما کر بیڈ پر بیٹھتی آہل کا انتظار کرتی کرتی ازابیگم کی باتیں سوچنے لگی۔۔

وہ خود میں ہی سمٹ رہی تھی۔۔

وہ شرم سے پاگل ہوئی جا رہی تھی۔۔ یہ ساری باتیں اک ماں اپنی بیٹی کو سمجھاتی ہے جو ازابیگم نے اُسے ماں بن کر سمجھائی تھی ازابیگم ہمیشہ اُسے کچھ نہ کچھ سمجھاتی رہتی تھی میرب اُن کی بیٹی کی طرح اُن کیلئے عزیز تھی میرب تھی ہی اتنی پیاری معصومیت سے بھری اک نازک گڑیا کس کو اُس سے پیار نا ہوتا۔۔۔

آہل نے اُسے ان چار مہینوں میں کسی نازک گڑیا کی طرح رکھا تھا اتنا پیار میرب کو اپنی زندگی میں کبھی نہیں ملا تھا۔۔

اُسے آہل کی عادت ہو چکی تھی وہ آہل سے محبت کرنے لگی تھی لیکن کبھی اقرار نہیں کر پاتی تھی۔۔۔

آہل اُسے ہمیشہ اک قیمتی چیز کی طرح رکھتا تھا اور آہل کی ہر عادت میرب کو اُس سے پیار کراتی تھی۔

آہل فریش ہو کر آیا تو میرب کمرے میں موجود نہیں تھی یقیناً وہ چینجنگ روم میں تھی۔۔۔

آہل فوراً جاتا بیڈ پر لیٹتے اپنی آنکھیں موند گیا جب کے بازو آنکھوں پر تھے۔۔

میرب چینجنگ روم سے ائی اور بیڈ پر لیٹے آہل کو دیکھا۔۔

ا۔آپ کی طبیعت خراب ہے۔۔۔ وہ بیڈ کے قریب جاتی بولی

نہیں بے بی گرل بس تھوڑی تھکن ہو رہی ہے۔۔۔ وہ بازو آنکھوں سے ہٹاتا میرب کو اپنے پاس انے کا اشارا کرتا بولا

جس پر میرب فوراً آہل کے پاس جاتی لیٹی جب آہل نے اُسے اپنے حصار میں لیتے آنکھیں بند کی آہل بہت تھکان محسوس کر رہا تھا۔۔۔

ش۔شاہ جی۔۔۔کچھ دیر بعد میرب نے آہل کو پُکارا

آپ کو پتہ ہے بے بی گرل جب آپ ایسے بولتی ہو نا میرا دل کرتا ہے کے ۔۔۔آہل کہتے کہتے رکا

کے ؟؟؟وہ آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے بولی

کچھ نہیں بے بی گرل آپ بتاؤ کیا بول رہی تھی۔۔۔آہل کہتا اب واپس آنکھیں مند گیا

و۔وہ م۔مجھے آپ سے پیار ہو گیا ہے۔۔۔وہ شرماتی ہوئی بولی
جب کے آہل جس کی آنکھیں بند تھی اب جھٹ سے کھلی تھی

کیا؟؟کیا کہا بے بی گرل پھر سے بولو۔۔۔آہل حیرت سے اُسے دیکھ بولا

و۔وہ میں آپ سے پیار کرنے لگی ہُوں۔۔وہ نظریں جھکائے پھر بولی

جب کے آہل ٹرانس سی کیفیت میں اسے دیکھ رہا تھا۔۔

میرب نے آہل کو دیکھا جو اُسے ہی یک ٹک دیکھ رہا تھا۔۔

ا۔آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے۔۔۔میرب کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی

جب آہل فور اٹرانس کیفیت سے باہر نکلا۔۔

کس نے کہا کے میں آپ سے پیار نہیں کرتا میں اپنی بے بی گرل سے بہت

پیار کرتا ہوں۔۔۔آہل سرشار ہوتا مسکرا کر کہتا اُس کے گال پر لب رکھ گیا

پھر اُس کے اوپر آتے اُس کی پیشانی پر لب رکھے نظر بار بار اُس کی چھوٹی سی

گوری گردن پر جا رہی تھی۔۔

اور مزید خود پر باندھ نا باندھتے آہل نے جھک کر اُس کی گردن پر اپنے دہکتے

لب رکھے جب میرب کی دھڑکنے آہل صاف سن پا رہا تھا۔۔۔

آہل پیچھے ہوا اور واپس لیٹا اُسے اپنے حصار میں لیتا آنکھیں موند گیا۔۔

میرب کو آہل کا پیچھے ہونا اچھا نہیں لگا کیونکہ ازا بیگم کی بات اُس کے ذہین

میں اچھی طرح گھسی تھی۔۔

ن۔ نہیں کرتے آپ مجھ سے پیار جھوٹ بول رہے ہیں۔اب وہ بچوں کی طرح منہ بناتی رونے لگی تھی

جب آہل نے اپنی سرخ آنکھیں کھولی آہل کو اس وقت سکون کی ضرورت تھی۔۔

میرب میری جان میرا بے بی میں بہت پیار کرتا ہوں آپ سے۔۔۔آہل اُس کے انسوں صاف کرتے بولا

لیکن میرب کے انسوں نا رکے۔۔۔

میرب مجھے برداشت نہیں آپ کی آنکھوں میں انسوں اب اک انسوں نا ائے آپکی آنکھوں میں۔۔۔آہل سنجیدگی سے بولا میرب کے انسوں اُسے تکلیف دے رہے تھے

جب میرب اپنا رونا بھلتی آہل کا وجیہہ چہرہ دیکھنے لگی

آہل کے بال ماتھے پر بے ترتیبی سے پھیلے تھے خوبصورت آنکھیں سرخ ہو رہی تھی آہل کا سنجیدہ چہرہ ہمیشہ کی طرح نہایت پر کشش نظر آرہا تھا آہل کو دیکھ میرب کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

آہل کی وجاہت دیکھ میرب ہمیشہ ہی خود پر اختیار کھو بیٹھتی تھی۔۔

آہل واقعی اک مکمل صلاحیت رکھنے والا خوبصورت مرد تھا۔۔۔

میرب کو خود کو دیکھتا پاکر آہل سنجیدگی میں بھی بے اختیار مسکرا اٹھا اور اُس کے مسکرانے پر میرب کی سانسیں بے ترتیب ہوئی تھی۔۔

وہ بے اختیار کھسکتی آہل کے قریب ہوئی۔۔۔۔وہ ہمیشہ ایسے ہی انجانے میں آہل کے جذباتوں سے کھیل جاتی تھی

بے بی گرل کیوں اتنا میرا ضبط آزماتی ہو۔۔۔آہل دل میں سوچ کر رہ گیا

آہل واپس اُسے اپنے سینے سے لگاتے آنکھیں موند گیا۔۔۔

ش۔شاہ جی۔۔۔کچھ دیر بعد میرب پھر بولی

جی جانے شاہ۔۔۔آہل کی آنکھیں اب بھی بند تھی جب کے اُس کے جواب پر میرب بے اختیار مسکرا اٹھی

و۔وہ۔۔۔اُسے سمجھ نہ آیا وہ کیسے بولے

ہمم وہ بولو بے بی گرل۔۔۔۔آہل اُس کے خاموش ہونے پر بولا

و۔وہ ا۔آپ اپنا حق کب لینگے۔۔۔میرب کی بات پر آہل نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر حیرت سے میرب کو دیکھا

اک کے بعد ایک میرب کی بات آہل کو حیرت کے جھٹکے دے رہی تھی

میرب کی بات سے آہل کا سر گھومنے لگا تھا

تمہیں پتہ ہے حق کسے کہتے ہیں؟؟؟آہل حیرانگی سے بولا

ہاں جی۔۔۔میرب نے اسباب میں سر ہلایا

آہل کا سر بری طرح میرب کی باتوں سے گھوم رہا تھا۔۔

کس نے بتایا میرب؟؟؟آہل جانتا تھا میرب کو پہلے نہیں پتہ تھا

مما نے۔۔۔

مما نے سب بتا دیا۔۔۔آہل پھر حیرت سے بولا

ہاں جی۔۔۔اُس نے پھر اسباب میں سر ہلایا

میرب سو جاؤ شاباش۔۔۔آہل اک گہرا سانس لیتا اُسے اپنے سینے سے لگاتا تھپکنے لگا

ن۔نہیں میری بات کا جواب دینا آپ۔۔۔میرب بمشکل اپنا چہرہ آہل کے سینے سے نکالنے کی کوشش کرتی بولی جب کے آہل کے مضبوط حصار میں وہ نہیں نکال پا رہی تھی۔۔۔

میرب سو جاؤ۔۔۔آہل اُس کا سر واپس سینے پر رکھ بولا

نہیں آپ مجھے بتائے آپ اپنا حق۔۔۔وہ بول رہی تھی جب آہل نے بات کاٹی

میرب میں بول رہا ہوں آنکھیں بند کریں اور سوئے۔۔۔آہل نے اُسے گھورا

نہیں آپ مجھے بتائے۔۔۔میرب ضدی لہجے میں بولی

میرب میری جان میرا بچا ہم اس بارے میں بات کرینگے ابھی آپ چھوٹی ہو۔۔۔آہل اُسے پیار سے سمجھاتا سلانے کی کوشش کرنے لگا

میرب ساڑھے اٹھارہ سال کی تھی لیکن بقول آہل کے وہ چھوٹی تھی۔۔

ن۔ نہیں میں بڑی ہُوں مجھے بتادیں آپ۔۔۔

میرب۔۔۔آہل نے اُس کے نام پر زور دیتے اُسے پھر گھورا

ٹھک ہے نہیں بتائے میں ناراض ہُوں آپ سے بات بھی نہیں کرونگی۔۔وہ غصے سے اپنی ناک پھلاتی اٹھنے کی کوشش کرتی بولی

جب کے اُس کے معصومانہ غصے کے انداز پر آہل کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا

آہل کا سر تھکن کی شدت سے درد کر رہا تھا لیکن اُس کے باوجود وہ میرب کی ہر بات سن کر جواب دے رہا تھا۔۔

میرب میں بول رہا ہوں نا جب آپ بڑی ہو جاونگی ہم پھر بات کرینگے اس بارے میں۔۔۔

نہیں چھوڑیں۔۔۔وہ مزاحمت کرتی آہل کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی

میرب دماغ درست ہے یا کروں میں۔۔۔اُس کی مزاحمت دیکھ آہل غصے سے بولا

د۔دیکھا نہیں کرتے آپ مجھ سے پیار۔۔۔وہ پھر سے رونے کی تیاری کرتی بولی

اور اگلے لمحے اُس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوں بہے رہے تھے

اک تو تھکن سے آہل کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اوپر سے میرب ضدی بنی ہوئی تھی۔۔

میرب اک انسوں اگر مجھے دکھا تو اچھا نہیں ہوگا۔۔۔آہل اُس کے تیزی سے بہتے انسوں صاف کرتا بولا

لیکن میرب کا رونا نا رکا۔۔

میرب۔۔۔۔آہل کی آواز اب بے حد سخت تھی

چ۔۔ چھوڑے میں مما سے آپ کی شکایت کرنے جا رہی ہُوں۔۔۔ وہ اپنے انسوں صاف کرتی بولی

ہمم تو میرب کیا شکایت کریگی مما سے میری۔۔۔۔ آہل اُس کی بات پر اپنی مسکراہٹ دباتا بولا

یہی کے آپ م۔ مجھے ڈانٹ رہے ہے اور آنکھیں بڑی کر کر کے مجھے گھور رہے ہیں اور۔۔۔ میرب کہتے کہتے رکی

اور؟؟؟؟

اور اپنا حق بھی نہیں لے رہے۔۔۔۔

میرب کی پھر سے اُس بات پر آہل نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی

تم سچ میں یہ چاہتی ہو؟؟ آہل اُسے دیکھ بولا

ہاں جی۔۔۔ اُس نے فوراً اسباب میں سر ہلایا

میرب سو جاؤ میری جان میرا ابچا ابھی بہت چھوٹی ہو تُم۔۔۔۔ آہل اُسے واپس خود سے لگاتا بولا

ہٹے چھوڑیں مجھے۔۔میں آپ سے کبھی بات نہیں کرونگی۔۔۔وہ کہتی اب اٹھ کر بیڈ سے اترنے لگی تھی جب آہل نے اُسے کھینچا جس سے وہ بیڈ پر گری

۔۔

جب آہل اوپر آیا۔۔۔

ٹھک ہے میں بتاتا ہوں تمہیں حق کیا ہوتا ہے اور اسے کیسے لیتے ہے۔۔۔آہل بالآخر سنجیدگی سے کہتا میرب کی دونوں کلائیوں کو اپنے اک ہاتھ میں قید کیے اوپر بیڈ کراؤن سے لگاتے پہلی بار لیکن نہایت شدت سے آہل اُس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔۔

میرب کا دل دھڑک دھڑک کا باہر گرنے کو تھا۔۔۔

میرب کا چھوٹا سا وجود آہل کے نیچے چھپ سا گیا تھا وہ نا ہاتھ ہلا پا رہی تھی اور نہ پیر۔۔

اک دو منٹو میں ہی میرب کو سانس لینے میں دشواری محسوس ہونے لگی تھی

۔۔

مزاحمت کرتے ہاتھ آہل کے ہاتھ میں تھے بے بسی سے انسوں اُس کی آنکھوں سے نکلنا شروع ہوئے۔۔۔

جب آہل نے اُس کے انسوں محسوس کرتے پیچھے ہوتے اُسے اپنی شدت سے ازاد کیا

آہل نے اُسے گہرے سانس لیتے دیکھ اور ساتھ انسوں بہّاتے دیکھ ایبرو اچکای۔۔

بے بی گرل بس ہو گیا شوق پورا اب سو جاؤ شاباش۔۔۔آہل سائڈ ہوتا اب اپنی آنکھیں بند کر گیا آہل کے بے چین دل کو راحت ملی تھی اُس کی سانسیں خود میں اُتارتے آہل کی تھکن بے انتہا کم ہوئی تھی لیکن اپنے جزباتوں پر ضبط کرتے وہ پیچھے ہٹا تھا۔۔۔

آہل کو ابھی آنکھیں بند کیے پانچ منٹ ہوئے تھے جب اُسے اپنے اوپر نازک ساوزن محسوس ہوا۔۔۔

میرب پوری آہل کے اوپر اتی اب اُس کی گردن میں چہرہ چھپا گئی تھی۔۔۔

آہل اُسے دیکھ مسکرایا

جو تھکن آہل سو کر اتارنا چہار رہا تھا اصل میں وہ تھکن ویسے اترنی ہی نہیں تھی

--

میرب کی سانسیں آہل کی گردن پر پڑھ رہی تھی--

آہل نے اُس کی کمر کے گرد اپنا حصار بنایا---

ش۔شاہ جی---وہ بولی جب اُس کے لب آہل کی گردن سے مس ہوئے

آہل نے اپنے جذباتو پر ضبط رکھنے کیلئے گہرے گہرے سانس لینا شروع کیا

جی میری جان---آہل اُس کا چہرہ دیکھ بولا جو اُس کی گردن میں چھپا تھا

آپ کی آنکھیں لال کیوں ہو رہی ہے---وہ آہل کی سرخ آنکھیں دیکھ بولی جو سرخی سے مزید پر کشش لگ رہی تھی--

تھکن سے میں سکون چاہتا ہوں بے بی گرل دوگی نا مجھے سکون---آہل اُس کی کمر پر انگلیاں چلاتا بولا وہ اپنے جذبات پر اب ضبط نہیں رکھ پا رہا تھا کیونکہ میرب اُس کے جذباتوں کو بار بار ہوا دے رہی تھی--

میرب نے اسباب میں سر ہلایا اور نم آنکھوں سے پیچھے ہوتی جانے لگی

کہا جا رہی ہو۔۔۔آہل نے اُسے واپس اپنے اوپر گرایا

ا۔آپ نے بولا نا آپ کو سکون چاہیئے اسلئے جا رہی ہوں آپ میرے بولنے

سے پریشان ہو رہے ہینا۔۔وہ نم آنکھوں اور آواز میں بولی جب اُس کی

بات پر آہل نے اُسے گھورا

اتنا سب پتہ کر لیا کے حق کسے کہتے ہے لیکن میرا سکون کس میں ہے یہ نہیں

پتہ کیا۔۔آہل اُس کے معصوم چہرے کو دیکھ بولا

کس میں ہے۔۔۔وہ فوراً پوچھ پڑی

آپ میں میری جان آپ میرا سکون ہو اور کیا میں کبھی اپنی بے بی گرل کی

باتوں سے پریشان ہو سکتا ہُوں؟؟؟آہل اُس کی پیشانی پر لب رکھ بولا

جب میرب مسکرائی

آہل کروٹ لیتا اُس کے اوپر آیا اور جھک کر اُس کی گردن پر اک بار پھر اپنے

بے قرار لب رکھ لمس چھوڑا

اُس کی چھوٹی سی گردن کو دیکھ آہل بے اختیار مسکرا اٹھا
میرب کی دھڑکنے اور آہل کی تیز سانسیں اک خوبصورت رقص پیدا کر رہی تھی

آہل نے اوپر اٹھتے میرب کا سرخ چہرہ دیکھا اور اُس کے کان کے قریب جھکا

--

اُس کی کان کی لوں پر لب رکھتے آہل نے سرگوشی تھی
بے بی گرل اتنا شرماؤ گی تو تمھارے لیے ہی مشکل ہو گی۔۔۔ آہل خمارِ میں کہتا اُس کے نازک لبوں پر جھکا تھا
اُس کی نازک سانسیں خود میں اُتارتے آہل کو اپنی تھکن اُترتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی وہ درد جو کچھ دیر پہلے سر میں ہو رہا تھا اب اُس کا ناموں نشان بھی نہیں تھا۔۔۔

جب کے میرب اپنی آنکھیں بند کئے اپنے لبوں پر آہل کی شدتیں برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

آہل دنیا جہاں بھلائے اُس کے لبوں پر جھکا سکون محسوس کر رہا تھا۔۔

اُس کی رکتی سانسیں دیکھ آہل پیچھے ہوتے اُس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

آہل پھر سے اُس کے کان کے قریب جھکا تھا۔۔

اُف بے بی گرل مجھے نہیں پتہ تھا میری قربت کے رنگ تم پر اس قدر حسین لگتے ہے۔۔۔ آہل خمارِ کے ساتھ محبت سے چور لہجے میں بولا

جب کے میرب سے تو شرم سے پلکیں ہی نہیں اٹھ رہی تھی۔۔

آہل نے اُسکے سرخ گالوں پر لب رکھے۔۔۔

اُس کا سرخ چہرہ اور گردن دیکھ اوپر سے اُس کی بند آنکھیں اور اُسے گہرا سانس لیتا دیکھ آہل گہرا مسکرایا تھا

آہل نے عقیدت سے اُس کی پیشانی پر لب رکھے۔۔

اور پھر اُس کے کندھے پر اپنا لمس چھوڑتا اُس پر جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔۔

اپنی پیار محبت اور شدتیں اُس پر عیاں کرنے کے بعد آہل اُسے اپنی آغوش میں لیتا خود میں چھپائے آنکھیں موند گیا تھا جب کے آہل کی شدتوں سے ہلکان میرب اب سکون سے آہل کے سینے میں خود کو محفوظ محسوس کرتی آنکھیں بند کرتی نیند کی آغوش میں چلی گئی۔۔۔اج میرب پوری طرح میرب آہل شاہ بنی تھی۔۔آہل نے کسی نازک گڑیا کی طرح اُسے خود میں سمیٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تین سال چھے ماہ بعد۔۔۔۔۔۔

پاکستان کے ایئرپورٹ پر آرمی پائلٹ یونیفارم میں ملبوس ایک وجاہت سے بھرپور شخص جس کا اک ہاتھ اپنی پاکٹ میں تھا آنکھوں پر کالے چشمے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ شخص سب کو اپنی طرف مائل کرنے کا سبب بن رہا تھا ہر اتے جاتے لوگ اُس شخص کو دیکھ دوبارہ دیکھنے پر مجبور ہو رہے تھے

۔۔۔

یونیفارم پر لگا بیج جس پر بڑے الفاظوں میں "کیپٹن سادان" لکھا تھا۔۔۔

جہاز پاکستان کی سرزمین پر لینڈ ہوا۔۔

چار سال بعد اک حسینہ نے پاکستان کی سرزمین پر اپنا قدم رکھا۔۔۔

وہ وائٹ کوٹ میں ملبوس جس کے بیچ پر "ڈاکٹر انارا سادان" لکھا تھا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی ادھر اُدھر دیکھتی آگے بڑھی جب اُس کے قدم رکے سامنے کھڑا خوبصورت مرد کیا وہی تھا۔۔

ہاں وہ اُس کا سادان ہی تو تھا۔۔۔

سادان نے نظریں اٹھائی اور وہ اپنی نظریں ہٹانا بھول گیا دونوں کی آنکھیں اک دوسرے سے ٹکڑا کر پیچھے ہٹنا بھول چکی تھی۔۔

سادان پہلے سے کہی زدہ حسین وجاہت سے بھرپور ہو چکا تھا۔۔۔

اب وہ اک مضبوط ہر صلاحیت رکھنے والا مرد تھا۔۔

دوسری طرف انارا نہایت خوبصورت اور معصوم نظر آرہی تھی۔۔

آج بھی وہ سادان سے بڑی نہیں لگ رہی اج بھی سادان اُس سے بڑا لگ رہا تھا کہی سے بھی کوئی نہیں کہے سکتا تھا کے انارا سادان سے دو سال بڑی ہے

سر۔۔۔سادان کے برابر میں کھڑے گارڈ نے اُسے پُکارا

جب سادان ہوش کی دنیا میں اتا آگے بڑھا۔۔۔

آنکھوں سے چشمہ اُتارتے سادان نے انارا کو دیکھا جس کی آنکھیں نم تھی انسوں بہنے کو تیار کھڑے تھے

سادان نے اُسے جھٹکے سے سینے میں بھینچا اور آنکھیں بند کر گیا جب انارا بھی سادان کے گرد حصار بناتی آنکھیں موند گئی جب کے اب آنکھوں سے انسوں بہے بہے کر گال بھگو رہے تھے۔

پورے چار سال بعد یہ سکون دونوں کو نصیب ہوا تھا۔۔۔

کتنی ہی دیر سادان اُسے سینے سے لگا کر کھڑا رہا وہ اُسے خود سے الگ نہیں کرنا چہار ہا تھا۔۔

جگہ کا لحاظ کرتے سادان پیچھے ہوا۔۔

انا آپ رو رہی ہے یہ تو خوشی کا موقع ہے۔۔۔۔سادان کی پر کشش آواز

سامنے سے سنتے انارا کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔۔۔

وہ پھر سے روتی سادان کے سینے سے لگی تھی جب سادان نے مسکرا کر اُسے

اپنے گلے لگایا۔۔

انا۔۔۔۔ سوری ڈاکٹر انارا آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔۔۔سادان

مسکرا کر بولا

غلط۔۔۔ڈاکٹر انارا سادان شاہ۔۔۔انارا نے جملہ درست کیا جس پر سادان

گہرا مسکرایا

کیسے ہے کیپٹن آپ۔۔انارا نم آنکھیں سے مسکرائی

اب آپ آگئی ہے اب بلکل ٹھک ہُوں۔۔۔سادان اُس کے انسوں صاف

کرتا بولا

چلیے گھر سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔ سادان نے ہاتھ آگے کیا جس پر

انارا نے مسکرا کر اسباب میں سر ہلاتے اپنا ہاتھ سادان کے ہاتھوں میں تھمایا

سادان کی ٹریننگ اک سال پہلے مکمل ہو چکی تھی لیکن سادان کشمیر سے نہیں

آیا تھا وہ چاہتا تھا وہ انارا کے ساتھ اپنے گھر جائے کیونکہ گھر میں انارا کی بہت

سی یادیں تھی وہ اکیلا نہیں رہ سکتا تھا اُس کے بغیر۔۔اج سادان سینئر کیپٹن

پائلٹ تھا۔۔

گاڑی شاہ ویلا کے پورچ پر رکی۔۔

چار سال بعد اپنا گھر دیکھ سادان انارا دونوں ہی مسکرائے تھے

اندر داخل ہوئے تو بچوں کی چہل پہل نے شاہ ویلا میں رونق کر رکھی تھی

۔۔۔

سب باہر گیٹ پر کھڑے دونوں کا استقبال کرنے کیلئے دل و جان سے انتظار

میں تھے۔۔

دونوں کے داخل ہوتے ہی سب نے شاندار استقبال کیا۔۔۔

السلام علیکم۔۔دونوں نے سلام کیا جس کا سب نے مشترکہ جواب دیا

کیسے ہے میرے بچے۔۔ازا بیگم نے دونوں کا ماتھا چوم گلے سے لگایا

سب گھر والے دونوں کو اپنے اپنے یونیفارم میں دیکھ سرشار ہوئے تھے

سب سے گلے ملتے دونوں نے سب کی دعائے اور مبارک بادلی۔۔۔۔۔

او ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔تینوں بچوں کو دیکھ سادان انارا نے اک ساتھ کہا

سادان نے آگے بڑھتے یزدان اور حور کو تھاما جب کے انارا نے ذہرام کو

۔۔۔۔

یزدان ادیان شاہ۔۔ادیان اور امیرا کا بیٹا دو سال نو ماہ کا ہو چکا تھا۔۔

یزدان کی آنکھیں ہری جھیل جیسے گہری تھی اُس کے کالے بال سفید رنگت

وہ چھوٹا سا یزدان اپنے ماں باپ کی جان تھا جس نے دونوں کو نانی دادی سب

یاد دلادی تھی یزدان ضرورت سے زدہ شرارتی تھا۔۔۔

حور دارم شاہ۔۔۔دارم اور اہانا کی بیٹی دو سال ساتھ ماہ کی تھی یزدان سے دو

ماہ چھوٹی۔۔۔۔

بال جو کندھے تک اتے تھے بے بی کٹنگ اُس کی خوبصورت بڑی بڑی آنکھیں گوری رنگت وہ بلکل اپنے باپ پر گئی تھی۔۔۔

زہرام آہل شاہ۔۔ آہل اور میرب کا بیٹا جو اک سال کا تھا۔۔۔ میرب تو بہت پہلے سے زد کرتی تھی کے اُسے بے بی چاہیئے لیکن آہل نے صاف بولا تھا جب تک وہ بڑی نہیں ہو گی تب تک نہیں کیونکہ وہ بہت کمزور تھی اور آہل ڈاکٹر تھا اسلئے وہ سب اچھے سے جانتا تھا پھر جب آہل کو لگا وہ بڑی ہو گئی ہے پھر زہرام شاہ نے اس دنیا میں قدم رکھا۔۔۔

سب اندر ہول میں بیٹھے۔۔۔

کتنی ہی چار سالوں کی باتیں ہو رہی تھی شاہ ویلا میں بے تحاشا خوشیوں نے بسیرا کیا تھا۔۔۔۔

مما بابا میں چاہتا ہوں ہم دونوں کا نکاح پھر سے ہو۔۔۔ سادان کچھ سوچتا ہوا بولا

یہ تو بہت اچھی بات ہے پھر ٹھک ہے۔۔۔۔سب نے اطفا کیا جب کے انارا نے حیرانگی سے سادان کو دیکھا اور پھر خود مسکراتی چہرہ جھکا گئی۔۔۔

کل ہی ان دونوں کا نکاح فائنل ہوا کیونکہ سادان کا فیصلہ یہی تھا۔۔۔۔۔

ادیان۔۔۔امیرا کمرے میں داخل ہوتی بولی

جی میری جان۔۔۔ادیان پیچھے مڑا

ان سالوں میں سب اک دوسرے سے مزید پیار کرنے لگے تھے

وہ یزدان اج بڑی مما کے پاس سوئے گا وہ وہی رک گیا۔۔۔امیرا اندر داخل ہوتی مسکرا کر بولی

ہمم یہ تو بہت اچھی بات ہے پھر دوسرا بے بی پیلننگ کیلئے ہم ڈسٹرب نہیں ہونگے۔۔۔ادیان اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنے قریب کرتا بولا

جب امیرا شرم سے اپنا چہرہ اُس کے سینے میں چھپا گئی

ان سالوں میں امیرا کی شرم اک انچ کم نہیں ہوئی تھی اج بھی وہ ادیان کے قریب انے پر شرماتی تھی اور ایسے ہی اُس کے سینے میں چھپ جایا کرتی تھی

بابا۔۔۔ابھی ادیان اُس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا جب یزدان کی آواز پر جھٹکے سے دونوں پیچھے ہوئے

تم تو کہے رہی تھی کے یہ مما کے پاس ہے۔۔۔ادیان امیرا کے کان کے قریب ہوتا بولا

وہی تھا ادیان پتہ نہیں کیسے اگیا۔۔۔

بابا آپ کیا کر رہے تھے مما کے ساتھ۔۔۔۔یزدان آگے اتا بولا

بیٹا میری آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا آپ کے بابا وہی دیکھ رہے تھے۔۔۔امیرا جلدی سے بولی

لیکن آنکھوں میں نہیں دیکھ رہے تھے بابا۔۔۔یزدان اپنے چھوٹے چھوٹے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھتا بولا

بیٹا آپ کی مما میری بیوی ہے میں کچھ بھی کروں۔۔۔ادیان نے بمشکل اس کے سوال پر خود پر ضبط رکھتے کہا

میری مما ہے میں مما کو کس کرونگا آئے مما۔۔۔وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے امیرا کو اشارہ کرتا بولا

جس پر امیرا مسکراتی گھٹنوں کے بل بیٹھی جب یزدان نے اُس کے گال پر لب رکھنے کیلئے چہرہ آگے بڑھایا

نہیں۔۔۔ادیان نے امیرا کا ہاتھ کھینچا

بیٹا تُو اپنی بیوی کو کس کرنا یہ میری بیوی ہے۔۔۔ادیان امیرا اور یزدان دونوں کو گھورتا بولا

اوکے بابا سادی کردیں میری۔۔۔

سادی نہیں شادی ہوتا ہے۔۔۔ادیان اور امیرا بے اختیار ہنس پڑے تھے۔یزدان میں دونوں کی جان بستی تھی یزدان کی کوئی نا کوئی بات پر ہمیشہ دونوں ہنس پڑتے تھے۔۔۔

آج کا دن بھی گزر چکا تھا اور اگلا دن لگا تھا اج سادان اور انارا کا اک بار پھر

نکاح ہونا تھا۔۔

اس وقت سب تیار ہو چکے تھے نکاح گھر میں ہو رہا تھا۔۔

گھر کے سب لوگ موجود تھے سب تیار ہو کر نہایت خوبصورت لگ رہے

تھے۔۔۔

زہرام حور یزدان کی آپس میں بہت بنتی تھی۔۔۔

تینوں ابھی بھی ساتھ کھیل رہے تھے۔۔

نکاح کا آغاز ہوا اک بار پھر دونوں کی رضامندی سے نکاح ہوا۔۔۔

سادان نے آگے بڑھتے انارا کا گھونگھٹ اٹھایا سامنے اپنی بیوی کو دیکھ وہ

سرشار ہوتا اُس کی پیشانی پر لب رکھ گیا۔۔۔۔

شُکریہ میری زندگی میں انے کیلیئے انا۔۔۔ سادان اُس کی پیشانی کے ساتھ اپنی

پیشانی جوڑتا محبّت سے بولا

ان چار سالوں میں دونوں کی محبت اک دوسرے کیلئے حد سے زدہ بڑھ گئی تھی۔۔

آپ کا شکریہ میری زندگی میں انے کیلئے۔۔۔انارا نے سادان کو دیکھ مسکرا کر کہا جس پر سادان دلکشی سے مسکرایا

نکاح کے اختتام پر انارا کو کمرے میں امیرا چھوڑائی تھی۔۔۔

سادان کمرے میں داخل ہوا جہاں بیڈ کے بیچ میں گھونگھٹ لیے انارا بیٹھی تھی۔۔

سادان مسکراتا ہوا اگے بڑھا جب کے انارا کی دھڑکنے تیز ہونے لگی تھی۔۔

سادان نے بیڈ پر بیٹھتے انارا کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔

اور محبّت سے لب اُس کے ہاتھوں پر رکھے جب انارا کی سانسیں مزید تیز ہوئی سادان جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا اُس کی تیز ہوتی سانسوں کو دیکھ مسکرانے لگا۔۔

سادان نے گھونگھٹ اٹھاتے لب اُس کی پیشانی پر رکھے

اوراک بوکس نکال کراُس کے سامنے کیااُس میں اک نہایت خوبصورت

ڈائمنڈرنگ تھی جو سادان نے انارا کیلیئے لی تھی۔۔

سادان نے اُس کا ہاتھ پکڑ رنگ پہنائی پھر اُس رنگ پر لب رکھے

یہ بہت خوبصورت ہے ماشاءاللہ۔۔۔انارا رنگ کو دیکھ مسکرا کر بولی

لیکن میری انا سے زدہ نہیں۔۔۔سادان اُس کی گود میں سر رکھ لیٹا

بہت خوبصورت لگ رہی ہے آپ انا۔۔۔سادان اُس کے خوبصورت

چہرے کو دیکھ بولا

جس پر انارا شرمائی۔۔۔

سادان نے اُس کا چہرہ جھکاتے اُس کے گال پر اپنے لب رکھے جب انارا کا چہرہ

سرخی برسانے لگا۔۔

مجھے بھی یہاں کس چاہیئے۔۔۔سادان نے اپنا گال اگے کیا جس پر انارا نے

شرماتے ہوئے اُس کے گال پر لب رکھے۔۔

آج مجھے کچھ اور بھی چاہیئے اپنی بیوی سے ۔۔۔ سادان اُس کے چہرے پر
نظریں جمائے شوخی لہجے میں بولا

جس کا مطلب سمجھتے انارا فوراً چہرہ جھکا گئی

ویسے انا اب تو آپ ڈاکٹر ہے پھر آپ میرا علاج کر دیں ۔۔۔

کیا ہوا ہے آپکو ۔۔۔ انارا فوراً بولی

محبت ۔۔ محبت ہو گئی ہے اور وہ بھی آپ سے کیا کروں ۔۔۔۔ سادان مسکرا
کر بولا

جس پر انارا چہرہ جھکائے مسکرائی

میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں انا (ائی لو یو) سادان اک بار پھر اُس کے ہاتھ
پر لب رکھ بولا

م۔میں بھی آپ سے بہت پیار کرتی ہوں ۔۔۔ انارا شرماتی ہوئی بولی جب
سادان نے فوراً اُسے دیکھا

چار سال انتظار کیا ہے آپ کے الفاظوں سے اظہار سننے کا۔۔۔ سادان سرشاری سے مسکرایا

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے کیپٹن۔۔۔

ہمم یہ تو ہے ویسے اج اجازت ہے اپنے رشتے کو آگے بڑھانے کی

۔۔۔۔ سادان اُس کے لبوں پر نظریں جمائے بولا

جس پر اُس نے ہلکے سے اسباب میں سر ہلایا۔۔ وہ منع کیسے کر سکتی تھی سادان نے چار سال اُس کا انتظار کیا تھا

سادان مسکراتا اُسے بیڈ پر لیٹاتے خود اپر جھکتا اُس کے لبوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔

سادان اُسے خود میں سمیٹتا ہی چلا گیا۔۔۔

گزرتی رات کے ساتھ سادان اور انارا کی داستانِ محبت بھی پوری ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

آہل کی جب آنکھ کھلی تو میرب اُس کے سینے سے لگے سکون سے سو رہی تھی

آہل مسکرایا اور اُسکا چہرہ اپنے مقابل کیا

بے بی گرل۔۔۔آہل نے اُس کی ناک پر لب رکھ اُسے پُکارا

لیکن میرب پر ذرا فرق ناپڑا

آہل نے خمارِ سے اُس کے لبوں کو دیکھا جو صبح صبح آہل شاہ کو گستاخی کرنے پر

مجبور کر رہے تھے۔۔

پھر کیا تھا؟؟ آہل نے جھک کر شدت سے اُس کے لبوں کو اپنی قید میں لیا

جب میرب نے ہڑ بڑا کر اپنی آنکھیں کھولی

جہاں آہل اُس پر جھکا ہوا اُس کی سانسیں روک چکا تھا۔۔

میرب نے اپنی رکتی سانسیں دیکھ آہل کے کندھے پر ہاتھ رکھ اُسے بتانا چہا

جب آہل کچھ دیر بعد پیچھے ہوا

اُف بے بی گرل تمہارے لبوں کا نشا ہے مجھے۔۔۔آہل اُسے گہرے سانس

لیتے دیکھ شرارت سے بولا

جب میرب سرخ ہوتی اُس کے سینے کا حصہ بنی۔۔

اتنے میں ذہرام کی رونے کی آواز پر دونوں نے اک دوسرے کو دیکھا

چلیے جی اٹھ گیا ہمارا اسنتان۔۔۔آہل کی بات پر دونوں بے اختیار ہنس پڑے

پھر میرب جلدی سے اٹھتی پاس رکھے بے بی سیٹر سے ذہرام کو اٹھاتی چپ

کرانے لگی

دوسری طرف اک خوبصورت صبح آغاز کے ساتھ سادان کی آنکھ کھلی اُس

نے اپنے ساتھ سوئی انارا کو دیکھا جو سوتے ہوئے نہایت معصوم لگ رہی تھی

۔۔

سادان نے مسکراتے ہوئے اُس کی پیشانی پر لب رکھے

سادان نے اُس کے چہرے پر پھیلے بال کان کے پیچھے کیے

جس پر انارا نیند میں کسمای اور اپنی نیند سے بھری آنکھیں ارام ارام سے

کھولنے لگی

گڈ مارننگ۔۔۔سادان اُس کی کھلتی آنکھیں دیکھ مسکرا کر بولا

گڈ مارننگ۔۔۔وہ مسکرا کر بولی لیکن جلد ہی چہرہ جھکا گئی

سادان اُسے شرماتا دیکھ گہرا مسکرایا تھا

ابھی سادان کچھ بولتا کے اُس کا فون بجا۔۔۔آپ فریش ہو جائے انا پھر باہر چلتے ہے۔۔۔سادان اُس کے گال پر لب رکھ بولا

اور ساتھ اٹھ کر فون اٹھانے کیلئے بڑھا

جب انارا دو سو کی سپیڈ سے اٹھ کر واشروم میں بھاگی اُس کی رفتار دیکھ سادان اپنی مسکراہٹ دباتا فون کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

اہانا اس وقت شیشے کے سامنے کھڑی ریڈی ہو رہی تھی جب دارم نے اُسے اپنے حصار میں لیا

میری جان۔۔۔دارم اُس کے بال پر لب رکھتا بولا

جی۔۔۔اہانا نے مسکرا کر شیشے سے دارم کو دیکھا

جب کے اسکی مسکراہٹ دارم نے اپنی روح تک میں اتاری تھی

کبھی کبھی لگتا ہے یہ سب اک حسین خواب ہے جس کے تعبیر دنیا کا خوبصورت ترین معائنے ہے

لیکن جب آنکھ کھولتا ہُوں تو وہ خواب سچ ہوتا ہے اور اُس کی تعبیر حد سے زدہ خوبصورت۔۔ دارم اہانا کی پیشانی پر لب رکھ اور ساتھ سوتی ہوئی حور کو دیکھ مسکرا کر بولا

جس پر اہانا مسکراتی ہوئی دارم کے سینے لگی۔۔۔۔۔

ادیان۔۔۔۔۔۔امیرا بالکنی کا دروازہ کھولتی اندر ادیان کو آواز لگاتی داخل ہوئی

جی ادیان کی جان۔۔۔۔ادیان نے اپنا چہرہ اٹھایا

آپ صبح صبح کام کر رہے ہیں۔۔۔ادیان کو لیپٹاپ میں لگا دیکھ امیرا خفگی سے بولی

نہیں میری جان بس امریکہ والے بزنس کی میلز چیک کر رہا تھا

ادیان لیپٹاپ بند کرتے امیرا کو آپنی تھائی پر بٹھاتا بولا

ویسے میری جان تم بہت خوبصورت نہیں ہوتی جا رہی دن بادن۔۔۔ادیان اُس کا کھلتا چہرہ دیکھ مسکرا کر بولا

ہاں جی کیونکہ میرے شوہر مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔امیرا اپنے بازو کھولتی بتاتے ہوئے بولی

ہم تو آپ اپنے شوہر سے کتنا پیار کرتی ہے یہ بھی بتائے۔۔۔ادیان مسکراتا ہوا بولا

میں تو بہت زدہ کرتی ہُوں اس دنیا سے بھی زدہ۔۔۔۔امیرا دور تک اشارہ کرتی بولی

میں تم سے زدہ پیار کرتا ہوں میری جان۔۔۔۔

جی نہیں میں کرتی ہُوں۔۔۔امیرا نے ناک چڑھائی

اور وہ اپنے اس عمل سے ادیان کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔ادیان نے اس کی ناک پر لب رکھے اور اُس کے گالو سے اپنے گال رب کیے

کچھ ماہ کیلئے ہم امریکہ جارہے ہیں کیونکہ وہاں بزنس کی مجھے کچھ امپورٹڈ میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے جس میں میرا ہونا ضروری ہے اور آنلائن وہ نہیں ہو سکتی

اسلئے ہم امریکہ جارہے ہیں کچھ ماہ کیلئے تمہیں اور یزدان کو چھوڑ کر اتنے دن نہیں رہ سکتا اسلئے ساتھ جارہے ہیں۔۔۔ادیان اُس کی پشت اپنے سینے سے لگایا بولا

اور اگر آپ بولتے ناکے آپ اکیلے جارہے ہیں تو کونسا میں نے آپکو اکیلا جانے دینا تھا میں تو آپ کے بغیر اک لمحے نارہ سکو۔۔۔امیر اادیان کو دیکھ بولی

جانتا ہُوں میری جان۔۔۔ادیان مسکرایا تھا

پھر کب جانا ہے میں بہت ایکسائٹڈ ہُوں۔۔۔امیرا چہک کر بولی

کل رات کی فلائٹ بک ہے میری جان۔۔۔ادیان پر سکون سا بولا

اتنی جلدی ہم پیکنگ کیسے کرینگے۔۔۔امیرا حیرت سے بولی

ہو جائیگی پیکنگ میری جان۔۔۔ادیان اُس کے بال کیچر سے آزاد کرتا بولا

ادیان نے اُس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپایا

ا۔ادیان۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔

و۔وہ ناشتا۔۔۔ادیان کے لب اپنی گردن پر گھومتے دیکھ امیرا بولی

میرا ناشتا تو یہی ہے میری جان۔۔۔ادیان شرارت سے کہتا واپس اُس کی

گردن پر لمس چھوڑنے لگا۔۔۔۔

ہ۔ہم ک۔کہاں رہینگے امریکہ میں۔۔۔امیرا کچھ سوچتے ہوئے بولی

میرا گھر سے وہاں میری جان۔۔۔ادیان کا چہرہ اُس کی گردن میں تھا

چ۔چار س۔سال سے خالی ہے وہ۔۔۔امیرا کوئی نہ کوئی بات کیے جا رہی تھی

گارڈز ہے وہ خیال رکھتے ہیں۔۔۔ادیان اُس کی بات کا جواب ساتھ ساتھ

دیتے اُس کے بالوں میں گہرا سانس لے رہے تھا۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔یزدان اپنی نیند سے بھری آنکھیں رگڑتا ہوا بالکنی میں آیا

جب امیرا فوراً ادیان کی گود سے اٹھ کھڑی ہوئی

ہمیشہ غلط وقت پر انٹری لیتا ہے۔۔۔ادیان منہ میں بڑبڑایا

یزدان جاتا ادیان کی گود میں بیٹھا اور ادیان کے سینے پر سر رکھ واپس آنکھیں

بند کر گیا جب کے اس کے اس عمل سے ادیان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا

بابا۔۔۔یزدان ادیان کے سینے پر سر رکھ بولا

جی باباکے چھوٹوں۔۔۔ادیان اُس کے گال کھینچتا مسکراکر بولا جب کے امیرا بھی مسکراکر سب دیکھ رہی تھی

وہ امیلکا(امریکہ) کب جائینگے ہم۔۔۔یزدان ادیان کے سینے سے سر اٹھاتا بولا جو مشکل لفظ ہوتے تھے وہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے یزدان ٹھک سے نہیں بول پاتا تھا۔۔

تم نے ہماری باتیں سنی کچھ دیکھا تو نہیں؟؟؟ادیان حیرانگی سے بولا

نہیں بابابش آپ جب مما کے بال کھول رہے تھے وہ دیکھا۔۔۔یزدان معصومیت سے ادیان کو دیکھ بولا

جیتنا معصوم تُو بن رہا ہے مجھے پتہ ہے اتنا ہی فنٹر ہے۔۔۔ادیان جھنجلا کر بولا

آپ کا بیتا(بیٹا) ہُوں بابا۔۔یزدان اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں جوڑتے ہوئے بولا

جب کے اُس کے جواب پر ادیان اُسے منہ کھولے دیکھ رہا تھا جب کے امیرا اپنی ہنسی ضبط کر رہی تھی

امیرا نہیں اسکو یہی چھوڑ کر جاتے ہے ورنہ اس کا کیا بھروسہ کبھی بھی ہمیں کچھ بھی کرتا دیکھ لیں امریکہ میں بھی۔۔۔ادیان یزدان کو گھورتا ہوا بولا

نہیں بابا میں نہیں دیتھونگا (دیکھونگا) وعدہ۔۔۔۔یزدان چھوڑ کر جانے والی بات پر اپنا چھوٹا سا ہاتھ ادیان کے آگے کے بولا

پکا؟؟؟ادیان نے ایبرو اٹھائی

اور اس سے ہاتھ ملایا

وعدہ پکا۔۔۔۔ادیان اُس کے ہاتھ شیک کرتا بولا

پتتا (پکا) یزدان نے اسباب میں سر ہلایا جب ادیان اور امیرا اک ساتھ مسکرائے

کیا چیز ہو تُم اک فٹ کے۔۔۔ادیان نفی میں سر ہلاتا بولا

بابا۔۔۔ادیان کی بات پر یزدان خفگی سے بولتا رخ موڑ گیا

او چلو جی بلکل اپنی ماں کی طرح تمہیں بھی ناراض ہونا آگیا۔۔۔اُس کے
ناراض ہونے پر ادیان حیرانگی سے بولا

ہاں جی میں ناراض ہُوں مما کی طرح۔۔۔یزدان امیرا کی جانب اشارہ کرتا
بولا جو مسلسل مسکرا رہی تھی

اچھا تو کیسے منو گے۔۔۔ادیان یزدان کی جانب دیکھ بولا

بہت تریتے (طریقے) ہے۔۔۔

جیسے کے ؟؟؟

جیسے کے آپ چاکلیٹ دیدو یا سادی (شادی) کرادو میری۔۔۔۔یزدان
حل ادیان کو بتاتا بولا

ابے او بے شرم۔۔شرم نہیں آتی اتنی سی عمر میں باپ سے ایسی بات کرتے
ہوئے۔۔۔ادیان نے اُسے گھورا

اس میں سرم (شرم) والی بات کونسی ہے بابا آپ نے بھی تو سادی کی ہے مما سے۔۔۔یزدان اپنی بڑی بڑی مسکراتی انکھوں سے ادیان اور امیرا کو دیکھ

بولا

تو بیٹا میں نے بڑے ہو کر کی ہے نا کے دنیا میں آ کر ہی ایسے اپنے باپ سے بے شرموں والی باتیں کی تھی۔۔۔ادیان سلگ کر بولا

بابا آپ کو غصّہ آرہا ہے۔۔۔یزدان ادیان کو غور سے دیکھ رہا تھا

نہیں بیٹا آپ کی اس بات پر میرا دل کر رہا ہے پورے پاکستان میں ناچ ناچ کر مٹھائیاں باٹوں اور سب کو بتاؤں میرے بیٹے نے جو تین سال کا بھی نہیں ہوا اُس نے مجھ سے اپنی شادی کی بات کی ہے۔۔۔ادیان یزدان کو گھورتا ہوا بولا

بابا آپ کو ڈانس اتا ہے۔۔یزدان نے سب میں یہی بات سنی تھی جب کے اس کی بات پر ادیان کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار میں مار لیں

کیا کھایا تھا جو یہ پیدا ہوا ہے۔۔۔ادیان امیرا کو دیکھ بولا

کھانے کا تو پتہ نہیں لیکن آپ کا بیٹا بلکل آپ پر گیا ہے۔۔۔امیرا اپنی ہنسی اب بھی ضبط کر رہی تھی

کیا میں ایسا ہُوں۔۔۔ادیان حیرانگی سے بولا

یہ جو تم ہنس رہی ہو نا صبر کرو نکالتا ہوں ابھی ہنسی۔۔۔

بابا کیسے نکالینگے ہنسی۔۔۔یزدان ادیان کو دیکھ بولا

جب ادیان نے چونک کر اُسے دیکھا

تمہیں کیا ہے میں کیسے بھی نکالوں۔۔۔ادیان یزدان کو اب بھی گھور رہا تھا

میری مما ہے مجھے پتہ ہونا چاہیے۔۔

اور میری بیوی ہے تمہیں پتہ ہے کتنا گناہ ہوتا ہے ماں باپ کی پرسنل لائف میں گھسنے کا۔۔۔

بابا آپ پھر غصّہ ہو رہے ہیں کیا۔۔۔یزدان نے پھر تصدیق کی

ہاں ہو رہا ہُوں تو کیا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

ہی ہی لاۓ بابا دس چاکلیٹ۔۔۔یزدان مسکراتا ہوا بولا

کس بات کی ۔۔ادیان حیرانگی سے بولا

کل والی سرط (شرط) بھول گئے آپ ۔۔۔یزدان کی بات پر ادیان کو فوراً یاد ایا

کل ان دونوں کی شرط لگی تھی یزدان نے کہا اگر وہ ادیان کو غصّہ دلا دیگا تو

ادیان اُسے چاکلیٹ دیگا اور اگر نہیں دلا پایا تو یزدان اُسے اپنی چاکلیٹ دیگا

ادیان نے تو ایسے ہی مذاق مذاق شرط لگا لی تھی لیکن یہاں تو یزدان پوری

تیاری کے ساتھ ایا تھا

اچھا میرے باپ دید نگا۔۔۔

آپ میرے بابا ہے میں نہیں ۔۔۔یزدان چہرہ جھکائے معصومیت بولا

جب ادیان اسے گھورنے کے علاوہ اور کچھ نہ کرسکا۔۔۔

سب ڈائننگ ٹیبل پر آچکے تھے اج سب کی زندگیوں میں بس خوشیاں ہی

خوشیاں تھی سب نے ہنستے مسکراتے ناشتا کیا۔۔۔۔

سب بڑے اپنے بچوں کو خوش دیکھ بار بار بلائے لے رہے تھے

باتوں باتوں میں رات باہر کیمپنگ پر جانے کا بھی پلین بنا۔۔۔۔۔

رات کے وقت سب نکلے تھے۔۔

اک خوبصورت سا نظارہ پاس بنے پہاڑ دور سے نظر اتا جنگل کھلی فضا رات کا وقت تیز ہوائے یہ منظر بہت سکون دے رہا تھا۔۔

بیچ میں آگ جلاتے سب ساتھ بیٹھے جب کے تینوں بچے وہی موجود خاموشی سے کھیل رہے تھے۔۔

چاروں لڑکیاں اپنے اپنے شوہروں کے کندھے پر سر رکھ بیٹھی تھی

سب کچھ کتنا اچھا ہو گیا نا اتنی مشکلات کے بعد۔۔۔دارم سب کو دیکھ بولا

ہمم یہ تو ہے کیا کچھ نہیں ہوا ہمارے ساتھ لیکن اب سب اک خواب جیسا لگتا ہے۔۔۔ادیان مسکرا کر امیرا کو دیکھ بولا جو اُسے ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھی

واقعی سب کتنا خوبصورت ہو چکا ہے۔۔۔آہل میرب کے گرد بازو کا حصار باندھتا مسکرا کر بولا

بے شک انتظار کے بعد خوشیاں ہوتی ہے۔۔۔اب کی بار سادان نے انارا کو دیکھ محبت سے چور لہجے میں کہا

سب کی زندگیاں اک خوبصورت موڑ لے چکی تھی جہاں صرف خوشیاں ہی خوشیاں تھی زندگی کا سفر بے حد خوبصورت ہو گیا تھا سب اک ساتھ مکمل تھے شاہ ویلا میں اتنی پریشانیاں انے کے بعد اب صرف خوشیاں تھی

سب کو یہ خوبصورت زندگی اک اللہ کی طرف سے دیا ہوا تحفہ لگتا تھا

جو اس قدر خوبصورت تھا کے اُسے خود سے دور کرنے کا دل ہی نہیں مانتا تھا

اس کہانی میں ہم نے بہت سے کردار پڑھے کچھ کردار کسی کو زدہ پسند تھے تو کچھ کسی کو

اس کہانی کو میں نے بہترین بنانے کی کوشش کی تھی اور یہ واقعی بہترین بنی ہے۔۔

اشمال نے اپنا کیا اپنی زندگی میں بھگتا لیکن سب نے اُسے معاف کیا تھا جس سے اج وہ سکون میں تھی

آج شاہ ویلا کے لوگوں کے پاس صرف خوشیاں تھا سکون تھا پیار تھا جو سب اک دوسرے کیلئے رکھتے تھے

!! اس کہانی کا اختتام ہم پہاڑوں کی خوبصورت وادیوں میں کرینگے

اس کہانی میں ہم نے بھائیوں کا پیار دیکھا اور ایسی محبت اور عشق دیکھا جو شائد آخری سانس تک کسی کا کم نہیں ہونا تھا۔۔

چاروں لڑکیوں کی اپنے شوہروں کیلئے بے پناہ محبت چاروں مردوں کی اپنی بیویوں کیلئے بے لوث عشق دیکھ جنگل اور پہاڑ بھی خوشی سے گنگنا رہے تھے

۔۔۔

رات کا ڈھلتا چاند ان سب کو دیکھ مسکراتا چھپتا جا رہا تھا

!!! شاہ ویلا کے تمام کرداروں کی جانب سے آپ سب کو اللہ حافظ

ختم شد